

مخدوم محمد غوث قریشی مصنف سفر نامہ ہذا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حصہ اوّل تمہید

دیباچہ مقدمۃ الکتاب سفرنامہ غوثیہ الیٰ دیار النبویہ علیہ التحیۃ والسلام آپ بیتی ضروریات سفر و مناسک الحج وغیرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَغَوْثَنَا وَمُغِیْثَنَا وَوَسِیْلَتَنَا فِی الدَّارَیْنِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَبَنَاتِہٖ وَاَھْلِبَیْتِہٖ وَاَوْلِیَاءِ اُمَّتِہٖ وَسَلَّمَ

اَمَّا بَعْد خادم الفقراء والعلماء **محمد غوث** عفی عنہ مخدوم قریشی اسدی الہاشمی سجادہ نشین خانقاہ مخدوم پیر آخر بہاؤ الدین علیہ الرحمۃ احمد پور شرقیہ، ریاست بہاولپور از اولاد غوث بہاؤ الدین بہاؤ الحق زکریا ملتانی قدس اللہ سرہ العزیز حال

متوطن ترکھ پیراں ڈاکخانہ خان بیلہ لودہراں وتھانہ جلالپور پیر والہ تحصیل شجاعباد ضلع ملتان شریف صوبہ پنجاب ملک ہندوستان آستان بوس حضرت قبلہ عالم مرشدنا سید پیر **مہر علیشاہ** صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ برکاتہم الی یوم الدین کا ہوں۔

صاحبان اخوان المومنین کی خدمت میں عارض ہوں کہ میں کوئی صاحب تصنیف تالیف کا نہیں ہوں اور نہ شاعر ہوں۔ ہاں ایک ناچیز خوشہ چین علماء فقراء کا ہوں اور بس من آنم کہ من دانم صرف بعض دوستان (خاصکر اخی المکرم الحاج سید محمد عالم شاہ صاحب سلمہ ربہ جنکے حالات سے وقتاً فوقتاً انشاء اللہ قراء سفرنامہ مسرور ہونگے خاصکر میرے لئے نوید رحمت کا حکم رکھتے ہیں) کے مجبور کرنے پر اپنے دیکھے ہوئے حالات سفر مع تاریخ حرمین الشریفین عرض کئے جاتے ھیں باقی جغرافی حالات اور باریک چھان بین وغیرہ کتب متداولہ سے ہر ایک صاحب دیکھ سکتا ہے میرا یہ سفرنامہ چہار حصہ پر مشتمل سمجھیں۔ حصہ اول میں قدر آپ بیتی وضروریات وہدایات سفر مع احکام الحج وادعیہ ولغات محاورہ عرب وسرگذشت یاران طریق پر ختم ہوگا۔ حصہ دوم تواریخ حرمین الشریفین خاص مکۃ اللہ بیت اللہ الطاہر۔ اور تیسرا حصہ تواریخ مدینہ منورہ سے مزین اسیطرح حصہ چہارم بطور روزنامچہ از روانگی تا واپسی تک انشاء اللہ من وعن اپنے متعلق کارروائی درج کی جاویگی بمنہ وکرمہ باالخیر اختتام شود۔ آمین۔

[redacted]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل

(حصہ اول بطور مختصر خطبہ و آپ بیتی و ضروریات سفر و ہدایات وغیرہ)

الحمد للہ الذی وفق الحجاج لزیارۃ بیتہ الکریم وشرفہم للطواف الکعبۃ والحریم وغرہم بوقوف العرفاۃ والمنی بالاحرام والتقی وشوقہم الی روضۃ المصطفٰے حتی سعوا الیہا بالمحبۃ والبکاء والصلوٰۃ والسلام علی شارع الطریقۃ الرفیعۃ ویبین المناسک الشریعۃ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ۵

احقر العباد کو عرصہ چھبیس سال سے جب سن بلوغ کمال کو پہونچا اشتیاق حج مکہ شریف بیت اللہ اطہر ہر ساعت ہر لحظہ موجزن تھا۔ وہ بیت العتیق کعبۃ اللہ جو گھر ایزدی کے نام سے موسوم ہے سبحان اللہ جسکی تخلیق اول روز سے ہوئی۔ جہاں سے آدم علیہ السلام کا وجود مسعود عالم شہود میں آکر مسجود ملائکہ بنا۔ جہاں کی عبادت یعنی ایک نماز لاکھ نماز باجماعت کے برابر جسکا طواف چوبیس گھنٹہ میں کسیوقت بند نہیں ہوتا یعنی شیدائیان جمال اللہ شل پروانہ ہر وقت نثار جسوقت سامنا ہوگا چاہے رات ہو یا دن طواف والوں کو گرد و گرد گھومتے ہوئے پاؤگے اور فرشتگان آسمانی ماسوا۔ جسکی اول تعمیر قرآن شریف میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ جیسے معمار اور اسمعیل علیہما السلام جیسے مزدور نے تمامیت کو پہونچائی جسکی صفائی کماحقہ خس و خاشاک سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم (فداہ ابی و امی) کے دست مبارک سے ہوئی جہاں نظارہ توحید کمال افق پر نظر آتا ہے اور اس قادر بے مثال کی یکتائی کا نمونہ دیکھنے والوں کیلئے درس عبرت کا سبق دیتا ہے۔ اس ناچیز سے بھی کمال محبت کی بدولت ابیات اسمائے توحید بہ باریتعالی صادر ہوئے میری کیا مجال ہے کہ ایک ذرہ توحید کے متعلق صفت بیان کرسکوں جہاں الوالعزم پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتا ہے لا احصی ثناءً علیک کما اثنیت علی نفسک پس بارگاہ ذوالجلال میں ادنی بندہ اپنی طرف سے بصد ہزار ہزار نیاز سر عبودیت زمین پر ڈالکر عرض پیش سرکار احکم الحاکمین کر رہا ہے۔ از مولف عفی عنہ

توحید باریتعالے جل جلالہ

یا الہ العالمین بحمد کرم لطف و عطا | اس جہاں ناپید میں ہے ذات تیری کو بقا
تو ہے رحمن و رحیم و مالک و صانع قدیم | یا قدیر و قادر و قیوم و قائم ذوالعلاء
یا حکیم و حاکم ذوالمجد والاحسان توئی | یا علیم و عالم و معلوم تجھے سب ماجرا
یا غفور و غافر و غفاری ہے شایاں تجھے | یا جبار و قہار و صاحب ہر دوسرا
یا ستار و ذوالمنن ذوالقوۃ و غالب توئی | یا خبیر و یا بصیر و مالک یوم الجزا
یا غنی و یا نصیر و ناصر ہر کا توئی۔ | یا ودود و یا وہاب و حکم بالا ہے تیرا
یا بدیع و باقی و یا واحد و مبدء و معید | یا سبوح و یا قدوس و خالق ارض و سما
یا علی رزاق فتاح الحکم احد الصمد | یا سلام المومن القدوس و رافع فی الغنا
یا عزیز و راشد و صبور و ہادی یا لطیف | یا سمیع و قابض و خافض کریما رہنما
تو ہے مقتدر المہیمن قادر و جامع معز | یا کبیر العدل میری محو کر مشکل سبہا
باری و باسط مذل و ماجد و عالی توئی | یا متین و یا حلیم و بر و عفو و صاد و یا
یا قوی المقسط المغنی و والی یا عظیم | یا ولی متکبر الواحد حسیب و وارثا
تیرے اسمائے گرامی سے ہی حی و نور و الضار | میرے اعمال سیہ کو ڈھے ضیا یا کبریا
مالک الملک امجدا ذوالجلال و ذوالاکرام | یا رقیب و یا مقیت واسع النافع خدا
یا ممیت و باعث و حق الوکیل و یا حفیظ | سامع المحصی و محی مجھکو عصیان سے بچا
یا مقدم یا موخر اول و آخر توئی | ظاہر و باطن مصور بخش میری سب خطا
یا رؤف و یا شکور و یا تواب و یا حمید | تو ہیں متعال و رشید و منتقم بے زوریا

یا مجیب الکل عرضی غوث کی منظور ہو
دین و دنیا کے مطالب حل کرو عالی شہا

سبحان اللہ اوسکی قدرت کمال ہے انسان ضعیف البنیان کی کیا مجال کہ اوس قادر لایزال کا شکریہ ادا کر سکے بقول شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمۃ والغفران ۔ ع

کرم بین و لطف خداوندگار | گنہ بندہ کردہ است او شرمسار

اور اگر ذرہ جہلک قہاریت نمودار ہو تو بس خیر نہیں بقول فردوسی طوسی علیہ الرحمتہ

کند لشہ برہیل جنگی دلبر	بھورے وحد مالش نرہ شیر

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ آیۃ سورۂ عمران
وہ ایسا رزاق مطلق روزی رساں مہربان ہے کہ کسی وقت اپنی مخلوق کی خبرگیری سے نہیں تھکتا ان تھک اوسکی قوت سخاوت قدرت ہے کسی فرد لبشر کو طاقت نہیں کہ میں ہونے کے لباس میں آسکے ہاں اگر زیبا ہے تو اوسی ذات مقدس منزہ کو کوس لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ (سورہ زمر) واقعی اوس بے ہمت کو شایان شان۔ اس ناچیز کو ایک واقعہ ہائلہ پیش آیا اگرچہ اوسکا بیان کرنا ضروری نہ تھا مگر اسوقت چونکہ یہ مضمون قدرت کاملہ کی نمود کے متعلق چل پڑا لکھنا ضروری سمجھا۔ ہمارے خاندان سے ایک فرد لاوارث فوت ہوا چونکہ زندگی میں بھی ان کا کفیل کار جائیداد اپنجانب رہا بعد فوتیدگی عام لوگ اور اکثر افراد برادری طعنہ زن کہ اب یہ کسطرح بسر اوقات کرینگے کیونکہ آمد کم اور خرچ زائد رکھا ہوا ہے حتی کہ شرکایان نے مقدمہ بھی چلایا۔ مگر کامیاب نہ ہوئے چنانچہ اوسی بیم و امید کی حالت میں بھی اس کمترین کو اوس ایزد متعال کا کما حقہ بھروسہ تھا کہ وہ ضروری میری خبرگیری رکھنے والا ہے اور رکھیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا اوسوقت میں چند اشعار صادر ہوئے جو پیش کئے جاتے ہیں۔ مولف عفی عنہ

ہزاراں شکر ہن ربدی جیڑا ہر کوں پلیندا ہے
ہو الرزاق ہے مالک وہیندی ذات ہی پاک
اوندی دربار ہی عالی اوندا سائل نہ کو خالی
حبیب اوندا نبی سوہناں اوہی لجپال من موہناں
خلق سارا دا ہے رہبر جمیع مخلوق توں برتر
اللہ من دی ہنسی جا نبی اکرم بھلیسی جا

نعت اکھیندی ستھ نہیں روزی او ہر کوں رزق ڈیندا ہے
گدا ہو شہ ہو یا سالک ہریک راضی یہ کھیندا ہے
ادں ہر تے نظر ہے بہالی سچی دلدی بجھیندا ہے
اوندی دامن کوں نا چھوڑاں شفاعت دا آ باج بدیندا ہے
فقر فخری پسند اکثر جو رب آکھے اکھیندا ہے
وہلک مطلب کریسی جا وو جگدا بارا چیندا ہے

خدا غوث سبھ کافی نبی ہر حال سی تماہی
وساوس ترو ڑ کر صافی تہڑوں مشکل کھلیندا ہے

اور ہزاراں ہزار نیاز سے شوق مدینہ اطہر وہ مدینہ اطہر جہاں کی مسجد نبوی میں ایک نماز کا ثواب پچاس ہزار نماز باجماعت کے برابر جہاں کا قطعہ زمین رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ سے

مہر شدہ جہاں حضور سرور کائنات آقائے دو جہان محبوب رب العالمین سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم معہ صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین آرام پذیر ہیں اوس مرقد منور کے قطعہ زمین کی علو مراتب عرش اعلے سے بھی بدرجہا برتر ثابت جو جمیع پیغمبران سے آخر آنیوالے اور انکے فخر جو خدائے گہر کوں بتوں وغیرہ سے صاف کرنیوالے دنیا کو اندہیری سے روشن بنانیوالے جس کی شان میں قرآن شریف نازل جسکی معراج معہ جسد اطہر عرش اعظم سے گذر کر مقام اعلی تک واصل قاب قوسین اوادنی شاہد ہے جسکا ہاتھ ایزدی ہاتھ جسکا بولنا وہی بولنا ناچیز انسان کو کیا تاب ہے کہ ایسے سرتاج انبیا کی تعریف توصیف بیان کرسکے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر خیر کچھ ٹوٹے پھوٹے شعر عرض حال پیش کئے جاتے ہیں تاکہ بزمرہ نعت خوانان و منقبت صحابہ کبار واہلبیت اطہار میں شمار ہو جاوے۔ برگ سبز است تحفہ درویش۔ ابیات نعت شریف صلعم از مؤلف عفی عنہ

نعت شریف

تیرے قربان ملک عرش پہ جانیوالے
باعث ایجاد جہان تیرا وجود مسعود
تیری ہستی نے گرایا ہے مکانِ کسری
تیرے ہی آنیسے روشن ہوئے اجہل اسفل
سیدا تونے اشارا سے کیا شق قمر
ٹہیرا جبرئل امین در پہ تیرے مثل گدا
شب معراج بلایا تجھے اللہ نے حضرت
رحمت عالم کا خطاب آیا ہے قرآن مون تیرا
تیری ہی ذات کا ہے تکیہ تو لا مجھکو
تہان جہان تیرہ و تاریک خدا یاد نہ تھی
کعبۃ اللہ تہا کفاروں کے معبودونکا مسکن
تہا تیرا غار مون شیدا و رفیق صدیقؓ

مرحبا یثرب و بطحا کے سجانیوالے
اے وہ حضرت دل انسان کے لبہانیوالے
اے میرے آتش نمرود بجھانیوالے
حبذا دین حنیفہ کے سکھانیوالے
افضل البشر لقب غیب سے پانیوالے
اے میرے راج کے راجوں کے بسانیوالے
قاب قوسین سے فاصل کو ہٹانیوالے
اے میرے درد الم غم کے مٹانیوالے
اے میرے صبح و مسا ناز او ٹہانیوالے
اے میرے سوتے ہوئے دین کے جگانیوالے
اے میرے لات ھبل عزی گرانیوالے
سایہ عمرؓ سے شیطان کے ترڑ ہانیوالے

تیری ہی شمع سے روشن ہوا عثمان عفانؓ
منصب روحی کا حیدرؓ کے دلانے والے

حضرت حمزہؓ و عباس عقیل و جعفرؓ
رشتہ سکوت ہیں تیری زیب ہیں پانیوالے

بطفیل حضرت سیدہ کہ پیاری تھی تیری
اے میرے ڈوبتی ناؤ کے بچانیوالے

واسطے کبریٰ حمیری و باقی ازواج
سر کو سجدہ ہیں رکھ امت کے چھڑانیوالے

ہیں تیرے لخت جگر نور بصر حسن و حسین
اے وہ ہر دو تو کو دوشوں پہ چڑھانیوالے

روم حبش کے وہ بلال اور صہیب و سلمان
تجھے غلامی ہیں تیرے فخر جتانیوالے

تیرے انصار مہاجر پہ ہیں واری جاؤں
ہیں تیری شان و شرف ہمکو بتانیوالے

حضرت مہر علیؒ پر کیو الطاف شہا
تاج پیران سلاسل کا جھکانیوالے

میرے سب کاموں کی ہے لاج تیری گل شاہا
اے میرے کشتی کنارا پہ لگانیوالے

ایضاً

تجھکو کیا خوف ہے محشر کا بتا نا ای غوث
سید الرسل ہیں بگڑی کے بنانیوالے

ایضاً

یا حبیب اللہ میرے درد کا درمان توئی
میں ہوں عاجز پر خطر یا شہ میرا نگران توئی

تیرا ہی تکیہ تولا ہے مجھے ہوں پرُخطا
یا شفیع المذنبین اشفع لنا ہر آن توئی

رحمت عالم تجھے کہتا خدا جب ہے شہا
ہم ضعیفوں خستہ جانوں کا دلی پرساں توئی

واسطے بوبکرؓ صدیق اور عمر فاروقؓ کے
پر حیا عثمانؓ اسد اللہ کا ذیشان توئی

حضرت خیر النساء لخت جگر حسنؓ و حسینؓ
حمزہؓ و عباسؓ کا ہم زیب عالیشان توئی

امہات المومنین اصحاب عظام اولیا
انبیاء و ہم ملک انسان کا سلطان توئی

یعنی جملہ کائنات دنیا و عقبیٰ جناں
سب تیری خلقت کے تابع مظہر یزدان توئی

برکت ان اسمائے عظام اور اپنے نام کے
حل کرو مشکل سبہا جب حاکم دوران توئی

ناؤ ہے گرداب موں اس غوث عاجز کی شہا
لا کنارے کر شتابی نوح کشتیبان توئی

گرداب ہوں سرنگوں ہے التجا تیری قبول
سید الابرار کی ہم نامی سے نازاں توئی

شوق حرمین مقدس اور زیارت نبوی علیہ التحیۃ والسلام کی ایک ایسی چھری سینہ میں گڑی ہوئی تھی جو

کلیجہ کو چیر کر پار نکل گئی ایک محبت رسولؐ اور دوسری محبت اولادی مگر اولاد نرینہ کا ہونا بھی اسی میں سمجھا ہوا تھا کہ جب زیارت حضور غریب نواز اس بے ہیچ کو نصیب ہوئی تو دربار عالیہ سے پھر کلی مطالب آسان ہونگے اسیواسطے وقتاً فوقتاً عرض حال بجانب سیّد الکونین خوبصورت اشعار مثل دود جلے ہوئے دل سے نکلتے رہے اور میں بعتبار ہا مناسب سمجھتا ہوں کہ یکجا معرض تحریر میں لاؤں تاکہ میرے جیسے کو عمدہ خط آویگا خوب گذریگی جو مل بیٹھینگے دیوانے دو۔

عرض حال بجناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم از مؤلف عفی عنہ

احمدؐ دا دیدار شالہ کراوے قسمت
مدنی ماہ عذار شالہ اوڈکھاوے قسمت

مدنی سوہناں تے من موہناں
روواں تا شہر بازار
ہک ہک وار توں ہیں حیرانی
تکیج ہسیم دہوں اندھار
آون جا جی کر کر لوڑے
چُم آئیے دربار
میکوں جلدی چھک توں ماہی
توں عالی سرکار
غوث غریب جریدا اتیڈا

لایو پرم پلیتہ کوہناں
جلدی شالہ یو جاوے قسمت
کڈاں ملسی رانجھن جانی
یثرب شالہ ملاوے قسمت
قدم چُماں تے تھیواں گھولے
میکوں شالہ لیجاوے قسمت
ہتاں مر دنجاں بے واہی
چوکھٹ شالہ چوماوے قسمت
بانہہ مہر علیہ اتیڈا

ایضاً

توں مالک سنسار
جج وبنج شالہ کراوے قسمت

ایضاً

او مدنی پیا موہے چین نہیں
لولاک لما کا تاج ڈٹھیو
مازاغ کا کجوا نین میں تھیو

نا دیکھت تجھ بن تڑپہت ہوں
نہیں سے فضیلت ودھ کے لیو
تیرے ہجر ہوں روت روت ہوں

تیرے حسن کی دھوم ہے جگ موں پڑی — یوسف کو بھی سُدھ بدھ کل بسری
حیران تجھے ملک جن انس و پری — تیرے عشق موں کو کت تھرکت ہوں
تمہیں راہ خدا کا بتاوت ہو — جگ اندھیر موں دیا جلاوت ہو
اسلام کا نور دکھنڈاوت ہو — انبیا کی شہادت پڑھوت ہوں
تیرے شان موں قرآن ناطق ہے — لاریب یقین ہی واثق ہے
توخدا کی خدائی موں فائق ہے — دن رین تجھی موں گزرت ہوں
یہ ہند نگر نا بھاوت ہے — اب عرب کی شوق بُلاوت ہے
چھک یثرب دل کو لبھاوت ہے — توری یاد موں ہر پل بسرت ہوں
ہے غوث کو یاد تیری کی دھن — سب بھول گئی اِن بن اُن بن

تمہیں خبر لیو میری کوک کو سُن
مو ہے بار گناہوں سے لرجت ہوں

سکدی دل کوں کٹھار نبیا — ڈسدم وہوں اندھار نبیا
جانوں لادا کھادم رولا — کیں ور جانواں ہور نہ اولا
نہ کوئی سجھدم ٹانگ نہ تولہا — میں منتاری کوں تار نبیا
روز ازل دی تیڈی باندی — ہجر غما نوچہ بال تڑپھاندی
ڈینہہ راتیں تیڈے گانوں گاندی — پالیں قول اقرار نبیا
کھِل ہس سنگیاں عمر گذارن — کرکر نخرے ناز رجھاون
شوقوں دل لِ گا مَن گانون — میں مٹھڑی دا یار نبیا
تیڈے در بن ہور نہ جانواں — چاہے سکدیں عمر گنوانواں
مدنی یار توں گھول گھمانواں — اوڑک ہسین غمخوار نبیا
غوث غریب دی جانوی تو ہیں — بے شک دین ایمان دی تو ہیں

ہم توں اعلیٰ شان دی تو ہیں
نبیاں دا مختار نبیا

ایضاً

مدینہ کے دلبر بولانا ہے جلدی
تمہیں حوض کوثر کے مالک ہو شاہا
سفارش تمہاری کی ہے دھوم جگ ہوں
بوقت تولد صلایا لبوں کو
جوادیان باطل تھے سب نیست ہوئے
بوقت نزع میرے بالین پہ آنا
تمہیں رحمت عالم خدا نے کہا ہے
تمہیں فخر اولاد آدم کا حضرت
جز میرے عرب کوں ہے کفار گھیریا
تمہیں فخر بطحا یثرب کا حضرت
تہاں فتح کر کے مکہ محمد ہو نے
تجھی سے ہے اسلام کا زور قوت
میری قبر پر آکے فاتحہ پڑھنی
اندھیرے موں دیا دلانا شفیعا

محض سبز گنبد دکھانا ہے جلدی
ہمیں جام بھر بھر پلانا ہے جلدی
یہ عاصی اُمّت بخشوانا ہے جلدی
وثیقہ معافی لکھانا ہے جلدی
حقیقت کو غالب کرانا ہے جلدی
تمہیں بھاری بھاری اٹھانا ہے جلدی
ہوں مجروح مرہم لگانا ہے جلدی
فرشتے منہیں پھر سولانا ہے جلدی
منھی نیند سے اوٹھ کے آنا ہے جلدی
مقامات مقدس چھوڑانا ہے جلدی
ایہو کعبۃ اللہ بچانا ہے جلدی
مدد کر شجاعت دکھانا ہے جلدی
در جنت اعلیٰ کھلانا ہے جلدی
نکیروں کی تنگی ہٹانا ہے جلدی

میرے شاہ یہ غوث عاجز ہے عارض
کہ چوکھٹ مُبارک چوما نا ہے جلدی

فریاد

حبیبا اساڈی شفاعت دا وقتیٔ
ہے چوگرد کفار دا ویڑ ڈا ڈھا
ڈیہو ڈیہہ اگونہاں تے شورش زیادا
کیتو جیان جو کھم تے اسلام پالیو
تے باقی بقا یہ کوں باھر نکالیو

ہتی بر باد اُمّت حفاظت دا وقتیٔ
کرن حملہ اسلام تے لب کشادا
انہاں دی ہزیمت ندامت دا وقتیٔ
اوندے دشمناں کو تہ تیغ گالیو
ادہو گواں حملہ شجاعت دا وقتیٔ

۱ نہاں دی حکومت دا تھیا ودھارا	نہ چھٹا مدینہ تے مکہ پیارا
او بغداد بصرہ تے اقدس منارا	چھڑا اوں عرب دی ہلاکت دا وقتی
او ڈھولن نجف دا تے کربلا دی	ہنائی ہے کفار نے اوتھ آبادی
جزیرے عرب وچہ نصاریٰ دی شادی	مقامات مقدس تے آفت دا وقتی
ایہو غوث عاجز سوالی نبیا	بچاوندا وقتی اے عالی شفیع

محض فیض دی تیڈی چالی نبیا
این رحمت تے تیرے تے رحمت دا وقتی

ساڈوں عرب دی سک برمایا ہے	رُت دوری توں سول سوایا ہے
او وقت عجب تھیا	جداں گھرکوں چھوڑ ونجیسیا
وچہ ریلدے سفر کریسیا	سامندر موہنہ ڈکھلایا ہے
چڑھ جہاز تے کوچ کریساں میں	وچ جدہ دی قبر چھیساں میں
وچہ شغدف بستر لیساں میں	وہ قافلہ شتر سوہایا ہے
شب کوچ بحیرہ منزل ہے	اتے جدہ توں دل بسمل ہے
وہ عجب شمیہ دی ہل ہل ہے	حرم اللہ رب پہونچایا ہے
اجھو مولا کرم کریسیا	ساکوں ڈھولن نال ملیسیا
بیت اللہ دا حج کر ویسیا	چھک یثرب دی تڑپایا ہے
شالہ مدنی ڈھولدے قدم چُماں	اوں گلی توں میں گھول گھماں
گھر کھول تے ہتھ بن عرض کراں	تیڈے ہجریں مار موکایا ہے
ہُن قرب توں سئیں نا دور کرو	لے دل شکنجری مسرور کرو
آباد اتے پر نور کرو	رنجور لے عرض کھن آیا ہے
ہے غوث اُمید اللہ ادے	میکوں نیسی بید ہے راہ ادتے

اوں فخر رسلدی چاہ ادتے
لبیک ڈو دل سدمرایا ہے

ایضاً

سانوں رات ڈیہاں روضے پاک دی سک
سوہناں عربی میکوں تیڈی تانگھ گھنیری
ہنجوں نیر وہن جیویں مینہ جھڑی
اوہو وقت مبارک کیڑھا ہوسی
اتے شعر لبیک دا خوش تھی گوسی
ہوسی عجب اووقت تے بخت بھریا
چمن حرم سیتی تھیسی صاں تاں ٹھیریا
عاجز غوث دی سئیں امداد کرو

سینہ چاک کیتا شہ لولاک دی سک
سولاں خون کیتا وسری مانگھ دہڑی
ٹھڈ ہڑے ساہ بھراں عربی پاک دی سک
بدھ اسباب لے عاجز وطنوں ٹرتا پوسی
گھولاں خویش بھرا مدنی خاک دی سک
ولیساں شہر مدینے دیوچہ وڑیا
جنڈڑی گھول گھتاں رکیب براقدی سک
صدقہ مہر علیشاہ دلشاد کرو

آچو کھاٹ چھماں دھلک یاد کرو
سانوں موہ لیا صاحب افلاک دی سک

ایضاً

اے شہنشاہِ عرب شہسوارے مدد دے
ہوں میں مشکل موں پھنسا اے مدینہ کے ضیا
ہوں بیماری موں پڑا توں سقیموں کی شفا
باعثِ کون و مکاں تیری آمد سے عیاں
تونے ظلمت کو گرا نور صداقت کا دیا
پرچم اقبال تیرا ہر ولایت موں گڑا

شافع اُمت کا لقب ماہ عذارے مدد دے
نظر رحمت بکشا راج دولارے مدد دے
خاطی امت کی پناہ نیک نگارے مدد دے
اے فخر جانِ جہاں پیر پیارے مدد دے
اسے ذبیحوں کی دعا لیل نہارے مدد دے
گردہ کفر مٹا آنکھوں کے تارے مدد دے

تجھسے غوثا کی صدا دین و دنیا کے شہا
ہوں تکلف موں پڑ کھیو نہارے مدد دے

ڈکھا دیدار ہاں ماندی محمد یا رسول اللہ
حبیب اللہ لقب تیڈا خلیل اللہ نسب تیڈا
توں افضل انبیاد اہیں وسیلہ پُر خطا داہیں

تیڈی سک و چہ ہاں تڑپاندی محمد یا رسول اللہ
ٹھکانہ ہے عرب تیڈا محمد یا رسول اللہ
نواز یا کبریا داہیں محمد یا رسول اللہ

امت بیڑی نکاری دا بے عملی بے وفاری دا ۔ معالج دل آزاری دا محمد یا رسول اللہ
عقیقی دین سکھلایو کفر دی پاڑ پٹ پایو ۔ بارش رحمت دی وسایو محمد یا رسول اللہ
توں مالک حوض کوثر ہیں تے شافع روز محشر ہیں ۔ لتے ہادی تے رہبر ہیں محمد یا رسول اللہ
نبی سئیں عرش تے گیوں کلامی رب کنے تھیوں ۔ خبر اُمت دی وچہ رہیوں محمد یا رسول اللہ
شفاعت تاج پایو چا اُمت کوں بخشوایو چا ۔ سبھو باراں کوں چایو چا محمد یا رسول اللہ
سوہنے مدنی توں جندواراں جُھکاں مونہ کہیں تھاراں ۔ گھماں یثرب دیاں بازاراں محمد یا رسول اللہ
ہجر تیڈے دیوچہ گلدی اے دل دردی بلاؤ جلدی ۔ نہ سہندی دیر یک پل دی محمد یا رسول اللہ

اہیں غوثا سوالیدا بیکس عاجز سوالیدا
بھر دیڑ وایں خالی دا محمد یا رسول اللہ

نبی سئیں ہیں لجپال ساری خلقدا ۔ شفیع روز محشر پیغمبر ہیں حقدا
توں سوہنے دسے درتے جیڑہا وتجے کے ہنڑے ۔ پلو سا دڑا کرکے اوسی ٹھمکدا
رسول عربی تیں توں جند جان گھولاں ۔ کرو بخشش طالب ہاں گوہر ادق دا
خدا دے خزانیدا مالک تھیا سیں ۔ کرا انعام فیامن چوداں طبق دا
رکھیو یاد اُمت ہر اک دم قدم وچہ ۔ مُشترع تھیون حالتے ماسبق دا

اسے غوثا داوالی حیات النبیا
ہیں روندی رہسیں توں ار فق رفقدا

اسیطرح خاک چھانتے سر دھنتے مدت گذر گئی تھی کہ حضرت قبلہ عالم عالمیان غوثنا و مرشدنا و مولانا وھادینا حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب غریب نواز مسند آرائے گولڑہ شریف دام اللہ برکاتہم کی خدمت درد دل کے علاج کے متعلق عرض پیش کیا۔ حضور پرنور نے کمال دلجوئی فرماکر اچیز کے بارہ میں دُعا حصول مدعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا اوشانہ تعالیٰ زیارت حرمین الشریفین نصیب فرمائیگا تسلی کریں۔ حضور کی مدح میں کچھ اشعار اندرونی دل آئینہ زنگ خوردہ سے سرزد ہوئے ہیں۔ جو جلا کے لئے وسیلہ بنا کر بطور عرض حال پیش خدمت ہیں۔
از مؤلف عفی عنہ۔

عرض بحضور قبلہ عالم گولڑہ شریف

یا حضرت خواجہ مہر علیشاہ مظہر لطف کرم داتوں — میں منگدی تر نہ جاناں وارث شان شرم دا توں
توں ہیں میڈا مرشد ہادی تو فرزند سید بغدادی — تیڈے در تے ہاں فریادی مالک ہیم بجرم داتوں
فخر رسل تیڈے جد اطہر ہیں شاہ علی تیڈے جد اکبر ہیں — حسن حسین تیڈے جد افسر ہیں حاکم عرب عجم داتوں
شہ جیلان دا لخت جگر ہیں شاہ میر یدا دُر گوہر ہیں — نائب حضرت گنج شکر ہیں صاحب لوح قلم داتوں
ہووس بخت بلند زیادہ غلام محی الدین کوں واداہا — ہے فرزند تیڈا شہزادہ عالم علم اتم داتوں
فیض الٰہی تھیا تیکوں غوثی منصب ڈھا تیکوں — فخر نسب دا تھیا تیکوں واقف سر حکم داتوں

گولڑیا توجہ لایو ویرا تیڈا اہر توں شان وڈیرا
درد توں غوث دا سینہ ہیرا عاشق جمیع سرہیم داتوں

ایضاً از مؤلف عفی عنہ

یا مہر علیشاہ پار اوتار دموری ناؤ منجھدار ہوں — تم غوث وریا یا سید اجلی میں ہوں پڑا بیمار ہوں
اس جگ کا چین تمہیں سے ہے تم ہادی ہو سنسار ہوں — تمہیں الدرب بتادت ہو اس نگری دہوں اندھار ہوں
سرتاج سینوں کے شاہا موری کر پار دا اس بار ہوں — میں تجھ بن کیکا راگی ہوں موہے چین تیرے دیدار ہوں
تمہیں عین شکل غوث الاعظم مجھے پار اوتار وسدار ہوں — اے غوث مطلب کس سے ہے فرو ادب کرو کرار ہوں
جب لاج پرہی ہے گل اونکے پھر شکوہ کیا دربار ہوں — وہ خود ہی جانت بوجھت ہیں وہ ماہر ہیں اسرار ہوں

شالہ غوث ہو نمیند مہر کا سایہ
بس کافی کم کا زہو ن ..

مہر علی سے دل کی کلی میں شداب ہے — آباد رکھے خدا یا عالیجناب ہے
بھنور پھیر چکا انکا نہیں ہے کچھ ڈر — جب ناخدا کرم ایسا جناب ہے
او اہل ہند پنبۂ غفلت کو دور کر — رکھ سر گولڑہ کہ کشائش کی باب ہے
یہ آستان ہمایوں سرسبز ہو مدام — تا قائم القیامت یوم الحساب ہے
اے صورتِ حجازی دوری سے بے مرادی — دیدار ہو توشادی ورنہ عذاب ہے
ہے عرض غوث احقر یا شاہ اتقیا — رکھ زیر نظر اقدس عمدہ ثواب ہے

آخیر عرض کرتا ماضر حضور کے	انگلینڈ کا تطا ول ہند وپنجاب ہے

ہیں مسلموں کے دشمن خاصہ یہ قوم ناری
اسس جور سے چھڑانا تم الکتابت

ایضاً مدح حضور والا آمد ملتان شریف کے موقعہ پر

از مؤلف عفی عنہ

مبارک ہو مبارک ہو کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے	چلو سیلوں زیارت کو کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
وہ ہے سلطان قطبوں کا وہ ہے غوث غوثوں کا	وہ ہے سرتاج ولیوں کا کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
خدا بھی اوسکو چاہتا ہی محمد کا نواسہ ہے	علی حیدر کو بھاتا ہے کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
محی الدین کا دلبر معین الدین کا گوہر	وہ بے راہوں کا ہے رہبر کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
وہ عالم علم کا عامل وہ مخفی راز کا حامل	خدا دے راہ کا کامل کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
وہ واقف باطن وظاہر اتے ہر حال کا ماہر	مہربان اوسپہ ہے قادر کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
شہنشاہ زمانہ ہے بزرگوں کا یگانہ ہے	شہر گولڑہ ٹکانہ ہے کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
میں جب درگاہ جاؤنگا ساریاں عرضاں سناؤنگا	مطالب جلد پاؤنگا کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
اوندے افلاک تئے نعرے خدا دا خاص دلدارے	نبی دے گھر دا مختارے کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
وہ گمراہوں کا ہادی ہے اوہنے آیکی شادی ہی	ملک فلکاں منادی ہے کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے
نصیبا غوث کا جاگیا کہ مرشد اوسکا جب آگیا	قدم چمکر کے رہ پاگیا کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے

محمد غوث محزون ہے تیری زیارت کا مجنوں ہی
قدمبوسی کا مفتون ہے کہ مہر علی شاہ کی آمد ہے

بوقت آستانہ عالیہ

از مؤلف عفی عنہ

ظہور حق کی گولڑہ میں جلوہ گری ہے	کسے تاب و طاقت کرے ہمسری ہے
کرشمہ دکھایا ہے قدرت نے اپنا	بشکل مہر شاہ لا یہ بات اب کھری ہے
جسے کشت عملوں کی ہو خشک ساری	چلے گولڑہ میں تری ہے تری ہے

عجب بارش رحمت ایزدی ہے	جو خالی رہا اوس کی ہری یہ ابتری ہے
ہر اس چشمۂ فیض سے بہرہ یابی	چاہے انس ہو جن ہو یا پری ہے
مقاصد کے برکات حاصل ہیں کلی	مگر دیکھنے والا گر جوھری ہے
جیسے دیکھنا ہو نبیؐ و علیؑ کا	نظارا مہر شاہ اری ہے اری ہے
یہ ہے غوث الاعظم کی مسند کا سہرا	گویا پیر پیران کی منظری ہے
شریعت کا منبع طریقت کا اوا	حقیقت و معرفت کرن چاکری ہے
جناب ابن عربی کے علموں کا مرکز	یہی ہے یہی ہے عجب دلبری ہے

نکیرین اگر غوث پوچھیں تو کہنا
بجز میم ھ رطبیعت بری ہے

جسنے زیارت اقدس باصدق دل ادا کی	نار جہنمی سے لا ریب وہ بری ہے
روز الست ہی سے ہوں میں غلام شہ کا	قالوا بلیٰ کا کہنا تقریبی کھری ہے
آو نی سیوں دیکھو محبوب شمس انور	وجہ اللہ کا نظارہ نہ فرق ہک ذری ہے

یداللہ جس کی شان میں ہے اوسکی یہ نشانی
فوق ایدیھم سی ثابت اس سے ہی دل ٹھہری ہے

پھر تو بعض وقت یہ حالت ہوتی کہ آٹھ پہر تک چین نہ رہتا اور اندرونی شورش کو انہی ابیات وغیرہ میں ادا کیا جاتا قدرے اشک شوئی ہو جاتی پچھلا زمانہ تو جیسا گذرا گذرا جب سن اچھی سمجھ کو ہونچا تیاری شروع کی اتفاق ایسا ہوا حضرت قبلہ والد صاحب علیہ الرحمۃ سفر آخرت قبول فرما کر منظور درگاہ احد ہوئے صدمۂ جانکاہ تھا بغیر صبر چارہ نہ رہا بعد تین سال کے پھر تیاری کی منزل قریب تھی حضرت والدہ صاحبہ علیہ الرحمۃ دار الفنا سے بدار البقا ہجرت فرما کر داخل خلد بریں ہوئیں اولاد کے واسطے والدین کا انتقال دینی دنیوی منافعت کی مفقودی اور گھر کا اوجاڑ دکھائی دیتا ہے کیونکہ چہار طرف سے بے رونقی اور وحشت پرستی معلوم ہوتی ہے راضی برضا ہا کسی نے سچ کہا ہے۔ ؎

چون سر برہنہ بودم سر پیش کس نہ سودم	این زیر بار منت دستار کرد مارا

یعنی اپنی بزرگ کی جگہ قائمقامی کرنا خالہ جی کا گھر نہیں بڑی کٹھن منزل ہوتی ہے۔ ابھی دو تین سال گذرے سہ بارا تیاری کی تجویز شروع کی سفر سندھ بلوچستان حضرت مخدومہ عمہ کی طرف سے جانا پڑا واپسی پر پھر اودا سی و لکا جانے پر ارادہ مصمم حرمین مقدس تھا مقام جیکب آباد میں کچھ اشعار سرزد ہوئے جن سے ناکامیابی اور یاس ایسے سفر مقدسہ سے معلوم ہوئی وہ اشعار دردِ دل جن سے مہجوریت عیاں ہوئی اور معطلی سفر کا شگون لیا۔ جو جیکب آباد تین سو میل پر بیٹھے ہوئے فتوا سے بیٹھے پیش کئے جاتے ہیں۔ از مؤلف عفی عنہ

ابیات فراقیہ

دلوں ہے یاد دلبر دی وسارا ہول ناکر ساں
حیاتی جے وفا کیتا ایہ سر قدماں تے ونج دھرساں
هُوالاول دا مظہر ہے هُوالآخر دا مفخر ہے
او عالیشان پیغمبر ہے تے ہتھ بن عرض وچہ کھڑساں
سجندی سک گھنیری ہے جا پے قسمت کوں پھیری ہے
سفر پتر بدی دیری ہے جداں ولیاں تے ونج ٹھرساں
خدا کیے پو جا وسے چا مدینہ وی دکھاوے چا
نبی سائیں کوں ملا دسے چا میناعرفات وچہ ٹرساں
او فخر آدم صفی اللہ اتے نوح نجی اللہ
تے ابراھیم خلیل اللہ او ہیند سے درتوں ونج ترساں
شفیع کوں ڈوکھ سنیساں میں اتے امداد لیساں میں
دہلک مطلب کوں پیساں میں مدینے شہر ونج وڑساں
سواری ریلدی کرسوں لتے جہاز ادتے چڑھسوں
سبق لبیک دا پڑھسوں شورش بدیاں توں ناترساں
مقیمی مدکے تھیساں تے زمزم آب کوں پیساں
ڈلیساں وطنیاں کوں وت دلیساں گھوٹی کو شردی ونج بھرساں

اوٹھی غوثا عرید وچل سوہنے مدنی دا در جل ل
تیڈی مشکل کریسی حل کر بندین عرض نا ڈرسا ن

بس گھر آتی ہی ہفتہ عشرہ کے اندر حضرت مخدومہ عمہ صاحبہ بیوہ مخدوم شاہ اللہ بخش مرحوم سجادہ نشین خانقاہ مخدوم آخر بہاؤالدین لاولد فوت ہوئیں یہ صدمہ دنیادی وجاہت میں تمام جانکاہ تھا۔ طرۃ اللباب میں قدری پہلے بھی بیان کرچکا ہوں چونکہ اس خاندان کے لاولد ہونے سے میرے خاندان کا نمبر متعلق سجادگی فائق تھا برادری نے مقدمہ جائیداد شروع کیا۔ اوشانہٗ تعالےٰ کی کمال عنایت ہنر دل تھی۔ کمترین کے حق میں فتح کا سہرا باندھا گیا ایک ناچیز فرد کو افراد پر فوقیت دی۔ بیت ؎

اے خدا قربان احسانت شوم	دین چہ احسان است قربانت شوم
اوسے فضل کرتے نہیں لگتی بار	نہو اوس سے مایوس اُمیدوار

مگر اس مقدمہ کی بدذلت رقومات خرچ ہوگئیں۔ کیونکہ پانچ سال تک یہ گورکھ دہندا کھیلنا پڑا جمیع افراد برادری سے ایک صاحب کچھ وقت موافق پھر وہ بھی ملتے بنے۔ خاصکر بعد فیصلہ برادرم احمد غوث دست تاسف ملتا بلکہ علانیہ بعض وقت اظہار بھی کر دیتا ہے حالانکہ اکٹھا ہو کر جائیداد کا مالک بھی بنا ہوا ہے۔ مگر میرا وہی حال ہے جسطرح کسی نے کہا ہے ع ما در دو جہاں غیر خدا یار نداریم۔ اللہ بس باقی ہوس۔ چونکہ میری کوئی اولاد نرینہ اسوقت تک نہیں ہے ہاں پیدا ہو کر فوت ہوئے البتہ دو لڑکیاں ہیں۔ امسال قدرت ایزدی دیکھو میں بیمار رہا بلکہ بمعہ جمیع کہنہ اور راہی روز دن سنا کہ رائے محمد علی چھجڑہ معہ حاجی سید محمد عالم شاہ صاحب جو سابقاً حج کر آئے ہیں اور کمال درجہ اس سفر پرظفر کے سیاح تجربہ کار ہوشیار ہیں اکٹھے جانوالے ہیں سنتے ہی سخت صدمہ لاحق ہوا افسوس کہ طبیعت بیماری سے لاچار پیسہ پاس نہیں مکان کے لئے زمین برہن زیوران خرید کی۔ مگر ادائیگی حج کے لئے زیور بسود رہن نہیں کئے جا سکتے گریان نالان ابیاتوں میں درد دل ظاہر کیا اور ہاتھ تاسف ملتا مگر کیا کرتا لہذا مناسب سمجھتا ہوں کہ اون اشعار کو بھی معرض تحریر میں لاؤں تعجلدی ہی ہجور کی توصیل کا باعث ہوشے۔ از مؤلف عفی عنہ

دست بستہ التجا بجناب باریتعالی جل جلالہ

مدینے مبارک پوچا رب سوہنا — نبی سائیں دا روضہ ڈکھا رب سوہنا
تیری ذات فت دراحد صمد بیچون — حبیب اللہ اپنا ملا رب سوہنا
میں ویران اوجڑی تے بارش رحم ہو — گنا ہوں کی دہوڑی ہٹا رب سوہنا
اے دل ماندڑی شہ عرب کان رہندی — تے حج کعبتہ اللہ کرا رب سوہنا
پلا آب زمزم دنجے سوز غم سب — تے سک بوکھ اے ساڈی لہا رب سوہنا
ش لہ جد عرفات مینا دا منظر — پو دم پو کھڑے جبل و علا رب سوہنا
تے لبیک گا نواں صفا مروہ دوڑاں — نہ جمرات کنکر مرا رب سوہنا
مدینہ کی خاک اکھ موں سرمہ بنا نواں — در اقدس کی چوکھٹ چوما رب سوہنا

ایہو غوث ہے دل حزیں غرق عصیاں
برحمت مصطفےٰ بنا رب سوہنا

جب کرم باری کا ہوگا تب ہو حاصل جان من — ہے نذر سب دین و ہرم اد جان تے ایمان من
ایسی دل شکنی نہ کرنی چاہیئے اسے ماہ لکا — چشم رحم و لطف را بکشا بہ بیں گریان من
بے سروساماں ہوں گٹھڑی گناہوں کی بڑی — سر پہ میرے ہے پڑی اسکو ہٹاؤ ذیشان من
نور قلبی ہو عطا نور بصر کا فیض ہو — ہوں سر افگندہ خطا کا عفو ہو یزدان من
کعبتہ اللہ کی طرف لے چل الٰہی اب مجھے — ہند نگری ہے نہ بجادت ہوں بہت حیران من
ہو زیارت حضرتِ اقدس کی یا ہو لے نصیب — دل ہے گریان سینہ بریاں فرقت سوزان من
اپنی بپتا عرض کرتی حضرت اعلےٰ کے حضور — بارگاہ نبوی پہ گھولوں سر تصدق جان من
باریابی گر ہو حاصل ہے تمنا روز و شب — آسمان ہفتم پہ پہونچی قالب بے جان من
حضرت بوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہم مرتبہ — ہیں مقرب احمدی ماوای حشر میدان من
پیشوائے دین و دنیا حضرت مہر علیؒ — اڑ چلوں سوئے مدینہ التجا بر آن من

بارگہ ایزدمیں عرض غوث کی منظور ہو
بہر خواجہ چشت اعظم مرشد دلجان من

نعت از مولف عفی عنہ

میرے پیارے حضرت اُمت بلا رہی ہے
دو کھ درد رنج اپنا تجھ کو سنا رہی ہے
قرآن تیری زبان ہے احادیث بھی بیان ہے
سب تیری شان عیان ہے دنیا جتا رہی ہے
خلق اللہ کی عبادت نوری ہون ہے بتاوت
انہد کی بین بجاوت قدرت سُنا رہی ہے
اومدنی آقا مولے تمہیں فرات ہون ہے اولا
اسوچ نہ شک ہے بھولا حکمت بتا رہی ہے
بد مذہبی نے گھیرا ہے ہند ہون اندھیرا
تکیہ فقط ہے تیرا ہمت بندھا رہی ہے
گریاں ہیں او داسی تیری دید کے پیاسی
بے سمل ہیں ذرا سی محشر ڈرا رہی ہے

یہ غوث دل حزین ہی گولڑہ کا خوشہ چین ہے
تو ختم مرسلین ہے شفع دہم مچا رہی ہے

ہے دھوم کرسی عرش پہ آمد نبی مختار دی
اوں گھوٹ مدنی ڈھولدی اتے سیدالابرار دی
فلکاں ملک بن تن کھڑی اسماناں کوں بن ٹھگ چڑھے
ہیرے جواہر بے سرے ہر بوالسک انوار دی
حوران بہشت سینگاریاں بیحد کھلیاں گلکاریاں
نہراں مصفا جاریاں رضواں کوں تک دیدار دی
دوزخ کوں کیتا بند ہے ہٹیا عذاب دوچند ہے
ہر ہک عجب خورسند ہے تخفیف عذاب النار دی
آدم کنوں تا اس تلک جتنی پیغمبر بر فلک
سارے سلامی با ملک تعظیم عجب سرکار دی
رتبہ ایندا کیا کجھ گنڑاں بعد از خدا کل توں گنڑاں
کردے ان امت کوں سی منزاں گولی ہاں اوں لدار دی

غوثا قدیم غلام ہے ڈینہہ رات بے آرام ہے
وہلک طلب سک تام ہے توں مدنی گلزار دی

نعت

کوئی شافع امم جیہاں جایا نہیں
اللہ مالک نے ڈوجھا ڈپایا نہیں
چمنتر لولاک کی عظمت دلپذیر
باعث ایجاد جہاں ذات محمد بے نظیر
کہیں بنے ترے وے حق وچہ آیا نہیں
رحمت اللعالمینی کا عجب بالا خطاب
بے بدل انعام ہے از مالک یوم الحساب
بن احمد سائیں فرمایا نہیں
شاهدا و مبشرا کی شخصیت
کامل علم لدنی عامل بالمعرفت

بن ھادی سُبل نظر آیا نہیں

ینطق وحیٍ کا طُرّہ امتیاز زیب دیتا ہے بصدر ناز و نیاز
بن عربی کسے خط پایا نہیں

جز ابوبکر و عمر عثمان علیؓ بے گمان یہ قول ہے بس منجلی
کہیں رتبہ رفاقت جھکا یا نہیں

اے شفیع یوم الجزا احقر کی سن لے التجا غرق ہوں دریائے عصیاں ہوں نکالو بیدا
کہیں بار اشفاعت چایا نہیں

آیۃ فاتبعونی حقموں تیرے ہے عیاں مَا رمیت اذ رمیت صاف ہے سارا بیان
اینویں خالق نے ڈوجھا وھایا نہیں

متحد ہے غوث وچہ احمد احد ہے مدارج درُ باکا لا تعد
شان حضرت میم چھپایا نہیں

یا محمد مصطفٰے رحمت کی بارش ہو ادھر کفر کی اب ہے گھٹا چھائی ہوئی ہیا نوںظر
ادُ سلناك فیض گھٹایا نہیں

مہر کی بھالو نگاہ غوثا پہ یا خیر البشر کشف صدری شق قمری کا تجھے یکتا فخر
کہیں قرب قوسین ہنڈایا نہیں

آمدم برسر مطلب شعبان المعظم میں لڑکی کا ان سخت بیمار ہوئی بلکہ تپ اسوں کنک سے شروع جسکو اسوقت تک پانچ چھ مہینے ہو گئے نیز گردن پر ہر دو گوش کے نیچے گلٹیاں نمودار ہوئیں کوئی خنازیر بناتا کوئی کچھ ہر ایک کی تشخیص علیحدہ تھی ہونہہ اتنی باتیں طبیعت مشوش آخر الامر ایکدو حکماء صاحبان کا علاج کر کے اپنے خسر شریف قاضی علی محمد صاحب حکیم کمیٹی احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور کو معالجہ کیلئے طلب کیا وہ تشریف لائے قریباً دو ہفتہ رہے مگر ابھی تک ظاہری حالت بیماری کی بدستور رمضان المبارک کا ایک جمعہ گذر اتھا اور دوسرے کے چار بجے یعنے صبح سے پہلے غنودگی میں کچھ ایسا اشتیاق نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نے کشش فرمائی کہ میں نے بعد نماز صبح اپنی اہلیہ کو تیاری بیت اللہ شریف و مدینہ اطہر کے لئے مصلحتاً اپنا ارادہ ظاہر کیا۔ نیز یہ بھی کہا کہ زیور بھی تاکہ کسی مسلمان

(بحر عرفان حصہ (ا))

(عدم حصول قرض حسنہ بامانت زیوران)

سے امانت رکھکر قرضہ حسنہ لیا جاوے مدت کی آرزو ہے خدا پوری فرماویے۔ سنتے ہی اوسنے
جواب دیا کہ زیوران کا عذر نہیں۔ آپ کا ہی مال ہے مگر آپکی اولاد نرینہ نہیں اللہ تعالی کوئی
فرزند حیاتی دراز عطا فرماوے پھر جانا پیچھے کوئی ہمارا پرسان حال نہیں۔ دوسرا لڑکی بھی سخت بیمار ہے
خیر جواب تو اوسکا معقول تھا مگر میں نے کہا توکل بخدا رہو وہی امور مہمہ کا کفیل ہے اتنے میں بیمار لڑکی
اٹھکر آبیٹھی اوسکے گوش گذار بھی کیا۔ جسکا جواب بڑی دلیری سے دیا بیشک جاویں میرے زیور بھی حاضر
ہیں بہ برکت نبی علیہ السلام مجھکو شفا ہو جاویگی سنتے ہی اوسیوقت جناب قاضی صاحب کو بھی اندر لے آیا
اور دوبارہ یہی مسئلہ چھیڑا جناب موصوف نے اپنی دختر کی ہر درجہ سے تسلی اور دلجوئی فرمائی اور
مصمم تیاری کے متعلق امداد فرمائی کہ ضروری جانا چاہیئے ایک وقت چچازاد بھائی پیر غلام زین العابدین
شاہصاحب ساکن جتوئی ضلع مظفرگڈھ حال متوطن کیچ نے کہا تھا کہ ہمارے شہر جتوئی میں ایک غزلانی
ہے جو لوگوں کو زیوروں کی امانت پر قرضہ حسنہ دیتا ہے چونکہ وہ اسوقت تیار تھے اونکی خدمت جاکر
کہا کہ بامانت زیوران ضروری مبالغ لے آؤ زیور بھی سپرد کر دیئے مگر تیاری بالفعل اخفا میں رکھی
دو تین یوم کے بعد میں شہر خان بیلہ جارہا تھا کہ ہماری بستی کا ہندو گردہاری رام جو جتوئی گیا تھا
اوسنے کہا پیر زین العابدین شاہ کہتا تھا کہ جس غزلانی سے آپ کا کام ہونا ہے وہ اپنے کاروبار
تجارتی میں چلا گیا ہے ابھی تک نہیں آیا دو تین یوم انتظار کرونگا شاید آجاوے بس سنتے ہی
دل میں دہڑکن ہوئی۔ تحیرانہ شکل میں شہر چلا گیا گوشت کی دکان پر میاں موسی حجام ہمارے قریب
کی بستی میں رہنے والا جو اہل دل سے ہے ملاقی ہوا اوسکو بھی امانت زیوران کا دکھڑا سنایا۔ جواب
دیا میں خود تیار ہوں میں نے کہا بہتر ورنہ میرے متعلق ثواب کا حصہ لگتا اوسنے قدرے دینے کا
وعدہ بامانت زیوران کیا مگر دلکو اوسکے تھوڑے کہنے پر بھی اعتماد نہ تھا وفا کی جھلک مفقود نظری

(حصول مبلغ بامانت زیوران)

واپسی پر اسباب خرید شہر والہ غریب خانہ رکھکر سمت بستی ناچکان بفاصلہ دو میل نزد جام دودہ
و بخشن ناچنگ جو اہل دل سے ہیں چنداں اُمید بھی نہ تھی توکل بخدا چلا گیا قدرے عذر کے بعد
جام بخشن یعنی اوس بندۂ خدا نے زیوران پر حسب مدعا قرضہ حسنہ دینے کا وعدہ کیا آفرین اوسکی
ہمت اور استقلال پر سید ہے ساوے آدمی زمینداری زراعت پر لبسر اوقات ہے اولٹ پھیر
زمانہ یا تجارت و پار کا کوئی دوسرا طریقہ نہیں رکھتے۔ معاذ اللہ محض غریب چال رکھنے والے سنا

قرضِ حسنہ کا دینا اونہوں نے ابتداءً رکھا ہوا تھا مگر لوگوں نے خاصکر بعض آدمیوں نے واپس دینا
بطریق تکلیف یا ابھی تک نہیں دیا اسواسطے ذرہ اب اس کام کو روک رکھا ہے ورنہ بغیر زیوران
دیتے اونہوں نے خود ہی بیان کیا اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا واپس آکر ملک کریداد مرکنڈ جو شریف
مکہ صاحب کی شاہی کے وقت حاجی الحرمین الشریفین بن چکا ہے اور دوست قلبی اینجانب کا
ہے اوسکے پاس جاکر یہ حال سنایا وہ معہ جمیع کنبہ نہایت خوش وخرم ہوا میں نے افواہاً سنا ہوا
تھا کہ شاہصاحب حاجی محمد عالم شاہصاحب بعد عید الفطر سمت حجاز مقدس روانہ ہونگے اسی لئے
عزیز القدر حاجی کریداد کے ذمہ لگایا اور ایک رقعہ بھی لکھ دیا کہ شاہصاحب موصوف کی خدمت
جاکر ۱۵ شوال المکرم تک تیاری کا التواء کرانا میں نے ایک ضروری کام کی خاطر بلوچستان
جانا ہے قبل جانا بند فرماویں انشاء اللہ وعدہ پر حاضر ہو جاؤنگا۔ حاجی مذکور نے بھی وعدہ کیا
کہ تسلی کریں تمہاری واپسی تک تیاری بند رہیگی میں جاکر منظور کرا آؤنگا۔ بس اوسیوقت بفاصلہ
۲ میل بمقام مانک والی میاں محمد علی صاحب چھچپڑہ کیپاس گیا جو ہمارے قدیمانہ معتقدین
سے ہیں۔ بلکہ علاقہ کے بڑے زمینداروں سے ہیں باہمی ملاقات اور حال احوال کے بعد
معلوم ہوا کہ اونکی تیاری کچھ گڑبڑ میں ہے یعنی میاں محمد حسین برادر کلان میاں موصوف
مانع ہیں اجناس ارزاں خریداران وپاری مفقود خیر اون کو تسلی دیکر از سرنو تیاری کا عازم بنایا
اونکے بھائی صاحب کو بھی کوشش کی بلکہ میری تیاری پر اونکا دوچند تسلی ہوا۔ کیونکہ اہل دول
لوگوں کے خیالات کچھ ایسے مضمحل ہوتے ہیں کہ ضرورت بیان نہیں اونہوں نے بھی حسب مدعا
مہلت منظور فرمائی بلکہ کہا ہماری تیاری ذیقعد تک ہو رہیگی قاضی صاحب واپس چلے گئے اینجانب
بھی اپنی ضروریات کے لئے چند روز دوڑ دھوپ کرکے آیا کچھ کام بن گیا مگر اکثر حصہ نہ ہوا ابھی بھی عزم
راسخ رہی واپسی احمدپور آنیپر زین العابدین شاہ کا خط ملا کہ حاجی محمد عالم شاہصاحب کیچ تشریف
لائے تھے یکم ذیقعد یا اوسکے پہلے جمعہ تک تیاری کا مصمم ارادہ بیان فرمایا دلکو تسلی ہوا ویسا بھی
۱۵ شوال حسب وعدہ کیچ پہونچنے والا تھا گھوڑی بھی میری سواری کے لئے احمدپور آئی تھی
میری عدم موجودگی میں واپس ہوئی زائرین خانقاہ چنڑ پیر صاحب علیہ الرحمۃ شہر میں ملے اون
سے سواری لے کر غریب خانہ پہونچا الحمد للہ لڑکی کو بالکل تندرست پایا اسطرح معلوم ہوا کہ بیمار

بھی نہیں ہوئی سجدہ شکر ادا کیا سبحان اللہ کرم ایزدی نے ایسی بارش رحمت برسائی کہ جمیع کنبہ اور میری اپنی طبیعت بھی بالکل سلیم حالت میں رونما تھی آخر الامر زمین والے روپیوں میں جو زیور رہن تھے مبالغ ادا کر کے سود سے جان رہائی پاکر واپس لے لئے اور بقیہ چیز شامل کر کے جام بخش سے مبالغ بطور قرضہ حسنہ بہ میعاد یکسالہ وصول کئے آفرین ہے اوس شخص کو کہ محض للہ میرے اس نیک ارادے کا امدادی ہوا میں اوسکا تادم زندگی مشکور رہونگا اللہ تعالی اوسکو نیک عمل کی جزا خیر عطا فرائیگا۔ آمین۔ دوسرا محب راسخ حاجی کریمداد مرکنڈ عاریتاً جنس برائے گھرخرچ حسب ضرورت بھیجدی ویسا بھی دامے درمے حسب الطلب بہ حیثیت خود حاضر اوشانہ تعالیٰ اوسپر ہمیشہ اپنی رحمت مبذول رکھے آمین آتے ہی میاں محمد علی سے دو بارا ملاقی ہوا پھر بھی اونکا برادر کلاں کچھ بگڑی حالت گروہ پختہ میرے جانے پر زیادہ آمادہ ہوا اسباب سفر کیواسطے ملتان شریف تیار تھا اشرفیوں کیلئے میں نے بھی کہا دراصل وہ سکہ نہیں رہا اسلئے نوٹ لئے گئے تیاری پہلے سنیچر تھی سواری گاڑی پر بعوث ذیل میاں محمد علی نے علی الصبح آٹھ بجے شجاعباد سے اور فقیر احمد پور جا کر اوسی گاڑی میں ڈیرا نواب سے دس بجے صبح اور سید محمد عالم شاہصاحب معہ باقی ہمراہیان حجاج ہم پیالہ نوالہ کے جنکا ذکر عنقریب بیان کیا جاوے گا اوسی گاڑی میں ساڑھے دس بجے گوٹھ چنی سے سوار ہونگے مگر جب میاں محمد علی کا آدمی واپس ملتان سے آکر بجائے اشرفیاں نوٹ لایا تو خط میں تحریر تھا کہ اکسپرس پر سوار ہونا چاہیئے یعنے میں تین بجے شام شجاعباد سے اور تم سات بجے شام ڈیرا نواب و بجے دن انشاء اللہ کراچی پہونچ جاوینگے اور شاہصاحب وغیرہ وہیں اکٹھے ہونگے کیونکہ گاڑی ماسوای بڑے اسٹیشن کے نہیں ٹھرتی اسی پر توکل کیا کل کاربار اوشانہ تعالی کے سپرد کئے بقول شیخ سعدی علیہ الرحمۃ اور ہونا بھی ایسا ہی چاہیئے۔ بیت۔

سپردم بتو مایہ خویش را | تو دانی حساب کم و بیش را
ماکار بار خویش بخداوند کارساز | بسپردہ ایم تا کرم اوچہا کند

بنام گل محمد قوم ورگ زمیندار موضع کیچ جوانیجانب کے نہایت مہربان خوشی میں خوش اور تکلیف میں مغموم یعنی راحت و رنج کے شریک کار وہ بھی ہر طرح تسلی دو ہے۔ بیت

دوست آن باشد کہ گیرد دست دوست | در پریشان حالی و درماندگی

تیاری از کیچ سمت احمد پور شرقیہ سے ایک یوم پہلے خیرات فی سبیل اللہ شگون روانگی پر کی جسمیں میرے محب جامصاحب گل محمد درگ و مخلص فی اللہ حاجی کریداد صاحب معہ مولوی محمد بخش مرکنڈ رفیق سابق سفر بلوچستان و میرے پیر بھائی حافظ محمد یار صاحب قاری و میرے ارادتمندان سے ملک محمد بخش کچالہ وغیرہ بہت صاحبان قرب جوار والے نیز جمیع ہمسایگان قریب و بعید اکثر حصہ شامل ہوئے صاحبان عوام خواص مسکونہ کیچ سے رالگذارے کی ہر طرح کی بخشوں پر معافی طلب ہوا اونہوں نے بھی للہ معاف فرمایا نیز عزیزی برادر احمد غوث صاحب اور میرے غلام زین العابدین شاہ صاحب سے بھی علیحدہ طور خواستگار عفو ہوا۔ الحمدللہ کہ ایسا ہی میں نے ہمسایگان کو رنج نہ کیا ہوا تھا۔ گو پھر بھی الانسان مرکبٌ من الخطاء والنسیان بعدہ بشورہ جام گل محمد صاحب و حاضرین مجلس جناب پیر شاہ صاحب کی خدمت جو میرے والد صاحب علیہ الرحمۃ کے چچازاد بھائی ہیں اور اس مقدمہ مخدومہ صاحبہ والا میں جسکا ذکر اوپر گذر چکا ہے میرے اوپر مدعی رہچکے ہیں جسکو یہ دیکھنا ہو میری کتاب مقدمہ جائیداد خاندان لاولد میں دیکھ سکتا ہے نیز میری خاندانی کتاب واقعیت کبریٰ جو اس ناچیز کی تالیف ہے واضح طور دیکھ سکتا ہے مولوی حاجی احمد بخش صاحب کیچی اور ملک محمد بخش صاحب کچالہ ہردو کو اس طرح کہکر بھیجا کہ ادن کی خدمت الوداعی رخصت کے متعلق عرض کرو بار یابی کا موقعہ بخشیں تو میں خدمت میں مشرف ہوؤں دوران مقدمہ میں شاید میں نے کوئی الفاظ کم و بیش کہا ہو تو معافی دیں ہاں جائیداد مقدمہ کا حق نہیں بخشواتا کیونکہ جائیداد مجھکو ملی ہے وہ ہمارے مورث اعلیٰ نے اپنے لڑکا کلان کو ولیعہد مقرر کرکے کفیل کارلنگر رکھا اسیطرح قدیمی دستور سے وہ جائیداد پشت بہ پشت چلی آتی ہے کوئی وجہ نہ تھی کہ بطور سجادہ نشین تسلیم ہونے کے میں نہ لیتا بلکہ نصف وراثتی جائیداد سے مجھکو معہ برادر کے چہارم حصہ شرعی حق حضرت مخدومہ مرحومہ بوا صاحبہ امام لنا تھا جو نہیں ملا مطالبہ باقی بلکہ بقیہ صاحبان کی طرح حصہ رسدی چہارم ملا۔ سفیران ملاقات جاکر واپس آئے بیان کیا پیر صاحب معہ ہرسہ فرزندان موجود تھے سنتے ہی جواب تلخ دیا کہ اب صفائی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جب مقدمہ بھی ہمنے چلایا اور اونسے جائیداد ہمکو نہ دی پھر ہماری صفائی کس طرح ہو سکتی ہے۔ صاحبان آپ جان سکتے ہیں کہ جب بقیہ سجادگان مثلاً تونسہ مقدسہ یا خاص بہاولپور سے مخدوم صاحب خانقاہ جات ملتان شریف

وپاکپتن شریف واوچ متبرکہ وچاچڑاں شریف وغیرہ کہاں تک شمار کروں جب وہ جائیداد وقف علے اللنگر کے کفیل کار بطور شریعت اور قانون کے ہیں تو پھر میرے ذمہ کیا نقص ہے یہ صرف میرے بزرگ محترم کی بیفائدہ رنجش ہے جسکا علاج نہیں او شانہ تعالی دانا بیناہے میں خلوصیت اور صاف دلی سے معافی طلب ہورہا تھا۔ سواب اللہ بزرگ برتر جل جلالہ معافی دینے والا ہے وہ ذات قدوس میرے معظم بزرگ اور اس ناچیز بلکہ جمیع مخلوق کو رہ راست پر ثابت قدم رکھے آمین۔ شام کو حاضرین کی پولا در شربتی قند سیاہ سے خاطر مدارات خیراتی کی گئی تیاری کے متعلق چند ابیات بطور عرض حال ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں جو سرزد ہوئے اور مجلس رخصتانہ میں حافظ محمد یار صاحب نے بعد تلاوت قرآن مقدس اہل جلسہ کو سنائے بلکہ مولود خوانی شاگردان حافظ غلام رسول صاحب نے بھی عمدہ کی معزز سامعین سروریت میں رہے۔ ابیات تیاری سمت حرمین الشریفین۔ از مؤلف عفی عنہ

عرض حال بوقت روانگی مکہ شریف و مدینہ اطہر

چلو سیلوں مدینے ڈو سفر کر تجے چل	تے بیماری اندر دی کون معالج ہتھ ڈوبجے چل
اے ہندا صلوں نہ بھاندا ہے وطن ہجر ڈینہہ رات کھاندا ہے	تے جی ہر وقت ماندا ہے عرب جلدی ایکجے چل
جتھاں سردار سے ویرے کو ہن نہار سے ویرے	نبی مختار دے ویرے تصدق دل کریجے چل
اول بیت اللہ عالی توں تے گھر ایزد جلالی توں	بے ہمتا بے مثالی توں ایہا جندڑی گھلیجے چل
طائف عرفات توں گھولی منا دی رات توں گھولی	جدہ برکات توں گھولی لکھینہ حج دہنو تجے چل
سفر ریلی کریسوں چا جہازی وی یکسوں چا	جے تیں جند تو ڈنیسوں چا شر تشدف سہیجے چل
او ہے حجاج تے نورے لئے لبیک ڈل لہالے	وسائی رحمت چاغفلے منہی تلبیح پڑھیجے چل
سجن ذیشان تو صدقے محب رحمان توں صدقے	ہو ہن مستان توں صدقے روحی قوت گھنیجے چل
مدینے وچ جدڑاں ولیاں گلیاندی خاک اکھیاں	شفیع کوں درد سنولیاں اے سر قدماں سٹیجے چل

اٹھو غوثا اوں سرور داتے سرور لاج پاک پروردا
رسول اللہ اطہر دا روضہ قدس ڈیکھیجے چل

اسپر میرے معزز دوست جام گل محمد نے اعتراض کیا کہ وطن یا ہند کے حق میں ایسا نہ کہنا چاہیئے بلکہ

واپسی خوشی کا مصرع درج کریں مولوی احمد بخش کچھی شاعر بھی موجود تھا۔ مگر یہ محب صادق کی سمجھ کی غلطی تھی جو بطور اطمینان دلانے کے اون کی خدمت عرض کیا کہ عرصہ بیس سال سے سرگردان رہا صرف باعتبار ظاہر بہ پدا دنیاوی کی بدولت زیارت حرمین الشریفین سے مہجوریت لاحق رہی۔ کیونکہ بزرگان کی فوتیدگی مانع یا متعددات وغیرہ اور وحشیانہ خیالات اولاد کا نہ ہونا یا بیماری یہ جمیع اسباب دو کاوٹی وطنیت کے متعلق ہیں اور دربار اعلیٰ کی غلومیت موافق حدیث شریف ان کو پس پشت ڈالنے سے حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑوی علیہ الرحمۃ اپنے دیوان فریدیہ میں فرماتے ہیں۔ رُباعی۔

نہیں ملک ملک تے مالدے	نا زالدے نا بالدے
ہن ذوق وجد تے حالدے	گم کر گمان یکسو رہن

جب آپ علیہ الرحمۃ زیارات متبرکہ عرب سے فارغ ہو کر واپس وطن ہوئے تو کیا تاسفانہ فرمایا ہے

بیت۔ ہے عرب شریف سدھائی ہے	دو ہند پنجاب دی آئی ہے

حضرت قبلہ عالم مرشدنا سجادہ نشین گڑھ شریف نے اس سے بھی بڑھکر فرمایا ہے۔ بیت

مدرسہ میں عاشقوں کے جسکی بسم اللہ ہی ہو	اوسکا پہلا ہی سبق یاد و فنا فی اللہ ہی ہو

اوسوقت زبان پر یہی بیت ترنم پذیر تھا اور اپنے دل میں جھوم جھوم کر کہہ رہا تھا۔

وہ دن خدا کرے کہ مدینہ کو جائیں ہم	خاک در رسول کا سُرمہ بنائیں ہم

بلکہ قالب خاکی میں اشتیاقی خیالات چڑھتے اور اوترتے آیا میں خواب دیکھ رہا ہوں۔ یا فی الواقع بیچ مچ میری تیاری ہے اور نصیب یاوری پر کمربستہ حاضر ہے۔ آرزو دیرینہ پر اوشانہ تعالیٰ کامیاب فرماتا ہے۔ اور مدینہ اطہر کی جاروب کشی آنکھوں سے میسر ہوتی ہے۔ ہر ایک صاحب الوداع ہوئے کجاوہ وغیرہ کا انتظام کر رکھا تھا کیونکہ عیال اطفال احمد پور تک ساتھ لے جانا تھا حاجی کریداد وغیرہ بعد مغرب روانہ اور جام گل محمد صاحب قریب دس بجے رات رخصت ہوئے۔ میاں محمد بخش صاحب مرکنڈ کو احمد پور تک ہمراہ لے جانیکے لئے واپس گھر نہ جانیدیا مگر تمام رات معہ کنبہ اس حقیر کو خوشی سے نیند نہ آئی۔ الحمد للہ والمنۃ صبح چھ سات بجے ۲۹ رشوال ۱۳۴۸ھ بروز دوشنبہ سورج نکلنے سے پہلے مطابق ۳۱ مارچ ۱۹۳۰ء موافق ۱۸ چیت ۱۹۸۶ بکرمی روانہ

ہونے اوشانہ تعالیٰ بفضلہ وکرمہ سفر مع زیارات متبرکہ اختتام فرمایا۔ لہذا مناسب سمجھتا ہوں کہ روانگی سے لگا کر واپسی تک تعداد ایام کا خاکہ مجمل طور اگر اسی موقع پر دکھا دوں تو موزوں ہوگا۔

و۔ ووا حمد پور شرقیہ قبل و بعد غروب آفتاب مفاصلہ ۱۸ کوس پختہ۔ روانگی از ڈیرا نواب بروز جمعہ ۳ ذیقعد مطابق ۲۴ اپریل موافق ۲۲ چیت ۶ بجے شام اکسپریس پر سوار ہو کر وطن کو خیر باد کہکر سمت کراچی روانہ ہو کر ۴۸۲ میل کا سفر ۲۴ گھنٹہ میں طے کیا یعنے بروز شنبہ ۴ ذیقعد ۹ بجے دن کراچی شہر کے اسٹیشن سے اتر کر دس بجے حاجی کیمپ بستر لگایا روانگی از کیمپ سمت ساحل بندر علی الصبح وسواری جہاز بوقت عصر در روانگی جہاز از بندر کراچی بوقت غروب آفتاب یعنی ۱۱ ذیقعد بروز شنبہ سات بجے شام جہاز کا لنگر اوٹھایا گیا اور جہاز چل پڑا اپنے بھی اخیری نظر ہند کو لگا کر بسم اللہ مجریہا پڑھتے ہوئے رخصت کیا۔ رفتار جہاز دس میل فی گھنٹہ فاصلہ از کراچی ساحل جدہ شریف بانداز ۲۱ سو میل درمیان داخلی علاقہ عدن بروز جمعہ ۱۷ ذیقعد در نظارہ بندر عدن بعد عشا ۱۱ بجے شب سنیچر کراچی عدن ۱۴ سو میل گویا دو حصہ سفر طے ہوا ۱۹ ذیقعد بروز یکشنبہ بارہ بجے دن جہاز کامران پہونچ دو گھنٹہ ٹھیر کر بوقت ظہر روانہ ہوا۔ ۲۰ ذیقعد بروز دوشنبہ چار بجے شام محاذ یلملم پر احرام باندھنے کیلئے سیٹی جہاز نے دی گویا کامران سے ۲۴ گھنٹہ کا شعر ہے بروز سہ شنبہ ۲۱ ذیقعد قریب دس بجے جہاز بساحل جدہ شریف بفاصلہ ڈیڑھ میل لنگر زن ہوا۔ ۱۲ بجے سیڑھی سے اوترے بانداز گھنٹہ ڈیڑھ میل کشتی میں طے کر کے داخل بندر ہو کر دو گھنٹہ ملاحظہ اسباب بہ کسٹم ہاؤس یعنے چونگی وغیرہ چائے پیتے گویا تین بجے داخل مکان معلوف ہوئے۔ روانگی از جدہ شریف مکہ معظمہ ۲۲ ذیقعد بروز چہارشنبہ چار بجے شام بفاصلہ چالیس میل بسواری لاری موٹر بباعث رستہ ناہموار ریتلا کنکر یلا ہو نیکے ورود مکہ معظمہ بوقت عشا نو بجے رات پنجشنبہ از مکان معلم بعد فراغت روٹی وغیرہ قریب دس بجے خاص داخلی حرم مقدس ادائیگی طواف وسعی صفا و مروہ و کھولنے احرام نماز دسر منڈانا وغیرہ کے نماز عشا ادا کرتے ہوئے بارہ ایک بجے فراغت ہوئی الحمد للہ والمنۃ کا وظیفہ پڑھا ۸ ذالحج بروز چہارشنبہ علی الصبح سورج نکلنے سے پہلے حرم شریف سے سمت منا بفاصلہ تین میل بسواری گدھا داخل مسجد خیف ہوئے بطور مسنون پانچ نمازیں ادا کیں ۹ ذالحج بروز پنجشنبہ علی الصبح بعد فراغت نماز سمت عرفات شریف بسواری شتر سمت عرفات بفاصلہ ۶ میل درمیان ۲ میل

مشعر الحرام مزدلفہ اور آگے ۳ میل مسجد نمرہ میں نوافل ادا کرتے زیر جبل رحمت کمپ حجاج میں آرامی ہوئے تمام دن تسبیح تہلیل دعا وغیرہ میں گذارا بعد غروب آفتاب بسواری شتر واپسی ہوکے بمقام مزدلفہ یعنی مشعر الحرام شب ۱۰ ذالحج کو جمع صلواتین یعنی مغرب وعشا اور کنکریاں چنکر نماز فجر پڑھکے بسواری گدھا ۳ میل منیٰ کمپ حجاج پہونچے منیٰ سے ۱۲ ذالحج تک رہنا پڑا مناسک ادا کئے یعنے کنکریاں مارنا اور قربانی کرنا وسر منڈانا لبس احرام سے خلاص حج بنگیا ۱۲ ذالحج بروز یکشنبہ بعد نماز ظہر اخیری کنکریاں ہر سہ جمرات کو مارتے بسواری گدھا داخل حرم مقدس ہوکے بوقت عصر طواف زیارت ادا کیا۔ روانگی مکہ شریف سے مدینہ الطہرہ ۱۵ ذالحج بروز چہارشنبہ ۱۱ بجے دن بسواری موٹر لاری سوار ہوئے داخلہ حرم نبوی علیہ التحیۃ ۱۷ ذالحج بروز جمعہ ۱ بجے دن الحمد للہ زیارت سے مشرف ہوئے روانگی از مدینہ منورہ سمت جدہ شریف ۲۷ ذالحج بروز دوشنبہ بوقت شام بعد فراغت نماز مغرب شب منگل بسواری موٹر لاری ۷ بجے روانہ ہوکر ۲۸ ذالحج بروز سہ شنبہ بوقت عشا شب چہار شنبہ ۹ بجے داخل جدہ شریف ہوئے روانگی از جدہ شریف بسواری جہاز ۱۰ محرم الحرام ۱۳۴۹ھ بروز شنبہ ۷ بجے شام بعد غروب آفتاب جہاز سمت کراچی چل پڑا بسم اللہ مجریہا۔ کا وظیفہ جاری رکھا داخلہ بندر کراچی ملک سندھ بتاریخ ۱۹/۲۰ محرم بروز دوشنبہ ۸ بجے شام اور ۲۰/۲۱ محرم بروز سہ شنبہ نو بجے دن مع الخیر جہاز سے اوترکر پریٹ فالم بندر پر آرام کیا فقیر کو کسی کام کے لئے جانا تھا ورنہ خاص داخلہ ڈیرا نواب انشاء اللہ ۲۱/۲۲ تک ہوتا اسلئے چند روزہ بلوچستان کیطرف جانیپر ۱۳ صفر المظفر بروز جمعہ ۱۲ جولائی ۷ بجے شام ریل سے اوتر قاضی صاحب کی جگہ پر اپنے کنبہ کو آرام سے پایا سجدہ شکر ذات مقدس ادا کیا۔ یہ بطور اجمال خاکہ ہے۔

باب دوم متعلق ضروریات سفر وہدایات وآداب سفر وغیرہ

اے عزیز خوش نصیب اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اور حبیب رب العالمین کی مقبول امت بلکہ محبوب آج کہ تونے عزم حج بیت اللہ اور زیارت روضۂ اقدس صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا ہے اس سرتا سر توفیق خیر پر جسقدر تو شکر بجالائے وہ کم ہے آج تیرے لئے ہر قدم پر نیکی لکھی جائیگی اور گناہ معاف کئے جائینگے یہ سفر فی الحقیقت وسیلۃ الظفر ہے اس سے بڑی خوش نصیبی اور کیا ہوگی

کہ رب العزت جل مجدہ کا تو مہمان خاص اور حرم توحید تیرا مقام ہوگا آج تیرا گذر وہاں ہوتا ہے جہاں ہزاروں فرشتے آتے اور اپنے رب کی جناب سے بیشمار رحمتیں پاتے ہیں۔ رب العزت کا آخری کلام سارے عالم کی ہدایت کیلئے اسی جگہ نازل ہونا شروع ہوا۔ اللہ کے حبیب اور سارے عالم کے سچے رہنما رحمۃ اللعالمین کی اسی مقام پر ولادت ہوئی اسی جگہ منصب رسالت عامہ اور نبوت تامہ کا خلعت عطا ہوا اس مقام کی زیارت اور یہاں کی عبادت اس سعید ازلی کو نصیب ہوتی ہے جسکی روح نے عالم ارواح میں لبیک کی صدائے بلند کی ہے یہاں کی عبادت سے فارغ ہوکر تیرا سفر اس دیار قدس کیطرف ہوگا جہاں کا ایک ٹکڑا اپنی عظمت و فضیلت میں خانہ کعبہ بلکہ عرش عظیم سے افضل و اعلیٰ ہے۔ جہاں کی خاک میں روحانی اور جسمانی امراض سے شفا جہاں کی ہوا سے روح کی تازگی اور ایمان کی افزائش ہے۔ اللہ اللہ پروردگار بے نیاز کی کیسی رحمت ہے کہ اوسنے تجھے اپنے حبیب کے حرم کی زیارت کی توفیق عطا فرمائی اور تیرے آقا تیرے پیشوا کا کیا کرم تجھ پر ہے جو تجھے اپنا مہمان بنا کر طلب فرمایا۔

آج وہ کہ جن کی شان میں یہ وارد کہ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا اِلَّا لِیُعْرَفَ کَرَامَتُكَ وَمَنْزِلَتُكَ عِنْدِیْ ان کے روضہ پاک کی جالیاں تیرے روبرو ہونگی آج تیری آنکھیں اُس نور کے انوار سے روشن ہونگی جن کے نور کے صدقے میں تمام عالم کا ظہور سُبحان اللہ والحمد للہ والشکر للہ ؂

زہے سعادت آں بندہ کہ کرد نزول	گہے بہ بیت خدا و گہے بہ بیت رسولؐ

اے عزیز من ایسے سفر متبرک کیلئے انتظامات اور ہدایات بھی درکار ہے ایک لحظہ متوجہ ہوکے سُن تاکہ یکسوئی حاصل ہو اور کسی قسم کی تکلیف مخل انداز نہ بنے۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ سورۃ بقرہ

فصل اول حجاج کیلئے ضروری معلومات

پاسپورٹ اور ٹیکے کا ضروری سارٹیفکٹ

جو لوگ حج کرنے کے خواہشمند ہوں اُن کو چاہیئے۔ کہ سب سے پہلے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کرکے پاسپورٹ یعنی پروانہ راہداری حاصل کریں۔ لیکن اگر مصروفیت یا کسی اور وجہ سے ایسا نہ کرسکیں

تو کوئی حرج نہیں کراچی پہونچ کر بھی پاسپورٹ ٹکٹ جہاز کے ساتھ حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن چیچک کے ٹیکے کا سارٹیفکٹ ان مقامات سے جو حکومت کے نزدیک تسلیم شدہ ہوں ضروری روانگی سے پہلے حاصل کر لینا چاہیئے بہتر یہی ہے کہ اپنے ہاں کے کسی ڈاکٹر سے جسکو حکومت کی طرف سے ٹیکا لگانے کی اجازت ہو یا کسی ویکسی نیٹر سے ٹیکہ لگوا کر اس سے انگریزی میں سرٹیفکٹ حاصل کر لیا جائے کیونکہ کراچی میں اکثر حاجیوں کو اسکی وجہ سے بہت پریشان ہونا پڑتا ہے پاسپورٹ کا حاصل ہونا جلدی مگر اسکا مشکل خاصکر سفر سے پہلے اگر کرایا جاوے رفع تکلیف بھی ہے۔ امسال تو وبائیہ ٹیکہ بھی حکماً لگایا گیا گویا دو سرٹیفکٹ حاصل کئے گئے۔

کتنا روپیہ ساتھ لینا چاہیئے

حج کیلئے تیسرے درجے کے مسافر کو جو حجاز میں اونٹ پر سفر کرے کم از کم چھ سو روپے کی ضرورت ہے۔ اگر جدہ شریف پہونچکر باقی سفر موٹر لاری پر طے کرنیکا ارادہ ہو تو مسافر کو تقریباً سات آٹھ سو تک ضرورت ہوگی۔ سکنڈ۔ اور فرسٹ درجے والوں کو بارہ چودہ سو کا انتظام کرنا چاہیئے کیونکہ اخراجات سفر حج ہمیشہ یکساں حالت پر نہیں ہیں گھٹتے بڑھتے رہتے ہیں۔ زاد راہ کافی ہو بھیک مانگنے کی تکلیف نہ کرنی پڑے اور دوسرے ہمراہی کو بھی قرضہ کیلئے تنگ کرنا جوانمردی نہیں کیونکہ ہر ایک کو اپنی ضروریات کافی ہیں خاصکر زمانہ حال میں تجربہ ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا اسلئے مناسب ہے کہ روانگی سے قبل تخمینہ اخراجات کے متعلق ضلع کے کلکٹر کے اوفس سے دریافت کر لے ہر ضلع کے کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر کے اوفس میں پلگرمیج ٹو حجاز کے نام سے ایک فائل رہتا ہے حج کے متعلق وقتاً فوقتاً انگریزی کونسل متعینہ جدہ کے خطوط و مراسلات کے ذریعہ اعلانات حکومت حجاز کے نقولات حکومت ہند کے پاس آتے رہتے ہیں اور سکرٹری حکومت ان اعلانات و خطوط کی نقولات بجنسہ ہر ایک صوبہ او کمشنری میں بغرض اطلاع عازمان حجاز کے بھیجا کرتا ہے اور کمشنری سے ہر ایک ضلع میں بھیجے جاتے ہیں او راس طرح سے ہر اعلان اور ہدایات سے عازمان حجاز کو آگاہ کئے جانے کا دستور ہے ہر صوبہ میں ایک کمیٹی بھی حج کمیٹی کے نام سے قائم ہے جسکے اخراجات گورنمنٹ دیا کرتی ہے بمبئی میں محافظ حجاج کا دفتر پولیس کمشنر بمبئی سے ملا ہوا ہے اور کراچی میں کیمپ حجاج میں شامل سمجھیں۔ بس اخراجات سفر جتنا معلوم ہوا اس سے ایکسو روپیہ زائد ہمراہ لینا چاہیے اسکی وجہ یہ ہے کہ حجاز شریف

جتنا روپیہ آپ جائز طور خرچ کرد باز پرس ایزدی معاف ہے ورنہ بقیہ جگہ پر اسراف بے جا کا دھبہ شامل ہے۔ خاصکر حضرات عرب کی سالیانہ تجارات کی منافعت کا موقعہ بھی حجاج صاحبان کی مہربانی ہے کہ ہم خرما و ہم ثواب اسلئے جتنا ہو سکے ضروریات بھی وہاں خرید کئے جاویں اگرچہ مہنگا پڑے پھر بھی اُن بھائیوں کا تو نفع ہوگا جو ابراہیمی دُعا کا مرکز ہیں اور آپ لوگ ہی اونکی تجارت ہو دیکھو جس وقت آپ لوگ اون سے کچھ خریدوگے اور حسب منشا رقم دوگے کتنا دعا دیتے ہیں۔

روپے کی حفاظت

اپنے روپے اور مال اسباب کی پوری پوری حفاظت کرنی چاہیئے اور روپے کی حفاظت سفرحج میں دو طریقوں سے ہوسکتی ہے۔ اوّل یہ کہ جتنی رقم ہو اپنے پاس سنبھال کر رکھی جائے دوسرا طریقہ یہ ہے کہ حجاز میں بنک نہیں ہے صرف جدہ میں ایک بنک ہے جسکا نام نیدرلینڈ ٹریڈنگ سوسائٹی بنک جدہ ہے۔ اگر اس بنک سے انتظام کرلیا جاوے تو بہتر ہے۔ اس بنک کی شاخ ہندوستان میں بمبئی (فورٹ) میں ہے جہاں روپیہ جمع کرایا جا سکتا ہے ورنہ بعض معزز معتبر تاجروں نے بھی ایسا انتظام کر رکھا ہے کہ اگر یہاں ہندوستان میں اونکے فرم کے پاس روپیہ جمع کراکر رسید لے لی جاوے تو حجاز میں پہونچکر اوسی فرم کی شاخ سے روپیہ وصول کیا جا سکتا ہے مثلاً لی بندیں نیز حاجی علی جان صاحبان چاندنی چوک دہلی کے پاس اکثر حاجی اپنا روپیہ جمع کرا دیتے ہیں بقدر ضرورت اپنے پاس رکھ لیتے ہیں حجاز پہونچتے ہی جب وہ یہاں کی رسید حاجی علی جان صاحبان کی فرم میں دکھاتے ہیں روپیہ فوراً مل جاتا ہے۔ نیز کراچی میں سیٹھ حاجی عبدالغنی صاحب جو چیرمین حج کمیٹی کراچی ہیں بڑے خلیق ملنسار غرباء حجاج کو جتنا ہر جبہ ہو سکتا ہے بطور فی سبیل اللہ ٹکٹ جہازیہ چندہ کرکے حتی الوسع ثواب میں حصہ لیتے رہتے ہیں۔ خاصکر اپنے وجود کو خدمات حجاج میں وقف کیا ہوا ہے۔ اگر اون سے مبالغ کا انتظام کرلیا جاوے تو ہنڈی کے ذریعہ جہاں چاہو جدہ شریف مکہ معظمہ مدینہ عالیہ بس ہنڈی دکھاتے ہی روپیہ ملجاویگا۔ خاصکر سیٹھ صاحب نے خود ہی فرمایا تھا۔

(۱) جسقدر روپیہ پاس ہو سوار ہوتے ہی کپتان جہاز کو دیدینا چاہیئے۔ اور رسید لے لیویں۔ بطور امانت رکھا جائیگا جدہ اترتے ہی واپس لے لیا جاوے۔

(۲) اٹھنیاں۔ چونیاں۔ دونیاں۔ اور پیسے ہندوستان سے حجاز نہ لے جانے چاہئیں وہاں

صراف اور دوکاندار لوگ ان کو کم دام پر خریدتے ہیں اور حاجی کو بہت نقصان پہونچتا ہے نوٹ اور پاونڈ اگر پاس ہوں تو اونکالے جانا بڑا مفید ہے جدہ یا مکہ شریف پہونچکر اُن نوٹوں اور پونڈوں کو حجازی سکہ میں تبدیل کرالینا چاہیئے بلکہ میرے خیال میں ہلیلہ یعنی پیسہ اور نیم قرش یعنی دو پیسہ کا سکہ اور قرش یعنی آنہ جدہ شریف سے لینا چاہیئے شرح تبادلہ روپیہ کیلئے پیسہ دو پیسہ مکہ شریف میں شاید بباعث انبوہی حجاج ذرہ مہنگہ پڑجاوے اور بعض وقت پورا بھی ملجاتا ہے۔ چاندی کا حجازی سکہ مجیدی و نصف مجیدی اور ربع مجیدی یعنی ۵ ر- ۱۱ ر- عہ مجیدی کو ریال سعودی بھی کہتے ہیں شاید نرخ گھٹتا بڑھتا ہے۔ ہمسے پیشتر سال میں بصورت ذیل ۵ ر- ۱ ر- عہ ربع مجیدی سے مجیدی یعنے ریال تک تھا۔

فصل دوم ساتھ کیا کیا لے جانا چاہیئے

سامان کے انتخاب میں سب سے مقدم اصول یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ کم سے کم اور ہلکے سے ہلکا ہو۔ دوسرے یہ کہ معمولی خام اجناس خوردنی صرف گھر سے کراچی بمبئی تک ورنہ میرے خیال میں حاجی کے وطن سے لیکر کراچی تک تو سب بڑے بڑے سٹیشن ریلوے پر ہر قسم کا کھانا ملسکتا ہے اسی طرح تھوڑا تھوڑا اسباب لیتے بڑے بڑے گٹھڑ بن جاتے ہیں۔ البتہ کراچی سے جدہ تک کے لئے لیویں تاکہ جہاز میں کارآمد ہو ورنہ اب تو جہازوں پر بھی ہر قسم کا کھانا دستیاب ہونیکا انتظام ہو گیا ہے اور اپنی حیثیت کے موافق جہاز ہی سے خرید لینا چاہیئے ہاں اگر دو چار ہمراہی ہوں تو اپنا انتظام واجب ہے اور اکیلا ہونے میں اپنا کرنا سخت تکلیف اور سردردی کا باعث مفصل ذکر انشاء اللہ آگے آئیگا۔

اسیواسطے خام اجناس کے منڈل نہ اُوٹھانے چاہئیں۔ حجاز کی گرانی کا (اگر واقعی ہو بھی) ہرگز ہرگز خیال نہ کریں کیونکہ گرانی کی زیر باری انشاءاللہ بادبرادی کی زحمت سے خفیف تر ثابت ہوگی بلکہ جو سامان تجویز کیا گیا ہے اس کے بھی اکثر حصہ میں یہ بات قابل لحاظ ہے کہ دوران سفر میں انکی قدرسے کمی اتنی تکلیف دہ نہ ہوگی جتنی اوسکی زیادتی از ضرورت بیشی کیونکہ حجاز کے دوسرے شہر ایک طرف خود وادی غیر ذی زرع (مکہ مکرمہ) ایک ایسا بابرکت و پر رحمت مقام ہے کہ انسانی زندگی کی کوئی ضروری سے ایسی نہیں جو وہاں میسر نہ آتی ہو۔ع صبک بار مردم سبکتر روند۔

بستر اور پوشاک عرب شریف میں کپڑے دھونے والے کم ہیں وہاں اپنے گردن میں آپ دھونیکا رواج ہے ورنہ چار آنہ فی عدد پارچات اجرت دھلائی سمجھیں۔ ہاں البتہ مدینہ عالیہ میں اسکا نصف اور صفائی عمدہ اسلئے چاہیئے کہ ایک کمل ایک دری اور ایک تکیہ یہ سب ہی رنگین ہوں تو بہتر ہیں بلکہ میرے خیال میں بجائے کمل گدیلہ روئی دار ہو تو جس جگہ چار پائی نہ ملنے پر اگر بچھا کے سو جائیں بہتر ہے۔ اور بجائے تکیہ پارچات پوشیدنی اگر تکیہ بناکے کپڑا میں لپیٹ کر بستر میں دیا جائے بوجہ اختصاری بن جاوے گا۔ بلحاظ موسم اگر گرمی کا زمانہ ہو تو ایک سوتی چادر اور اگر جاڑے کا زمانہ ہو تو ایک رزائی اور اوڑھنے کا اونی چادر یا کمل لے لینا مناسب ہے پہننے کے لئے تین جوڑے رنگین کپڑوں کے ہوں تو بہتر میرے خیال میں خاکی یا سیاہ سرمئی چارخانے یا مٹیالے رنگ کے یا رلے ملے ہاں جوتیوں کے دو جوڑے ہوں ورنہ تکلیف رہیگی ایک تو جہاز میں چمڑہ خراب ہو جاتا ہے دوسرا خطہ عرب اکثر کنکریلی پتھریلی زمین پر چلنے میں بھی جوتیوں کا ستیاناس کر دیتا ہے۔

خورد نوش کا سامان کھانے پینے کے متعلق حسب ذیل سامان ضروری ہے پانی کا برتن ٹین یا ڈبل ٹین کا۔ گلاس۔ کرمچ کی مشک۔ کرمچ کا ڈول معہ رسی یا چمڑے کی مشک اور چائے کی عادت ہو تو الومنیم یا تاچینی کی کیتلی چائے کی پیالیاں نہ کر جائے۔ کیونکہ عرب میں چائے بڑی مفید ہے۔

پکانے کے برتن دیگچی۔ معہ ڈھکن۔ بڑا چمچہ۔ چھری۔ دستپناہ۔ لوہے کا چولھا۔ توا۔ حسب ضرورت المونیم کی تھالیاں اور آٹا گوندھنے کے لئے تھال روشنی کے لئے امریکن لال ٹین۔ اور کچھ موم بتیاں۔ آفتابہ۔ درجن دیا سلائی۔ صابون دیسی۔ یہ سب چیزیں کراچی کیمپ حجاج میں مل جاوینگے۔ گھر سے نہ لے جاویں۔

سفر حج میں یہ چیزیں بھی ضرورت کے مطابق ضروری ساتھ ہوں قرآن شریف۔ مصلے یعنی جائے نماز۔ اور دوائی وظائف۔ بالٹی۔ چاقو۔ چھری۔ آئینہ۔ سرمہ کنگھی۔ مسواک۔ ننگدا عینک جو موٹر میں بڑا کام دیگی۔ دھوپ سے بچنے کے لئے چھتری۔ استرہ۔ قینچی۔ کلہاڑی خورد کیونکہ جہاز میں جو لکڑیاں

ملتی وہ موٹی ہوتی ہیں سب سے بہتر ایک بورہ کوئلہ کا ہو بہتر ہے۔ جہازی سفر میں بطور مختصر کارآمد ہوگا۔ تیل مٹی۔ ویسلین روغن سیاہ بالوں کیلئے ورنہ روانہ ہوتے ہی مونڈ لیویں۔ سُوا۔ سوئی۔ دھاگہ ٹاٹ لمبا۔ جو جہاز پر بچھانے اور جگہ پر قبضہ کرنے کیلئے کارآمد ہوگا۔ پھر حاجی کو اگر شغدف پر سوار ہونیوالا ہے سایہ کا دھوپ سے بچنے کیلئے کام دیگا۔ جہاز پر آرام کیلئے اگر چاہے تو چارپائی رسی کی بنی ہوئی جسکی قیمت کراچی میں ایک روپیہ سے دو تک ہے یا آرام کرسی فولڈنگ چیئر جو کہ تین روپے سے چھ روپے تک قیمت میں ملتی ہیں یا کریچ کا پلنگ جسکی قیمت دس گیارہ روپے سے پندرہ روپے تک ہوتی ہے اگر کراچی میں خرید لیا جاوے تو جہاز پر آرام دہ ہونیکے علاوہ عرب کے سارے سفر میں عافیت رسان ہوگی اگر نیاز مندی کے طریقہ سے جاوے تو میرا وہ پہلا کہنا یاد رکھے بس گدیلہ ہمراہ ہو جہاں ضرورت پڑے بچھا کے آسن جما لینا چاہیئے ویسا کرسی نما چارپائیاں شب گذاری کے لئے مقام مقصد پر چار آنہ یومیہ عام ملجاتی ہیں۔

ضروری ادویہ ساتھ ہوں

نمک سلیمانی۔ بخار کی دوا۔ آلو بخارا۔ املی۔ گلبنفشہ۔ منقی شربت نارنگی۔ اسبغول۔ ادرادسکی چھڑ۔ بھینڈا۔ سونف گلسرخ۔ الائچی۔ سیاہ مرچ۔ سوڈا بائیکارب۔ فروٹ سالٹ۔ ترنجبین یہ سب کچھ بھی کراچی سے خریدنا چاہیئے۔

بقیہ اخیری سامان اور جنس کی ہدایات

گھی پانچ چھ سیر ضروری گھر سے ساتھ ہو البتہ مدینہ طیبہ عمدہ سے عمدہ اور سستا ملیگا چاول اگر عادی ہو تو کراچی سے خریدنا چاہیئے کیونکہ ورنہ خالص مشکل سے دستیاب ہو دینگے۔ بقیہ پیاز۔ لہسن۔ نمک۔ مرچ سُرخ۔ ہلدی گرم مصالحہ یہ سب کچھ کراچی میں بہتر ملینگے۔ ہاں البتہ اگر عادی ہو تو میتھی کا ساگ خشک شدہ پالک۔ سرسون کی گندلیں۔ شلغم خشک یہ سب کچھ گھر سے لینا چاہیئے۔ بقیہ آلو یا ایسا نقل گوشت کراچی بہتر ہے۔ پھل کیلہ۔ نارنگی لیموں یا انناس یا باقی میوہ جات جہازی سفر کیلئے بندر سے ملجاتا ہے۔ نیز جہاز کے لئے۔ انڈا۔ اچار لیمون یا باقی پسندیدہ قسم بسکٹ۔ ڈبل روٹی۔ دودھ کا ڈبہ۔ اقسام چٹنی البتہ ترش اشیاء صرف بہار میں کارآمد ہیں۔ قبض تلی زکام۔ کھانسی خارش خفیف ضرب وغیرہ وغیرہ کی رعایت کی اُدوِیہ

ڈنڈا وودری اگر ٹھنڈائی پینا چاہے یا کوئی دوسرا مصالحہ گھوٹنے کے لئے۔ کپڑوں کیلئے بیگ سامان کیلئے بوریاں۔ سن لائٹ صابون۔ کراچی میں جہازی سفر کیلئے مرغیاں فی عدد میں ملجاتی ہیں جتنی ضرورت ہو پنجرہ میں بند شدہ لے لیویں ورنہ گوشت جہاز میں نیم سیر فی روپیہ کے حساب ملیگا۔ قی دانی و پیشاب دانی جہاز کے لئے ضروری ساتھ ہوں کیونکہ جہازی چکر میں ان کا ہونا ضروریات سے ہے سمندر کے پانی سے نہانے اور دہونے میں ہمارے ہاں کا صابون کام نہیں دیسکتا۔ کراچی۔ بمبئی اور جدہ میں ایک قسم کا صابون فروخت ہوتا ہے جو سمندر کے پانی میں خوب کام دیتا ہے وہ انہی بندرگاہوں سے خریدکر پاس رکھ لینا چاہیئے۔

کسی چیز کی تعداد وزن وغیرہ کا تعین اس لئے نہیں کیا گیا کہ اُسے ہر شخص اور ہر منتظم جماعت یا قافلہ اپنی ضرورت اور مخصوص حالت کے اعتبار سے خود بہتر متعین کرسکتا ہے یہ بھی ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ کونسی چیز کہاں سے لے جائے جو چیزیں کراچی میں عمدہ اور با افراط وارزان مل سکتی ہیں اونکو گھر سے ہرگز نہ لینا چاہیئے۔

اخیری ضرورت اور خاتمہ

دو چادریں احرام کے لئے لٹھا کی جنکی چوڑائی دو گز ہو ترکش تولیا جہاز پر چڑھنے سے پہلے پانچ پانچ گز انگریزی خرید لیویں جو بعد الحج دہلا کے آب زمزم سے تر کرکے حرم شریف میں سوکھا کر انشاء اللہ کفن میں کار آمد ہو دینگی ہر ایک حاجی صاحب اسیطرح کرتا ہے میں بھول گیا بیٹری یعنی پاکٹ لمپ برقی بھی ضروری ساتھ ہو۔ اگر کوئی چیز رہگئی ہو تو کیپ حجاج سے خود بخود معلوم ہوجاویگی۔

نیز جہازی سفر کے لئے کھڑاؤں نواڑ یا سلیپر بڑا کارآمد چیز ہے تاکہ نعلین بچت میں رہیگی ورنہ مرطوب ہواتری سمندری جوتی کو نوچ کر اوس سے خراب کر دیتا ہے۔ عورتوں کا احرام مردوں کی مانند نہیں ہوتا صرف ایک گز مربع ململ کا کپڑا سر پر باندھ لیتی ہیں ریفا پردہ نشین عورت کیلئے جالیدار نقاب جو کراچی سے ملسکتا ہے اگر گرمی ہو تو پنکھا بھی خرید کرلیں خواندہ حاجی کے واسطے قلم دوات پنسل۔ ڈائری یعنی روزنامچہ ہمراہ رکھنا ضروری ہے۔ پوسٹ کارڈ لفافہ صرف عدن تک چلتا ہے۔ عرب میں ۲۰ کے ٹکٹ لگانا پڑتا ہے۔

فصل سوم روانگی سے پہلے کیا کرنا چاہیئے

اے عزیز مسافر راہ خدا و رسول صلے اللہ علیہ وسلم روانگی سے پہلے ٹکٹ کا بندوبست کرنا اور جہاز کی روانگی کی تاریخ کا پتہ لگا لینا بہت ضروری ہے۔ اگر ان معلومات کے بغیر گھر سے نکل پڑے تو بندرگاہوں پر جا کر بہت تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ کئی دن تک جہاز کی روانگی کا انتظار کرنا پڑے کراچی کی خلافت کمیٹی اور بعض معزز آدمی حاجیوں کو اس قسم کی معلومات بہم پہونچانے کیلئے آمادہ ہیں ذیل میں انکے پتے درج کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی کے نام جوابی کارڈ یا ٹکٹ بھیجکر سب ضروری باتیں دریافت کر لینی چاہئیں۔

(۱) سیکرٹری صاحب خلافت کمیٹی کراچی۔

(۲) حافظ سید شریف حسین صاحب سوداگر کوٹ۔ نیپئر روڈ کراچی۔ (تار کا پتہ گوہر کراچی)

جہاں تک حاجیوں کی خدمت اور امداد کا تعلق ہے ان دونوں پر اعتماد کرنا چاہیئے یہ ضروری معلومات بھی بہم پہونچائینگے۔ اور ٹکٹ بھی خرید دینگے۔ لیکن جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ بھیجنا بہت ضروری ہے۔

حاجیوں کے لیجانیکا انتظام جن کمپنیوں کے سپرد ہے انکا نام

جو کمپنیاں حاجیوں کو لے جانے والی ہیں اُن کے دفتر بمبئی اور کراچی دونو جگہ موجود ہیں۔ کمپنیوں کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) میسرز۔ ٹرنر مارسین اینڈ کمپنی۔ مغل لائن۔ بمبئی۔ کراچی۔

(۲) میسرز شوستری۔ اینڈ کمپنی۔ جہاز ران بمبی۔ کراچی۔ گزا مسال یہ بند تھی۔

(۳) میسرز نمازی اینڈ کمپنی جہازراں۔ بمبئی۔ کراچی۔

اگر ضرورت ہو تو ٹکٹ اور تاریخ روانگی کیلئے ان کمپنیوں سے بھی خط و کتابت کی جاسکتی ہے لیکن زیادہ مفید طریقہ وہی ہے۔ کہ جن حضرات کے نام اوپر لکھے گئے ہیں ان ہی پر بھروسہ کیا جائے کیونکہ وہ اس کام کو محض ہمدردی اور ثواب کیوجہ سے انجام دیتے ہیں۔

جہازوں کی روانگی کی تاریخیں لاہور کے اخباروں میں وقت سے پہلے چھپ جاتی ہیں اُنسے معلوم کر لینی چاہئیں۔

جانے کے متعلق ہدایات جن پر کاربند ہونا ضروری ہے

لوگ سفر حرمین الشریفین کی تکالیف سے گھبراتے اور انواع و اقسام کے گلہ شکایت میں زبان کھولتے ہیں۔ حالانکہ اس سفر میں انسان کو بالکل مؤدب اور مہذب رہنا چاہیے۔ یہ سفر درحقیقت محک امتحان ہے۔ کھرے کھوٹے کو معلوم کرنیکا وقت ہے۔ اور نقد اعتقاد کو پرکھنے کیواسطے سفر حرمین سے بہتر کوئی کسوٹی نہیں۔ اس سفر کا بڑا ادب یہ ہے کہ انسان مال طیب اور حلال سے سفر کی تیاری اور اسکا ارادہ کرے۔ اگر مال حرام سے ہو تو خدا کے نزدیک عاصی ہونیکے علاوہ تجربہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ غالبًا مصائب کثیرہ کا سامنا ہوگا۔ العیاذ باللہ العظیم۔

تاامکان عاقل و متدین کو رفیق سفر بنائے آرام میں رہیگا۔ حتی الوسع چند آدمی سلیم الطبع ہمخیال ضروری ہونے چاہیے۔ یہ برکت عظلے ہے۔

اغنیا اور اہل فراغت کی سنگت میں نہایت دشواریاں ہیں جو شخص اپنے سے مساوات یا کیقدر نفقہ میں کمی رکھتا ہے اوسکی صحبت مناسب ہے۔ امراء اور اغنیا کی صحبت سفر و حضر میں مضرت سے خالی نہیں ادنی درجہ یہ ہے کہ انسان کفران نعمت کا عادی ہو جاتا ہے مسلم والی حدیث میں وارد ہے حدیث شریف انظروا الی من ھو اسفل منکم ولا تنظروا الی من ھو فوقکم فھو اجدر ان لا تزدروا نعمۃ اللہ علیکم اس حدیث کو صاحب مشکوۃ نے باب فضل الفقراء میں نقل کیا ہے مطلب یہ ہے کہ جو لوگ دنیوی حیثیت سے تم سے کم اور اسفل ہیں اون کو دیکھو جو تمسے اوپر اور اعلےٰ ہیں اونکو نہ دیکھو۔ اسکا فائدہ یہ ہے کہ تم اللہ کے نعمتوں کی بیقدری نہیں کرینگے ہمارے شفیق پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یہ بہت عمدہ نصیحت ہے امراء کی طرف نظر کرنے میں یہ مضرت ہے تو صحبت میں کیا کچھ قباحت نہ ہوگی میں اون امراء سے مراد لے رہا ہوں جو آٹھ پہر صرف دنیاوی کاروبار میں مصروف اور دینی اوقات سے محروم یعنے صوم صلواۃ زکواۃ صدقات حقوق اللہ وحقوق العباد نہیں کرتے اور اگر وہ غنی رعایت کرنے والے ہیں تو بس وہی بدرجہ اولی اہل فقر و نیاز سے ہیں۔ خاکسار نے تجربہ کیا ہے کہ سفر حرمین میں بعض وقت اہل فراغت تہیہ سامان کی نسبت مجھے جو رائے دیتے تھے وہ میری قدرت اور حیثیت کے منافی ہوتی تھی۔ میں توکل علی اللہ تعالی جس روش کو اختیار کرتا تھا بحمد اللہ مجھے اہل فراغت سے زیادہ آرام و راحت ملتی تھی شان کبریائی ہے۔ اخی المکرم سید الحاج محمد غالمشاہ

صاحب کے وجود گرامی سے میرے تعلقات وابستہ تھے پھر کیوں نہ آرام پاتا وہ بحیثیت امیر و بحالت سفر بہ رفیقان فقیر و متواضع انشاء اللہ اوّل حصہ کے اخیر میں رفیقان سفر کے بارہ میں کچھ لکھونگا فاصکر شاہ صاحب مدظلہ کے متعلق انشاء اللہ مطالعہ کنندگان سفر کی واقفیت تامہ ہو جائیگی تونگروں کی تدابیر اکثر کثرت مصارف میں ہوتی ہے۔ حالانکہ قلت مصارف کے ساتھ حسن تدبیر میں آدمی کو وہ آرام ملتا ہے جو کثرت مصارف میں نہیں ہوتا۔ صبر و استقلال اور رفقا کیساتھ موافقت اور حسن معاملہ مسافر کو اپنا لازمی شیوہ خیال کرنا چاہیئے کہ اجانب بھی احباب ہو جائیں جیسا کسی نے کہا ہے اغلباً مولانا روم علیہ الرحمۃ ہیں۔ بیت ؎

تو برائے وصل کردن آمدی	نے برائے فصل کردن آمدی

حافظ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ ؎

حافظا گر وصل خواہی صلح کن با خاص عام	با مسلمان اللہ اللہ با برہمن رام رام

سفر میں جتنا زمی برتیگا اوتنا مخدوم بنیگا خاصکر ایسے سفر میں جسکی نسبت اللہ تعالیٰ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ آیۃ لَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ اگر اسوقت تک ان کی تعمیل سے محرومی رہی تو آج اون سے محروم نہ رہے جب کہ اس اہم عبادت کے لئے سفر کر رہا ہے۔ جسکی ادائیگی اگر آداب و شرائط کے ساتھ کامل ہو جائے تو گناہوں سے ایسی پاکی نصیب ہو جیسا کہ اوس دن پاک و معصوم تھا جب کہ ماں کے پیٹ سے اس خاکدان عالم میں آیا تھا۔

حج کی اہمیت

حج کی اہمیت اسکا بیان تو حصہ دوم میں آئیگا اسی سے ظاہر ہے کہ اسکا ایک مرتبہ ادا کرلینا ساری عمر کے لئے کفایت کرتا ہے۔ اسی لئے علمائے شریعت نے اسکی تاکید فرمائی ہے۔ کہ حج کرنیوالے کو ہر عمل کے ادا میں اسکا خیال رکھنا چاہیئے کہ حتی الامکان مستحب و مستحسن امور بھی چھوٹنے نہ پائیں۔ انتہا یہ کہ سفر میں سُرمہ کنگھا اور آئینہ بھی مسنون ہے۔

اس کے ساتھ ہر مقام و ہر اوقات پر اوراد مسنونہ اور اذکار ماثورہ کی اس قدر کثرت کرے کہ عجز و نیاز اور خشوع خضوع میں سراسر غرق ہو جائے انشاء اللہ کثرت اذکار کی برکت سے

مولی تعالیٰ کی رحمت جبکہ تواضع اور نیازمندی کی شان پیدا کردیگی تو راہ کی بہت سی ناگواریاں یہی نہیں کہ گوارہ ہوجائینگی۔ بلکہ اُن میں لطف اور ذوق پائیگا۔ مثلاً۔

جمالوں اور ڈرائیوروں کیساتھ نرمی

جمالوں کی خشونت عموماً حجاج کو گراں گذرتی ہے وہ انہیں اپنے دیار کے اونٹ گاڑی موٹر چلانیوالے یا یکہ ہانکنے والے جیسا سمجھتے ہیں اور اس غلط فہمی کا نتیجہ جمالوں وغیرہ کی خشونت ہوتی ہے لیکن اگر اونہیں اپنا مخدوم سمجھ لیا جائے اونکا احترام ملحوظ رکھا جائے اور کھانے پینے کی چیز عزت کیساتھ اونکے پیش کی جائے تو پھر اونکی شرافت اور مہمان نوازی کا ایسا لطف پائیے کہ اونکی راحت رسانی وطن کے اعزہ کو بھی بھلادیگی یعنی اوترتے ہی اونکی بخشش سے خاطر مدارات کرلی اور اگر موٹرلاری ہے تو بس جتنا آدمی ہوں یکبارگی مجموعی حیثیت سے بوسالمت اپنے معتبر ہمراہی کے کچھ نہ کچھ اکٹھا کرکے دیدیویں آرام رہیگا اور تجربہ کیا گیا بغیر دینے کے آرام مفقود گو کہ اکثر حصہ حکومت نجدیہ کی تعدی سے ان لوگوں کی وہ حالت جو سنتے تھے اب نہیں رہی مگر پھر بھی ہم لوگوں کو ان کی رعایت مدنظر کیونکہ ان غریب جمالوں سے حکومت نصف بانٹ لیتی ہے اور معلم وغیرہ علیحدہ بس بسر اوقات مشکل ہوجاتے ہے۔ یہ تو راستہ اور سفر کا آرام ہوا اسی کے ساتھ اون سے جو نرمی کی گئی اور انکی سختی کا ادب کے ساتھ تحمل کیا گیا تو اسپر شفاعت نصیب ہونیکا وعدہ ہے۔

اہل عرب سے نرمی اور انسے چشم پوشی

یہ میری پہلی ہدایت ہے اگرچہ اس مضمون کا موقعہ آگے تھا مگر نہیں رہا گیا اسجگہ بھی بیان کرنا موزون سمجھا بلکہ جہاں جہاں جتنی بار دوہرایا جاوے مناسب اور خواب غفلت سے چونکانے والا ہوگا اسکا لحاظ رکھے کہ بدوؤں کے ساتھ غریبوں کیساتھ اہل حرمین کے ساتھ اور علی الخصوص اہل مدینہ طیبہ کے ساتھ ہرگز ہرگز بے ادبی کا برتاؤ نہ کرے۔ نہ اونکی کمزوریوں کی طرف نظر کرے نہ ان پر معترض ہو بلکہ اونکی اوس خدمت جلیلہ کو دیکھے جسکی الفرام و انجام کی سعادت انہیں حاصل ہوئی ہے یعنی اللہ کے بندوں کو اللہ کے گھر تک اللہ کے حبیب کے آستانہ تک پہونچا دیتے ہیں اہل حرمین خصوصاً اہل مدینہ حجاج کو اپنے گھروں میں ٹھیراتے ہیں۔ اونکی ہر طرح کی

راحت کا سامان بہم پہونچاتے ہیں عبادت میں زیارت میں اونکی رہنمائی کرتے ہیں یہ اُن کا احسان کیا کم ہے اور اسکا شکر ادا کرنا کیا آسان ہے۔ جو انکے اعمال کے احتساب کے پیچھے پڑکر اپنی نیازمندی میں فرق لایا جائے یہ مقام خودی اور خود کو مٹا دینے کا ہے اگر یہاں پہونچکر بھی نفس و نفسانیت کا استیصال نہ ہوا۔ تو کمال حسرت و ندامت کا مقام ہے۔ رفقائے کے ساتھ خدام کے ساتھ۔ جانوروں کے ساتھ جبکہ رحم نرمی کی تاکید ہو تو پھر اہل عرب نہ کہ اہل حرمین نہ کہ اہل مدینہ۔

رُکن حج سراسر فدویت ھے

حقیقت یہ ہے کہ حج ہی ایک ایسا رکن ہے جسکے ہر عمل میں والہانہ فدویت کی ایسی شان پائی جاتی ہے۔ کہ ع باوجودت زمن آواز نیاید کہ منم۔ کا ہو بہو نقشہ کھینچا ہے۔ اگر اس خود فراموشی و فدویت میں تقصیر واقع ہوئی۔ اور کسی فعل سے خودی یا ہوشیاری کا ثبوت ہوا تو فوراً جرمانہ میں قربانی کرنی پڑتی ہے۔ خط بڑھگیا۔ اسکی خبر نہیں جسم پر میل کچیل کی تہ جم گئی اسکی پروا نہیں۔ کپڑے یا بال موں جوں پڑگئی تو اونکی اذیت رسانی کا احساس نہیں یہ کیوں صرف اس لئے کہ ؎

عاشقان کشتگان معشوق اند	بر نیاید ز کشتگان آواز

اس عبادت کا مقصد ہی یہ ہے کہ عمر میں ایک مرتبہ ایسی عالت اپنے اوپر طاری کرلی جائے جسمیں ہر طرح کے علائق سے بے نیاز ہوکر اپنے رب کا دیوانہ بن جائے خشیت ایزدی اور رحمت اسطرح اوسے احاطہ کرلے کسی کا تو ذکر کیا تن بدن کا بھی نہ احساس باقی رہے نہ شعور دیکھو سلا ہوا کپڑا علاوہ ستر پوشی اور راحت رسان ہونیکے ایک زیب و زینت بھی ہے۔ احرام میں اسی لئے ممنوع ہوا۔ کہ ایک شوریدہ حال کیلئے زیبائش میں کہاں آرائش ہوسکتی ہے اسکے لئے تو گریبان کی دھجیاں سو سنوار ہیں۔ لیکن ہاں یہ شوریدگی و دیوانگی اس جلیل و جبار کی یاد میں ہے جسکے احکام کی پابندی جسکے آداب کی رعایت اور جسکی رضا جوئی کمال جنون میں ملحوظ رکھی جائیگی۔ اسلئے سلا ہوا کپڑا تو اوتار دیا لیکن ستر پوشی کا لحاظ کامل رکھنا ہے۔ ؎

مستی میں بھی سر اپنا ساقی کے قدم پر ہو	اتنا تو کرم کرنا اے لغزش مستانہ

سر برہنہ ہے صرف دو چادریں جسم سے لپٹی ہوئی ہیں گویا مقام محبت پر شہید ہونیکے لئے کفن ساتھ ہے لبّیک کی صدا بار بار زبان پر آتی ہے یعنی ؎

بردر آمد بندۂ بگریختہ	آبروئے خود ز عصیاں ریختہ

ہر وہ مقام جس سے معرفت الہی اور خدا پرستی کا احساس ہوتا ہے اوسکے پاس پہونچکر طرح طرح سے اپنی فدویت کا ثبوت دیا جاتا ہے حجراسود کو چومتے ہیں ملتزم سے لپٹتے ہیں کعبہ کے گرد گھومتے ہیں۔ صفا مروہ میں دوڑتے ہیں۔ عرفات پہونچکر دعا و مناجات میں محو ہوجاتے ہیں۔ منیٰ پہونچکر کنکریاں پھینکتے ہیں یہ سب ایک دل باختہ شوریدہ سر کے افعال و حرکات ہیں جو وہ اپنے محبوب کے مقام و منزل پر پہونچکر کیا کرتا ہے۔

جو چیزیں وصل و وصال سے روکنے والی ہیں۔ اُنہیں دُور کیا جاتا ہے۔ ہٹایا جاتا ہے۔ رمی جمار اسی کا نمونہ ہے۔ اور جو اس سے ملادینے والی ہیں ان کے تشکر و امتنان میں کبھی اونکے قدم چومتے ہیں۔ کبھی انکے گرد گھوم کر قربان ہوتے ہیں حجر اسود کا بوسہ اور کعبہ کا طواف اسی کی مثال ہے بلا تشبیہ کعبہ شمع ہے اور زائر بیت اللہ پروانہ۔ بس اے سعید بیدار بخت اس شمع کے پاس بصد بے تابی و بے قراری حاضر ہوکر حق پروانگی ادا کر ؎

رو بحرم کن کہ دراں خوش حریم	ہست سیہ پوش نگارے مقیم
قبلۂ خوباں عرب روئے او	سجدۂ شوخان عجم سوئے او

حضرات میں دوبارہ آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ جو صاحب سفر براستہ بمبئی یا کراچی اختیار کرنا چاہیں اون کو جہاز کے لئے وہیں سے تیاری کرلینا مناسب ہے کل اشیاء مایحتاج لیجاتے ھیں سامان زائد اور متفرق ہمراہ رکھکر ریل میں اخراجات بے محل اور حمل و برداشت کی تکلیف سہنے کی کیا ضرورت ہے خاصکر جب مستورات و اناث ہمراہ رہیں۔ کراچی جانیکے بعد اگر آدمی ہوشیار رہا اور تجربہ کاروں سے اوس نے رائے بھی لی تو بہت سے معلومات متعلق سفر اوسکو حاصل ہوجاتے ہیں۔

جہاز پر اسباب کے متعلق تدبیر

جہاز کیلئے چھوٹے چھوٹے بستے اور متفرق سامان کا رکھنا بالکل تصدیع اور تکلیف زائد کا بوجھ کا

سبب ہے چائے پھل کے یا دوسرے کم قیمت اور کم وزن صندوق بقدر حاجت خرید کرکے اپنا سب
سامان محفوظ کرلیجئے۔ دال۔ چاول۔ آٹا۔ گھی۔ نمک۔ چاؤ شکر یہ چیزیں دریائی سفر کے لوازم ہیں۔ اکثر
کھچڑی سہل اور لذیذ غذا سفر کی ہے عموماً لوگ نخود بریاں دستو وغیرہ بھی رکھتے ہیں کیونکہ بباعث
چکر کے بعض کھانا پکانے کی تکلیف نہیں کی جاسکتی۔ مگر سمندری آب وہوا ان کو بدمزہ کردیتی
ہے۔ البتہ سفر شتری کے لئے یہ بھی غنیمت ہیں۔ کراچی سے عدن کامران تک کوئی چیز راہ میں نہیں
ملتی۔ جہاز میں انتظام روٹی وغیرہ کمپنی نے کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی خرید کرکے کھانا چاہے تو بشرح
ذیل خرید سکتا ورنہ اپنا انتظام مکمل رکھے ہاں خام اشیاء بھی ملسکتی ہیں۔ جو حصہ چہارم روزنامچہ
میں نقشہ معہ قیمت نرخ داد وزان دیا جائیگا۔ چونکہ ہمارا جہاز رات کو عدن سے دور گذرا اور
کامران دو گھنٹہ ٹھیرا اسواسطے ماسوا جدہ شریف کے ہی راستہ میں کوئی چیز نہیں ملسکتی۔ اگر
گرانی کا لحاظ نہ رکھیں وہی جہازی صورت۔ این ہم غنیمت است جہاز میں انگریزی کھانا ملنے کا
نرخ حسب ذیل ہے۔

درجہ اول روزانہ۔	درجہ دوم روزانہ۔	درجہ سوم روزانہ۔ مگر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے
سے ۸/	عا ۸/	عہ/

یہ اخیری گریڈ ہے۔ لوہے کا چولہا اور کوئلہ ہمراہ ضرور رہے۔ اور بخت دیز سے واقفیت انسان کو
بہت آرام دہ شے ہے۔ اگر ساتھ خادم ہے تو بہت بہتر ورنہ دو احباہم پیالہ نوالہ جسکے متعلق
میں پہلے عرض کرچکا ہوں والا نہ سینہ روزی یا ناک کا دودینے سے تو بھی بہتر ہے کہ دوسرے
شریک ہونے کو چھوڑکر جہاز کے بھنڈاری سے کھانا کا بندوبست کرلینا چاہیئے۔ شریک موافق
سے شرکت میں جسقدر راحت ہے ناموافق شریک سے اوس سے زیادہ آفت ہے تجربتاً دیکھا گیا
ہے۔ بقدر وسع مدارات اور کشادہ دستی اختیار کرے کہ جہاز کے اہلکار سب دوست ہوجاسکتے
ہیں جہاز جس رُخ کا سفر کرتا ہے۔ ہرگز ہرگز جہاز کی چھتری یا طبقہ اول میں اس رُخ کے انتہائی
نقطہ میں کوئی مقام اپنی نشست کا اختیار نہ کرے کہ ہوا کی کثرت ہوتی ہے۔ پاخانہ اور انجن
سے نزدیک بھی کوئی مقام اختیار نہ کرے۔ نجاست اور عفونت اور شدت حرارت سے انسان بد
حواس ہوجاتا ہے۔ جہاز کا وسطہ ہر حال میں اچھا ہے۔ صندوق جسطرح سے جہاز میں کارآمد ہیں

اوسی طرح سے اونٹوں کے سفر میں بھی کار آمد ہیں گر تیسری پر سفر کرے باسامان کیلئے اونٹ علیحدہ رکھے جہاز میں انسان یا تو بہت سویرے سے قضائے حاجت سے فارغ ہو جائے یا بہت دیر سے بعد چاشت واشراق کے جائے۔ دیر میں ایک مصلحت یہ ہے کہ جہاز کی صفائی کے بعد طہارت خانے سب مصفا ہو جاتے ہیں۔ میرا مدعا سخن کہاں کا کہاں جا پڑا۔

عام معلومات

جہاز اور ریل کے سفر سے زائد حجاز کے بڑے سفر میں آدمی کو بہت ہوشیاری اور ستعدی کی ضرورت ہے۔ اکثر مسافر اگر ذی قدرت ہیں تو زبان سے ناآشنا (مگر جمیع کمال ہمہ دانی کا سہرا میرے دوست حاجی محمد عالم شاہ صاحب میں ہے) اور سفر حجاز سے واقفیت نہونیکی وجہ سے جدہ سے ایسے لوگوں کو ساتھ لے لیتے ہیں جنکو اردو اور عربی زبان سے آشنائی ہوتی ہے اور بارہا اونہوں نے سفر حجاز کیا ہے اور ایسے لوگ خاص موسم حج میں جدہ عدن بمبئی۔ کراچی کا دورہ لگاتے رہتے ہیں تاکہ اونکو ہندی مسافر ملجائیں۔ بعض مشاہرہ ماہانہ اور بعض آمد و رفت کے ایک معینہ مبلغ پر اپنا حق ٹھہرا لیتے ہیں۔ اگر اپنے وطن سے کوئی ایسا شخص ملجائے تو سب سے بہتر ہے ورنہ نہایت احتیاط اور ہوشیاری کے ساتھ ایسے لوگوں میں سے کسی کا انتخاب کر کے مقرر کر لے تو البتہ سفر میں آرام ہے۔ حجاز کے سفر میں سب سے بڑا اہتمام پانی اور لکڑی کا ہے اور منزل میں اچھا محفوظ مقام پیدا کرنا بعض منازل میں (حوش) ہیں یعنے مسافروں کو اترنے کیلئے محدود مقامات ہیں جہاں کہیں ایسا انتظام ہے ہر چند فی مسافر کچھ محصول بھی لیا جاتا ہے حوش کے باہر مقام کرنے سے اندر مقام کرنا ہی بہتر ہے کیونکہ صاحب حوش حفاظت کا ذمہ وار ہے اور لکڑی پانی کی ذمہ واری سربراہی اوسکی طرف سے ہوتی ہے یوں تو جمال یعنی اونٹ والے پانی اور لکڑی کی کفالت اپنے سر لیتے ہیں مگر اس میں کامیابی کم ہوتی ہے۔ مسافروں ہی کو اسکا اہتمام کرنا پڑتا ہے منازل میں پانی کی مشک اور لکڑی بھی فروخت کیلئے بدوی لوگ لایا کرتے ہیں۔ جمالوں کیساتھ حسن سلوک کرنا اور بعض وقت اونکی خفیف بدسلوکیوں سے چشم پوشی نہایت ضروری اور مفید کام ہے۔ اونٹ والوں کو بخشش طلب کرنیکی بہت عادت ہے مگر تاامکان ایسا بندوبست کرے کہ انکو جو کچھ دینا ہو اخیر منزل میں دیا جائے بخل اور رعایت درجہ کی کشادگی حجاز کے سفر میں دونوں سے ضرر پہونچتا ہے خیر الامور اوسطہا

کا مطلب اس سفر میں حل ہوتا ہے۔ مگر سفر موٹر لاری درمیان مکہ معظمہ و مدینہ منورہ نہایت دو یوم کا ہے چنداں تکلیف نہیں بصورت مجموعی کشش۔ اور مقام منزل پر لحظہ آرام ہر چیز قیمتًا موجود حکومت سعودیہ میں خطرہ کا شائبہ نہیں۔ انتظام مکمل روپیہ وافرہو سفر ہو یا حضر غذائی قواعد اور اسلامی تعلیمات کی پابندی اہل اسلام کیواسطے سراسر برکت ہے جو کچھ خرابی ہوئی اور ہوئی جاتی انہی تعلیمات سے دوری غالبًا ان خرابیوں کی وجہ اصلی ہے اللہ صاحب فرماتا ہے آیت

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا۔ یہ آیت شریف سیپارہ ۱۵ بنی اسرائیل میں ہے۔ مطلب یہ کہ بخل کر اور نہ اسراف کیونکہ بخل کی صورت میں لوگ تیری ملامت کرینگے اور اسراف کی صورت میں مال کے کھو جانے پر تجھکو ندامت ہوگی اور پچھتاوا دونوں حال میں حسن معاشرت اور بھلی زندگی کو نقصان ہے لوگ نہ مال کی قدر کرتے ہیں اور نہ خدا کے مستحق بندوں کی حرمت بخیلی اور اسراف کی کشمکش میں سب کا کام تمام ہے مفسرین نے كُلَّ الْبَسْطِ کے مقابلہ میں غل ید کے معنی کل الامساک کے لکھے ہیں جسکا اوسط امساک فی الجملہ ہے یہی معنے ہیں خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا انسان اپنی خود رائے سے کام نہ لے قافلہ میں اہل قافلہ کا تابع رہے۔ قافلہ کے مرکز سے بالکل تجاوز نہ کرے منزل میں اونٹوں اور آدمیوں سے جو مقام گھیرا جاتا ہے ہر وقت خاصکر شب میں اس موقع کو چھوڑ کر ادھر ادھر نجائے بسا اوقات ایسا کرنے سے مسافروں نے رنج اوٹھایا ہے اور صدمات جھیلے ہیں گو کہ اب خطرہ نہیں رہا مگر ہزاروں انبوہ میں جگہ بھول جانا بھی ایک تکلیف دہ امر ہے قافلہ اوترتے وقت اور مقام سے اوٹھتے وقت بڑی تشویش ہوتی ہے۔ جمال اور اونٹ والے بدحواس ہوتے ہیں۔ انکی طبیعتوں میں چڑھ ہوتی ہے۔ انہی دو وقتوں میں کی صبر کی بہت ضرورت ہے۔ آر لبعہ ار لبعہ سب جمال پکارتے ہیں اسکی حقیقت یہ ہے کہ بغیر چار شخص کے شغدف کو اونٹ پر سے اوتارنا یا اونٹ پر سوار کرنا ممکن نہیں۔ تھوڑی سی بے احتیاطی سے اوتارنے میں شغدف گر جاتے اور رسیں میں ٹیڑھے ہو جاتے ہیں جس سے راہ میں سواروں کو تکلیف ہوتی ہے۔ لبعض اونٹ شغدف کے اوتارنے میں دیر ہوئی تو کھلے کھوئے تو ہوتے ہی نہیں بیٹھ جاتے ہیں جس سے سامان ضائع ہوتا اور سوار کو بھی چوٹ لگنے کا احتمال ہوتا ہے۔ اسوجہ سے

جمال چار آدمیوں کو جمع کرنے کے لئے اربعہ اربعہ پکارتے ہیں جسکا ترجمہ ہے ٹھیک ضروری چار چار چونکہ بروقت حساب جتنے اونٹ اتنے جمال نہیں ہوتے بلکہ دو دو چار چار کہیں اس سے زائد اونٹوں میں جمال ہوتا ہے اور ہر ایک کو یہ خیال کہ خود کو جلد فارغ ہو کر کھانے پکانے کا تہیہ کرے اپنے ساتھ کرایہ داروں کو بھی مل دحمل یعنے بست وکشاد میں طلب کرتے اور اون سے مدد مانگتے ہیں۔ جو لوگ جمالوں کو خوش رکھتے اور کھلا پلا بخشیش دیکر ہموار کرلیتے ہیں اونکو جمال تکلیف نہیں دیتے شغدفوں کو اوتارنے اور چڑھانے کا کام اچھے طاقتوروں اور تجربہ کاروں کا ہے۔ کمزوروں اور ناواقفوں کا نہیں۔ نیز میزان میزان اور سواء سواء کی پکار بہت ہوتی ہے یعنی برابر برابر اسواسطے حجاج کو چاہیئے کہ اونٹ والے سواء ہم جوڑ ہوں تو بہتر ہے ورنہ یہ بھی تکلیف کا سامنا ہے اور گرنیکا ڈر۔ غرباء اور مساکین اکثر قافلوں کے ہمراہ رہتے ہیں اور کچھ دے دلا کر سامانی اونٹ پر سوار ہوجاتے ہیں اُنمیں سے کسی مسافر کو ملا کر رکھنے میں فائدہ ہے ایسے کام اونسے بہت نکلتے ہیں صاحبان اس بے ہیچ پر معترض نہ ہونا کہ یہ تو موٹر پہ گیا تھا واقعی ایسا ہے مگر تجربہ کار لوگوں سے نیز ہمارے ہمراہیوں میں ایسے لوگ تھے نیز چندیں سفرنامے مطالعہ کئے ہیں خاصکر میرے جیسے اکثر اونٹوں پر جاتے ہیں کیونکہ موٹر پر ابھی تک گرانی کرایہ کے باعث چڑھنا پسند نہیں کرتے اصل میں حجاز کا موٹر بھی اونٹ ہے ویسا غرباء کو بھی بعض منزلوں میں بطریق اخفاء از چوکی ہائے درمیانی جو حکومت کی طرف سے ہیں کچھ دے دلا کر آجانے میں موقع ملجاتا ہے۔ میں کہاں کا کہاں آپڑا۔ سلسلہ کلام کو چھوڑ دیا معاف رکھنا یہانتک جو ضروری ومیتیں تھیں اور جنکا ظاہر کرنا اہم نظر آیا بیان کیا گیا۔ حسب موقع سلسلہ کلامی پر اور بھی امور ظاہر کئے جاتے ہیں اور جائینگے اسکے علاوہ اپنی اپنی سمجھ اور اپنا اپنا تجربہ۔

فصل چہارم ریل کا سفر اور اسکے معلومات

ریل کے سفر کیلئے کسی خاص ہدایت کی ضرورت نہیں وقت کی پابندی نظر رکھ کر سٹیشن پر پہونچنا چاہیئے۔ ٹکٹ خریدیں اور اسباب اپنا بک کرالیں اور جہاں گاڑیاں بدلتی ہوں وہاں نہایت احتیاط اور ہوشمندی سے اپنے سامان وغیرہ کی دیکھ بھال رکھنی چاہیئے۔ اور درست گاڑی میں

سوار ہوں۔ روانہ ہوتے وقت اپنا سامان وزن کرلکے زائد اسباب کا کرایہ دیدینا چاہیئے۔ ورنہ رستے میں اور کراچی یا بمبئی پہونچکر بہت وقت ضائع ہوتا ہے اور تمام اسباب پر کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ شمالی ہند یعنے پنجاب کے بڑے شہروں سے کراچی تک کا کرایہ ریلوی اسی پمفلٹ میں دیا جاتا ہے اور درمیانی اسٹیشنوں کے سوار ہونیوالے حجاج خود اندازہ کرسکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو فہرست کرایہ ریل

فہرست فاصلہ و کرایہ کراچی شہر اسٹیشن سے مندرجہ ذیل سٹیشنوں تک

نمبر شمار	اسٹیشن	لائن کا مشہور بدلنے کا راستہ	فاصلہ	کرائے							
				درجہ اول		درجہ دوم		درجہ درمیانہ		درجہ تیسرا	
			میل	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
۱	انبالہ چھاؤنی	راجپورہ	۸۴۸	۶۲	۶	۳۱	۳	۲۰	۰	۸	۷
۲	امرتسر	لاہور	۷۸۸	۵۸	۱۰	۲۹	۵	۱۸	۱۰	۸	۰
۳	اٹک	شیرشاہ کیمبل پور	۸۸۵	۶۴	۱۱	۳۲	۶	۲۰	۱۴	۸	۱۲
۴	بہاولنگر	سمہ سٹہ	۶۱۸	۴۸	۰	۲۴	۰	۱۴	۰	۸	۱۲
۵	بہاولپور سٹیٹ	سمہ سٹہ	۵۱۶	۴۱	۱۰	۲۰	۱۳	۱۲۰	۴	۵	۱۴
۶	ڈیرا نواب	حیدرآباد سندھ۔ روڑی شریف	۴۸۲	۳۹	۸	۱۹	۱۲	۱۱	۷	۵	۹
۷	بنوں	سمہ سٹہ۔ شیرشاہ	۹۲۲	۶۷	۱۰	۳۳	۱۳	۲۱	۱۴	۹	۲
۸	بٹالہ	لاہور	۸۱۲	۶۰	۲	۳۰	۱	۱۹	۳	۸	۳
۹	بٹھنڈا	سمہ سٹہ	۷۲۲	۵۴	۸	۲۷	۴	۱۷	۱	۷	۷
۱۰	بھیرہ	خانیوال	۷۸۵	۵۸	۷	۲۹	۴	۱۸	۸	۷	۱۵
۱۱	کیمبل پور	شیرشاہ	۸۷۴	۶۴	۰	۳۲	۰	۲۰	۱۰	۸	۸
۱۲	چنیوٹ	خانیوال۔ شورکوٹ چک جھمرا	۷۱۳	۵۳	۱۵	۲۷	۰	۱۶	۱۳	۷	۶
۱۳	دریا خان	سمہ سٹہ۔ شیرشاہ	۷۰۲	۵۳	۴	۲۶	۱۰	۱۶	۹	۷	۵
۱۴	دہلی	سمہ سٹہ	۹۰۷	۶۶	۱	۳۳	۱	۲۱	۶	۸	۱۵
۱۵	فاضلکا	سمہ سٹہ منگلڈ گنج روڈ	۶۷۵	۵۱	۹	۲۵	۱۳	۱۵	۱۵	۷	۲

نمبر شمار	اسٹیشن	راستہ	فاصلہ	کرایہ							
				درجہ اول		درجہ دوم		درجہ درمیانہ		درجہ تیسرا	
			میل	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ
۱۶	فیروزپور چھاؤنی	منگلوڈ گنج روڈ	۷۲۹	۱۵	۵۴	۸	۲۷	۳	۱۷	۸	۷
۱۷	گوجرانوالہ	لاہور	۷۹۸	۴	۵۹	۱۰	۲۹	۱۳	۱۸	۱	۸
۱۸	گجرات	خانیوال۔ وزیرآباد	۷۸۸	۱۰	۵۸	۵	۲۹	۱۰	۱۸	۰	۸
۱۹	گرداسپور	لاہور	۸۳۳	۷	۶۱	۱۲	۳۰	۱۰	۱۹	۵	۸
۲۰	حصار	سمہ سٹہ جاکھل	۸۳۴	۸	۶۱	۱۲	۳۰	۱۱	۱۹	۵	۸
۲۱	ہوشیارپور	منگلوڈ گنج فیروزپور	۸۲۹	۳	۶۱	۱۰	۳۰	۹	۱۹	۵	۸
۲۲	جموں	خانیوال وزیرآباد	۸۳۱	۵	۶۱	۱۱	۳۰	۱۰	۱۹	۵	۸
۲۳	جھنگ مگھیانہ	خانیوال۔ شورکوٹ	۶۵۱	۱	۵۰	۱	۲۵	۶	۱۵	۱۵	۶
۲۴	جہلم	خانیوال۔ وزیرآباد	۸۲۰	۱۰	۶۰	۵	۳۰	۶	۱۹	۴	۸
۲۵	جالندھر	منگلوڈ گنج۔ فیروزپور	۸۰۵	۱۱	۵۹	۱۴	۲۹	۰	۱۹	۲	۸
۲۶	کالاباغ	سمہ سٹہ۔ شیرشاہ	۷۹۳	۹	۵۹	۱۳	۲۹	۱۳	۱۸	۲	۸
۲۷	کپورتھلہ	منگلوڈ گنج فیروزپور	۷۹۰	۱۲	۵۸	۶	۲۹	۱۰	۱۸	۰	۸
۲۸	کرنال	سمہ سٹہ۔ نروانہ	۸۸۲	۸	۶۴	۴	۳۲	۱۳	۲۰	۱۱	۸
۲۹	قصور	لودہراں	۷۳۵	۵	۵۵	۱۱	۲۷	۶	۱۷	۹	۷
۳۰	کوہاٹ چھاؤنی	شیرشاہ۔ جنڈ	۸۷۶	۲	۶۴	۱	۳۲	۱۱	۲۰	۱۱	۸
۳۱	لاہور	خانیوال۔ رائے ونڈ	۷۵۵	۹	۵۶	۵	۲۸	۱۲	۱۷	۱۲	۷
۳۲	لدھیانہ	حیدرآباد دنڈہ منگلوڈ گنج۔ فیروزپور	۸۰۶	۱۲	۵۹	۱۴	۲۹	۰	۱۹	۲	۱
۳۳	لائل پور	خانیوال۔ شورکوٹ	۶۸۴	۲	۵۲	۱	۲۶	۳	۱۹	۳	۷
۳۴	ملک وال	خانیوال۔ شورکوٹ	۷۶۷	۶	۵۷	۱۱	۲۸	۲	۱۸	۱۳	۷
۳۵	بلسہ کوئٹہ	دہوری	۷۹۳	۱۵	۵۸	۸	۲۹	۱۱	۱۸	۰	۸
۳۶	میانوالی	شیرشاہ۔ کندیاں	۷۶۲	۰	۵۷	۸	۲۸	۰	۱۸	۱۳	۷

نمبر شمار	اسٹیشن	راستہ	فاصلہ	کرائے							
				درجہ اول		درجہ دوم		درجہ درمیانہ		درجہ تیسرا	
			میل	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ	روپیہ	آنہ
۳۷	مظفرگڑھ	سمہ سٹہ۔شیرشاہ	۵۷۵	۴۵	۵	۲۲	۱۱	۱۳	۱۰	۶	۵
۳۸	منٹگمری	خانیوال	۶۵۲	۵۰	۲	۲۵	۱	۱۵	۷	۶	۱۵
۳۹	ملتان چھاؤنی	لودہراں۔شیرشاہ	۵۷۵	۴۵	۵	۲۲	۱۱	۱۳	۱۰	۶	۵
۴۰	پاکپٹن	لودہراں	۶۴۸	۴۹	۱۴	۲۴	۱۵	۱۵	۵	۶	۱۴
۴۱	پانی پت	جلیند	۸۷۲	۶۲	۱۴	۳۱	۱۵	۲۰	۹	۸	۱۰
۴۲	پٹیالہ	سمہ سٹہ	۸۱۴	۶۰	۴	۳۰	۲	۱۹	۳	۸	۳
۴۳	پٹھانکوٹ	لاہور۔امرتسر	۸۵۵	۶۲	۱۳	۳۱	۷	۲۰	۳	۸	۸
۴۴	پشاور چھاؤنی	شیرشاہ۔کیمبل پور	۹۳۱	۲۷	۹	۳۳	۱۳	۲۱	۱۵	۹	۲
۴۵	پھلور	منگلوڈگنج۔فیروزپور (منگلوڈگنج)	۸۱۰	۶۰	۰	۳۰	۰	۱۹	۲	۸	۲
۴۶	پنڈدادنخان	خانیوال	۷۷۶	۵۸	۱	۲۹	۱	۱۸	۶	۷	۱۵
۴۷	راولپنڈی	خانیوال۔وزیرآباد	۸۹۷	۶۵	۷	۳۲	۱۲	۲۱	۲	۸	۱۳
۴۸	سرگودھا	خانیوال۔شورکوٹ	۷۲۱	۵۴	۷	۲۷	۴	۱۷	۰	۷	۷

نوٹ:۔ ماسوا بستر بقیہ اسباب میں سے فی مسافر بصورت ذیل مفت لے جانیکا حقدار ہے۔ اگر زائد ہو تو رقم ادا کرے

سیلوم درجہ	درمیانہ درجہ	دوم درجہ	مسافر اول درجہ
۲۵ سیر	۳۰ سیر	ایک من	۱½ من

لڑکا غیر بالغ جسکی عمر ۱۲ سال ہو نصف کرایہ ادا کرنیکا حق دار ہے۔ تین سال کا مفت

کرایہ ریلوی مندرج ذیل فہرست کے مطابق اسوقت مقرر ہے

درجہ اول پہلے ۳۰۰ میل کیواسطے . . . . ۱۸ پائی فی میل

زیادہ فاصلہ . . . . ۱۱ پائی فی میل

درجہ دوم پہلے ۳۰۰ میل کے لئے . . . . ۹ پائی فی میل

زیادہ فاصلہ کے لئے . . . . ۶ پائی فی میل

درمیانہ درجہ {پہلے پچاس میل کے لئے . . . . ۵ پائی فی میل
کو باٹ بھل کہ بغیر وہ اصل ہی {زیادہ فاصلہ کے لئے . . . . . . ۴½ پائی فی میل

تیسرا درجہ {پہلے پچاس میل کے لئے . . . . . ۳½ پائی فی میل
{۵۱ میل سے ۳۰۰ میل تک . . . . ۲½ پائی فی میل
{اور زیادہ فاصلہ کے لئے . . . . ۱½ پائی فی میل

(۱) ۱۲ سال سے کم عمر کا لڑکا عورتوں کی گاڑی میں اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔
(۲) نصف ٹکٹ خریدنے والے سے ایک آنہ کی کسر کا ایک آنہ لیا جائیگا اور نصف آنہ بھی آنہ ہی لیا جائیگا

کراچی یا بمبئی پہنچ جانیکے بعد

اگر خلافت کمیٹی اور دیگر ہمدردان حجاج کو اطلاع دیدیجاوے تو وہ بندرگاہوں کے ریلوی سٹیشنونپر حاجیونکا استقبال کرتے ہیں۔ اور انکے قیام آرام کا بندوبست کر دیتے ہیں ان بندرگاہوں پر گورنمنٹ کی طرف سے بھی حج کمیٹیاں قائم ہیں اور ایک ایک افسر محافظ حجاج مقرر ہے حاجیوں کے لئے کمپ قائم کئے جاتے ہیں جنہیں محافظ حجاج کا دفتر ہیلتھ آفس کی ڈسپنسری اور جہاز کی کمپنی کا دفتر بھی ہوتا ہے حاجیوں کے ٹھہرنے کے لئے بارکیں اور مسافرخانے بنے ہوئے ہیں جنہیں ہر وقت صفائی رہتی ہے نرخ سرکاری مقرر کردہ حجاج کیلئے دوکان ہر چیز کی موجود۔ اگر کوئی بلا پیسہ جاکر دوکان سے چیز خریدے اور کہے میں حاجی ہوں بس فوراً خود آ دیدیوینگے رقم بعد میں لی جاویگی۔ چارپائی چٹائیاں بچھانیکے ملسکتی ہیں غرضیکہ ہر ضرورت کی جا ہے سفر سمندری کے لئے ہو آپ کمپ میں موجود پائینگے۔ نماز کے لئے کراچی کمپ حجاج جو اسٹیشن شہری سے قریب ہے اور ہر وقت سواری گاڑی کے آنیپر والنیٹر خلافت کمیٹی اور یکے ٹمٹمیں فٹنیں موٹر لاریاں۔ موجود ہیں۔ کسی قسم کی انتظار نہ ہوگی کمپ میں مسجد عالیشان موجود پانی کے نل جاری وضو کرو۔ نہاؤ۔ پانی بھرو۔ صبح چار بجے سے دس گیارہ بجے تک اور شام کو بھی کھلتے ہیں۔ اسیطرح پائخانے زنانہ مردانہ علیحدہ دن میں دو بار صفائی ہوتی ہے ویسا کراچی میں مولو کی سرائے بھی مفت اور آرام کی جگہ ہے۔ بہت وہاں بھی بستر لگا دیتے ہیں پانی وغیرہ موجود چارپائی کرایہ پر لے لی البتہ

دفاتر وغیرہ حجاج کی چہل پہل وہ اسجگہ کیمپ میں ہے۔ پہرہ کا بخوبی انتظام اور ہزار گیارہ سو حاجی اکٹھا بفراغت حاجی کیمپ میں رہ سکتا ہے وہاں پہونچکر مسافر کو تین کام کرنے ہوتے ہیں چیچک کا ٹیکہ لگوانا (اگر گھر سے نہ لگوا کر آئے ہوں) جہاز کا ٹکٹ خریدنا اور پروانہ راہداری (پاسپورٹ) حاصل کرنا خلافت کمیٹی کے والنٹیر اور دیگر دوسرے ہمدرد لوگ ان کاموں میں حاجیوں کی کافی مدد کرتے ہیں۔ حج کمیٹی اور محافظ حجاج بھی مناسب امداد دینے سے دریغ نہیں کرتے اس موقع پر حاجیوں کو اپنی احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ دلالوں کے پھندے میں نہ پھنسیں۔ صرف انہی لوگوں پہ بھروسہ کریں جنکا ذکر اوپر آچکا ہے۔

اسوقت بڑی کمپنی حجاج کے پہونچانیوالی مغل لائن ہے۔ جو انگریزی ہے۔ اور جسکے کافی جہاز ہیں۔ البتہ یہ میں کہتا ہوں کہ انتظام جہازی ٹھیک نہیں۔ حجاج درجہ سوم کو مویشیوں کی طرح بھر دیتے ہیں ظاہری اجازت مثلاً ۱۵ سو آدمی کیلئے گریڈ مقرر ہے۔ جنہیں پختہ دو ہزار آدمی دھکیلدیا ان لوگوں کو پیسے بٹورنے سے کام حجاج کی راحت سے کیا غرض (ہمنے بچشم خود جہانگیر جہاز دارا اور واپسی پر شجاع کو دیکھا حالت ناگفتہ بہ صفائی رخصت ویسا نجاری جو کسی راستہ میں پڑے ہوئے ادہر جہاز کو چلکر واپسی موسم بھی گرم تھا بس خدا حافظ خاص نجاری لوگوں میں جہاز کی تنگی وغیرہ سے بیس آدمی اجل سے رخصت ہوئے۔ قہر درویش برجان درویش کا معاملہ ہے) حکام غور فرماویں ورنہ غریب حاجی تو لبیکی دعوت پر جانیسے نہیں رک سکتے۔ مگر اتنا ڈبل کرایہ لینے پر کچھ آسائش کی بھی ضرورت ہے خاصکر اس کمپنی کے درجہ دوم کی حالت بدتر اوس سے درجہ سوم اچھا ہے۔ اول بھی چنداں آرام دہ نہیں فہرست جہازات مغل کمپنی ذیل ہیں۔

اکبر۔ ہمایوں۔ جہانگیر۔ شجاع۔ خسرو۔ دارا۔ علوی وغیرہ کئی جہاز ہیں۔ شوستر کمپنی کے سلطانیہ اور زمانی۔ مگر امسال یہ بند تھی۔ نمازی کمپنی۔ اسکے تنگستان۔ ترکستان وغیرہ جہاز جب مقابلہ ہو تو کرایہ کم ہوجاتا ہے ورنہ زائد۔ امسال آمد رفت کے ٹکٹ جہاز کی قیمت اسطرح مقرر تھی اور یہ اخیری گریڈ ہے۔

درجہ	ایک طرف کا کرایہ		دو طرفہ کرایہ	
	مع خوراک	بلا خوراک	مع خوراک	بغیر خوراک
اول	۴۵۰ روپیہ	۳۷۵ روپیہ	۶۵۰ روپیہ	۵۵۰ روپیہ
دوم	۳۵۰ روپیہ	۳۰۰ روپیہ	۵۲۵ روپیہ	۴۵۰ روپیہ
سوم تختہ جہاز	۱۵۵ روپیہ	۱۳۵ روپیہ	۲۵۰ روپیہ	۱۹۵ روپیہ

فصل پنجم کیفیت جہاز سمندری

جہاز مانند کشتی کے ہوتا ہے۔ لیکن جو اسمیں تنور ہے دور سے نظر آتا ہے اوسکے اوپر نیچے کے مکان عالیشان ہیں بناوٹ اوسکی غالباً آہن سے ہے رات دن مشین کے ذریعہ چلتا ہے۔ بیلوں یعنی ان کوٹھریوں کے سامنے کا صحن یا بڑا کمرہ جسمیں اپنا فرش بچھا کر بیٹھتے ہیں تنتق یعنے جہاز کا لمبا چوڑا فرش کہ اپنے بستر بچھا کر لیٹنے کی جگہ کرلیں۔ بڑے جہازوں میں دو یا تین تنتق ہوتے ہیں یعنی چھت جنہیں سیڑھیوں کے ذریعہ اوپر نیچے اوترا جاتا ہے۔ تنتق کا ٹکٹ یعنی درجہ سیوم کا لینے میں واپسی کا کرایہ بھی یہیں داخل کرنا پڑتا ہے اور باقی درجوں کے یکطرفہ ٹکٹ بھی ملسکتے ہیں واپسی کا کرایہ جہاز کی کمپنی بھی جمع کرلیتی ہے اور پولیس کمشنر کے دفتر میں بھی جمع کرایا جاسکتا ہے۔ اگر واپسی میں ٹکٹ کام نہ آیا مثلاً جمع کرنیوالا گیا۔ یا دوسرے راستہ واپس ہوا تو اوسکی واپسی وہیں سے ہوگی جہاں جمع کرایا گیا ہے ورنہ جدہ میں واپسی کا ٹکٹ اوسکو ملجائیگا۔ مگر شرط یہ ہے کہ اسی کمپنی کا جہاز ہو جسکا واپسی ٹکٹ لیا ہے یا دوسری کمپنی اسکی معاہد ہو کہ ہر ایک نے دوسرے کے مسافر کو لے واپس لے آنیکا ذمہ لے لیا ہو۔ اگر ایسا نہ ہوگا تو واپسی کیوقت اسی کمپنی کے جہاز کا انتظار دیکھنا پڑیگا۔ اور کوئی جہاز بغیر جدہ محصول لئے ہوئے سوار نکریگا۔ تنتق کا مسافر اگر واپسی کا کرایہ پولیس کمشنر کے دفتر میں جمع کرکے پاسپورٹ پر مہر کرالیگا تو کمپنی اوسکو یکطرفہ ٹکٹ دیدیگی۔ اور یہ آرام رہیگا کہ واپسی کے وقت جو جہاز بھی موجود ہو اُسکا ٹکٹ لینے کیلئے قنصل جدہ اس روپیہ جمع شدہ کو موجودہ جہاز کے ٹکٹ میں محسوب کرادیگی۔ بڑے جہازوں میں اوپر کی سطح بھی تنتق میں محسوب ہوتی ہے اور بیچ میں راستہ چھوڑکر ہر دو کناروں پر حجاج اپنا بستر بچھا لیتے ہیں یہ حصہ یعنی اوپری ہوادار اور زیادہ آرام کا ہوتا ہے کہ نیچے کے طبقات میں اکثر گرمی اور گھٹن رہتی ہے قدرے عفونت بھی مصرف سردی کی حفاظت ہے مگر جہاز کا بالائی فرش روزانہ پانی سے دھویا جاتا ہے اسلئے اوپر بیٹھنے والوں کو اپنے بستر اوٹھانے پڑتے ہیں۔ لہذا لپیٹ کر کہیں اوپر رکھدیں اور خشک ہوجانیکے بعد پھر بچھالیں البتہ یہ تکلیف روزانہ ہے ورنہ سمندری سیاحت اور ہوا کی حمایت اور عفونت سے امانت ہوتی ہے کیونکہ پائیخانہ اور غسلخانے عامہ اسی اوپری چھت پر ہیں اور اولدرجہ والوں کی بیٹھک وغیرہ نیز ڈاکٹر کا کمرہ اور کپتان جہاز و خلاصیوں کے رہائشی کمرے سب اسی پر ہیں عالیشان

مکان زائد کرایہ پر مل جانے سے یعنے کپتان صاحب رکرنگہبان رہتا ہے ہاں اگر تمام نیچے کے
درجہ میں آسن جماوے تو بادگیر کے نیچے بیٹھنے کا چارہ کرے جو تھلانا جگہ ہوتی ہے۔ ہاں البتہ درمیانہ
چھت میں قدرے آرام ہے اسی پر درجہ دوم کے کمرہ ہیں۔ ہزار ڈیڑھ ہزار دو ہزار تک آدمی رہ
سکتے ہیں بڑے جہاز میں رہنا فوائد بے انداز ہیں۔ چکر چنداں نہیں ہوتا البتہ رفتار اوسط ہوتی ہے
بوجہ طوفان چکر لوگ بہت پریشان رہتے ہیں بلکہ آب ودانہ بھی تین چار دن نسیان۔ مگر ترش چیز
کی استعمال کرنا اور ادہر ادہر چلنا پھرنا فوائد بے حساب ہیں ہاں جو لحظہ بیٹھے اوس سے سوجانا چکر
میں منافعت دیتا ہے جسوقت طوفان آنیوالا ہو تو اوس سے پہلے جہاز والے چلنے کے راستوں
پر ہر درجہ میں رسہ باندھ دیتے ہیں تاکہ چلنے پھرنے میں پکڑ کر سہولت ہووے۔ ہر وقت خواب
بیماری کا عذاب مثل سکر والے انسان چکر والا مدہوش نظر آتا ہے۔ ہر ایک جہاز میں جھاڑو
بردار صفائی میں تیار رہتے ہیں ڈاکٹر معہ کپتان وخلاصیان ولیڈی ڈاکٹر ملاحظہ میں شام صبح
خبردار بوجہ طوفان جہاز بعض وقت توائی میں گردان رہتا ہے۔ مگر لفضل یزدان بغیر نقصان
پہونچ جاتا ہے۔ کراچی سے بمبئی تک تین روز کی مسافت کراچی یا بمبئی سے جدہ شریف تک گیارہ
بارہ دن نہایت بوجہ طوفان کا راستہ ہے جہاز اگر تیز ہو تو دن بھر میں ایکسو میل سفر کرتا ہے

متعلق خطرہ جہاز

اگر خدا نخواستہ جہاز کو طوفانی خطرہ یا آگ سے نقصان ہونا وغیرہ
ثابت ہو جاوے تو فی الفور قریب کے بندر کو لاسلکی ذریعہ سے
امداد کے لئے خبر دیجاتی ہے ویسا لائن گذر سے ایکدو میل دور جہاز آتے جاتے ہوئے ایکدوسرے
کی سلامی لیتے ہیں اگر ضرورت ہو جاوے تو اونکا امداد کرنا فرض ہے۔ نیز خطرہ سے بیس چوبیس
گھنٹہ پہلے خبردار کیا جاتا ہے۔ اور بموجب تعداد سواری لیف لائٹ یعنے ربڑ کی بنی ہوئی سنداریاں
موجود ہیں جو ہفتہ میں دوبار ہر جہاز پر کپتان جہاز خلاصیوں کی پریڈ کرتا ہے تاکہ مسافر دیکھیں
اور وقت ضرورت کار بند ہو ویں۔ خطرہ کے وقت آدمی اونکے ذریعہ سمندر میں گر پڑتا ہے
ڈوبنے سے بچا رہتا ہے مگر طلاطمی صورت یعنی اوپر نیچے آنا یہ دوسری بات ہے اسکو بھی نو آموز
کے جلنے مرنے پر طیار سمجھیں ہاں اگر زندگی باقی اور امدادی جہاز وقت پر پہونچنے تو پھر تھپیڑے سے
بھی نوید رحمت کا حکم رکھتے ہیں۔ ورنہ سمندر میں اگر ڈوبنے سے بچ جاوے تو دوسری دریائی

آفات خونخوار کے کہانے سے نہیں بچ سکتا۔

جہاز میں فوت ہو جانا اگر کوئی شخص چلے ہوئے جہاز میں فوت ہو جاوے تو تکفین تدفین کیلئے حجاج موجود رہتے ہیں۔ خاص طور ملازمان جہاز بھی تعینات مگر خیال رکھنا چاہیئے۔ غیر مذہب کا آدمی یا بھنگی صفائی کنندہ جنازے کے کام میں نہ شامل ہو وے نہ اونکو کرنے دینا چاہیئے۔ کیونکہ وہ تو ملازم ہیں اور کام کرنا افسروں کی طرف سے اونکا فرض ہے بس۔ نہلا۔ اور کفنا۔ جنازہ پڑہنے کے بعد میت کو ایک تختہ پر لٹا دیتے ہیں اور مردہ کے اوپر نیچے دو لوٹا آہن جنکا طول بقدر ڈیڑھ ہاتھ اور عرض بقدر بالشت دیکرا بتدائی اور انتہائی اور درمیان میں باندھ دیتے ہیں وہ ہر دو ٹکڑے آہن کے بیرون کفن مردہ کے جسم سے جکڑ دیتے ہیں تاکہ گرتے ہی تہ زمین ہو جاوے۔ پس تختہ پر رکھکر رسہ کے ذریعہ پانی کے قریب اولٹا دیتے ہیں تاکہ قعر سمندر میں سیدھا جاتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔

جہاز کی دیکھبال خریداری ٹکٹ بہتر یہ ہے کہ جہاز کو اول دیکھ لو کہ جانیوالے جہاز زنگ روغن صفائی کیلئے دو تین روز پہلے گودی پر آکھڑا ہوتا ہے اور دیکھنے والا اوسمیں جا سکتا ہے۔ دیکھنے کے بعد رائے قائم کرو کہ کس درجہ میں سفر کرنا ہے اور پھر اوسی درجہ کا ٹکٹ خریدو کراچی میں ہر کمپنی کے دلال مسافروں کو اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ اور طرح طرح کے دوکھے بھی دیجاتے ہیں بہتر یہ ہے کہ خود دفتر میں جاکر اور دوسرے مسافروں سے جو ٹکٹ لے چکے ہیں۔ نیز تجربہ کار اہل شہر سے تحقیق و مشورہ کے بعد ٹکٹ خریدو دلالوں یا معلموں کی معرفت ٹکٹ خریدنے میں اونکا محتاج ہونا اور خوشامد میں دوڑنا پڑتا ہے اور جو جہاز پہلے جانیوالا ہو اوسی کو ترجیح دو کہ ذرہ سی تخفیف کرایہ کی حرص میں کراچی پڑا رہنا بہت پریشانی کا سبب ہے۔ بعد میں جانیوالے جہاز کا کرایہ جتنا کم ہوگا اوس سے زیادہ کراچی میں پڑکر کھا لوگے اور جلد مکہ معظمہ پہونچکر وہاں کی عبادت و زیارت کا جو نفع تھا وہ مفت میں برباد ہوگا ہر سفر میں اور بالخصوص حج کے سفر میں اس اصول کو مضبوطی کیساتھ پکڑو کہ بلا ضرورت پیسہ بھی خرچ نہ کرو مگر راحت اور منزل مقصود پر جلد پہونچنے میں روپیہ کی بالکل پروانہ کرو کہ خرچ میں بخل کرکے تکلیف یا پریشانی اوٹھانا نہایت غلطی ہے میری مراد صاحبان دول سے ہے جو ایسے سفر میں

باوجود ثروت کنجوسی کریں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دلال دوسرے جہاز کی جو ابھی تک بندر پر آیا نہیں کرایہ کی کمی اور جہاز کی تیز رفتاری اور طرح طرح کی خوبیاں دکھا کر ترغیب دیتے ہیں۔ مسافر انکے باتوں میں آکر ٹکٹ خرید لیتا اور اب پابند ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ نتیجہ ہوتا ہے کہ جس جہاز کو تیسرے دن آنا بتایا تھا ہفتوں بھی اوسکا پتہ نہیں ہوتا اور چونکہ ٹکٹ لے چکا کچھ کر نہیں سکتا۔ دیکھا ہوا اور نقد سودا گو گراں ملے بدرجہا بہتر ہے۔ اودھار اور بے دیکھی چیز سے اگرچہ ارزاں ملے۔ بالعموم جہاز بمبئی سے کراچی ہوتا ہوا جاتا ہے۔ کرایہ دونو جگہ کا جدہ شریف تک برابر ہے۔ کچھ حصہ جہاز کا جو بمبئی سے آیا کراچی سے سوار ہونیوالوں کیلئے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ اور کوئی جہاز اپنی گنجائش کے موافق مسافروں کو بمبئی سے بھی لے لیتا ہے اور وہ سیدھا جدہ چلا جاتا ہے۔ بمبئی اور کراچی کے درمیان کا سمندر اچھا نہیں اور تین دن کی مسافت بھی بڑھ جاتی ہے اسلئے یا تو اسی جہاز میں بمبئی سے سوار ہو جو سیدھا جدہ جاتا ہے یا کراچی سے کہ اوسجگہ مسافرخانہ آرام کا ہے ہر کمپنی جہاز کے ایجنٹ موجود پاسپورٹ ٹکٹ وسامان سفر وغیرہ کی فراہمی میں بھی کوئی دشواری نہیں ہے بلکہ کراچی کے سیٹھ بڑے خلیق اور ملنسار حجاج کو مالی جانی امداد دینے والے ہیں۔ کراچی شہر کے نزدیک حاجی کیمپ ہے جہاں ٹیکہ لگایا جاتا ہے۔ عام مسافر تتق کا ٹکٹ خریدتے ہیں اونکو مناسب ہے کہ سیڑھیوں سے کچھ بچکر قریب جگہ لیں کہ ہوا آتی رہے۔ اور عورتوں کیلئے چار طرف چادر باندھکر پردہ کرلیں۔ اور صرف مرد ہوں تو بالائی تتق میں زیادہ آرام ملیگا۔ اور اگر بالفرض نیچے کے تتق میں جگہ ملجاوے تو بھی ہمراہی چار پانچ ہوں ضروری اور چٹائی بچھا دیویں تاکہ ہوا خوری اور نماز کے لئے آرام رہیگا کیونکہ جس جگہ حجاج کا چٹائی یا بوریا بچھ جاوے پھر کوئی قبضہ نہیں کرسکتا چاہئے کپتان جہاز ہو رعایت کرتے ہیں۔

ٹکٹ کی خریداری

جہاز کے ٹکٹ کے لئے جب اوسکے اوفس میں روپے جمع کئے جاتے ہیں۔ تو اپنا نام معہ ولدیت وسکونت وغیرہ وتمام وارث ہر ایک کا درج کرانا پڑتا ہے روپے لے لینے کے بعد ایک رسید وصولی کرایہ کی لکھ کر ملتی ہے اسکے بعد جہاز کی روانگی سے دو ایک روز قبل پاسپورٹ اور ٹکٹ جہاز کا ملجاتا ہے ہر عازم حج کے لئے لازم ہے کہ اپنے روپے پیسے کی طرح جہاز کے ٹکٹ۔ پاسپورٹ اور ٹیکہ کے سارٹیفکٹ

کی پوری پوری حفاظت کرے اگر انہیں سے ایک کی بھی کمی ہوئی تو مشکل ہو جائیگی۔

جہاز پر اسباب بھیجنے کا طریقہ

جہاز کی روانگی سے ایکدو یوم قبل جہاز ران کمپنی کا ملازم ہر ایک مسافر خانہ میں جا کر گھنٹی بجا کر جہاز کی روانگی کی مقررہ تاریخ اور جہاز پر اسباب چڑھانیکے مقررہ شدہ دن اور وقت کا اعلان کیا کرتے ہیں اور اسکے مطابق حاجیوں کو عمل کرنا ہوتا ہے مندرجہ بالا اعلان سننے کے بعد اپنے اسباب کو پورے اور بکس میں بند کر کے ہر ایک پر کسی مخصوص رنگ سے اپنا نام اور پتہ لکھدینا چاہیئے اور ہر ایک پر پیکج لیبل چسپاں کر دینا بہتر ہے لیبل کا فارم چھپا ہوا جہاز ران کمپنی کے اوفس سے ملتا ہے۔ لیبل فارم پر نمبر ٹکٹ نام جہاز تاریخ روانگی اور نام و پتہ لکھدینا پڑتا ہے بلکہ کوئی مخصوص نشان ہی اپنے اسباب پر لگا ہوا ہو تاکہ تلاش کے وقت میں سہولت ہو اور گول مول نہو سکے۔ جہاز پر اسباب پہونچانیکے لئے لائسنس والے نمبردار قلی مقرر ہیں اکثر انہیں سمالی عرب اور بدو ہیں اور بقیہ پشاوری اور پنجابی ہیں کیمپ سے جہاز تک جو تقریبًا چار میل کا فاصلہ ہوگا مزدوری بمعرفت معلمین بحساب فی کس یعنی فی حاجی ڈیڑھ روپیہ ادا کرنی پڑتی ہے۔ اور اگر بلا وساطت معلموں کے بالا بالا قلیوں سے بات طے کی جائے تو کم ہیں یعنی بحساب فی حاجی ایک روپیہ لغایت سوا روپیہ مزدوری دینی پڑتی ہے بلکہ اکٹھا ہونا افضل ہے اوسمیں گاڑیاں ٹرال وغیرہ جو علی الصبح اسباب اوٹھانے کیلئے قریبًا چار بجے صبح آجاتی ہیں پانچ چھ حاجیوں کے اکٹھا اسباب کیلئے ایک گاڑی کافی ہے جسکا کرایہ دو اڑھائی روپیہ ہوتا ہے۔ سویرے موہنہ اندہیرے سے تیاری کیلئے اسباب باندھ ناشتہ وغیرہ کر لینا چاہیے۔ قلی لوگ چند حاجیوں کے اسباب کو اکٹھا کر کے گاڑیوں پر لاد کر جہاز کی گودی تک لیجاتے ہیں اور وہاں پر ایک ایک کر کے اپنے سر اور پیٹھ پر رکھکر جہاز پر چڑھاتے ہیں قلی کے نمبر لائیسنس کا نوٹ کر لینا چاہیے اور تاوقتیکہ اسباب جہاز پر نہ چڑھا دیئے جائیں مزدوری دینی نہیں چاہیئے علی الحساب بطور پیشگی کے کچھ مزدوری دے دینی چاہیئے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

جہاز پر اسباب چڑھانا اور بستر بچھانا

صبح سویرے جب اسباب ٹھیلہ پر روانہ کیا جاتا ہے تو گودی جہاز پر کنارہ کے قریب جہاں دونوں

طرف جہاز کے سیڑھیاں لگائی جاتی ہیں اور احاطہ جنگلہ سے محفوظ پہرہ پولیس افسران متعین جنگلہ سے باہر ہر ایک حجاج کے اسباب کا ڈھیر لگا ہوا مسافر اپنے اسباب کے پاس بیٹھے ہوئے ہیں کیونکہ ابھی منزل بھپارہ معائنہ ڈاکٹری اور اجازت سوار ہونیکی باقی ہے۔ یہ میں پہلے بیان کر آیا ہوں۔ کہ جہاز دخانی پر سوائے اول و دوم درجہ کے تیسرے درجہ کے مسافروں کیلئے کوئی مخصوص جگہ بیٹھنے سونے کے لئے نہیں ہے۔ البتہ اول و دوم کیلئے ہیں جنہیں پنکھے اور پانی کا عافیت رساں انتظام ہوتا ہے برقی روشنی ہر جگہ یکساں ہوتی ہے۔ میری رائے میں اگر عورتوں کیساتھ جانا چاہیئے۔ اور کرایہ برداشت ہوسکتا ہو تو دوسرے درجہ کا ٹکٹ لیوے بہت حصہ آرام میں رہیگا۔ خصوصاً عورتوں کو دوسرے درجہ کا ٹکٹ لینا مناسب ہے خود بھی بسر کرسکتا ہے۔ سب سے اوپر والے درجہ میں کپتان جہاز اور اوپر سے ملحق ایک دو کمرے اول درجہ کے اور ڈاکٹری۔ ہوٹل وغیرہ اسکے نیچے دوسرے درجہ یا چند سے اول اور دویم درجہ کے مسافروں کیلئے بھی ہوتے ہیں پائخانے اور غسلخانے بھی انہیں کمروں سے ملحق ہوتے ہیں مندرجہ بالا ہر دو درجے ہوادار اور عافیت رساں ہوتے ہیں۔ اوّل اور دویم درجہ کے کمروں کے بعد کھلی ہوئی جگہیں تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے ہوتی ہیں۔ یہاں سونے بیٹھنے کے لائق بطور ریل گاڑی کوئی بنچ وغیرہ نہیں ہوتی اس کا نام چھتری ہے یا تحت سوم درجہ والے جہاں موقع دیکھتے ہیں بستر بچھا دیتے ہیں تیسرے درجہ کے مسافروں کے لئے پائخانے غسلخانے کے چند کمرے چھتری پر ہیں۔ چھتری کے نیچے بھی جہازوں میں دو تین درجے ہوتے ہیں بعضے جہاز جیسے دارا ہیں تو دوسرے درجے کے مسافروں کے کمرے بھی چھتری کے نیچے والے درجہ میں ہیں۔ اس درجہ میں اور اسکے نیچے والے درجہ میں تیسرے درجہ کے مسافروں کی جگہیں ہوتی ہیں۔ اگرچہ روشنی اور ہوا کی آمد کے لئے جہاز کے دو طرف آٹھ دس ہاتھ کے فاصلے پر شفقتے بنے ہوئے ہیں اور بادکش بمبے لگے ہوئے رہتے ہیں تاہم نیچے کے درجوں میں گرمی سخت رہتی ہے بوڑھے اور ضعیف مردوں کے لئے خصوصاً اور عورتوں کے لئے عموماً نیچے درجہ سے سیڑھیوں کو طے کرکے چھتری رفع حاجت کرنے پانی اور لکڑی لانے اور لیجانے میں مصیبت عظیم کا سامنا ہے باین لحاظ چھتری پر ہی چند روز دریائی سفر کے طے کرنے بہتر ہیں۔ بیان کرچکا ہوں کہ صفائی اور دھلائی کی تکلیف

یومیہ ہے مگر پھر بھی اگر موسم گرم ہو تو وہ تکلیف گرمی اور چڑھنے او ترنے کی زیادہ اور یہ آسان سمجھایں۔ علاوہ اسکے چھتری پر یہ خوبی ہے کہ سمندر کی دلچسپ فضائیت اور کرشمہ قدرت کے نظارے کہیں مچھلیوں کا دو دو تین اکٹھی ہو کر ملنا اوڑنا پنکھیوں کا چھکارے لگانا رات کے وقت جہازوں کا گذرتے ہوئے لال ٹینوں کی قطاروں سے نظارہ کرنا دن رات عمدہ مناظر پیش نظر رہتے ہیں اور جی نہیں گھبراتا۔ مندرجہ بالا مصلحت ملحوظ رکھتے ہوئے جہاز پر بستر لگانے اور اسباب چڑھانے کے وقت طوفان بے تمیزی کا سامنا ہوتا ہے افسر جہاز سیٹی دیتا ہے۔ اور لوگ اپنے اسباب خود اوٹھائے ہوئے یا قلیوں کے ذریعہ سیڑھی سے جہاز پر لیجاتے ہیں۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ سب سے پہلے میں پہنچوں اور اچھی جگہ پر بسترا لگاؤں۔ اکثر لوگ اس مطلب کے لیئے قلی کو دو چار روپے انعام مقرر کردیتے ہیں دھکے مکے کھانے گرنے پڑنے سے یہی کرنا مناسب ہے۔ قلیوں کو بسترے لگانے کے لیئے جہاں تبلا دیا جاتا ہے حتی الامکان وہ وہیں لگاتے ہیں اور اسباب پہونچاتے ہیں جہاز پر یہ قاعدہ بہت اچھا ہے کہ جس شخص نے پہلے جہاں پر بسترا ڈال دیا ہو دوسرے کو حق نہیں ہے۔ ہٹادیوے۔ ناواقفیت کے باعث اگر کوئی برخلاف عمل کرتا ہے تو محافظ حجاج و دیگر ارکان حج کمیٹی (جو کہ جہاز پر اس دن موجود رہتے ہیں) کو اطلاع کرنیسے اوسکی تلافی ہو جاتی ہے یہ بھی یاد رہے کہ جب اسباب قلی کی معرفت جہاز پر چڑھانا ہو تو خود گودی پر اپنے اسباب کے نزدیک دیکھ بھال کرتے رہنا چاہیئے تاکہ دوسروں کے اسباب میں نہ ملجاوے یا چوری نہ ہونے پاوے اور جب سارے اسباب جہاز پر پہونچا دیئے جاویں تو وہاں جاکر باطمینان نگوں کی شمار اور دیکھ بھال کرلینی چاہیئے تب قلی کو مقررہ مزدوری دیکر رخصت کرنا چاہیئے جب سب لوگ اپنے اپنے اسباب اور بسترے جہاز پر چڑھا چکتے ہیں تو پولیس والے حفاظت کے لیئے تعینات کر دیئے جاتے ہیں اور جملہ مسافروں کو جہاز سے اوتار دیا جاتا ہے اور بغیر حصول اجازت محافظ حجاج کے کوئی شخص جہاز پر اپنے اسباب کے پاس نہیں جانے پاتا ہاں اگر کوئی ایک یوم پہلے تک جاسکتا ہو تو واللہ اعلم ورنہ میں نے کراچی میں دیکھا کہ روانگی کے روز صرف اسباب قلی لے گئے اور حجاج بعد ملاحظہ قارئین قریب عصر سوار ہوئے پہلے نہ جانیدیا پھرہ پولیس مقرر تھا۔ بس اسباب کو قلیوں کے

حوالہ کرکے یا واپس آکر انعام کا متوقع بنا کر کہ فلاں جگہ ہیرا ٹاٹ بچھا دیں اور تم اُس مکان میں چلے جاؤ جو قرنطینہ کہلاتا ہے بھپارہ پر آجاؤ جو سمندر کے کنارا پر ہے جہاں ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ کہ سمندری سفر کر سکتے ہو یا نہیں اور اسباب کو بھاپ دیجاویگی۔ پارچات صاف ہوں۔

بھپارا کا دستور

حجازی مسافروں کو جہاز کے سوار ہونے سے پہلے بھپارہ خانہ میں داخل کرنا اور ڈاکٹری معائنہ کا دستور ہے گودی جہاز سے پاؤ میل پر بھپارہ خانہ کراچی متقریبا کچھ قریب ہے۔ بھپارہ خانہ ڈبل ٹین چھاونی کا بنا ہوا ہے ہر طرف سے بند بطور گدام ایک مکان ہے جسکے اندر تخمیناً تین چار سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں۔ اسی قسم کا ایک مکان علیحدہ مگر مکان اول سے ملحق عورتوں کے لیئے بنا ہوا ہے جہاں سوائے عورتوں کے مرد نہیں جا سکتے دونو بھپارا خانوں کے دو طرف دو دروازے ہیں۔ ایک سے لوگ داخل ہوتے ہیں اور دوسرے دروازے سے معائنہ کے بعد واپس ہوتے تقریباً تین تین سو حاجیوں کا بیکبار معائنہ ہوتا ہے۔ زنانہ بھپارہ خانہ میں لیڈی ڈاکٹر معائنہ کرتی ہے۔ بھپارہ خانہ میں انجن لگا ہوا ہے حاجیوں کے میلے کپڑے اور اوڑھنے بچھانیکے توشک دری کمل وغیرہ انجن کے اندر بھاپ میں تھوڑی دیر تک ڈال دئیے جاتے ہیں۔ تاکہ بیماری کے کیڑے مر جاویں۔ حفاظت صحت کے لیئے ایسا کیا جاتا ہے لیکن بھاپ کھلانیکے بعد کپڑے اور بستر وغیرہ بہت بوسیدہ ہو جاتے ہیں بھپارہ خانے میں جانے سے پہلے نہا کر صاف کپڑے پہننے چاہئیں۔

ڈاکٹری معائنہ

جس جگہ بھپارہ ہے ڈاکٹری معائنہ بھی وہیں ہوتا ہے جسکو دوسرے نام قرنطینہ کہتے ہیں اور وہ مشین جسمیں بستر وغیرہ دئیے جاتے ہیں اسی میں ہے ایکدو انیسر آتے ہیں اور بصورت قطار بنچوں پر بٹھاتے ہیں اخیر میں ڈاکٹر آتا ہے بس اوسوقت ہر ایک حاجی کے ہاتھ میں کھڑے ہو کر ٹکٹ جہاز۔ پاسپورٹ۔ سرٹیفکٹ ٹیکہ چیچک نیز اگر وبائیہ ہو چکا ہو تو سب کو کھلا ہوا نامۂ اعمال کی طرح ملاحظہ کیلئے لیکر کھڑا ہو جاوے بعد ملاحظہ تمہارے ہاتھوں پر نیلی مہر لگا دیگا جو صحت کی علامت ہے یا اس ٹکٹ سے کپڑا اوتروا کر ہاتھ لگا دیگا بس نیلی پاس کی اسی کو دکھا کر تم جہاز پر چڑھ سکوگے دوسرے دروازہ سے جب

حجاج نکلتے ہیں تو بھاپ کئے اسباب کو شناخت کرکے اوٹھاتے ہیں یہ سامان بھی قلیوں کے ذریعہ جہاز پر پہونچیگا چونکہ امسال یہ تجربہ ہوچکا ہے کہ جب کپڑے صاف تھے اور بستر اگر گونی میں بند کیا جاوے جسطرح ہمنے کیا تو بھپارہ سے محفوظ رہے اور اٹھانے اور خراب کرنیکی زحمت نہوئی پارچات بالکل خراب ہوجاتے خاص کرچمڑا کا اسباب بس جو چیز گونی میں بند ہو وہ اسباب کا شمار ہے بھپارہ سے محفوظ البتہ ٹرنگ پارچات بھی بھپارہ کئے جاتے ہیں اسیواسطے کپڑا صاف ہونا چاہیئے ذرہ میلا نہ ہو ورنہ ٹرنگ بھی گونی میں ہو شاید بچ جاوے اکثر رشوت کا طریقہ بھی نگہبانان کے اولٹ پھیر سے بچا دیتا ہے۔ بھپارہ سے پہلے جہاز کا ٹکٹ اور پاسپورٹ اور ٹیکہ والے سرٹیفکٹ ہر مرد وعورت کو اپنے اپنے پاس رکھ لینے چاہئیں اور روپیہ پیسہ کیطرح انکی حفاظت کرنی اور ہوشیار رہنا چاہیئے چور اور پاکٹ مار (جیب کٹ) بھپارہ خانے اور جہاز کی گودی تک پیچھا کرتے ہیں اور تاک میں لگے رہتے ہیں بھپارہ خانہ میں تندرستی کی جانچ کے علاوہ ٹکٹ جہاز یا پاسپورٹ اور ٹیکہ والے سرٹیفکٹ کی پڑتال کرتے ہیں اور ڈاکٹری معائنہ کے سرٹیفکٹ ہر ایک کے ہاتھوں میں دیدیتے ہیں اسوقت خاص ڈاکٹر اللہ حافظ حجاج۔ پولیس کے ذمہ وار افسر حاجیوں کی قمیت وغیرہ پروانہ راہداری یعنی پاسپورٹونکا ملاحظہ کرتے ہیں ضروری تحقیقات کے بعد جہاز پر سوار ہونیکی اجازت ملجاتی ہے۔

بھپارہ سی فرصت پاکر جہاز پر چڑھنا

بس ڈاکٹری معائنہ سے رخصت ملتے ہی ہر ایک ڈبل مارچ کے طریقہ پر پلیٹ فارم جہاز پر جو کچہ چھپر نما ہے اگر کسی کے عزیزی قریبی آئے ہوتے ہیں تو بس آنکھوں سے ملاقی ہوتا سیڑہی جہاز کی طرف دوڑتا ہے کیونکہ دن اخیر اور جہاز کے چلنے کا وقت قریب خبر نہیں اسباب اور جگہ کا کیا حشر وہاں ہوگا اسی حیرانی میں حواس باختہ ہوکر ہر ایک کو اپنی پڑجاتی ہے۔ پلیٹ فارم پر پہونچنے کیلئے مردوں اور عورتوں کو علیٰحدہ علیحدہ دو متفرق دروازوں سے گذرنا پڑتا ہے دروازے پر پولیس افیسر کھڑا رہتا ہے جو کہ اندر داخل ہوتے وقت ہر نیلی ہاتھوں والی کا ملاحظہ کرتا ہے۔ اور یہ پہرہ دو تین دروازوں پر ہوتا ہے اخیری پہرہ والا افسر قریب سیڑہی بعد نیلی ہر دیکھنے کے جہاز کا ٹکٹ اور یا پاسپورٹ اور ٹیکا سرٹیفکٹ بعد ملاحظہ دیدیتا ہے اوپر میں بیان کرچکا ہوں کہ جہاز پر

سوار ہونیکے لئے دو سیڑھیاں علیحدہ دو طرف لگائی ہوئی رہتی ہیں۔ ایک سیڑھی پر سے مرد جہاز پر جاتے ہیں اور دوسری پر سے عورتیں۔ انہیں سیڑھیوں کے پاس جہاز کے ملازم جہاز کی ٹکٹ ہر ایک سے لے لیتے ہیں اور روانگی والا حصہ پھاڑ کر رکھ لیتے ہیں اور واپسی ٹکٹ جہاز والا حصہ ہر ایک حاجی کو اوسیوقت دیدیتے ہیں چونکہ قدم قدم پر جانچ پڑتال اور دیکھ بھال ہوتی ہے اور عازمان حج زیادہ تر نئے ہی ہوتے ہیں اور جہاز کی سواری اونکے حق میں بالکل نادیدہ اور نئی ہوتی ہے۔ گھبراہٹ اور پریشانی کا عالم ہوتا ہے لہذا حتی الامکان اطمینان اور ہوشیاری سے سوار ہونا چاہیئے۔ اگر عورتیں ہمراہ ہوں تو دوسری سیڑھی کے پاس جاکر عورتوں کو ساتھ لیکر اول ان کو اپنے بستر سے پر پہونچا کر اپنے اسباب اور سامانوں کی دیکھ بھال کرنی چاہیئے اگر کوئی چیز خدا نخواستہ غائب ہو جائے تو اسکی اطلاع فوراً محافظ حجاج اور پولیس کو کردینی چاہیئے جہاز پر پہونچائے ہوئے اسباب میں سے اگر اوڑھنے اور بچھونے کے کپڑے غائب ہوں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ بھپارہ میں ڈلوا دئے گئے ہیں ملازمان جہاز سے اسکی تفتیش کرے اسوقت دستیاب ہو جائینگے۔ بعد جانچ اسباب کے بستر بچھالو۔ جہاز پر پہلے پہونچنا بہتر ہے کہ قلی نے جو جگہ تجویز کی ہے۔ اگر وہ پسند نہ ہو تو حاجیوں کے اژدحام سے پہلے دوسری آرام کی جگہ لے سکوگے بڑے جہاز میں تحت کے دو تین طبقے ہوتے ہیں اور دوسرے میں پہلے سے اور تیسرے میں دوسرے سے بھی زیادہ گرمی ہوتی ہے نیز انجن کے پاس والے حصہ میں بھی نہ بیٹھو کہ گرمی اور بو سے سارا راستہ تکلیف رہیگی اسباب جنکو قلی نہیں اٹھا سکتے جہاز والے جر ثقیل یعنی مشین جو کنارا جہاز کے پریٹ فارم پر ہوتا ہے اسکے ذریعہ خود چڑھا ئینگے اسوقت تم پاس کھڑے ہوجاؤ کہ جسوقت تمہارا اسباب اوپر آئے جسکو تم اپنے لگائے ہوئے نشان سے پہچانوگے تو اوسکو فوراً روک لو ورنہ نیچے گودام میں ڈال دیا جائیگا یعنی اسفل چھت جو خاص طور تجارتی اسباب کے لئے ہے اور پھر نکالنے میں بہت دقت ہوگی یہ وقت ذرا گھبراہٹ کا ہوتا ہے مگر ہمت اور مستعدی سے کام لوگے تو سارے سفر جہاز میں آرام پاؤگے جہاز پر سوار ہوتے وقت ایکدو وقت کا پکا ہوا کھانا اور پانی اپنے ساتھ رکھو کہ حاجیوں کو سوار ہوتے شام ہو جاتی ہے اسلئے نہ اس دن جہاز پر پانی ملتا ہے نہ ساتھ نہ ہونے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اسکو خوب یاد رکھو مگر اس کے

برخلاف امسال پانی کی اوسوقت بھی بہتات رہی سیڑہی سے داخل جہاز ہونے کے وقت اوس روز کیلئے پانی کا ٹکٹ بھی دیدیا تھا اگر ویسا ہی جاری رہا خیر یہ شاذ نادر طریقہ سے ورنہ اصول وہی ہے پانی کے ٹھنڈا کرنے کے لئے گلی صراحی ضروری ساتھ ہو بلکہ سفر خشکی میں بھی کارآمد ہو گی خاصکر حرمین مقدس سے بھی خریدی جاتی ہیں۔

جہازی رہایش

جہاز میں آرام حاصل کرنا زیادہ تر حاجی کی اپنی ہمت پر موقوف ہے کمپنیوں کی طرف سے یہ انتظامات ہیں کہ ہر حاجی کو پینے کے لئے پانی اور کھانا پکانے کے لئے لکڑی مفت ملتی ہے۔ نہانے کیلئے کھارے پانی کے نل لگے ہوتے ہیں۔ پائیخانے بنے ہوئے ہیں۔ درجہ اول و دوم کیلئے کیبنی موجود جنہیں فرنیچر اور بستر کا انتظام جہاز والوں کی طرف سے ہوتا ہے مگر تیسرے درجہ کے مسافروں کو جہاز میں نیچے اوپر جہاں اچھی بری جگہ ملجاوے۔ اشتیاق حرمین الشریفین میں گیارہ بارہ یوم گذار دیتے ہیں متلی اور چکر کی شکایت بہتوں کو ہوتی ہے اور اکثر کو نہیں بھی ہوتی۔ البتہ طوفانی حالت میں بیٹھنا تو کجا سر اٹھانا مشکل ہو جاتا ہے متلی اور چکر سے بچنے اور صحیح تندرست رہنے کے لئے مختلف تدابیر عمل میں لانی چاہیئے۔

(۱) سمندر کا پانی اگر اول پی کر قے کر ڈالیں تو بہتر ہے
(۲) غذا ایسی کرنی چاہیئے کہ پائیخانہ کھل کر آیا کرے قبض کی شکایت نہ ہو۔
(۳) کھٹائی اور اچار چٹنی استعمال کریں بشرطیکہ عادی ہوں۔
(۴) متلی اور چکر کی حالت میں غذا ہرگز ہرگز ترک نہ کریں تاکہ کمزور نہ ہو جاویں۔
(۵) چائے کا استعمال ضرور رکھیں ہاضم اور سلار یاح کو کھولتی ہے۔
(۶) پیاز تراش کر اور لیمون سونگھنا مفید ہے۔
(۷) ہر روز بلا ناغہ غسل کر لیا کریں غسل خانے موجود ہیں۔
(۸) اور جہاز پر گھومتے پھرتے رہیں بستر پر لیٹے رہنے اور ترک غذا سے بیماری بڑھنے کا احتمال ہے
(۹) اپنے سے کھانا دشوار ہو تو جہاز کے ہوٹل سے خرید کر کھائیں۔ روٹی۔ چاول۔ مچھلی۔ دال گوشت۔ ترکاری۔ چائے۔ قہوہ۔ لیمونیڈ۔ سوڈا۔ یہ ساری چیزیں جہاز پر دستیاب ہوتی ہیں

ایک روپیہ یومیہ خرچ ایک آدمی کیلئے کافی ہے۔ اگر خود پکانا چاہو تو جہاز پر پکانیکے لئے چھوٹی پر جگہ مخصوص ہوتی ہے۔ جسکے فرش پر آہنی چادر بھی ہوتی ہے باقی سطح چونکہ لکڑی کی ہے آگ لگ جانیکا اوسمیں اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ جگہ تنگ ہوتی ہے اسلئے پکانا دشوار ہوتا ہے ہاں اکثر حجاج جہاں ڈیرا جما بیٹھتے ہیں وہیں اپنے چولہا یا انگیٹھی رکھکر کوئلہ یا برقی چولہا پر نیز لکڑیوں سے کام چلا لیتے ہیں مگر جہازی قانون میں یہ منع ہے خاصکر نقصان کا اندیشہ ہے چنانچہ اس سال بھی یمنی حجاج کا جہاز بندر جدہ پر چلنے سے پہلے جلگیا روزنامچہ میں انشاء اللہ بیان کیا جائیگا۔ لہذا پکانیکا وقت رکھو جسمیں دوسرے پکاکر فارغ ہولیں۔ یعنی دوپہر یا صبح سویرے۔ مسافروں میں ایسے غریب آدمی بھی ملجاتے ہیں۔ جو صرف کھانے پر تمہارا کھانا پکا دیا کرینگے ویسا بھی حسب حیثیت غرباء کی خبر گیری کرنا لازمی ہے۔ باورچی کا ملازم رکھکر ساتھ لے جانا مفید ثابت نہیں ہوا جہاز کا ٹیلہ بھی مسافروں کا کھانا پکا دیا کرتا ہے جسکی شرح یعنے اُجرت جدہ تک کیلئے دو ڈھائی روپیہ فی کس ہوتی ہے کہ چار آدمی کا کھانا پکانا ہو تو جنس ہر وقت کی اوسکو پہونچا دیا کرو اور غلہ اسکے حوالہ کردو مگر کھچڑی یا دال چاول یا صرف گوشت پکائیگا۔ روٹی نہ پکائیگا۔

کھانیکے متعلق خاص جہاز کا اپنا انتظام

اس سے پہلے جہازوں پر صرف انگریزی طرز کا کھانا ملسکتا تھا جسکی قیمت درجہ بدرجہ ڈیڑھ روپیہ ڈھائی روپیہ۔ ساڑھے تین روپیہ روزانہ وصول کی جاتی تھی اور یہ انتظام اب بھی ہے لیکن ہندوستانی کھانیکا کوئی معقول بندوبست نہ تھا اب ٹرنر ماریسن کمپنی (مغل لائن) اور نمازی کمپنی نے لوہے کے بڑے بڑے باورچی خانے بنا دیئے ہیں جہاں دونوں وقت تازہ کھانا مل سکیگا۔ چنانچہ ہمنے بھی اس سال لیا ہے۔ اسکے علاوہ۔ چٹنی۔ اچار۔ مربہ۔ مٹھائی پکوڑے۔ لیمون شربت سکنجبین۔ بسکٹ۔ اور ضروری ہندوستانی دوائیں بھی موجود رہیں گی حاجیوں کو صرف کھانا کھانے کے برتن خود لانے ہونگے۔ گوشت دال۔ روٹی۔ چاول۔ انڈے دودھ۔ چائے غرض ہر چیز ملسکیگی فرمائشی کھانے بھی اطلاع دینے پر تیار ہو سکینگے۔ چنانچہ ہمارے ہمراہیوں میں ایک متمول آدمی نے ڈاکٹر جہاز کو دعوت دی اور حسب منشاء کھانا تیار کرایا گیا انشاء اللہ روزنامچہ میں بیان آویگا۔ مغل لائن کے جہازوں پر کھانے کے متعلق مندرجہ ذیل

پتنے سے خط وکتابت کرکے مزید حالات معلوم کیئے جاسکتے ہیں۔
محمد عمر چاند بھائی منتظم اعلے دی پلگرم فوڈ سپلائی کمپنی نمبر ۱۵۰ ناگدیوی سٹریٹ بمبئی۔
ان ہوٹلوں میں باورچی سب مسلمان ہیں۔ جو رامپور۔ دہلی۔ اور لکھنؤ سے بلائے گئے ہیں۔ جہاز میں کسی قسم کی شکایت ہو تو اوسکا ذکر کپتان سے کرنا چاہیئے وہ حتی الوسع شکایت کو دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اکثر حصہ ملازمان جہاز کنارہ کرتے ہیں کہ حاجی آپسمیں نپٹ لو ہم کیا کریں۔ مقام مقدس جانا ہے ہو اسلیئے حجاج کو بھی خیال کرنا چاہیئے ع آنچہ برخود نہ پسندی بر دیگران مپسند گنتی کے دنوں کا سفر ہے اشتیاق حرمین الشریفین میں جلدی گذر جائیگا۔ جہاز کی رفتار عموماً آٹھ دس میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اگر دن ہو تو تین چار گھنٹہ تک کراچی کی آبادی نظر آدیگی پھر نیلگون آسمان اوپر اور یا سبزی مائل نیچے نیلے پانی کی سطح جہاز میں ایک سناٹا چھا جاتا ہے بعض لوگ دوران سر استفراغ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں نماز کی فکر زیادہ رکھنی چاہیئے کہ اُٹھا نہ جائے تو بیٹھکر پڑہو۔ بیٹھا نہ جائے۔ تو لیٹ کر فرض ادا کرو قطب نما سے قبلہ کی سمت معلوم کرو اور اسکو یاد رکھو کہ کراچی سے قبلہ بجانب مغرب اور عدن سے بجانب شمال اسلیئے جتنا عدن کے قریب ہوتے جاؤ۔ شمال کیطرف رُخ پھیرتے جاؤ یہانتک کہ جسوقت عدن پہونچو تو شمال کیطرف مونہہ کرکے نماز پڑھو۔ بہتیرے نمازی ناواقف اور اُسکے ساتھ ضدی بھی ہوتے ہیں کہ کتنا ہی اونکو سمجھاؤ مانتے نہیں جس طرح اپنے گھر نماز پڑھتے رہے کہ قطب نما کی سیاہ سوئی داہنے مونڈہے پر رہی اوسی طرح برابر پڑھتے رہتے ہیں حالانکہ جہت کچھ کی کچھ بن جاتی ہے۔ عدن سے آگے چل کر قبلہ مشرقی جانب آتا جائیگا یہانتک کہ جدہ پہونچکر نماز مشرق کی جانب سیدھی پڑھنی پڑیگی۔ اگر اپنی ضد کے پکے نمازیوں نے یہاں بھی گھر کا قانون جاری کیا تو قبلہ کی جانب پشت کرکے نماز پڑہینگے۔ جہاز میں وقت مقررہ پر لوگوں کو لکڑی پانی تقسیم ہوتا ہے اور ٹین کے ٹکٹ ایک روز گول درمیان سوراخ ایک روز چورس اسیطرح دیتے ہیں حفاظت رکھنی چاہیئے۔ بوقت تقسیم مسافروں کا ہجوم ہوتا ہے اور ایک دوسرے پر گر کر چوٹیں کھاتے ہیں تم حتی الوسع یا سب سے پہلے پانی لکڑی لے لو یا سب کے بعد میں لینا پانی کو بحفاظت رکھنا چاہیئے کہ پھر اُسدن نہ ملیگا کھانا پکانے میں خرچ ہو جو بچے اوسکو پینے کیلئے احتیاط سے رکھو وضو اور غسل سمندر کے کھارے

پانی سے کرو البتہ کلی اسی میٹھے پانی سے کر لیا کرو کھارے پانی استنجا کرنے میں اکثر مضرت اسلئے اگر ہو سکے کپڑے سے استنجا کر کے بقدر ضرورت میٹھا پانی خرچ کر لیا کرو نیز اس پانی کے استعمال سے جوئیں زیادہ ہوتی ہیں چنانچہ سمندر کی جوئیں مشہور ہیں۔ اسلئے تیسرے چوتھے روز کپڑے بدلتے رہو

جہاز میں دلال جہاز میں مطوفین کے دلال بھی ہوتے ہیں جو طرح طرح کی ترغیب دیکر حاجیوں کو اپنی معلمی میں لینے کی کوشش کرتے ہیں انکے دھوکہ میں نہ آؤ۔ مکہ مکرمہ میں مطوف و معلم کے بغیر چارہ نہیں کہ انہیں کی معرفت مکان وغیرہ و سواری کا انتظام ہوتا ہے اول ہر معلم کے پاس ضلع اور ملک بانٹے ہوئے تھے۔ کہ اس ضلع کا باشندہ انہیں کے پاس جاتا تھا مگر اب ہر حاجی کو اختیار ہے کہ جسکو جی چاہے اپنا معلم بنائے اسلئے جو لوگ حج کر آئے ان سے مشورہ کر کے قابل اطمینان شخص کو معلم بناؤ ہر چند کہ حکومت نے انکو سخت پکڑا ہے۔ مگر پھر بھی بعض معلم حاجیوں کو اتنا پریشان کرتے ہیں کہ الامان اور انکی بے پروائی سے حاجیوں کے ارکان حج تک فوت ہو جاتے ہیں مستحب طریقہ سے حج ادا ہونا تو کیا معنی اور پھر جہازی دلالوں کے دھوکہ میں آکر اسکو بدولت کہ دین دنیا کا خسارہ اوٹھاؤ گے۔ میرے دانست میں فہرست معلمین میں اگر کوئی بڑھ چڑھ کر مجسمہ لیاقت و مروت ہے تو سید محمد مرزوقی کتبی جنکا ذکر خیر انشاء اللہ العزیز وقت پر آئیگا ورنہ باقی بھی ہمارے سر آنکھوں پر حجازی تو ہیں یہ شرف کیا کم ہے۔ کرو فریب سے یار دیہ دیکر اپنے حق سے زیادہ پانی یا لکڑی کا لینا جائز نہیں ہے کہ پانی بانٹنے والا مالک جہاز کا ملازم ہے۔ مالک نہیں ہے۔ چھیویں ساتویں روز جہاز عدن میں جا ٹہرتا ہے اور بعض نہیں بھی جاتا چنانچہ ہمارے آمد و رفت میں جہاز دور سے گذرا میں بطور ہدایت سفر بیان کر رہا ہوں ورنہ ملک حجاز میں جانیکی تاریخ کممل طور پر دوسرے حصہ میں دی جاویگی۔ بجر دٹھیرنے کے بمبئی لوگ گوشت روٹی۔ بسکٹ۔ کھجورین اور سبزی لیکر آجاتے ہیں جو کچھ اردو بھی بول اور سمجھ سکتے ہیں جس شے کی ضرورت ہو خرید لو۔ یہاں ایک دریائی جانور بھی فروخت ہوتا ہے۔ جو بلینڈک کی برابر بیچ میں سے شگاف دیا ہوا گوشت کی نرم بوٹی کی طرح ہوتا ہے۔ حنفیہ کے نزدیک اسکا کھانا حرام ہے کہ مچھلی کی نوع نہیں ہے عدن میں جو مال ولایت سے آتا ہے اوسپر چنگی نہیں ہے اسلئے ہر قسم کا ولایتی مال یہاں ہر جگہ سے ارزاں ہے

فصل ششم درمیان کراچی اور جدہ شریف کے معلومات

عدن سے ہندوستان کو یہی دو پیسہ والا کارڈ اور آنہ والہ لفافہ آتا ہے۔ جسوقت عدن نظر آئے تو خطوط لکھنے شروع کر دو اور جب جہاز لنگر ڈالدے تو کپتان کے حوالہ کر دو کہ وہ ڈاکخانہ میں پہونچا دیگا۔ اسجگہ پیسے بھی چلتے ہیں مگر آگے تانبے کا سکہ نہ چلیگا اسلئے جو پیسے یہاں خرچ کرنے سے بچیں باندھکر رکھ چھوڑو کہ واپسی میں کام دینگے۔ عدن میں دنبے بھی ملتے ہیں جنکو کامران کیلئے خرید کر بعض لوگ جہاز پر چڑھا لیتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی گھاس بھی خرید کر رکھنی چاہیئے نیز یہاں زنجباری پان بھی ملتے ہیں۔ اگر میٹھا پانی شہر سے بھر کر رکھا جائے اور پانوں کو اوس سے تر کرتے رہیں تو آٹھ دس دن کام دے جاتے ہیں ورنہ سمندر کا کھارے پانی بلکہ جہاز کا مشینی میٹھا پانی بھی اونکو جلد سڑا دیتا ہے اگر پان خرید و تو شہر سے پانی بھی ضرور منگا ؤ کہ آگے چلکر سوکھے پان ملینگے سبز اور تازے پان نظر نہ آئینگے۔

کامران قرنطین

عدن سے روانہ ہوکر جہاز کامران پہونچیگا جہاں اب انگریزی حکومت ہے اور یہاں اوتر کر مسافروں کو ایک شب رہنا پڑتا ہے کنارا سے ایک میل پر جہاز ٹھیریگا اور دو بڑی کشتیاں جتنے مسافر اوس میں آئیں اُن کو لیجاکر کنارا پر اوتار دیتی ہیں۔ صرف معمولی لبتر اور ایک رات کے کھانیکا سامان اور لوٹا گلاس وغیرہ اور دو وقت کا پکا ہوا کھانا یا کھانے پینے کا جو ضروری اور قابل حفاظت سامان ہو اپنے ساتھ لے جاؤ اور باقی سامان احتیاط سے بند کرکے بوریاں سی کر جہاز میں چھوڑ دو یہاں نقدی کا بٹوا اپنے ہاتھ میں لیلو کہ کنارہ پر پہونچتے ہی بھپارا ہوگا جہاں مرد اور عورتیں علیحدہ کئے جائینگے اور سب کو اپنے کپڑے اوتار کر تہ بند باندھنا ہوگا۔ یہ کپڑے اور تمہارا لبتر بھاپ میں ڈالدیا جائیگا اور تمکو دوسرے کمرے میں جانا ہوگا جہاں چھت میں فوارے لگے ہوئے ہیں وہاں غسل کرو اور ڈاکٹر ملاحظہ کو آئیگا اوسکو نبض دکھاؤ۔ نقدی و نوٹ جو کچھ بھی ہو اسکو اپنے ہاتھ میں بحفاظت رکھو اور کپڑوں کی گٹھڑی بناکر کوئی خاص علامت کرکے دو کہ اس کمرہ سے نکلنے کے بعد ایک انبار گرم کپڑوں کا تمکو ملیگا اوس میں سے تم اپنے کپڑے اور لبتر جو امراض کے جراثیم فنا کرنیکے لئے بھپارہ میں دئے گئے ہیں پہچان کر لے سکوگے پھر اونکو فوراً ہوا میں پھیلا دو کہ بو کم ہو جائے عورتوں کے واسطے غسل وغیرہ کا علیحدہ کمرہ ہے اور عورتیں ہی اونکی نگران ہیں۔ مگر جو تہ چھتری

وغیرہ کمرہ کے باہر پہلے سے علیحدہ رکھدینا چاہیئے کہ بھپارہ میں نہ جائے ورنہ جل جائیگا یہاں چیز کے ضائع ہو جانیکا اندیشہ کم ہے کہ سرکاری حفاظت ہوتی ہے ہاں بستر اور کپڑوں پر علامت نہ ہونیسے اپنی چیز دوسرے حاجی کے پاس چلی گئی تو پریشانی ہوگی اپنا سارا اسباب اور جوتہ وغیرہ جو باہر چھوڑ دیا تھا لیکر سرکاری بارک میں آؤ اور بستر بچھا کر جگہ کرلو کہ ایک بارک تیس بتیس آدمیوں کیلئے رسی باندھکر اور سر چادر ڈالکر پردہ کرلو۔ اول و دوم درجہ کے مسافروں کیلئے مخصوص پختہ خس پوش بارک ہے اور بارک پر ایک یمنی چوکیدار مقرر ہے جسکو دربان کہتے یہ لوگ غریب اور حاجتمند ہوتے ہیں اس لئے انکو کھانا دیدو گے تو دعا بھی دینگے اور آرام بھی۔ مگر اردو نہیں سمجھتے اور یہیں سے حاجیوں کو عربی بول چال سمجھنے کی ضرورت محسوس ہونے لگتی ہے ہوا اسجگہ کی عمدہ ہے گوشت تربوز۔ کھجور۔ آٹا۔ چاول۔ انڈا۔ مرغی وغیرہ سرکاری مقررہ نرخ پر بآسانی ملتی ہیں۔ خاصکر مرغیاں ارزاں شام کو ڈاکٹر آتا اور سب کی گنتی لیتا اور صحت جانچتا ہے۔ شب گذار کر دوسرے دن انہیں بڑی کشتیوں میں سارے مسافر جہاز پر پہونچا دئیے جاتے ہیں کیونکہ قرنطین چوبیس گھنٹہ مقرر ہے۔ جو اپنی جگہ پر قبضہ کرلیتے ہیں۔ اگر وطن کو خط لکھنا چاہو تو یہی کارڈ لفافہ ہندوستان کا کام دیگا۔ کہ لکھکر ڈاکٹر کے حوالہ کردو وہ ڈاکخانہ پہونچا دیگا یہاں سے آگے سارے سفر میں اسکا موقع نہ ملیگا۔ پہلے یہاں قرنطینہ دس دن کا ہوتا تھا مگر اب صرف ایک شب کا ہے۔ البتہ اگر خدانخواستہ حاجیوں میں چیچک یا ہیضہ وغیرہ کی بیماری ہو تو ڈاکٹر جتنے دن کا بھی تجویز کرے قرنطینہ بڑھ جاتا ہے (الحمدللہ کہ امسال ہمکو وبائیہ ٹیکہ کراچی میں لگوا لینیکے قرنطینہ کامران معاف رہا صرف جہاز دو تین گھنٹہ ٹھیرا اور ڈاکٹر نے آکر ملاحظہ کیا اور آئندہ کے واسطے بھی خوشخبری دی کہ صرف کاغذات ملاحظہ کرنے کے لئے ایکدو گھنٹہ جہاز کو ٹھیرنا پڑیگا واللہ اعلم) ویسا جزیرہ کامران میں قرنطینہ کمپ لب سمندر بڑی فضائیت اور پرلطف جگہ ہے اور بیماروں کیلئے تندرستی حاصل کرنیکی اچھی جگہ ہے۔ نو دس دنوں کے بحری سفر کے بعد اس جزیرہ میں حجاج کو خشکی پر قیام کرنے اور دل بہلانیکا اچھا موقع ہاتھ آتا ہے ہندوستان میں پھیلی ہوئی وبا طاعون (پلیگ) سے حجاز مقدس کو محفوظ رکھنے کے لئے ترکی حکومت نے یہاں قرنطینہ کمپ قائم کیا تھا بھپارہ خانہ کی پختہ عمارت اور قرنطینہ کمپ ترکی عہد حکومت کی یادگار ہے پہلے نو دس روز یہاں حجاج کو قرنطینہ

رکھا جاتا تھا بعدہ چوبیس گھنٹے مقرر ہوئے۔ جو کہ آنے جانے کھانے پینے میں بخوشی گذر جاتا ہے۔ مگر اب انشاء اللہ بطور تحریر سابقہ چوبیس گھنٹہ بھی معاف سمجھیں صرف دو گھنٹہ رہینگے جسطرح امسال کیا ہے

یلملم اور جدہ

کامران سے چلکر کم و بیش بائیس گھنٹہ بعد کوہ یلملم کے مقابل جہاز گذرتا ہے جسکو آجکل سعدیہ کہتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے دکن جانب تیس میل کی مسافت پر واقع ہے اہل ہند اسکے مقابل پہونچکر احرام باندھتے ہیں اور کپتان جہاز سیٹی کے ذریعہ اطلاع دیتا ہے کہ یہ پہاڑ آگیا۔ لہٰذا اوسیوقت یا اوس سے قبل احرام باندھ لینا چاہئیے کہ وہ حج کے چھ فرائض میں پہلا فرض ہے۔ احرام سے قبل حجامت بنوالو۔ زیر ناف کے بال دور کرلو۔ اگر سر منڈانے کی عادت ہے تو سر منڈالو ورنہ سر کے بال کنگھی سے درست کرلو بی بی ساتھ ہو اور کوئی عذر مانع نہ ہو تو مجامعت بھی مستحب ہے۔ پھر بہ نیت احرام غسل کرو اور غسل نہ کرسکو تو وضو کرو اور سلے ہوئے کپڑے اتار کر نئی ہو یا دھلی ہوئی چادر اوڑھ لو اور تہ بند باندھ لو ہاں اس سی قبل کپڑوں اور بدن پر خوشبو بھی لگالو مگر کپڑوں پر ایسی خوشبو نہ لگاؤ جسکا جسم باقی رہے اسکے بعد دو رکعت نفل بہ نیت احرام پڑھو بشرطیکہ وقت کروہ نہ ہو اور فرض نماز کے بعد احرام باندھ لیا جاوے تو یہ بھی کافی ہے احرام کی تشریح وغیرہ تلبیہ احکام ادعیہ سب کچھ باب سوم میں درج کئے جائینگے۔ عورت کا احرام بھی مردوں کی طرح ہے بجز اسکے کہ عورت سلے ہوئے کپڑے نہ اوتارے اور عورت کے متعلق بھی احکامات بعد میں بیان ہونگے۔

جدہ میں پہونچنا

کامران سے چلکر تیسرے دن جہاز جدہ شریف پہونچتا ہے جو کہ حرمین شریفین کا دروازہ ہے۔ اللہ کا شکر کرو کہ دروازہ تک پہونچ گئے یہاں بھی کنارا سے میل ڈیڑھ میل پر جہاز ٹھیرتا ہے۔ اور کشتیوں کے ذریعہ ساحل پر پہنچنا ہوتا ہے۔ لہٰذا اسباب کو خوب مضبوط باندھلو کہ کوئی چیز چھوٹی علیحدہ نہ رہے غرض سارے سامان کو یکجا کرکے دو چار عدد بنالو جسوقت مسافروں کے اوترنے کی اجازت ہوجائیگی تو سرکاری قلی کشتیاں لیکر آئینگے اور ایک کشتی میں مسافروں کو سوار کرینگے اور دوسری کشتی میں اسباب لادینگے (یہاں عرب ملاح کو اجرت سے زیادہ دینے میں اتنا فائدہ ہوتا ہے کہ اسباب سمیت ایک کشتی میں بیٹھ سکتے ہیں) اسباب کی کشتی علیحدہ پلیٹ فارم پر پہونچیگی اور قلی سارا اسباب

کنارا پر ڈال دینگے اور مسافروں کی کشتی علیحدہ پلیٹ فارم پر آئیگی۔ (اگرچہ اسباب اکٹھا ہو تو بھی اوترنے میں علیحدگی ہو جائیگی یعنی تمکو اوتار کر پھر اسباب دوسری مقرر جگہ اوتارا جائیگا) مسافروں کے اوترتے ہی سرکاری ملازم کھڑے ہونگے اور سب سے پہلا سوال یہ کرینگے کہ ملاح یا قلی کو مزدوری تو نہیں دی اسلئے کہ وہ لوگ سرکاری ملازم واجیر ہیں جنکو کسی مسافر سے پیسہ بھی لینے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ جب جہاز لنگر انداز ہوتا ہے اور جہاز سے بندھی ہوئی میڑ ھیوں کے ذریعہ سے کشتی پر اوترنے ہوتا ہے معہ اسباب ساحل جدہ باب القرنطینہ تک کشتیوں میں پہونچائے جاتے ہیں۔ اگرچہ کشتیونکا اہتمام حکومت حجاز کی طرف سے ہے۔ اور کرایہ حاجیوں سے بحساب فی کس ایک روپیہ چار آنے حکومت کشتی سے اوترتے ہی وصول کر لیتی ہے۔ مگر چونکہ کشتیوں کے چلانے والے ملاح عرب ہیں اور جہاز سے کشتی پر ساحل تک پہونچنے کیلئے ہر کسی کو جلدی پڑی رہتی ہے عرب ملاح مسافروں سے بحساب فی کس ایک روپیہ۔ آٹھ آنے۔ چار آنے اپنی اجرت ٹھیرا لیتے ہیں اور کشتی پر بیٹھتے ہی وصول کر لیتے ہیں پیچھے معذرت کر کے دینے والوں سے انکار بھی کر لیتے ہیں جیسا بیان ہوا۔ اوسکے بعد آپ دروازہ پر پہونچینگے تو آپ کو جدہ باب القرنطینہ کے باہر دو طرفہ بیٹھی ہوئی ایک قطار آپ کو ملیگی اور آپ سے سوال ہوگا کہ تمہارا معلم کون ہے۔ یہ لوگ معلموں کے وکیل ہیں۔ اور جس معلم کا آپ نام لینگے۔ اُسکا وکیل آپ کو اپنے میں لیکر سب سے پہلے آپ کا پاسپورٹ لیگا جسکے ذریعہ سرکاری رجسٹر میں آپ کا نام ولدیت۔ قومیت و پیشہ وسکونت وغیرہ درج ہوگی اور پاسپورٹ پر سرکاری محصول کے ٹکٹ لگا کر مہر کر دیجاویگی یہ سب کچھ معلم کا وکیل مکان پر پہونچکر انجام دیگا۔ مگر پاسپورٹ اسلئے لے لیگا۔ کہ دوسرا معلم آپ پر قبضہ نہ کرلے جب جہاز کے سارے مسافر آلینگے تو وکلاء معلمین اپنے اپنے حاجیوں کو لیکر ملینگے اور ہر شخص اوس بندر پر آکر جہاں اسباب ڈالا گیا ہے معلم کیساتھ اپنا اسباب شناخت کریگا۔ اگر تمہارے اسباب پر نام لکھا ہوا نہ ہو تو ممکن ہے غلطی سے کوئی اور اوسکو لیجائے اور پھر ملنا مشکل ہو جائے اسکے بعد دوسرے دروازہ میں داخل ہوتا ہوگا۔ جو جمرک یعنی چنگی خانہ کہلاتا ہے یہاں سارے سامان کو کھولنا اور دکھلانا پڑیگا۔ اور جس چیز پر چنگی ہوگی اسکا محصول ادا کرنا پڑیگا یہ موقع بھی صعوبت و پریشانی کا ہے مگر گھبراؤ مت اور استقلال و تدبیر سے کام کرو۔ چند گھنٹہ بعد مع اسباب کے آزاد ہو کر باہر نکل آؤگے اور یہاں سمجھو گے کہ اسباب کے

کم رکھنے کی نصیحت کیسی مفید اور آرام کی تھی اسباب سوداگری اور اشیاء ممنوعہ اگر پائے جاتے ہیں تو ان پر محصول ادا کرنا پڑتا ہے اور عائد شدہ احکام اور قواعد کی پابندی کرنی ہوتی ہے اسطرح بھی تجربہ ہوا کہ کچھ دے دلا کر چنداں اسباب کھولنے کی زحمت گوارا نہ کی گئی بطور مختصر بھی صاد کر دیا یعنے لے جاؤ کہ اجازت محصول کے قابل نہیں۔ اگر عورتیں آپ کے ہمراہ ہوں تو پہلے اونکو وہاں پہونچا دیجیئے جہاں وکیل آپ کو مکان دے اسکے بعد اپنے اسباب کو جمرک میں لائیے اگرچہ ہر معاملہ میں آپکا معلم آپ کو مدد دیگا۔ اور خود بھی پسینہ پسینہ ہو جائیگا کہ اونکا فرض منصب ہے مگر جو حفاظت اپنی چیز کی آپ ہوتی ہے وہ دوسرے سے نہیں ہو سکتی اسلئے مستعد ہو کر کام کیجیئے اور جب فراغت ہو جائے تو سارا اسباب باہر لا کر ٹھیلہ پر لادئیے اور غور سے دیکھ لیجیئے کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی۔ اس لئے کہ ابھی پتہ چلنا آسان ہے۔ اور جب مسافر منتشر ہو کر اپنے اپنے معلم کے مکان پر پہونچ گئے تو یہ معلوم ہونا بہت مشکل ہے کہ ہمارا سامان کس کے پاس گیا اور وہ کہاں ٹھیرا ہے اب جائے قیام پر پہونچکر سارا سامان اوتار کر ایک طرف رکھدیجیئے اور بستر بچھا کر ذرا دیر آرام کیجیئے پھر کھانے پینے کا بندوبست فرمائیے کہ شہر میں ہر چیز دستیاب ہوتی ہے۔ معلم اور اس کے ملازم جنکو صبی کہتے ہیں ہر ضرورت میں آپ کی مدد کرینگے اُن سے کام لیجیئے۔ جدہ میں نہ کوئی نہر ہے نہ کنواں جس سال بارش ہوتی ہے اوسکا پانی موقع کے ساتھ روک رکھتے ہیں اور یہی پینے اور کھانے کے کام آتا ہے حال میں میٹھا پانی بنانے کی مشین بھی آئی ہے تاہم کافی نہیں اور حجاج کو شیریں اور خوشگوار پانی حاصل ہونیکی دقت ہے اسلئے جہاں تک جلد ممکن ہو مکہ مکرمہ روانہ ہو جائیے کہ مقصود وہی ہے۔ یہاں اپنے اسباب کی ترتیب دوبارا دے لو کہ جس سامان کی آگے ضرورت نہ ہو مثلاً ٹرنک کہ اسکے اندر کپڑے وغیرہ کی گٹھڑی بنا سکتے ہو یا کوئلہ کا بورہ کہ واپسی میں جہاز ہی پر ضرورت ہوگی ایسا سامان یکجا کر کے معلم کے حوالے کر دو کہ واپس ہو کر لے لینا فضول کرایہ دینے سے بچو گے۔

فصل ہفتم جدہ میں پہونچنے کے بعد مکہ مکرمہ کی تیاری

جدہ سے مکہ شریف ۴۸ میل ہے موٹر تین یا چھ گھنٹے اور اونٹ چھتیس گھنٹے میں پہونچتے ہیں اونٹ کا

سفر کرنیوالوں کو ایک درمیانی مقام بحیرا میں بارہ تیرہ گھنٹے قیام کرنا پڑتا ہے حجاز میں گدہا بھی سواری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو ایک رات چوبیس گھنٹے میں جدہ سے مکہ شریف پہونچتا ہے۔ لیکن اس پر صرف ایک آدمی سوار ہو سکتا ہے اسباب نہیں لادا جا سکتا۔ اگر جدہ سے بدیری نکلنا ہوا۔ تو جدہ میں ٹھیرنا ہوگا۔ مگر یہ اونٹ والوں کیلئے کیونکہ حجاج عموماً اونٹ پر جاتے ہیں اور سویرے چل نکلے تو بحیرا میں جو کہ جدہ سے ۱۸ میل ہے۔ اگلے دن سویرے ہی بحیرا سے چلکر عصر کے وقت مکہ معظمہ میں داخلہ نصیب ہوگا گدہا ہمروزہ پہونچ سکتا ہے عرب کے گدھے ہندوستان کے گھوڑوں سے بہتر ہیں اور اب تو موٹر اور لاری بھی بکثرت جاتی ہیں جنکا کرایہ ۱۵ و ۲۰ فی کس ہے مگر اسباب ساتھ نہیں جا سکتا اور اسکے لئے اونٹ کا انتظام کرنا ہوگا کہ معلم اپنے اطمینان پر بعد میں پہونچائے یا پہلے اسباب روانہ کرا دیجئے موٹر لاری پر صرف بستر یا ڈرائیور کی خدمت کرنے پر کچھ کھانے کی اشیاء و پارچات مختصر طور پر جا سکتے ہیں اور اسباب روانہ شدہ معرفت معلم بھی پہونچنے پر ملجائیگا۔ موٹر ہو یا اونٹ سب کا انتظام معلم کریگا اور روانگی کے وقت اپنا حق معلمی لے لیگا جو تقریباً للعہ ٹیکس ہے یہاں پر حکومت کی قنصل موجود ہے جنکے دفتر علیحدہ علیحدہ ہیں اونٹ پر سوار ہونیکے لئے شغدف اور شبری کا معمول ہے اور غربا یا باہمت آدمی پیٹھ پر بھی سوار ہو جاتے ہیں اور بار برداری کا اونٹ مل جائے تو تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ پھر بھی جو آرام شبری میں ہے وہ پیٹھ پر نہیں اور جو شغدف میں ہے وہ شبری میں نہیں۔

تشریح شغدف و شبری وغیرہ

شغدف دو کھٹولے ہوتے ہیں جو اونٹ کی پشت پر کس دیئے جاتے ہیں۔ یہ عربی کجاوہ ہے اسمیں بگھی کے ٹپ کی طرح خمدار لکڑیاں لگا کر یعنی بانس کے اوپر ٹاٹ پڑا ہوتا ہے اسپر اپنا کمبل یا دری یا موٹی چادر کو سی لیا جائے تو دھوپ کی تپش سے آرام ملتا ہے۔ ایک کھٹولہ ایک آدمی کیلئے ہے اس طرح ایک اونٹ پر دو آدمی بیٹھتے ہیں مگر دونوں کھٹولوں کے ہموزن ہونیکی زیادہ ضرورت ہے اگر ساتھ والا ہموزن نہ ہو گرنیکا اندیشہ ہے۔

شبری صرف ایک کھٹولہ ہوتا ہے۔ جو سامان کی دو بوریاں یا صندوقوں پر باندھکر اونٹ کی پشت پر لادا جاتا ہے۔ اسپر بھی دو آدمی بیٹھتے ہیں اور وزن کے برابر ہونیکی ضرورت ہے شبری میں

لیٹنے کا آرام نہیں اور شغدف میں پاؤں پھیلا کر آدمی لیٹ بھی سکتا ہے البتہ شبری کے نیچے اپنے دو بولے سے اسباب کے لاد سکتا ہے اور شغدف میں بستر اور ایک بیگ یا مختصر سے سامان خوراک کے علاوہ کچھ نہیں رکھ سکتا۔ جدہ میں شغدف شبری نئے پرانے قیمۃ اور کرایہ پر بکثرت ملتے ہیں اگر چند آدمی ہوں تو جو سامان ساتھ لے جانا ہے اسکو یکجا کر کے بوریوں میں سی لو اور بوریوں کی مقدار کے موافق شبریاں اور باقی شغدف لے لو۔ شغدف کا خریدنا بہ نسبت کرایہ پر لینے کے بہتر ہے کہ اپنی چیز ہوگی اور عرفات و مدینہ منورہ کے سفر میں بھی کام دیگا ورنہ ہر جگہ کا کرایہ قیمت سے بھی بڑھ جائیگا اور پرانے کے ٹوٹنے اور گرنے کا اندیشہ رہیگا۔ گر شغدف مضبوط لکڑی کا خرید وجسکی قیمت شروع موسم میں دس بارہ اور آخر میں تیس روپیہ تک ہو جاتی ہے۔ سایہ دار شبری چار روپیہ میں ملجائیگی کرایہ شغدف اور شبری کے اونٹ کا مساوی رہتا ہے صرف روپیہ بارہ آنہ کا فرق ہے یعنے تا مکہ مکرمہ شغدف کے اونٹ کا تقریباً عـ ۱۲ دینا ہوگا اور شبری کے اونٹ کا لہ عـ ۱۰ اگر اسباب کے لیئے اونٹ کرایہ کیا جاوے تو تقریباً عـ ۱۰ دینا ہوگا کرایہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے جب شغدف خرید لو تو اوسکی لکڑیوں پر چاقو سے اپنا نام کھود کر دو تین جگہ سیاہی سے بھی لکھدو کہ بدلا نہ جائے اور بآسانی پہچان سکو اور روانگی سے ایکدن قبل اسکو مرتب کر لو کہ دونو جز و ملا اوپر موٹی رسی باندھ دو تاکہ ایکدوسرے سے جدا نہ ہو ادھر اُدھر بازو میں ٹاٹ کے دو بڑے تھیلے سی کر شغدف کی دیوار پر سوتی سے مضبوط باندھ دو اور دری وغیرہ سے ڈھانپ کر کئی جگہ سی دو شغدف بھی مضبوط ہو جائیگا جسطرح ہمارے ملک میں پردہ دار کجاوہ بنایا جاتا ہے گر عرب میں ہر دو طرف اونٹ کے اسیطرح لٹکا ہوا اور ہمارے ملک میں پیٹھ پر ہوتا ہے۔ بس ڈھانپنے سے شغدف بھی مضبوط ہو جائیگا اور دھوپ یا بارش میں بھی راحت ملیگی گدیلہ کھول کر بچھا لو اور کھانے پینے کے برتن تو ا وغیرہ سب تھیلے میں بھر کر بیچ بیچ میں ستلی کا مضبوط ڈورا ڈالو کہ اونٹ کی رفتار سے تھیلا ہلے نہیں پانی کا خالی کنستر شغدف کے نیچے اونٹ کے پیٹ کے قریب مضبوط باندھ دو اور باقی سامان کا بیگ پاس رکھ لو اس تدبیر سے بہت سامان شغدف میں بھی آپکے ساتھ جا سکیگا۔ تکیہ کے غلاف میں کپڑے بھر کر تکیہ بنا لو۔ جدہ سے چلتے وقت تین وقت کی خوراک کا سامان اور کچھ چنے بسکٹ کھجور وغیرہ پاس رکھ لو کہ بھوک کے وقت کام دینگے جدہ کی روٹیاں نرم اور سریع الہضم

عمدہ ہوتی ہیں اور گوشت پکا کر قفلی میں رکھا جا سکتا ہے۔

فصل ہشتم مکہ مکرمہ

جدہ سے روانگی پر آپ کو بدو سے سابقہ پڑیگا مگر بدو اب وہ بدو نہیں رہے جو پہلے تھے کہ حکومت جدیدہ نے بہت کچھ ان کو داب دیا ہے مثل مشہور ظلم کے آگے زاری۔ تاہم چونکہ تمکو بیت اللہ تک پہونچانیوالے اور تمہارے دست نگر خادم ہیں اسلئے انکو محبت اور عزت کی نگاہ سے دیکھو اور اپنے ساتھ کھانا کھلانے میں اور چار آنے انعام دینے میں دریغ نہ کرو کہ ثواب بھی ملیگا۔ اور راستہ میں آرام بھی ہم خرما و ہم ثواب جدہ سے مکہ معظمہ تک کم و بیش ہر ہر میل پر قہوہ خانے کھل گئے ہیں اور تر کر چاء پانی پی سکتے ہو جدہ یا بحیرہ میں جہاں پڑاؤ ہوگا اگر محفوظ احاطہ میں ٹھیرد گے تو شب باشی کا محصول تقریبا ۴ رفی کس ادا کرنا ہوگا۔ اگر کھلے میدان میں ٹھیرو تو شغدفوں کی قطار کا دائرہ بنا لو کہ بیچ میں دسیع جگہ رہے اور شغدفوں کے اندر یا بیچ میں صحن پر فرش بچھا کر آرام کرو صبح سے کچھ قبل یہاں سے قافلہ روانہ ہو جاتا اور آگے پیچھے قطار باندھکر مکہ مکرمہ کا راستہ لیتا ہے

شمیلسیہ بحیرا اور مکہ معظمہ کے مابین ایک چھوٹی سی بستی ہے جسکا نام شمیلسیہ ہے کہتے ہیں کہ یہ متبرک جگہ وہی حدیبیہ ہے جہاں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو کفار مکہ نے روکا اور عمرہ کے لئے مکہ میں نہ داخل ہونے دیا تھا کہ آخر کار صلحنامہ مرتب ہو کر آپ کو مدینہ منورہ واپس ہونا پڑا تھا جب یہاں پہونچو تو دو چار منٹ کے لئے اونٹ سے اُتر کر تبرکاً ٹھیر جاؤ اور دعا مانگو یہاں ایک مسجد ہے جو راستہ ہی سے نظر آتی ہے کہتے ہیں کہ اسجگہ وہ کیکر کا درخت تھا جسکے نیچے کھڑے ہو کر آنحضرت نے صحابہؓ سے بیعت لی تھی کہ مر رہینگے مگر لڑائی میں پیٹھ نہ دینگے اس بیعت کا نام بیعۃ الرضوان ہے اور قرآن مجید میں اسکی عظمت ظاہر کی گئی ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

حدود حرم کے مینار مکہ مکرمہ سے آٹھ نو میل ورے راستہ کے دوائیں بائیں مٹی کے دو ستون سفید آپ کو نظر آئینگے یہ حد حرم ہے اب آپ شاہنشاہی دربار کے صحن خانہ میں قدم رکھتے ہیں۔ لہذا خود سمجھ لو کہ کیا ادب کرنا چاہیئے سر جھکا لو عاجز و مسکین خاشع

ومتواضع بنکر لرزتے کانپتے توبہ استغفار کرتے ہوئے آگے بڑھو اور دعا پڑھو جو باب چہارم میں بیان کی جاویگی۔ چلتے ہوئے ہو سکے تو پاپیادہ ہو جاؤ کہ اس زمین پر سر اور آنکھوں کے بل چلنا زیبا تھا خوش نصیبی ہے کہ انپر قدم پڑیں۔

مکہ مکرمہ

جسوقت مکہ شریف قریب آئے تو بہتر ہے غسل کرلو قہوہ خانہ میں ایک کنڑ پانی جو دو آدمیوں کے غسل کو کافی ہے ۲ ر میں ملجائیگا اور غسل نہ ہو سکے تو وضو کرو کہ حاضری کا ادب یہی ہے مکہ معظمہ کے دروازہ سے باہر آپ کو مطوف ملینگے جنکو جدہ سے روانگی قافلہ کے وقت بذریعہ تار اطلاع دیجاتی ہے۔ لوگ آپکا یا آپ کے میر قافلہ کا نام پکار کر اپنے حاجیوں کو پہونچائینگے اور قطار سے اونٹ کھلوا کر اپنی نگرانی میں لے چلینگے اوسی طرح لاری موٹر والوں کو لے جاتے ہیں۔ مکہ مکرمہ میں داخل ہونیکے لئے مسنون یہ ہے کہ دن میں داخل ہو اور حجون یعنے گورستان مکہ کی راہ سے داخل ہو جسکا نام باب المعلیٰ ہے مطوف سے کہوگے تو اس سنت پر عمل ہونا بھی دشوار نہیں بس بقیہ داخلی وغیرہ آداب شرائط طواف سعی صفا مروہ وغیرہ زیارات کی تفصیل آگے ہی بیان کی جاویگی۔ معاودتیہ موقعہ وقت انشاء اللہ العزیز بالفعل آپ پہونچ تو گئے۔

مکہ شریف پہونچتے ہی کیا کرنا چاہیئے

مکہ شریف پہونچکر پہلے وقت کی مہمانی معلم صاحب کی ہوتی ہے اور وہ اول کھانے سے فارغ کرتے ہیں لیکن وطن چھوڑ کر ہزار ہا کوس کی مسافت جس آستانہ کی خاطر قطع کی ہے وہاں پہونچکر کھانا پینا مقدم رکھنا اچھا نہیں ہے۔ طواف سعی وغیرہ آپ کو مطوف یا اوسکا ملازم کرائیگا جسکو صبی کہتے ہیں۔ اس خدمت کو مطوف اپنا حق سمجھتے ہیں کہ کوئی خود طواف کرے تو اون کو ناگوار گذرتا ہے لہذا اونکو ساتھ لو گر مسنون طریقہ سے نہ ہو کہ مطوف یا صبی کا عالم ہونا ضروری نہیں ہاں طواف کی دعائیں اور ہر جگہ کا علم کہ کہاں ہے حجر اسود اور کہاں ہے صفا مروہ سب کچھ انہیں کے ذریعہ معلوم ہوگا پہلی مرتبہ یہاں حاضر ہو کر ہو لی بھی انکی اعانت کا محتاج ہے طواف وسعی سے فارغ ہو کر کھانا کھاؤ اور پھر مکان کی تلاش کرو کہ ہر حیثیت کے مکان مل سکتے ہیں۔ یہاں مسلمان چونکہ اپنے رب کے مہمان ہیں۔ اسلئے باوجودیکہ اس چھوٹی سی بستی ہیں جو کہ دو پہاڑیوں میں محدود ہے

رہایش مکہ معظمہ کا انتظام اور برکت

لاکھوں کا مجمع ہوتا اور ہر طبقے اور ہر مزاج کے لوگ آتے ہیں۔ مگر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے رہنے کو مکان یا کھانیکو سبزی نہ ملی۔ دودھ۔ دہی حتی کہ سبز ترکاریاں تک بآسانی ملتی ہیں اور مکانات چھوٹے بڑے تنگ فراخ ہر قسم کے ملسکتے ہیں یہاں کرایہ ماہواری مقرر نہیں ہوتا بلکہ آخر حج تک کا ہوتا ہے جو پیشگی دینا پڑتا ہے۔ حتی کہ یکم محرم کو کوئی شخص مکان لیگا تو آخر یعنے ۳۰ ذوالحجہ تک سکونت کا اسکو اختیار ہوگا معلم یا اُسکا صبی آپ کو مختلف مکانات دکھائیگا ان میں جو پسند آوے اوسکو لے لو مگر جہاں تک ہو سکے حرم شریف کے قریب لو کہ ہر نماز باجماعت ادا کرنے میں سہولت ہو۔ مطوف کی معرفت مکان لینے میں کچھ اونکی بھی دلالی ہوتی ہے اسلئے اگر خود مکان کا انتظام کرسکو تو اچھا ہے اسکے بعد اپنا اسباب مکان میں لاکر قرینہ سے لگاؤ۔ کہ اب اطمینان کیساتھ یہاں ٹھیرنا ہے اور یاد رکھو کہ یہاں ایک نماز دوسری جگہ کی لاکھ نمازوں کے برابر ہے۔ اسلئے کوئی نماز بھی جماعت کی ترک نہ ہو بلکہ ضروریات کے علاوہ جتنا بھی وقت ملے وہ سب یہاں کی حاضری میں گذارو کہ بیت اللہ کی جانب نظر کرنا بھی دس نیکیوں کا سبب ہے تلاوت قرآن مجید اور تسبیح و تہلیل و تحمید جو کچھ بھی یہاں ہوگا عجب نہیں سب ہی ایک لاکھ کے برابر محسوب ہو۔

صفا و مروہ

درمیان صفا و مروہ اب فرش پختہ ہے۔ جسکے دونو طرف دکانیں ہیں اور اسکو سوق الصفا کہتے ہیں اسی میں ہمارے رفیق میاں محمدؐ علی نے مکان کرایہ پر لیا تھا۔

حالت آبادی مکہ مکرمہ

مکہ کی آبادی باب السفلے اور باب الاعلے تک لمبی اور گنجان ہے، کہ چار پانچ منزل تک کے مکان ہیں گرمی کے موسم میں اوپر کی منزل جسکے ساتھ چھت بھی کرایہ میں داخل ہو شب کے وقت آرام دیتی ہے لیکن اگر چھت کعبۃ اللہ سے اونچی ہو تو میری رائے میں بے ادبی میں داخل ہے میرے رفیق نے بھی اوپر مکان لیا تھا۔ مگر میرے کو ایکدو دفعہ جانیکا اتفاق ہوا وہ بھی اسلئے ڈرتے ہوئے گیا ہر ایک کی اپنی سمجھ ہے لیکن دوپہر کو نیچے کے طبقہ میں راحت ملتی ہے حج کے قریب مکانات کا کرایہ زیادہ ہو جاتا ہے چند آدمی ملکر بھی ایک مکان لے لیتے اور کرایہ بحصہ رسد ادا کر دیتے ہیں حج کے قریب

پانی بھی گراں ہو جاتا ہے ایک ٹینی پیپہ کی قیمت ۵ر آنہ تک پہونچ جاتی ہے۔ مگر اتنے کثیر ازدحام میں پانی میسر آجانا ہی غنیمت ہے بلکہ ارزاں اور گراں کا کیا ذکر۔ مکہ معظمہ میں پانی کے چند کنویں بھی ہیں مگر کھارے ہاں پینے کے لئے میٹھا پانی بقدر ضرورت لیلیں اور باقی سب ضروریات کھارے سے پورا کریں تو بڑی سہولت ہے۔

غذا کا طریق مکہ مکرمہ

اہل عرب کا قاعدہ ہے کہ روٹی گھر نہیں پکتی تنوری روٹی یہاں کی عمدہ اور ارزاں ہوتی ہے ارکو عام طور ملتی ہے۔ متوسط خوراک والے کو کافی ہے۔ حجاج کیلئے بھی آسانی اسی میں ہے کہ روٹی بازار سے خریدلیں۔ البتہ گوشت ترکاری جو دل چاہیئے گھر پکالیں کہ بازار کا سالن مرچ سے خالی ہوگا۔ اور آپ کو لذیذ نہ معلوم ہوگا ونیز سب اقسام کا سالن ملسکتا ہے گوشت بھونا ہوا نیز گوشت دنبہ لٹکا ہوا تازہ کباب بنانے کیلئے حاضر عہ اوگتہ تک پکے ہوئے کباب دیوینگے۔ عرب کے کل شہروں میں یہ رواج ہے۔ ویسا انڈوں کا پورا ٹھا جسمیں چٹنی وغیرہ اور قیمہ گوشت بھی داخل کرتے ہیں عہ میں ایک پورا ٹھا عمدہ روغن زرد میں تلا ہوا ملیگا۔ ہانڈی پکانا بھی انگیٹھی پر کوئلہ سے بہتر ہے کہ بند مکانات میں دہنواں زیادہ تکلیف دیتا ہے۔ سبز ترکاری۔ آلو۔ کدو۔ ترئی۔ بیگن۔ ککڑی۔ کھیرا۔ مٹر کی پھلی۔ ٹماٹر۔ باقلا۔ ساگ وغیرہ سب چیز ملتی ہے گوشت دنبہ کا اعلے درجہ کا ۱۲ر سے عہ فی اُگہ جو کہ ہندوستانی وزن سے ۵ پاؤ ڈیڑھ سیر ہوتا ہے اور بکری کا ۱۰ر اوگہ ہے اور اونٹ کا ۸ر اُگہ ملتا ہے۔ ہر قسم کی ہندوستانی مٹھائیاں بھی بکتی ہیں۔ بڑا بازار سوق شامی ہے جسمیں بزازہ کی دکانیں زیادہ ہیں اور ولایتی شامی مصری ہر قسم کا کپڑا ملتا ہے۔ باب السلام پر کتب فروشوں کی دکانیں ہیں جہاں مصری اور استنبولی مطبوعات عربی اور ہر قسم کے قرآن مجید ارزاں ملتے ہیں صبح کیوقت ناشتہ کیلئے جلبی کیطرح گرم گرم پوڑے اور ہریسہ ملتا ہے جو گیہوں کو گوشت میں پکا کر ایک جان کر دیا جاتا ہے اگر اسمیں نمک مرچ حسب ذائقہ ڈالکر گھی سے بگھار دیویں بہت لذیذ اور حلیم کا ذائقہ دیتا ہے یہ عرب کی مقبول غذا ہے۔ پراٹھے بھی ملتے ہیں اور تکلف کیا جائے تو دکاندار اوسمیں قیمہ اور انڈے ملاکر تل دیتا ہے جنکی لذت دو چند ہوجاتی ہے دودھ کا جما ہوا برف جسکا تلفظ تقریباً ادھ ۱۲ر یا روپیہ میں ملجاتا ہے موسم گرمی کے لئے بڑی نعمت ہے۔ چھوٹی پیالی جسمیں آدمی چھٹانک کے قریب برف ہو ۲ر کو ملتی ہے

شربت بھی سادہ اور خوشبودار نیز فالودہ برف آمیز شام کے وقت بکثرت ملتا ہے وہ بہت فرحت بخشتا ہے

کپڑے دھونا کپڑے دھونیکا رواج یہاں گھروں پر ہے کہ عورتیں خود یا امیر ہوں تو ان کی باندیاں دھوتی ہیں اور یہی باندیاں یا آزاد شدہ ولاوارث عورتیں حاجیوں کے کپڑے اُجرت پر دھو دیتی ہیں عام طور مزدور پیشہ تکرونی لوگ ہیں اکثر سیاہ فام ہوتے ہیں دھلائی کا انتظام معلم کی معرفت ہوگا۔

غرباء کا قیام مکہ میں امراء کے وقف کیئے ہوئے مکانات بھی ہیں جنکو رباطہ کہتے ہیں اور وہ اسلئے ہیں کہ نادار حاجی بلا کرایہ اُنمیں قیام کریں مگر اونکے متولی انپر قابض ہیں اور مشکل سے اُنہیں بلا کرایہ جگہ ملتی ہے۔ مطوف کا حق حکومت کی طرف بیس۲۰ روپیہ ہے پہلے معہ ۱۰۰ تھا بشرح ذیل۔ زمزمی۔ صفائی نہر زبیدہ۔ تیموتیسلٹی۔ خالص حق معلم

حقوق معلمی

۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰

بس بیس روپیہ فیکس وصول کر لیتے ہیں سُنا ہے کہ نصف حکومت لیتی ہے۔ مگر بالفعل معلم صاحب وصول کرتا ہے مگر جب سے مکان بذمہ مطوف ہوا ہے تو ایک چھوٹا سا مکان اتنے آدمیوں کو دیا جاتا ہے جسمیں اون کو آرام نہیں ملتا اسلئے مکان کا انتظام خود ہی کرنا مناسب ہے۔

زمزمی زمزمی کا کام یہ ہے کہ ایک دو صراحی زمزم کی روزانہ آپکے مکان پر پہونچائے اور نماز پنجگانہ کے اوقات میں جب آپ حرم شریف آویں تو آپ کو زمزم پلاوے۔ حرم شریف میں یوں بھی زمزم کی صراحیاں لوگ لئے پھرتے ہیں اور جب کوئی ان سے زمزم لیکر پیتا ہے تو وہ اس سے معاوضہ کے طالب ہوتے ہیں۔ چونکہ نہ دینے پر ندامت اور پریشانی حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے اپنے زمزمی سے پینے کا اہتمام رکھو اگر کچھ دیدیا کرو خیرات میں داخل ہے۔

حرم شریف میں طواف اور جگہ کا انتظام مطوفین نے حرم شریف میں اپنی اپنی جگہ الگ تجویز کر رکھی ہے اپنے حاجیوں کو وہ جگہ بتا دیتے ہیں وہاں اونکی دری بچھتی ہے اور اوسمیں یہ سہولت ہے کہ ایک مطوف کے سب حاجی جمع ہو جاتے ہیں اور مطوف اونکو طواف کرا دیتا ہے۔ اور مطوف سے جو ضرورت ہو اوسکا اظہار کیا اور انتظام کرایا جا سکتا ہے۔ کہ مطوف کا وہاں موجود ہونا بالخصوص مغرب کے وقت گویا لازمی ہوتا ہے اسیطرح

نماز فجر کے وقت اکثر حصہ موجود ہوتے ہیں چنانچہ ہمارے معلم سید محمد مرزوقی صاحب کی بیٹھک حجاج کا موقع مصلے حنبلی کی طرف مقرر ہے۔

سائلین حرم

پہلے حرم میں سائلین بکثرت ہوتے تھے مگر اب حکومت نے مسجد میں سوال بندکرا دیا ہے پھر بھی چوری چھپی اشارا کنایہ سے سوال کرتے ہیں اگر کہدیا جاوے اللہ کریم بس رخصت تنگ نہیں کرتے اگر ہوسکے ضروری دینا چاہیئے۔ سپاہی جو حرم شریف میں گشت لگاتے پھرتے ہیں اگر دیکھ پاویں تو مانگنے والوں کو مارتے اور تعزیر دیتے ہیں۔

حرم شریف کے کبوتر

حرم شریف میں کبوتر بکثرت ہیں اور چونکہ کوئی انکو پکڑ نہیں سکتا کہ حرام ہے اسلیئے اتنے مانوس ہیں کہ پاس چلتے پھرتے ہیں اور حجاج جو انکو دانہ غلہ وغیرہ ڈالتے ہیں انکو چگتے پھرتے ہیں مگر عجیب بات ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں ہونیکے باوجود حرم شریف میں کہیں کسی جگہ بھی بیٹ نظر نہیں آتی۔

حرم شریف کے مُصَلّے اور نماز

پہلے حرم شریف میں چاروں امام کی طرف منسوب چار مصلے تھے اور حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی امام اپنے اپنے مصلے پر نماز پڑھاتا اور کئی کئی جماعتیں ہوا کرتی تھیں مگر اب نئی حکومت کے انتظام کے بموجب اب باب کعبہ کے نیچے امام کھڑا ہو کر نماز پڑھاتا اور ہر امام کے مقلد اسکا اقتدا کر کے ایک ہی جماعت سے نماز پڑھتے ہیں سننے میں آیا کہ ائمہ ہر مذہب کے چند مقرر ہیں کہ نماز فجر شافعی امام اور ظہر عصر حنبلی اور مغرب کی حنفی اور عشا کی مالکی امام پڑھاتے ہیں مگر میری دانست میں جمیع آئمہ نماز پڑھانیوالے نجدی ہیں حکومت وقت کے مقرر شدہ سابقین نہیں رہے واللہ اعلم۔ شافعی امام فجر کی دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قومہ میں دعا قنوت پڑھتے اور دیر تک کھڑے رہتے ہیں۔ حنفیہ کے نزدیک ایسا نہیں اسلیئے اکثر ناواقف عادت کے موافق قومہ کرتے ہی سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ امام ابھی قومہ میں کھڑا قنوت پڑھ رہا ہے۔ اسلیئے اسکا خیال رکھنا چاہیئے اور جب تک امام قنوت پڑھتا رہے۔ حنفیہ کو خاموش کھڑا رہنا چاہیئے۔ اور جب امام تکبیر کہکر سجدہ میں جاوے تب اونکو بھی سجدہ میں جانا چاہیئے۔ نیز جمعہ کے دن شافعی امام پہلی رکعت فجر میں سورہ سجدہ پڑھتا ہے اور جب آیت سجدہ پر پہونچتا ہے تو سجدہ کرتا او۔ پھر کھڑا ہو کر باقی سورت پڑھکر رکوع میں جاتا ہے۔ حنفی مقتدی

خصوصاً جبکہ پچھلی صفوف میں ہوتے ہیں اس تکبیر کو رکوع کی تکبیر سمجھکر رکوع میں چلے جاتے ہیں حالانکہ امام سجدہ تلاوت ادا کرتا ہے اسلئے اسکا بھی لحاظ رکھیں۔ اور تکبیر سنکر دیکھ لیا کریں۔ کہ امام اور اپنے آگے کے مقتدی سجدہ میں گئے ہیں یا رکوع میں تاکہ نماز میں گڑبڑ نہو۔ امام کی تکبیر پر ازدحام کیوقت کئی کئی مکبر باآواز بلند تکبیر کہتے ہیں جس سے حرم شریف گونج جاتا ہے کیونکہ ایک امام سارے نمازیان حرم کو اپنی آواز تکبیر سنا نہیں سکتا۔ اس صورت میں اسکا ضرور خیال رکھو کہ مکبر کی آواز پر فوراً رکوع وسجدہ میں نہ جاؤ کہ وہ امام نہیں بلکہ تمہاری طرح مقتدی ہے۔ ہاں اوسکی تکبیر کو امام کی تکبیر کے لئے علامت وشناخت بنا کر یوں سمجھو کہ امام نے بھی اب انتقال کی تکبیر کہی ہے اور تکبیر امام کی اطاعت کا دھیان کرکے رکوع وسجدہ کرو مکبر کی تکبیر پر بلا لحاظ تکبیر امام فوراً رکوع وسجدہ میں چلا جانا نماز کو فاسد کردیگا کہ مقتدی کو امام سمجھ لیا لہذا اس مسئلہ کا اہتمام کے ساتھ خیال رکھو ورنہ ساری محنت رائگان جائیگی اور فرض سر پر باقی رہیگا۔

حرم شریف کی حاضری جب حرم شریف میں حاضر ہوؤ تو اعتکاف کی نیت کرلیا کرو اور بیٹھنے اوٹھنے میں بیت اللہ کا ادب ملحوظ رکھو کہ اس جانب پشت نہ ہو۔ اور بلند آواز سے بولنا نہو۔ ادب کے ساتھ مواجہ شریف میں دوزانو بیٹھو اور دنیا کی باتیں چھوڑکر ذکر وفکر میں رہو کہ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔ نیز رات ہو یا دن اوسکو لیٹنے یا سونے کی جگہ نہ بناؤ مسجد الحرام کے اندر وضو نکرو کہ بعض ہمارے بھائی ایسے کرنے لگ جاتے ہیں اور تھوکنا یا سِنکنا تو بُری چیز ہے اور خرید وفروخت بھی اندر نہ کرو۔

حرم شریف کے دروازے اور بواب اس وقت حرم شریف کے چوالیس دروازے ہیں۔ بڑے دروازوں پر دربان ملینگے جو بواب کہلاتے ہیں یہ لوگ حاجیوں کے جوتے اگر وہ چھوڑنا چاہیں رکھ لیتے ہیں۔ کہ جب حرم سے نکلو تو اپنا جوتہ اُن سے لے لو۔ انکی ایسی یاد داشت ہے کہ صدہا جوتوں میں ہر ایک جوتہ اوسکے مالک ہی کو پکڑاتے ہیں اٹھویں دن اون کو دو آنہ دیدئے جائیں کہ حرم شریف میں سکوں کے ساتھ جاؤگے اور جوتہ کا دھیان نہ رکھنا پڑیگا لہذا جس دروازہ سے عموماً تمہاری آمد ورفت ہو اوسکے بواب کو مقرر کرکے اپنے جوتے دیدیا کرو کہ پہلے ہی دن وہ تمکو اور تمہارے جوتہ کو پہچان لیگا۔ اسیطرح چھتری وغیرہ بھی اوسکے

پاس رکھو اور اب بسم اللہ پڑھکر داہنا پاؤں حرم میں داخل کرو اور پڑھو اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَافْتَحْ عَلَیْنَا اَبْوَابَ رِزْقِكَ۔ سب سے پہلے طواف کرو کہ حرم کا تحیہ یہی ہے۔ اسکے بعد جس عبادت میں جب تک چاہو مشغول رہو مگر ابتدا اسی طریقہ پر کیا کرو۔

رفع ضروریات مکہ مکرمہ کا طریقہ یعنی ڈاک وغیرہ

باب الوداع کے متصل ڈاکخانہ ہے اور جو خطوط آتے ہیں اگر مکتوب الیہ کا پتہ نہ چلے تو پھیلا کر ایک دراز میں رکھدئے جاتے ہیں تاکہ لوگ آکر دیکھیں اور جسکا خط ہو وہ لیجاوے خطوں کے لئے بہتر یہ ہے کہ اپنے مطوف یا یہاں کے مشہور دکاندار کی معرفت منگاؤ اور اسی پتہ کی مکان پر ھدایت کرجاؤ تاکہ تمکو بآسانی گھر بیٹھے خطوط ملتے رہیں جب وطن کو خط بھیجو تو کم سے کم انڈیا کا لفظ انگریزی میں لکھدو کہ ولایتی ڈاک کے جہاز میں آئیگا اور پہونچنے میں سہولت ہوگی۔ خطوط اسی ڈاک خانہ میں دئے جاتے ہیں اور ڈاک کے ٹکٹ بھی یہیں ملتے ہیں۔ ہندوستان کے لئے کارڈ ۱ ر کو اور لفافہ کا ٹکٹ ۲ ر کو ملیگا اور رجسٹری کراؤگے تو ۵ ر کے ٹکٹ لگاؤ۔ ملک عرب میں ہندوستان کا نوٹ اور اشرفی و روپیہ سب چلتا ہے بلکہ اونٹ وغیرہ کے کرایہ میں گنی یعنی ساورن ہی لیجاتی ہے اسلئے حاجیوں کو کم سے کم بیس اشرفی فی کس کے حساب سے اپنے ساتھ ضرور لیجانا چاہیئے ورنہ وہاں روپیہ یا نوٹ کو اشرفی سے بدلنا پڑیگا اور بٹہ دینا ہوگا امسال جب موٹروں کا کرایہ ادا کیا جو ۱۳ گینی تھا نوٹ یا روپیہ کو گینی کی تعداد پر لیا اور ۱۶ روپیہ فی گینی کی رقم مقرر تھی۔ ہندی روپیہ عرب میں سولہ قرش کا ہے کبھی ایکدو قرش کم زیادہ بھی ہوجاتا ہے۔ نقرئی وطلائی سکہ یہاں ہر ملک کا رائج ہے مگر انگریزی نوٹ اور گینی کی قدر زیادہ ہے مکہ مکرمہ سے ہر ملک کے لئے تار کا سلسلہ بھی قائم ہے ہندوستان کے لئے ہر لفظ پر ۴ ر ہے تقریباً محصول ہے مگر مکتوب الیہ اور بھیجنے والیکے نام کا بھی محصول اسی حساب سے دینا ہوگا۔ البتہ جہاں سے تار دیا ہے۔ اسجگہ کا نام انکو خود ظاہر کرنا ہے لہذا اسکا محصول نہ ہوگا۔ جنکو تار سے اطلاعیں دینی ہوں انکو مناسب ہے کہ اپنی یا اپنے شہر کے کسی اخبار یا مشہور دکان کا رجسٹری شدہ مختصر نام انتخاب کرلیں کہ ایک لفظ کا محصول کافی ہوجائے اور طویل عبارتوں کے لئے بھی ایک لفظ مقرر کردیں جس کی اطلاع مرسل الیہ کو ہو اس طرح تین لفظ جو ۱۲ ع میں گھر پہونچینگے وہ پوری عبارت ادا کردینگے۔ مثلاً البلاغ۔ کلکتہ دو لفظ ہوئے جس سے

تار کلکتہ میں دفتر البلاغ کو پہونچیگا اور آپ کی ہدایت کے موافق آپکے عزیز خبر رکھینگے اور وہ تار دفتر البلاغ انکو دیدیگا اب رہا مضمون کا اختصار وہ اسطرح کرو۔ ہم سب رفقا آج جمعہ کے دن بخیریت جدہ پہونچے (جمعہ) جدہ کا لفظ تار میں بغیر محصول جائیگا۔ اور باقی عبارت ایک لفظ جمعہ سے ادا ہوگی یا مثلاً حج شنبہ کا ہوا۔ (شنبہ) ہم موٹر کے ذریعہ مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے (موٹر) اسیطرح خانگی معاملات اور رازداری کے مخصوص معاملات کی اطلاع ایک لفظ میں ادا ہو سکتی ہے اور ضرورت کے موافق ہر عبارت کا ایک لفظ تجویز کرکے دو نقلیں کرلو۔ ایک گھر پر دیدو اور دوسری ساتھ رکھو کہ جس عبارت کیلئے جو لفظ مقرر ہے وہی تم دوگے اور اس لفظ سے وہی عبارت تمہارے گھر والے سمجھینگے مثلاً رفقا میں نزاع ہوا اور کھانا پینا میں نے علیحدہ کرلیا۔ (زید) یا مثلاً گھر والے تمکو تار دیں جس شخص کو تم اپنی دکان پر چھوڑکر گئے تھے وہ خیانت کرتا ہے اسلئے اوسکو علیحدہ کردیا (عمر) وغیرہ وغیرہ

اسی طرح پر سوچکر تمہیں اپنی تمام ضروریات کیلئے مفرد الفاظ مقرر کرکے دہری نقل کرنا پڑیگی مگر تار کے قلیل محصول سے خطوط کا کام لے سکوگے مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان تار کے علاوہ ٹیلیفون بھی ہے۔ کہ جس سے چاہو اسکا نمبر پکار کر باتیں کرسکتے ہو۔ مدینہ منورہ بھی لاسلکی تار جاتا ہے اور تار انگریزی میں بھی لیا جاتا ہے۔ اور عربی میں بھی کہ بمبئی میں عربی کا ترجمہ انگریزی سے بدلدیا جائیگا ملک کے اندر جو خطوط جاتے ہیں۔ مثلاً مکہ مکرمہ سے جدہ۔ ینبوع۔ طائف۔ یا مدینہ منورہ کو انکا محصول ہندوستان کے مثل کارڈ کا ۱ر ہے اور لفافہ کا ۲ر ہے بیرنگ خطوط بھی جاتے ہیں اور محصول دوچند لیا جاتا ہے۔ کتابوں وغیرہ کے پیکٹ کا بھی عرب سے دستور ہے اور محصول کی شرح ہر چھٹانک وزن پر ۱ر ہے کہ سیر بھر کی کتاب ۸ر میں چلی جائیگی۔ البتہ پارسل نہیں لیا جاتا۔ اور نیز ہندوستان سے عرب کو رجسٹری بھی نہیں جاتی ہندوستان سے عرب کو جو لفافہ جائیگا خواہ جدہ یا مکہ مکرمہ۔ یا مدینہ منورہ اسپر ۳ر کا ٹکٹ لگانا ہوگا اور کارڈ پر ۱ر یعنی ۲ر والا سرکاری کارڈ ہو تو ۱ر کا ٹکٹ اور ۱ر والا لفافہ ہو تو ۲ر کا ٹکٹ اور لگاؤ ہندوستان سے جو خط عرب کو جاویں ان کو ایسے وقت ڈاک میں ڈالدینا چاہیئے کہ شنبہ کو بمبئی پہونچ جاویں کہ ڈاک کا جہاز شنبہ کی دوپہر کو روانہ ہوتا ہے۔ اگر دیر ہوجاویگی تو خط بمبئی میں پڑا رہیگا اور آئندہ ہفتہ کو جائیگا۔ حج کی صورتیں اور طریقہ و مسائل وغیرہ عبادات و ادعیہ اگلے ابوابوں میں انشاء اللہ بیان کیا جاویگا۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے

کہ اب سفر مدینہ منورہ کے انتظامات ہدایات وغیرہ کی تا واپسی تک اس حصہ میں بیان کیے جائیں
میں مناسب سمجھتا ہوں کہ فہرست زیارات جدہ شریف بھی دیدوں۔
جب آپ جدہ شریف میں آرام پذیر ہو دیں تو زیارات ذیل ضروری کر لیویں۔

زیارات جدہ شریف
مزار بی بی حوا علیہا السلام۔ لیلیٰ مجنوں کی قبر۔ مزارات حضرت ابوہریرہؓ
مزار حضرت خلیلؑ۔ مزار حضرت علیؑ صاحب۔

زیارات مکہ مکرمہ
معلم کو ہمراہ لیکر شہر کے نزدیک تمام زیارات ومشہور مقامات مقدس کی زیارت سے مشرف ہوں کیونکہ انتظار حج کیلئے یہ چند روزہ قیام غنیمت سمجھیں۔ دارالخیزران جبل ابو قبیس۔ مسجد ابو قبیس۔ مکان مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مکان مولد العلی رضی اللہ عنہ۔ دار خدیجۃ الکبریٰ۔ مسجد الجن۔ گورستان جنت المعلے۔ مزار حضرت آمنہ والدہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم۔ مزار حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضؓ مزار حضرت فضیل بن عیاض۔ مزار حضرت ابو طالب والد حضرت علی کرم اللہ وجہہ۔ مزار حضرت عبد المطلب جد حضور صلعم۔ مزار حضرت عبد المناف جد الجد آنحضرت صلعم۔ مکان مولد الصدیق رضؓ۔ مسجد حضرت امیر حمزہ رضؓ۔ مقام فاروقی۔ مدعا۔ زاویہ حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی علیہ الرحمۃ حجر متکلم۔ حجر متکا حضرت ابوبکر صدیق کی بزازی کی دکان۔ مزار حضرت عبد الرحمن ابن ابوبکرؓ۔ مزار حضرت عبد اللہ ابن زبیرؓ۔ مزار بی بی اسماء بنت ابوبکرؓ۔ مزار حضرت محمود بن ابراہیم بن ادہم بلخی۔ مزار حضرت خواجہ عثمان ہارونی۔ مزار حضرت قاسم ابن رسول اللہ۔ مسجد بیت العقبیٰ۔ جبل نور۔ جبل ثور مسجد عشرہ۔ مسجد تنعیم۔ یہ سب قابل دید زیارات ہیں کچھ نہ کچھ مجاوران کو بھی دینا چاہیئے (افسوس جو زیارتیں انسانی ظلم سے ظاہری نقصان قبول کر سکتی تھیں وہ اس حکومت نجدیہ اشقیہ نے اینٹ پر اینٹ بجادی ہے۔ جو ہر ایمان والا کو دیکھ کر رونا آتا ہے۔ اگرچہ ظالم انکو محو کرنا چاہے۔ مگر کجا۔ پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا۔ بلکہ لبیک گریان کا زیادہ اشتیاق تصدق ہونیکے لئے بڑھ رہا ہے) بیت اللہ شریف کی بھی ضرور داخلی کر لیویں۔ معلم صاحب کی معرفت کلید بردار سے رد اخلی ہو یگا۔ اگر مفت میسر ہو تو بہتر ہے۔ بمفصل طور آگے ذکر آئیگا

مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ
مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کو ضروری ملاحظہ فرمالویں۔ طلباء کو دیکھیں یہ آپکے ہندوستانی بھائی کی یادگار ہے۔ کچھ خیرات دیں۔ وطن سے خط وکتابت اسی مدرسہ

کی معرفت بھی رکھ سکتے ہو۔ مہتمم مدرسہ حضرت مولانا محمد سعید صاحب خلیق شریف۔ متقی پرہیزگار اور امین الحاج ہیں تمام زر نقد اونکے ہاں امانت رکھیں۔ مولوی عبداللہ صاحب مہاجر ملتانی معہ والد خود مولوی محمد یار محلہ شبیکہ نمبر ۳۱ رباط نواب بہاولپور میں رہایش پذیر ہیں۔ غریب مسکین بے طمع للہ خدمت کرنیوالہ معلومات کا خزانہ اوس سے اچھا حاصل ہو سکتا ہے۔ امین بے سوال ہے۔ مولوی عبداللہ صاحب خاص دن کو غلوہ حرم شریف دارالقضا کے نیچے رہایش رکھتا ہے اوسکی معرفت خط وکتابت ہوسکتی ہے۔ خاصکر بباعث آب وہوا کی تبدیلی کے اگر کچھ طبیعت ناساز ہوجاوے تو اونکے والد سے علاج کرادیں واقف کار حکیم ہے۔ ہمارا ہم وطن طبائع سے واقف تجربہ کار کام سہل ہوگا۔ بقیہ امورات میں بھی اون سے مشورہ لینا افضل ہے۔

تیاری عرفات وحج ورہایش منیٰ

عرفات کے واسطے خیمہ کی چنداں ضرورت نہیں صرف ایک روز بلکہ نصف روز وہاں رہنا پڑتا ہے معلم کے خیمہ میں گذارہ ہوسکتا ہے۔ کیونکہ خیمہ عرفات اور منیٰ کے دو تین روزوں کیلئے معلم حجاج سے فی حاجی کے حساب لیتے ہیں ورنہ غریب تو دو تین لکڑیاں زمین میں گاڑ کر اوپر کپڑا ڈالکے گذارہ کرسکتا ہے۔ اگر تین تنہا ہیں تو شغدف وشبری کی ضرورت نہیں گدھا سواری پر کرلیں سامان بہت مختصر لے جائیں۔ صرف چار روز باہر رہنا ہوگا۔ البتہ منیٰ کیلئے ضروری خیمہ کا ہونا ورنہ وہی معلم کا طریقہ ضروریات سے ہے صاحبان ثروت مکان کرایہ پر لے لیتے ہیں حج کے ایاموں میں نائب قونسل گورنمنٹ برطانیہ معہ ڈاکٹر وغیرہ مکہ شریف اور منیٰ میں آرہتے ہیں کیونکہ اگر ضرورت پڑے علاج وغیرہ یا دوسری تکلیف تو جدہ شریف میں انکا اصلی ہیڈکوارٹر ہے اور یہ مفت پھر منیٰ ومکہ شریف بھی ہفتہ تک حجاج ہندیہ کی خاطر بھی انتظام ہے۔ غیر ملکیوں واسطے کو رقم سے دوا ملیگی ویسا حکومت نجدیہ کی طرف سے بھی ڈاکٹر ہیں۔ پہلا احرام آپکا اگر عمرہ کا ہو تو وہ تو بعد طواف وسعی صفا مروہ وسر منڈانے وغیرہ کے کھل گیا ہوگا اب نئے سرے سے مقیم کی صورت میں آٹھویں تاریخ کو سویرے نہا کر حرم بیت اللہ شریف میں نیت حج کرکے احرام باندھیں طواف خانہ کعبہ وسعی صفا مروہ سے فارغ ہو کر آپ منیٰ کو مل کر چلے ہوں ہمراہیوں سے ہرگز جدا نہوں ورنہ تکلیف ہوگی اور چار روز کے بعد ہمراہی ملینگے لکھوکھا مخلوق کا کھوج لگانا مشکل ہے۔ ہاں البتہ معلم کا نام یاد ہو تو ملازمان حکومت بتانے پر ساتھ ہو کے پہونچا دینگے ظہر کی

نماز منی میں جا کر پڑھیں مکہ معظمہ سے تین کوس مشرق کی جانب مِنیٰ ہے اور پانچ نمازیں مسجد خیف میں مسنون ہیں حضور صلعم نے اسیطرح کیا ہے۔ بطور تن تنہا شغدف وغیرہ کی ضرورت نہیں کیونکہ چار پانچ یوم کے لیئے سالم اونٹ کا کرایہ ۵۰ روپیہ ہوگا اسلیئے علی الصبح طواف وسعی وغیرہ سے فارغ ہوکر پیادہ مِنیٰ کی طرف چل پڑیں بس شہر میں گدھا یا شتر والے ملجاوینگے نہایت کچھ کرایہ ہوگا اسلیئے مِنیٰ سے عرفات و واپسی مزدلفہ بعد ہ منیٰ حتیٰ کہ مکہ شریف تک جانے آنیکا آٹھ روپیہ تک ہو جائینگے خرچ کی سہولت تکلیف کی کمی مسنون طریقہ منیٰ کے متعلق ادا ورنہ شغدف والے سیدھا عرفات لے جائینگے بعض اونٹ والے منیٰ بھی رہ جاتے ہیں یہاں پانچ نمازیں مسجد میں پڑھیں حضور صلعم کے خیمہ گاہ میں جو مسجد کے صحن میں قبہ نما جگہ ہے دوگانہ پڑھیں۔

میرے حضرت مرشدنا سجادہ نشین گولڑہ شریف کے خلف الرشید حضرت قبلہ پیر غلام محی الدین شاہصاحب دام ظلہ نے اسی قبہ شریف کے اندر رہائش فرمائی تھی موقعہ پر انشاء اللہ حصہ چہارم روزنامچہ میں ذکر کیا جائیگا۔

علی الصبح روانہ ہوکر و ادائے مسجد مزدلفہ یا مشعر الحرام سے ہوکر میقات عرفات میں قبل زوال پہنچ جائیں بعد زوال داخل ہوکر مسجد نمرہ میں نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھیں۔ امام جماعت کریگا۔ اس روز پہلے ظہر کی نماز پھر عصر کی ہوگی سنت نوافل نہ پڑھی جائیگی۔ اگر میدان عرفات سے جہاں مقام ہوا ہے نمازیں ادا کر جاویں تو بہتر ہے ورنہ جسطرح پڑھی جاتی ہیں ویسی پڑھ لیویں۔ اپنے ہمراہیوں کے ہمراہ رہیں۔ اس روز نہانا سنت ہے چونکہ عرفات میں نہ کوئی خاص نماز ہے نہ جماعت صرف بعد زوال تا مغرب قیام کا نام حج ہے اسلیئے آپ استغفار تسبیح تہلیل میں مصروف رہیں۔

یہ نانویں تاریخ یوم عرفہ ہے۔ اسمیں زیادہ استغفار پڑھیں ایک بجے کے قریب ہمراہیوں کو لیکر جبل رحمت پر جاکر کھڑے ہوں پہلے زمانہ میں لوگ خطیب امام کے قرب میں جانا چاہتے تھے۔ مگر اب وہ طریقہ حکومت نجدیہ نے بند کر دیا ہے بلکہ جبل رحمت کے چڑھنے سے بھی روکتے ہیں۔ اسلیئے اپنے خیمہ میں بیٹھکر ذکر اذکار میں مصروف رہیں۔ ادعیہ وغیرہ جو معلم پڑھاتے ہیں اور پہلے خطبہ احکامات وغیرہ ہوتا تھا۔ نماز مغرب یہاں نہیں پڑھتے بلکہ بعد غروب آفتاب کوچ کرکے مغرب وعشا دونوں مزدلفہ میں پڑھنی ضروری ہیں۔ یہ خیال رکھیں کہ سلم اور اونٹوں والے اپنی سہولت کے لیئے عصر سے تیاری شروع

کردیتے ہیں ہاں اگر آپ سورج ڈوبنے سے پہلے حدود عرفات سے نکل گئے تو یہ بہتری نہیں ہے بڑا خیال رکھیں مزدلفہ میں سے نماز مغرب وعشاء سے فارغ ہوکر راتوں رات انچاس کنکریاں بقدر موٹے نخود کے چنکر تھیلے یا رومال میں باندھکر رکھو اور رات کو بھی ہوشیاری سے رہو کہ تمام رات عرفات سے قافلہ چلتا رہتا ہے۔ اور کنکریوں کیواسطے بھی ٹھیرنا ضروری علی الصبح بعد نماز فجر چلکر واپس مینا میں آجاؤ اور اپنے خیمہ میں بستر الگادو۔

مینا میں کیا کرنا چاہیئے مینا میں پہونچکر قدرے دم لیکر جو مزدلفہ سے کنکرا ٹھائے تھے اونمیں سے کنکر نکال لو اور اپنے معلم کے ہمراہ بڑے شیطان کو انگلی پر رکھکر کنکر مارو یہ دعا پڑہو رجم للشیطان الرضا الرحمن بسم اللہ اللہ اکبر کے بعد دیگرے کنکر ارو کنکر برجی پر لگنا چاہیئے یا اوسکے قریب گرے۔ پھر یہاں سے ہوکر وادی محشر یا قربانگاہ میں جاؤ بکری یا دنبہ لیکر قبلہ کی طرف مونہہ کرکے اپنے ہاتھ سے ذبح کرو ورنہ ذبح کنندگان جو مزدوری لیکر نام پوچھتے ہی کردیتے ہیں۔ گوشت ہمراہ نہ لیجاؤ کیونکہ اسہال جاری ہوجانیکا خطرہ ہے۔ ولیسا بھی تجربہ ہوا اگر گوشت دنبہ مکہ مکرمہ استعمال کیا جاوے بے ضرر ہے ہاں بکری بباعث سناء کھانے کے تکلیف دیتی ہے اسلیئے ہمارے تمام سفر حرمین میں گوشت دنبہ استعمال رہا اور تکلیف بھی نہ دی قربانی کے بعد قیامگاہ میں آکر سر منڈاؤ تب احرام کھولو پھر غسل کرو اور کپڑے بدلو۔ (بندہ محمد غوث مصنف کتاب ہذا کیطرف آپ کو حج مبارک ہو خداوند کریم قبول فرمائے آمین) اگر ہوسکے تو مسجد خیف میں نماز ظہر ادا کرکے اسی روز سوار ہوکر مکہ شریف میں آکر طواف الزیارت کرو اور اسی رات واپس مینا آجاؤ شہر میں مت رہو۔

گیارہویں تاریخ تینوں شیطانوں پر کنکر مارو اور بارہویں تاریخ بھی تینوں شیطانوں پر کنکر مارو بعد زوال تیسرے روز منی سے واپس ہوکر مکہ شریف میں پہونچ جاؤ مناسک الحج ختم ہوئے۔

زیارات مینا منی مسجد حنیف۔ مسجد نحر النبی۔ مسجد الکبش غار مرسلات۔ اور تین شیطان بھی اسجگہ ہیں۔

زیارات عرفات جبل عرفات۔ مسجد نمرہ۔ مسجد مشعر الحرام۔ مسجد ابراہیمی۔ نہر زبیدہ۔ وادی محشر وادی محصل۔

حج سے فارغ ہو کر تبرکات مکہ معظمہ خرید و اور سفر مدینہ منورہ کی تیاری کرو آپ کو یہ خبر ہو کہ سلطانی راہ سے موٹر لاری وغیرہ چلتے ہیں بقیہ راستہ کی فہرست بھی ویجاویگی خطرہ بالکل نہیں رہا جس طرح جاویں معلموں کو حق الخدمت ادا کر کے براہ جدہ مدینہ منورہ کی تیاری کرو مکہ معظمہ سے جدہ آکر تبرکات رکھو ضروری اسباب ساتھ لو۔ ورنہ معلم کے ذمہ لگا ؤ تو وہ بھی اگر آپ موٹر پر جانا چاہیں بصورت کرایہ شتر مطوف جدہ کی جگہ تک پہونچا دیویگا۔

تبرکات مکہ معظمہ

مکہ معظمہ سے مفصل ذیل تبرکات اپنے وطن کو لائیں۔

آب زمزم۔ یہ پانی ٹین کی چھوٹی ڈبیوں میں بند ہوتا ہے اکٹھا پانچ روپیہ سیلنکڑا کے حساب امسال ملی تھیں۔

سُرمہ نور۔ نہایت عمدہ خوشبودار اور ٹھنڈا چمڑے کی تھیلیوں میں بند ہوتا ہے۔ قیمت بصورت متفرق ارکی تھیلی ہے اور چھوٹی چھوٹی چند بھی ملجاتے ہیں۔

تسبیح خاک شفا عقیق البحر۔ سنگ بہود۔ سنگ مقصود۔ سنگ سلیمانی عقیق سیپ۔ استخوان ماہی و شتر کھجور کی گٹھلی۔ زیتون۔ کہربا (بیرونی ملک کی ہے) نقشہ والی وغیرہ تسبیحیں ملتی ہیں۔ حنا کی۔ غلاف کعبہ شریف کا ٹکڑا جسپر ثابت کلمہ شریف تھا سیاہ مجھ کو ملا اور زرین ایک گینی یعنی ۱۲ عہ۔ دروازہ باب السلام پر بقیمت موقع پر بھی ملتے ہیں۔ کفن زمزم سے ترکیا ہوا۔ کلمہ والا چورس روپیہ ۱۲۔ مصری قرآن مجید ترکی مصلے۔ دیبائے رومی۔ انگشتری قبلہ نما و روضہ مطہرہ۔ نقشہ جات رنگین و سادہ۔ خانہ کعبہ کا جھاڑو۔ کعبۃ اللہ کے غسل کا پانی۔ آب میزاب رحمت۔ یہ سب تبرکات ایک صندوق میں بند کر دیویں بصورت معلومہ جدہ شریف لے آویں۔

فصل نہم وطن محبوب یعنی مدینہ طیبہ کی طرف روانگی کا انتظام اور ہدایات

زہے سعادت آں بندہ کہ کرد نزول	سہ	گہے بہ بیت خدا و گہ بہ بیت رسول

مدینہ منورہ کی حاضری مستحب ہے یا واجب اسکا جواب اپنے دل سے لو کہ ماں باپ سے زیادہ شفیق پیغمبر کا ہمپر کیا حق ہے جسکی جوتیوں کے طفیل مسلمان کہلاتے اور حج و صوم و صلوٰۃ سے واقف ہوئے بڑا احسان فراموش ہے وہ شخص جو پہونچکر بھی مدینۃ الرسول کا شرف حاصل نہ کرے ایک بزرگ کا قول ہے

کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مزار مقدس اگر چوتھے آسمان پر ہوتا تو مسلمان کوشش کرتے کہ وہاں پہونچیں۔ چہ جائیکہ اسی زمین پر ہے اور مسلمان زیارت کیئے بغیر عمر گذارے۔ جس مسلمان نے دنیا میں آکر آنحضرت کی خوابگاہ پر کہ آپ اوسی جسم کے ساتھ اسمیں زندہ ہیں حاضری ندی اس پر افسوس اور جو عرب پہونچکر بھی حاضری نہ دی تو ہزاراں ہزار افسوس ایک وہ لوگ تھے جنہوں نے حج فرض کے بعد نفل حج کیلئے بھی مدینہ چھوڑنا گوارا نہ کیا کہ مبادا موت آجائے اور رحمۃ اللعالمین کی ہمسائیگی سے محروم ہو جیسے صاحب مذہب سیدنا امام مالک ابن انس رضی اللہ عنہ اور ایک ہم ہیں کہ حج فرض میں دو مہینے گذار کر وطن پہونچنے کی جلدی مچاتے ہیں کہ سفر مدینہ میں مرنہ جائیں اور ہندوستان سے باہر دفن ہونا پڑے۔ ع ببیں تفاوت رہ از کجاست تابکجا۔

شرف و بزرگی مدینہ منورہ

مدینۃ الرسول کے شرف کا کیا پوچھنا ہے جسکی گلیاں اور کوچے بھی آنکھوں کے بل چلنے کے قابل ہیں۔ ؎

صبر از درت محال بود اہل شوق را	در زانکہ در بہشت بریں رفتہ جاکنند

کہ اسمیں خلاصۂ موجودات آفتاب ہدایات محبوب رب العالمین نے تیرہ برس قیام فرمایا اور سینکڑوں صحابہ ہزاروں اقطاب و ابدال لکھوکہا اولیاء و صلحاء و شہدا مدفون ہیں۔ ایک بزرگ نے مدینہ منورہ حاضر ہوکر خوراک اسقدر کم کردی تھی کہ ضعف سے چلنا مشکل پڑگیا۔ خدام نے عرض کیا کہ اتنا مجاہدہ نہ فرمایئے تو رد کر کہا کہ جتنا کھاؤنگا اسیقدر زیادہ بول و براز ہوگا اور مجھے شرم آتی ہے کہ جس زمین پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں پڑے اوسکو اپنی نجاست سے گندہ بناؤں جو اہل دل ہیں اس شہر کے گرد و غبار میں عطر و مشک سے زیادہ خوشبو سونگھائی دیتی اور یہاں کے ہر مکان کی دیوار سے انوار و تجلیات کے مینھ برستے نظر آتے ہیں لہذا اس موقع پر بہتر معلوم ہوتا ہے کہ حضور غریب نواز قبلہ عالم سجادہ نشین گولڑہ شریف نے جو نعت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے شان معظم میں تصنیف فرمائی ہے برادران کی خدمت پیش کروں تاکہ ثواب دارینی کا حصہ لیویں۔

نعت شریف حضور سرور کائنات مفخر موجودات صلعم مصنفہ حاجی الحرمین الشریفین حضرت قبلہ عالم مرشدنا سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ برکاتہم

اج سک مترا ندی ودھیری اے
نوں لوں وچ شوق چنگیری اے
الطیفؔ[1] سرے من طلعتہ
فسکرت ھنا من نظرتہ
مکھ چانند بدرشعشانی اے
کالی زلف تے اکھ مستانی اے
دوابرو قوس مثال دسن
لباں سُرخ اکھاں کے لعل یمن
اس صُورت نوں میں جان آکھاں
جیو آکھاں تاں ربدی شان آکھاں
ایہ صُورت ہے بے صُورت تھیں
بے رنگ دسے اس مورت تھیں
دستے صُورت رہ بے صُورت دا
پرکم ناھیں بے سو جھت دا
ایہا صُورت شالہ پیش نظر
وچ قبر تے پُل تھیں جد ہوسی گذر
یُعْطِیْكَ رَبُّكَ داس تاں
لجپال کریسی پاس اساں
لاہو مکھہ توں مخطط بُرد یمن۔

کیوں دلڑی اوداس گھنیری اے
اج نیناں لایاں کیوں جھڑیاں
والشمس و نیل نے من وفرتہ
نیناں دیاں فوجاں سرچڑھیاں
متھے چمکے لاٹ نورانی اے
مخمور اکھیں ہن مدھ بھریاں
جیں توں نازک مژہ دے تیر چھپٹن
چٹے دند ہوتی دیاں ہن لڑیاں
جاناں کے جان جہان آکھاں
جس شان توں شاناں سبھ بنیاں
بے صُورت ظاہر صُورت تھیں
وچ وحدت پھٹیاں جد گھڑیاں
توبہ راہ کہ عین حقیقت دا
کئی ورلیاں ہوتی لے تریاں
رہے وقت نزع تے روز حشر
سبھ کھولیاں تھیں تدکھریاں
فترضی تھیں پوری آس اساں
والشفع تشفع صحیح پڑھیاں
من بھانوری جھلک وکھا وسجن

[1] گیارہویں شریف عرس حضرت غوث الاعظم صاحب علیہ الرحمۃ پر جب بیچ گولڑہ شریف رات کے وقت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ مولوی محمد علی حیدرآبادی قوال نے اس بیت الطیف الخ کا معنے دریافت کیا صاحبزادہ صاحب نے مولوی غلام محمد صاحب گھوٹوی سے کہا انہوں نے جواب دیا کہ جو حضرت قبلہ عالم نے معنے فرمایا ہے وہی بتاؤں ہر ایک شخص اپنی خواہش کی جواب دیا حضرت صاحب دام مجدہٗ نے یوں فرمایا امروز رات کو جو خواب خیال میں رات کا ہوا تو حضور غریب نواز صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل مبارک نورانی دکھائی دی جس کی زلفیں سیاہ خوشبوناک تر جس سے قطرے گرتے ہوئے دیکھتے ہی میری کو سکر یعنی مدہوشی لاحق ہوئی۔ مصنف عفی عنہ ۱۲

او ہے مٹھیاں گالھیں الاؤ مٹھن
جو مجرمے تھیں مسجد آؤ ڈھولن
دو جگ اکھیں رہ دا فرش کرن
انھاں سکدیاں تے کرلاندیاں تے
اتنے بردیاں ہفت وکاندیاں تے
سُبْحَانَ اللہ مَا اَجْمَلَکَ

جو صفرا وادی کھڑ سنیاں
نوری جھاتدے کارن سارے سکن
سبہ انس ملک حوراں پریاں
سو وادی صدقے جاندیاں تے
نیناں دیاں فوجاں سر چڑھیاں
مَا اَحْسَنَکَ مَا اَکْمَلَکَ

کتھے مہر علیؒ کتھے تیری ثنا
گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

علماء کرام کا اسمیں اختلاف ہوا ہے کہ اول مدینہ منورہ حاضر ہو اور پھر مکہ معظمہ جائے یا اول مکہ معظمہ میں حج سے فارغ ہو اور پھر بیت الرسول کی حاضری دے میں کہتا ہوں کہ دونو فریق اپنے خیال میں حق پر ہیں جنہوں نے اول مدینہ منورہ کی حاضری کو مناسب کہا ہے انکا مطلب یہ ہے کہ حج کیلئے بھی اپنے ہادی کا وسیلہ پکڑنا چاہیئے کہ قبولیت کی امید قوی ہو اور جنہوں نے اول حج کو مناسب کہا ہے انکا مقصود یہ ہے کہ اول حج کرکے گناہوں سے پاک ہو کر جائے اور پھر آستانہ رسول اللہ پر حاضری ہو اور تطبیق کی احوط صورت یہ ہے کہ حج فرض ہو تو اول مکہ مکرمہ آئے اور پھر مدینہ منورہ جائے نیز حسن ادب یہ ہے کہ مدینہ منورہ سے ہو کر گذرنا ہو تو اول زیارت کرے اور پھر حج اور اگر راستہ میں مدینہ منورہ نہ پڑے تو پہلے حج کرے اور پھر مدینہ منورہ حاضر ہو اور حج کے مہینے شروع ہونیسے قبل سفر حج فرض میں بھی اختیار ہے کہ پہلے حج کرے یا زیارت۔

مدینہ منورہ کا سفر کے ہدایات

مدینہ منورہ کا راستہ پہلے خطرناک تھا بلکہ شریف حسین صاحب کے آخری زمانہ میں تو بدوی قبائل راستہ والے اسقدر حاوی ہو گئے تھے کہ قافلہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو روک لیتے اور جب تک حاجیوں سے دل کھولکر

حضرت صاحبزادہ صاحب کی مجلس میں مولوی غلام محمد گھوٹوی نے بیان کیا کہ حضور غریب نواز کی خدمت میں نے اسی بیت کا مطلب دریافت کیا فرمایا جسوقت میں کہ شریف سے قافلہ کیسا تھ مدینہ منورہ جارہا تھا نماز ظہر کا وقت ہو گیا فرض میں نے ادا کرلئے اور قافلہ کیوجہ سے پڑھنیکا ڈر سنتوں کے متعلق دل میں خیال دوڑایا آخر پڑھ لینا تجھی دیسوقت حضور غریب نواز صلے اللہ علیہ وسلم بجسدہٖ تشریف فرما کر السلام علیکم مسرور فرمایا اور نیز فرمایا اگر تو میرے سنتوں کی پاسداری نہ کریگا پھر کون کریگا یہ اس موقعہ کے لحاظ پر کہنا ہے ۱۲ مصنف عفی عنہ

پوری رقم نہ لیتے آگے راستہ نہ دیتے تھے اور کبھی ضد پر آتے تو قافلہ کو واپس ہونیپر مجبور کرتے کہ زائرین آستانہ پیغمبر صلعم کے قریب پہونچکر ترستی آنکھوں اور حسرت بھرے دل لیکر بے نیل مرام لوٹ آتے تھے اب حکومت نجدیہ نے تمام راستوں میں اتنا امن وامان قائم کردیا ہے کہ تنہا شخص پاپیادہ سونا اچھالتا ہوا پہاڑی دروں میں جاتا ہے اور کوئی آدم آنکھ اٹھاکر بھی اس کو نہیں دیکھتا۔ پہاڑی راستوں بالخصوص عرب کے سنگستان میں وحشی وآزاد بدوی قبائل پر اتنا رعب ایسا حیرت بخش ہے جسکی نظیر صفحہ عالم پر بڑی سے بڑی سلطنت میں بھی نہیں ملسکتی کہ جن لوگوں کا پیشہ دوسال پہلے ڈاکہ زنی تھا آج وہی مسافروں کے ذمہ دار محافظ ہیں کہ کسی مسافر کی کسی جنگل میں نمک مرچ کی تھیلی بھی گرجائے تو بستی کا شیخ جسکے علاقہ میں وہ جنگل پڑتا ہے حقیر تھیلی کو اور تھیلی اٹھانیوالے بدو کو حکومت میں لاحاضر کرتا ہے نیز جس راستہ میں بدوؤں کے اندیشہ سے ریلوے پٹڑی نہ بچھ سکی اب اسپر موٹریں اور لاریاں چلتی ہیں چوبیس گھنٹہ میں عموما جدہ سے مدینہ منورہ پہونچ جاتی ہیں کبھی موٹر خراب ہوئی تو راستے میں پڑاؤ کردیتی اور جہاں بگڑتی ہے وہیں بسیرا ڈالدیتی ہے۔ جنگل میں سواری اور سواریوں کو پریشان دیکھکر بستی کا شیخ آتا اور اطمینان دلاتا ہے کہ خوف نہ کرو جان اور مال ہر طرح محفوظ ہے اور میرے قابل کار خدمت ہو تو میں حاضر ہوں (مگر یہ سب کچھ اس ظلم کی برکت ہے جو قبضہ کرتی ہی ناجائز طریقہ پر حکومت نجدیہ نے اہل عرب پر کیا ہے العیاذ باللہ شرفایان عرب کو ظالموں کے آگے ذرہ سکت نہیں رہی۔ ظلم کے آگے زاری والا معاملہ ہے۔ سلاطین ترک کوئی کم طاقت کے بادشاہ نہ تھے بلکہ شاہنشاہ تھے سلطان المعظم کے لقب سے ممتاز جب سنہ ۱۲۲۱ھ میں وہابیوں نے مکہ شریف پر قبضہ کیا تو بارگاہ قسطنطنیہ سے ایک گورنر مصر کو ایما ہوا بس کیا تھا انکا انجر پنجر تار عنکبوت کی طرح توڑ پھینک دیا اور ہیک بینی دو گوش جو بچے چلتے بنے جنکو جگہ نہ ملتی تھی اور خاصکر مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ کے ہمسایگان سمجھکر ان بدوؤں پردہ لطف اور چشم پوشی فرماتے تھے کہ جوار رسول صلعم میں رہنے والے ہیں خاصکر حرم مقدس میں کشت خون نہ کی جائے۔ میں نے اسواسطے بیان کیا کہ بعض میرے برادر سلطنت ترکیہ اور نجدیہ کا مقابلہ کرکے ترک پر معترض ہوکے ڈینگ مارتے ہیں اگر من وعن حال حکومت بیان کیا جاوے اور اسکے آثار بچشم خود دیکھیں تو لاحول پڑھتے دم نہ لیویں انشاء اللہ آگے حالات حکومت ہی بیان کیا جاویگا اچھا بیرونی لوگ تھے واقعی جیسے تھے مگر اندرونی شہری

حصہ عرب کو دیکھو کہ روتے روتے بس نہ کر بیٹھے خیر آمدم برسر مطلب) حکومت نے شیوخ پر علاقے تقسیم کر دیئے ہیں کہ اپنے اپنے علاقہ میں مسافروں کی ہر قسم کی حفاظت کے وہ ذمہ دار ہیں اسلئے مکہ اور جدہ اور ینبوع جہاں سے حجاج مدینہ منورہ جایا کرتے تھے تینوں راستے بالکل صاف اور بے خطر ہیں۔ البتہ موٹر مکہ سے اسوقت صرف براہ جدہ مدینہ عالیہ کو جاتی ہے گر امسال ینبع سے بھی جانیکی خبر ہے بہر حال زائرین کو اختیار ہے کہ اونٹ پر سوار ہو کر مدینہ جائیں یا موٹر سے موٹر کا کرایہ آمدرفت امسال ۱۳ گینی اول تھا یعنے ۱۲ عہ فی گینی کے حساب پر گھٹتا بڑھتا رہتا ہے مدینہ عالیہ میں ۱۱ گینی والے بھی ملاقی ہوئے یہ تو موسمی بعدہ دو گینی تک ہو جاتا ہے گر یہ خیال فرمالیویں کہ جو کچھ موٹر والے کرایہ لیویں یعنے ایام حج میں جو ہر ہفتہ ہر ایک کرایہ سواری کا نرخ بدلتا رہتا تو ۲ گینی فی حاجی حکومت لیتی ہے بقیہ موٹر والونکا حق ہے۔ البتہ حرمین مقدسین کی رعایا اس ٹکس سے مستثنے ہے۔ موٹروں کی کئی کمپنیاں ہیں جنکے دفتر مکہ اور جدہ اور مدینہ منورہ میں ہیں۔ مطوف کی معرفت کرایہ انکے حوالہ کردو اور موٹر چھوٹنے کا جو وقت بتایا جائے اس سے گھنٹہ بھر قبل وہاں آجاؤ اسباب چونکہ موٹر میں بہت کم رکھ سکتے ہو اسلئے مکہ سے جدہ آؤ اور یہاں سے دو وقت کا کھانا پکوا کر ساتھ رکھلو منزلوں پر بھی انتظام ہوتا ہے۔

اور اونٹ پر جانا چاہو تو تقریباً پانچ گینی فی کس دینا ہوگا گھٹتا بڑھتا بھی رہتا ہے۔ حج کے بعد اول جدہ کا راستہ کھولا جاتا ہے اور موٹر و شتر سب جدہ کی آمدرفت میں لگجاتے ہیں کہ واپسی کے جہاز بندر جدہ پر طیار کھڑے ہوتے ہیں جب جہاز چھوٹ لیتے ہیں تو آخری ذالحج میں مدینہ کا قافلہ طیار ہوتا اور موٹر اونٹ سب اوس راستہ پر چل پڑتے ہیں۔ گر امسال معاملہ برعکس رہا پہلے مدینہ کے سفر والوں کو اجازت ملی ۱۵ ذالحج کے اندر موٹر چل پڑے۔ کرایہ خواہ شتر کا ہو یا موٹر کا نقد گینی انگریزی سے لیا جائیگا اور حکومت کی اجازت کے بعد قافلہ روانہ ہوگا موٹر لاریاں بھی اکثر حصہ اکٹھی ہو کے روانہ ہوتی ہیں۔ قافلہ شتران کے لئے تین راستے ہیں۔

تفصیل راستہائے قافلہ شتری

اول سلطانی راستہ جسکی گیارہ منزلیں ہیں اور بیچ میں رابق پر آرام لینے کے لئے قافلہ دو دن ٹھیرتا ہے اسلئے بارھویں دن مدینہ منورہ پہونچتے ہیں۔ قافلہ کا پڑاؤ اسیجگہ ہوتا ہے جہاں پانی کا کنواں ہو کہ اونٹوں اور مسافروں کو سیراب کرسکے۔ اسلئے اگر قافلہ بڑا ہوتا ہے تو اسکے دو حصے کئے جاتے ہیں

اور آگے پیچھے روانہ ہوتے ہیں آدھا قافلہ آج اترا اور اسیجگہ پر دوسرا آدھا کل کو۔ نیز پڑاؤ کیلئے جگہ کا تعین لازمی نہیں ہے اول تو پہاڑی راستہ ہے اور ایک پہاڑی کا پھیر دیدیا جائے تو میلوں تک راستہ بدلجاتا ہے اور پھر راستہ میں جو بستی کنوئیں والی پڑتی ہے وہاں پڑاؤ ہوجاتا ہے دوم عام پڑاؤ سے میل دو میل آگے پیچھے بھی وقت کی گنجائش دیکھکر پڑاؤ ڈالدیتے ہیں اور اس بنا پر اکثر حجاج منازل میں اختلاف کرتے ہیں کہ ایک کہتا ہے فلاں فلاں جگہ پڑاؤ ہے اور دوسرا کہتا ہے نہیں بلکہ فلاں فلاں جگہ بالعموم سلطانی راستہ کے پڑاؤ ترتیب وار یہ ہیں کہ سے براہ تنعیم چلکر پہلی منزل وادی فاطمہ کہ سے ۸ کوس دوسری منزل بیر البناشہ وادی فاطمہ سے ۸ کوس۔ تیسری منزل خلیص ۱۶ کوس۔ چوتھا پڑاؤ بیر عبدالرحمن ۱۳ کوس۔ پانچواں پڑاؤ رابق ۱۴ کوس۔ چھٹا پڑاؤ مستورہ ۱۱ کوس۔ ساتواں پڑاؤ بیر شیخ ۱۲ کوس۔ آٹھواں پڑاؤ بیر عبداللہ ۷ کوس۔ نانواں پڑاؤ بیر خلیس ۱۷ کوس۔ دسواں پڑاؤ عارہ ۸ کوس گیارھویں منزل عارسے مدینہ منورہ ۱۸ کوس کبھی چوتھا پڑاؤ بیر عبدالرحمن کی بجائے قدیمہ پر ہوتا ہے اور رابق سے چلکر پڑاؤ بدلیں تو چھٹا پڑاؤ مستورہ۔ ساتواں بیر الشیخ۔ آٹھواں بیر حصانی، نواں حمرا دسواں بیر عباس۔ گیارھواں بیر علی اور بارھواں مدینہ منورہ اور کبھی زیادہ چلیں تو حمرا کی جگہ ۳ کوس آگے نواں پڑاؤ خیف میں عاشق رسول عبدالرحیم برعی کے مزار پر پڑاؤ ڈالتے اور دسواں پڑاؤ بیر درویش پر کرکے گیارھویں منزل مدینہ منورہ کو بنالیتے ہیں۔

دوسرا راستہ جدہ ہے کہ بحیرہ یا حدہ پڑاؤ کرکے دوسرے دن جدہ اور یہاں دو دن قیام کیبعد پہلی منزل ذہبان اور پھر قدیمہ کہ آگے سلطانی راستہ سے متحد ہوجائیگا۔

تیسرا راستہ ینبوع کا ہے کہ مکہ معظمہ سے جدہ آکر مصری جہاز میں جو ہر ہفتہ چھوٹتا ہے یا کسی دوسرے جہاز میں جو موسم پر چھوڑ دیا جاتا ہے براہ سمندر ینبوع بندر پر اتریں۔ کرایہ جہاز عموماً فی کس پانچ روپیہ ہے اور پورے ۲۴ گھنٹہ کا راستہ ہے کہ جسوقت جہاز جدہ سے لنگر اوٹھائیگا اگلے روز اوسیوقت ینبوع پر کنارہ کے قریب لنگر ڈالیگا اور کشتی کے ذریعہ جسکا کرایہ ۲ر فی کس ہے پختہ پلیٹ فارم پر اوترو گے یہاں ار فیکس یومیہ کے حساب سے کرایہ پر مکان لیکر رہنا پڑیگا اور جب قافلہ تیار ہو یا کسی معتبر دکاندار کی معرفت روانگی قرار پاجائے تو ینبوع سے چلکر چھٹے دن مدینہ منورہ پہونچ جاؤگے پہلی منزل لمبی ہے جو کامل ۱۸ گھنٹہ مین طے ہوتی ہے اسکے لئے پانی کا انتظام ینبوع سے

کرنا چاہیئے جبل احمر پر پڑاؤ ہوگا اور دوسرا پڑاؤ بیر سعید تیسرا حمراء اور یہاں سلطانی راستہ ملجائیگا
جسکی منزلیں معلوم ہوچکیں کبھی حمراء سے چلکر چوتھا پڑاؤ بیر الماشی پر اور پانچواں بیر درویش پر کرکے
چھٹا پڑاؤ مدینہ منورہ میں ہوجاتا ہے پانی لکڑی ہر پڑاؤ پر عمدہ اور بآسانی ملتا ہے البتہ ینبوع میں
پانی خراب ہے اور بدقت ملتا ہے مچھر بھی بڑے اور بکثرت ہیں اس راستہ سے جانے میں مسافت
کم ہے اور سفر بھی متفرق کہ درمیان میں آرام ملتا جاتا ہے مسلسل بارہ دن کا سفر نہیں ہے مگر جدہ میں
جہاز کا اور ینبوع میں قافلہ یا سواری بہم پہونچنے کا انتظار مدت کو زیادہ کردیتا ہے ایک راستہ یہ بھی
ہے کہ جدہ سے بغلہ یعنی بادبانی بڑی کشتی پر جو مال کی آمد برآمد کیلئے بکثرت آتی جاتی ہیں ڈیڑھ دو روپیہ
فیکس کرایہ دیکر رابق آجاؤ اور وہاں سے سواری کا شیخ رابق کی معرفت انتظام کرکے مدینہ چلے جاؤ
صرف مدینہ پہونچانیکا یکطرفہ کرایہ بھی ہوسکتا ہے مگر واپسی کے کرایہ سے صرف بیس بائیس روپیہ کم ہوگا
مگر اطمینان سے جتنا چاہو گے ٹھیر سکوگے ورنہ تین چار دن سے زیادہ قیام شتر والے نہ کرنے دینگے
واپسی کے لیئے مدینہ سے اونٹ کا انتظام مزدور دیگا اور کرایہ بیس بائیس روپیہ سے زیادہ نہ ہوگا۔
غرض جب حکومت کی طرف سے روانگی قافلہ کی تاریخ کا اعلان ہو تو پہلے اپنے شغدف کو دیکھو اگر قابل
مرمت ہو تو اسکی اصلاح کراؤ یا نیا خریدو اس سفر میں شبری یا پیٹھ کی سواری تکلیف دیگی اور شغدف
بھی مضبوط ہونا چاہیئے تاکہ آتے جاتے چوبیس دن کی مسافت میں کھولنے یا باندھنے کا تحمل کرتے
پھر جدہ و مکہ کے راستہ کیطرح اوپر کمبل ودری اور کروٹوں میں تھیلے خوب مضبوط باندھو۔ مکہ سے
ایک چمڑہ کا مشکیزہ خرید لو جو ڈھائی تین روپیہ میں ملجائیگا۔ مگر کئی دن قبل اسمیں پانی بھر کر امتحان
کرلو کہ ٹپکتا تو نہیں پھونک مار کر ہوا بھرنے سے امتحان کو کافی نہ سمجھو پھر اوسکو تیل دیکر چلنے سے
قبل استعمال کرتے رہو کہ نرم ہوجائے پارچہ کا ایک پاخانہ خواہ کرایہ پر یا قیمتہً لیلو اور کھانیکا سامان
پندرہ دن کیلئے لیلو۔ گھی ایک ٹین کے مضبوط ڈبہ میں بھرکر شغدف کے گوشہ میں مضبوط رسی سے
سی دو دیا سلائی کا بکس اور دو چار موم کی بتیاں پاس رکھو جب منزل پر پہونچو تو اونٹ سے
اوترکر اپنا شغدف احتیاط کے ساتھ کھلواکر اونٹ سے خود اوتراؤ پھر بدؤوں کی اعانت لیکر اپنی
جماعت کے سارے شغدفوں کو ایکدوسرے سے ملاکر اسطرح لگوالو کہ دائرہ بن جاوے اور ایک جانب
آنے جانے کو کچھ راستہ رہجائے بیچ میں اسباب کی بوریاں رکھدو اور شغدفوں کے متصل مناسب

جگہ دیکھکر پاخانہ گارڈو اکثر راحت کے خیال سے مطوف کا ایک مبھی اپنے حاجیوں کے ساتھ جاتا ہے اور مشعل وتیل کا انتظام کرتا ہے جسکے مصارف حاجیوں پر حصہ رسد پڑجاتے ہیں وہ بیچ میں مشعل روشن کر دیگا۔ اگر ایسا نہ ہو تو مشعل اور ایک ڈبہ مٹی کے تیل کا خود ساتھ لو اگر مستورات ہوں تو انکا شغدف بیچ میں رکھو اور شغدف کے سامنے دری وغیرہ کا فرش کر لو پھر اپنے بدو سے لکڑی اور پانی منگا ؤ یا جو بدو لکڑی پانی بیچتے ہوئے آئیں ان سے خرید لو پہلے دن قافلہ مکہ سے چلکر شہداء میں ٹھیریگا جو مکہ سے ایک میل ہے اور اسکا نام تبریزہے اور یہ اس مصلحت سے ہے کہ قافلہ کی ترتیب ہو جائے اور بھولی بسری چیز لائی جاسکے ہر مسافر کو اپنا جمال اور جمال کو اپنا حاجی معلوم ہو جائے اور بارہ دن کے لمبے سفر کی صورت مشاہدہ میں آسکے ایک شب کے بعد یہاں سے قافلہ چلیگا اور آپ کے مطوف و رفقاء آپ کو یہیں سے رخصت کرینگے کہ یہ محض نمونہ تھا اور سفر مدینہ آج سے شروع ہوتا ہے راستہ بھر شتربان یعنے جمال کو خوش رکھو کہ اسی سے سابقہ پڑتا ہے کھانا اوسکو ساتھ بٹھلا کر کھلاؤ اور ہر منزل پر قدرے چاء اُسکو دیتے رہو۔ اس پر بھی اگر آپ کو تکلیف پہونچائے تو اسکے سردار سے جسکو مقوم کہتے ہیں اوسکی شکایت کرو کہ ہر تیس چالیس جمالیں کا ایک مقوم ہوتا ہے جو اپنی اونٹنی پر سوار قافلہ کے ساتھ چلتا ہے یہ سب بدو اسکے ماتحت ہوتے ہیں عرب کے بدوی قبائل کی ریاست وجائیداد یہی اونٹ ہیں جنکے کرایہ کی آمدنی پر انکا گذران ہے پس جسکے پاس دس بارہ اونٹ ہوتے ہیں وہ ہر اونٹ پر اپنے غلام یا اجیر کو جمال بناکر کرایہ کیلئے مکہ شریف بھیجدیتا ہے اور اپنے خاندان کے کسی شخص کو سارے قبیلہ کے اونٹوں کا مقوم بنادیتے ہیں مطوف اور حکومت سے معاملہ کرنا مقوم کا کام ہے اور یہی ہر مطوف کو اوسکی ضرورت کے موافق اونٹ تقسیم کرتا اور جس محلہ میں جس مکان کا مطوف پتہ دیتا ہے جمالوں اور اونٹوں کو ہر وقت پر پہونچا دیتا ہے۔ حکومت اپنے اطمینان کیلئے ہر قبیلہ کے شیخ کا بیٹا یا اور کوئی قریبی رشتہ دار کو اپنے پاس رکھ لیتی ہے جسکو رہینہ کہتے ہیں اور جب تک قافلہ بخیریت واپس نہ آجائے اسکو نظر بند رکھا جاتا ہے مگر اب حکومت کا رعب سارے عرب میں ہر چھوٹے بڑے قبیلہ پر اتنا بیٹھگیا ہے کہ نہ رہینہ کی ضرورت ہے اور نہ دوسری طرح اطمینان کی ہر بدو کتنا ہی دور کیوں نہ رہتا ہو لرزتا اور کانپتا ہے بلکہ پڑاؤ پر جو بدو لکڑی پانی یا گھی ولیمون وغیرہ بیچنے آتے ہیں وہ اس ڈر سے قافلہ کے اندر قدم نہیں رکھتے کہ مبادا کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے اور وہ اپنے سر نہ چپک جائے بھی خوف مقوم اور جمال پر طاری

اسلئے حاجی کو کسی قسم کی تکلیف ہو تو فوراً دور کردی جاتی ہے ہاں عربی زبان کا جاننا بالخصوص بدوانی محاورہ کی گفتگو پر قادر ہونا بہت کام دیتا ہے کہ بدو بجز اوسکے کوئی زبان نہیں سمجھتے (چنانچہ میرے اخی شاہ صاحب بوقت بولنے کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انکی مادری زبان ہے) منزل حمرائ کے قریب وادی صفراء ہے جہاں کی حنا مشہور ہے کہ بہت رنگ دیتی ہے یہ وادی صفراء وہی زبدہ ہے جہاں حضرت ابوذر رضی صحابی نے آبادی چھوڑ کر زاہدانہ قیام کیا اور انتقال فرمایا تھا یہیں انکا مزار ہے اسکے قریب ایک بستی ہے جسکا نام بلسان ہے اور روغن بلسان جو زخم اور ناسور کیلئے اکسیر ہے خالص اور ارزاں ملسکتا ہے کہ بدو کپیوں میں بھرکر فروخت کیلئے لے آتے ہیں چونکہ یہاں بلسان کی درخت بکثرت ہیں اسلئے بستی کا نام بلسان ہوگیا۔ روغن بلسان درخت کا مُد ہے جو موسم میں درخت کو کچونے پچھنے سے ٹپکتا ہے اور ان ہانڈیوں میں جو درخت سے باندھ دیجاتی ہیں جمع ہو جاتا ہے مٹی کے تیل سے جلنے والا چولہا اس سفر میں بہت آرام دیتا ہے مشعل کیلئے جو تیل خریدا جائے اسکے ساتھ اسکے لئے بھی گویا تیل رکھ لیا جائے۔ اکثر پڑاؤ پر کھجور۔ مرغی۔ انڈے۔ گوشت۔ چاول مصری۔ آٹا۔ گھی۔ مٹی کا تیل دستیاب ہو جاتا ہے۔

عبادات کی پابندی

اس سفر میں ہر امر کے اندر اتباع سنت کا خیال رکھو بالخصوص نماز کی پابندی کا زیادہ رکھو کہ جہاں جارہے ہو وہاں کی حاضری کا ادب یہی ہے نیز ہر وقت پاک اور با وضو رہو اور درود شریف بکثرت پڑھو منزل پر پہونچنے اور روانہ ہونیکے وقت ذرا گھبراہٹ کے ہوتے ہیں مگر ہمت سے کام لو چلتے وقت شغدف میں اسباب رکھکر اچھی طرح دیکھ لو کہ کوئی چیز رہ تو نہیں گئی۔ اونٹ پر پھرتی کے ساتھ چڑھنا اور نیچے کودپڑنا جنکو آتا ہے وہ اس سفر میں بہت آرام پاتے ہیں۔ عرب کے اونٹ پست قد اور سدھے ہوئے ہوتے ہیں جب سوار اسکی گردن پر ہاتھ مارتا ہے تو وہ گردن جھکا لیتا ہے فوراً اوسپر سیدھا قدم رکھتے ہی وہ گردن اونچی کرلیگا اور پھر سوار خود بخود شغدف کے قریب پہونچ جائیگا۔ اب شغدف پکڑ کر اندر چلے جاؤ اور جب اترو تو اپنے ردیف کو اسکی کمر پر بٹھا دو ورنہ ضرور دوسرا پلہ جھک کر شغدف کو گرادیگا۔ مستورات اور ضعفاء کے لئے مکہ معظمہ سے ایک سیڑھی لینی چاہیئے (جسکو سلم کہتے ہیں) جو روپیہ بارہ آنہ میں ملیگی اسکو اونٹ کی گردن پر ٹیک کر نیچے سے دوسری جانب ہاتھ نکال لو اور

اسکا ڈنڈا ہاتھ میں تھام لو کہ اونٹ کے گردن ہلانے سے سیڑھی گر نہ پڑے اور جب تک سواریاں اطمینان سے اوتر یا چڑھ نہ جائیں ہاتھ نہ ہٹاؤ پڑاؤ پر پہونچنے سے کچھ قبل اوتر جانا اور چلنے کے بعد تھوڑی دور پیدل چلکر سوار ہونا بہت مناسب ہے۔ کہ ایسا کرنے سے کوئی چیز پڑاؤ پر ضائع نہ ہوگی۔ منزل سے چلو تو بچا ہوا پانی مشکیزہ میں بھر کر احتیاط سے رکھو کہ وضو وغیرہ کے کام آئیگا۔ نماز کا وقت ہونیپر عموماً قافلہ روک لیا جاتا ہے کہ حجاج فرض ادا کرلیں۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو تو پانی کا لوٹا لیکر اونٹ سے نیچے اوتر آؤ اور لپک کر اپنے اونٹ سے دو سو قدم آگے نکل لو کہ اطمینان سے وضو کرسکو۔ جب تمہارا وضو ختم ہوگا تو چلتے قافلہ میں تمہارا اونٹ تم تک پہونچ جائیگا پھر لپک کر دو سو قدم آگے پہونچکر قبلہ نما سے سمت دیکھکر قصر نماز مختصر پڑھو۔ یہاں تمکو قدر معلوم ہوگی کہ نماز کی رکعات میں تخفیف کردینا حق تعالیٰ کا کتنا بڑا احسان ہے سلام پھیرو گے تو تمہاری سواری تمہارے قریب ہوگی کچھ پیچھے ہو تو انتظار کرو اور آگے ہو تو دوڑ کر سوار ہوجاؤ اگر ایسے وقت اونٹ سے اُترو کہ ظہر کا وقت قریب ختم ہو تو ظہر کی نماز پڑھو اور پھر اول وقت میں اسی وضو سے عصر کی نماز پڑھ لو کہ سفر میں اسطرح دو نمازوں کا جمع کرنا حنفیہ کے نزدیک بھی درست بہتر ہے۔ اسطرح نماز بھی وقت پر ہوگی اور بار بار اُترنا چڑھنا نہ پڑیگا۔ اپنے شغدف پر کوئی علامت ایسی ضرور کردو کہ دور سے پہچان سکو۔ مثلاً ایک لکڑی پر کوئی کپڑا رنگین قسم کا لپیٹ کر شغدف کے ڈنڈے میں اونچا باندھ دو کہ دور سے نظر آتا ہے۔ مکہ سے چلتے وقت بھُنے ہوئے چنے ۔منقی۔ بسکٹ۔ یا کھجوریں وغیرہ تھیلے میں بھر کر شغدف میں پاس رکھلو کہ جب راستہ میں بھوک لگے تو کھا کر پانی پی سکو کچھ کچر ایعنے بھانج بھی ساتھ رکھو کہ بعض جگہ روپیہ بھنانے میں دقت ہوتی ہے۔ منزل مستورہ پر پانی خراب ہے اور وہ بھی گراں اسلئے پہلی منزل سے پانی ساتھ لے لو تو بہتر ہے۔ ہاں حمرا، وصفرا، وخیف میں نہر جاری ہے جسکا پانی شیرین اور ہاضم ہے خود بھی لے آنا آسان اور ارکو مشکیزہ خرید تا بھی ممکن مدینہ منورہ سے باہر تمہارے مزدلے تمہارا استقبال کرینگے اور جو کام کہ کے مطوفین نے زیادہ یہاں مزدیں دینگے انکے ساتھ خلق و محبت سے پیش آؤ کہ بڑی سرکار کے پڑوسی اور تمکو آستانہ محمدیہ پر پہونچانیکا واسطہ ہیں یہاں کے باشندوں میں خلق و ہمدردی اور مسکنت اتنی ہے کہ دنیا بھر میں نہیں اور سکے ساتھ تواضع و محبت و انکسار و صبر و قناعت اور مہمان نوازی حد سے زیادہ ہے۔ معلمین مکہ شریف کیمتعلق

تو حکومت کا انتظام پختہ کیونکہ وہ اونہیں حصہ دار ہے اور آپ کو مقررہ فیس دیتے ہوئے ضروری گردن جھکانی پڑیگی کہ چارہ نہیں حجاج کے تعلقات سب اونہیں سے وابستہ ہیں اور یہاں مدینہ منورہ کے مزورین محض آپکی شفقت اور ایثار للہ کے محتاج ورنہ حکومت کی طرف سے انکے حقوق کی کوئی نگہداشت نہیں کی گئی۔ میرے خیال میں بباعث حضور صلعم کے درباری ہونیکے حتی الوسع یہ لوگ خیرات کے بہت مستحق ہیں لوگ عام طور ان کی رعایت بہت کرتے ہیں اور ہونا بھی ایسا چاہیئے مدینہ عالیہ میں مکان بھی ارزاں ملتے ہیں۔ حرم شریف کے قریب مکان لینگے تو حاضری میں سہولت ہوگی اور چار پانچ نفر کی رہایش کے قابل مکان ایک ماہ تک کی سکونت کیلئے دس پندرہ روپیہ میں ملجائیگا یہاں بھوپال وبہاولپور وغیرہ اسلامی ریاستوں اور نیز ذوساکی وقف کردہ رباطین بھی بکثرت ہیں جنہیں مساکین بلاکرایہ قیام کرتے ہیں مگر آجکل محافظین رباط کچھ اس قسم کے بن گئے ہیں کہ اکثر حصہ مکان اپنی ضروریات میں منتقل کرلیتے ہیں ہاں اگر کوئی اونکے عزیز یا حکام وقت ریاستی کی سفارش لے جاوے یا خود واقفیت رکھتا ہو تو طوعاً کرہاً کام بن جاویگا میرے خیال اور تجربہ میں یہ بات بہت عمدہ ہے کہ اگر آپ کو آستانہ نبویہ کے قریب جو مدرسہ رباط عجم ہے اوسمیں رہایش کی صورت حاصل ہوجاوے تو بہتر ہے کیونکہ عام طور ہندی مہاجر رہتے ہیں خاصکر عبداللہ خانصاحب ومیاں حبیب اللہ صاحب لانگری ساکن ضلع مظفرگڑھ وڈیرہ غازیخان بڑے خلیق ملنسار ہیں حتی الوسع انکی رہایش کی صورت نکال دینگے اور آپ کی ضروریات بھی انجام دیتے رہینگے بالکل بے طمع ہیں مگر آپ کو اونکی بباعث مہاجر دیار وطن اور ہمسایہ رسول اللہ صلعم ہونیکے ضروری بوقت رخصت نقدے خدمت گذرانی کرنی چاہیئے کار ثواب ہے۔ گوشت گھی۔ چاول۔ سبز ترکاریاں وغیرہ ہر چیز یہاں عمدہ ملتی ہے دودھ۔ دہی اور پکا ہوا کھانا بھی ہر قسم کا لذیذ اور ارزاں ہے کہ کسی شخص کو کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوسکتی۔

زیارت کے آداب اور اسکا طریقہ

بہتر یہی ہے کہ جب بلدۃ الرسول کے درخت نظر آئیں تو شوق میں آکر پیادہ ننگے پاؤں روتے ہوئے عجز وانکساری کے ساتھ چلو کہ یہ اللہ کے محبوب اور سارے جہان کے پیشوا کا قیامگاہ ہے جسپر اندن اللہ کی رحمت برستی ہے ہاں اکثر قافلہ شتری اس طرح کرتا ہے۔ البتہ موٹر والے مجبور ہوتے ہیں بعض واقف کار اوتر پڑتے ہیں۔ مگر تبرکاً تیمناً ضروری کرنا چاہیئے۔

جب حرم مدینہ پر نظر پڑے تو پڑھو اَللّٰھُمَّ ھٰذَا حَرَمُ نَبِیِّکَ فَاجْعَلْہُ وِقَایَةً لِّی مِنَ النَّارِ وَاَمَانًا مِّنَ الْعَذَابِ وَسُوْءِ الْعَذَابِ ہو سکے تو شہر کے باہر ورنہ شہر کے اندر جاکر غسل کرو اور اچھے کپڑے پہنکر خوشبو لگا کمال تواضع وانکسار کے ساتھ مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے وہ دعا پڑھو جو باب چہارم میں بیان ہوگی۔ پھر بسم اللہ کہکر مسجد نبوی میں باب جبرائیل سے داخل ہو (اسی باب سے ملحق رباط عجم ہے جسپر گنبد خضراء کا سایہ پڑتا ہے) اور داہنا پاؤں پہلے رکھو اور دعا پڑھو جو باب چہارم میں آویگا پھر منبر اور قبر شریف کے درمیان کہ ستون منبر کا داہنے کندھے کے برابر پڑے محراب کے سامنے دوگانہ تحیۃ المسجد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کے ساتھ پڑھو کہ یہ جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موقف ومقام اور وہ باغ جنت ہے جسکی شان میں ہے مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّةِ اگر وہاں جگہ نہ ملے تو روضہ میں جہاں جگہ پاؤ تحیۃ المسجد پڑھلو اور سجدہ شکر اسبات کا ادا کرو کہ حق تعالیٰ نے اس آستانہ پر پہونچادیا سجدۂ شکر اسجگہ حنفیہ کے نزدیک بھی مستحب ہے، اسکے بعد عاجزانہ قدم اٹھاتے ہوئے شباک کے پاس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے کی طرف آؤ اور کمال ادب سے چار ہاتھ کے فاصلہ پر آپ کی طرف چہرہ اور قبلہ کی طرف پشت کرکے کھڑے ہو دل کو حاضر اور تمام خیالات کو دور کرو نہ ادھر ادھر تاکو اور نہ فضول ہاتھ پاؤں ہلاؤ نیچی نگاہ رکھو اور یہ خیال کرو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ الصلوات والتسلیم آرام فرما اور میرے حاضر ہونیکو جانتے اور میرے سلام اور کلام کو سنتے ہیں اور آپ کی عظمت وجلال وشرافت وقدر ملحوظ رکھکر متوسط آواز سے صلوات سلام پڑھو جو باب چہارم میں درج ہوگا۔ پھر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرو اور شفاعت چاہو اور یوں کہو یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَی اللّٰہِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰی مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ ان الفاظ میں جسقدر چاہو زیادہ کرو مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں سلف نے اس مقام میں مختصر الفاظ کہنے کو مستحسن رکھا ہے کہ شاہی آستانہ اور ہیبت وجلال کا مقام ہے کسی نے سلام پہونچانیکی درخواست کی ہو تو اوسکا بھی سلام پہونچاؤ اسطرح اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ (یعنی اوس شخص کا نام مع ولدیت لینا چاہیئے مثلاً محمد غوث بن مبارک شاہ مرحوم) یَسْتَشْفِعُ بِکَ اِلٰی رَبِّکَ پھر اپنے داہنی طرف ایک ہاتھ ہٹکر دوسرے حالنہ کے مقابل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے روئے شریف کے سامنے کھڑے ہوکر پڑھنا چاہیئے

وہ بھی باب چہارم میں ہے۔ پھر دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہٹ کر تیسرے حلقہ کے سامنے مقابل روئے شریف حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کھڑے ہوکر جو اوس باب میں درج ہے پڑھو پھر آدھے ہاتھ کے انداز اوپر بڑھکر دونو صحابہ کے درمیان پڑھو اور یہ سب ادعیہ صلوات سلام باب چہارم میں ہیں پھر اپنے لئے اور اپنے والدین کیلئے اور جس نے دعا کی درخواست کی ہو اوسکے لئے دعا مانگو (اور مؤلف رسالہ محمد غوث کا سلام بھی ادب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صاحبین کی خدمت میں پہونچا کر خاتمہ بالخیر ہونیکی دعا مانگ لینا احسان ہوگا) بعد ازاں منبر اور قبر شریف کے درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے آکر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد وہ پڑھو جو باب چہارم میں اس موقع کے لئے مخصوص ہے پھر اسطوانہ ابولبابہ کے پاس جو قبر شریف اور منبر کے درمیان میں ہے جاکر دوگانہ اور استغفار پڑھو اور دعا مانگو۔ ایسا ہی ستون حنانہ و ستون عائشہؓ و ستون سریر و ستون علیؓ کے پاس دعا و استغفار کرو (اوشانہ تعالیٰ ترکوں پر رحمت فرماوے اونھوں نے بوقت بنا مسجد نبوی ہر ایک ستون پر پٹڑی لگاکے سنہری حروف میں نام کا نشان دیدیا ہے نیز اسیطرح ہر ایک موقع زیارت پر یہ آپ سمجھ لو کہ جتنی حرمین الشریفین میں عمارات متبرکہ اسوقت موجود ہیں باوجود حکومت نجدیہ نے گرائیں حضرات شاہان ترک سلطنت عثمانیہ کی بنا شدہ ہیں یہ انہی سلطانوں کے ایثار اور خلوص ارادت کی یاد کو دیکھتے ہوئے تازہ کرتی ہیں جَعَلَ الجنۃ مثواھم اور مستحب ہے کہ ہر روز جنۃ البقیع کی زیارت کرو خصوصاً جمعہ کو نیز جو کوئیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں اُنکی بھی زیارت کرو۔

مدینہ منورہ کی اقامت اور نماز

مدینہ منورہ کے ایام اقامت کو غنیمت سمجھکر اکثر وقت مسجد شریف میں بہ نیت اعتکاف گذارو۔ اور نماز پنجگانہ باجماعت ادا کرو کہ تکبیر اولیٰ اور پہلی صف اور امام کی داہنی جانب کا اجر نجاوے اور ہوسکے تو اعتکاف و ختم قرآن شریف اور شب بیداری کرو اور قبر شریف پر بخضوع و خشوع محبت و شفقت کی نظر ڈالو اور پنجوقتہ بلکہ جب مسجد میں آؤ یا ادہر سے گذرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام عرض کیا کرو۔ ملازمان نجدیہ آٹھ پہر روضہ شریف کے گردوگرد پہرہ پر مسلط ہیں شیدایان رسول کریم صلعم کو جان نثار ہونے سے مانع رہتے ہیں بلکہ پہلے زمانہ تو شاید اگر کسی کا ہاتھ جالی مبارک سے مس ہوجاتا خیر تھی بے تحاشا مارتے پچھاڑتے اب بھی

دیکھ پائیں تو جبر یہ روکتے ہیں مگر وہ سختی نہیں اپنا خیال رکھنا چاہیئے پروانہ تڑپ تڑپ کر ہر وقت جان تصدق کرنیکو حاضر مگر شمع انوار الہیہ کے گرد وگرد ظالمان بطور پردہ حائل آنجا کہ گل است خار است محک امتحان میں صادق پاس ہوجاتے ہیں پردہ ورنہ انہیں روکتا روضہ مطہرہ کی طرف پشت کرنا ممنوع ہے اور مدت اقامت میں درود وسلام اور روزہ وصدقہ کی کثرت کرو خصوصًا مساکین ومجاورین وباشندگان مدینہ کو صدقہ دینا اور افضل ہے جو کچھ خرچ و یہ خیال کرکے خرچ و کہ انکی معاش یہی ہے اس طرح کمائنگے تو باطمینان یہاں رہ سکینگے اور ہم لوگ انکی اس جگہ سکونت کا سبب بن جائینگے یہ بھی صدقہ کے حکم میں ہوجائیگا یہاں ہر چیز لذیذ اور ارزاں ملتی ہے۔ شامی آٹا ذرا سا گھی ڈالکر پکائیسے پراٹھوں کا مزہ دیتا ہے اُبلا ہُوا چنا بڑا اور ملائم و مزیدار ہوتا ہے جو عمومًا صبح کے وقت باب مجیدی کے پاس ملتے ہیں مٹھائی بھی کئی قسم کی ملتی ہے کھجور کا تو پوچھنا ہی کیا کہ ہم خرما و ہم ثواب مثل مشہور ہے خصوصًا موسم میں تازہ کھجور جسکو رطب کہتے ہیں بڑی نعمت ہے اسکا موسم وہاں وہی ہے جو یہاں آموں کا ہے اور پانی تو یہاں کا ایسا بے نظیر ہے کہ دنیا میں نہ ہوگا۔ ہلکا ہضم اور شیریں۔ صراحی بھر کر دس منٹ رکھدو برف کی طرح ٹھنڈا اور کتنا ہی پی لو بوجھ نہ ہوگا نہر یہاں اس طرح نکالی گئی ہے کہ ساتوں کنوئیں جنکا پانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا ہے۔ نہر میں شامل ہوگئے کہ پانی اون سے مخلوط ہو کر متبرک بھی بن گیا

متبرک مقامات ومزارات

اُن مساجد کا بیان جو مکہ اور مدینہ کی راہ میں واقع ہیں اور انکی زیارت مستحب ہے۔ مسجد تنعیم یعنے مسجد عائشہ رض مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر مسجد سرف جہاں حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور زفاف آنحضرت صلعم کا ہوا اور انکا انتقال بھی اسی جگہ ہوا اور وہیں دفن ہوئیں مکہ سے دس میل ہے۔ مسجد مرالظہران جو منزل وادی فاطمہ رض پر واقع ہے۔ مسجد خلیص جو کہ مکہ سے تین روز کے فاصلہ پر عسفان و قدید کے درمیان ہے۔ مسجد عقبہ خلیص اس سے تین میل آگے ہے۔ جحفہ کی تینوں مسجدیں اور جحفہ اہل شام کا میقات ہے۔ مسجد بدر یہاں شہدائے بدر کی بھی زیارت کرنی چاہیئے۔ مسجد صفرا وادی۔ مسجد الغزالہ۔ مسجد صغیر چاہ روحا کی۔ مسجد عرق الظبیہ جو کہ روحا سے دو میل آگے ہے۔ مسجد معرس کہ مدینہ چار پانچ میل رہ جاتا ہے۔ مسجد ذوالحلیفہ جو اہل مدینہ کا میقات اور مدینہ کے متصل بیر علی پر واقع ہے۔

کوئیں جنکی زیارت اور پانی پینا مستحب ہے

بیر اریس المعروف بہ بیر خاتم مسجد قبا کے قریب ہے

بیر عہن مسجد قبا سے مشرق جانب ایک باغ کے اندر ہے بیر عرس اسی رخ مسجد قبا سے نصف میل ہے بیر بُصّہ مدینہ سے قبا کو جاتے ہوئے بائیں جانب ایک باغ میں۔ بیرحاء باب مجیدی کی جانب مسجد نبوی کی سامنے دیوار شہر سے باہر باغ ابو طلحہ میں ہے بیر بضاعة شامی دروازہ کے باہر باغ جمل اللیل میں ہے۔ بیر رومہ مدینہ سے تین کوس پر وادی عقیق میں مسجد قبلتین سے آگے ہے اسی کوئیں کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر وقف فرمایا تھا اب یہ جگہ ویران ہے قریب آبادی ہے ایک دو کنوئیں چڑھے سے چل رہے تھے رفیقان احمد آباد و بہاولپور یعنی میاں عبدالمجید سفرانی وغیرہ کے دستاروں کو اکٹھا باندھکر کنوئیں میں تر کرکے آب نوشی کا ثواب لیا گیا از مؤلف عفی عنہ۔

مسجدیں جنکی زیارت مستحب ہے

مسجد قبا مدینہ سے جانب جنوب دو میل پر واقع ہے ہفتہ شنبہ کیدن وہاں جانا اور نفل پڑھنا مستحب ہے۔ مسجد الجمعہ جسکو مسجد الجاتکہ اور مسجد الوادی بھی کہتے ہیں قبا سے مدینہ آتے ہوئے بائیں طرف پڑتی ہے۔ مسجد الفضیح یعنی مسجد الشمس قبا سے مشرق کی طرف ہے۔ مسجد بنی قریظہ مسجد شمس سے مشرق کی طرف ہے۔ مسجد ام ابراہیم مسجد بنی قریظہ کی شمالی جانب ہے۔ مسجد بنی ظفر جو مسجد البغلہ کے نام سے مشہور ہے بقیع سے مشرقی جانب ہے۔ مسجد الاجابۃ بقیع سے شمالی جانب بلندی پر ہے مسجد المنارتین وادی عقیق کی راہ میں ہے۔ مسجد الفتح جبل سلع پر واقع ہے مسجد سلمان فارسیؓ مسجد علیؑ اور مسجد ابی بکرؓ تینوں مسجد الفتح کے پاس ہیں مسجد بنی حرام وہاں ایک غار ہے اوسکی بھی زیارت کرنا چاہیئے۔ مسجد القبلتین مسجد اقصےٰ سے خانہ کعبہ کیطرف قبلہ کی تحویل اسی مسجد میں ہوئی اور مسجد الفتح سے مغرب کی طرف ہے۔ مسجد السقیا مدینہ منورہ کے قریب ہے۔ مسجد الذباب یا مسجد الرایہ جبل ذباب پر مدینہ سے شام کی جانب ہے مسجد صغیر یا مسجد الفضیح احد کی راہ میں حضرت حمزہؓ کے مزار سے پورب میں ہے۔ مسجد البقیع حضرت عقیل بن ابی طالب کے مزار سے پچھم جانب واقع ہے۔ مسجد فاطمہؓ بقیع کے اندر ہے جسکا نام بیت الحزن ہے۔ مسجد مصلی العید مشہور ہے مسجد ابی بکرؓ مصلے العید کے شمال میں واقع ہے مسجد علیؓ جانب شام میں مصلے العید کے واقع ہے فائدہ فتح القدیر میں ہے کہ جملہ مساجد و مشاہد متبرک مدینہ منورہ میں تیس ہیں جنکو اہل مدینہ جانتے ہیں اُن سے دریافت کر لیا جائے برادران اسلام نجدیہ کے دست تطاول سے بعض مساجد بھی نہیں چھوٹی گئیں اینٹ پر اینٹ بجادی ہے

مزارات جن کی زیارت مدینہ طیبہ میں کرنا چاہیئے

مزار حضرت حمزہؓ و

شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم مدینہ سے پورب جانب ۳ میل ہے اور گھوڑا گاڑی پر جو کہ باب مجیدی سے باہر اکثر صبح کے وقت کھڑی ملتی ہیں ۸ ر فیکس کرایہ پر آجا سکتے ہو۔ (مگر میرے خیال میں پیدل جانا چاہیئے کیونکہ حضور غریب نواز کی سنت کا اتباع ہوویگا)۔ مزار مالک بن سنان مدینہ کی دیوار مغربی کے پاس دروازہ کے قریب ہے۔ مزار محمدؐ بن عبداللہ بن حسن مثنیٰ مدینہ کے باہر جبل سلع پورب رُخ ہے مزار حضرت اسماعیل بن جعفر صادقؒ بقیع سے پچھم جانب ہے۔ مزار حضرت عثمانؓ بقیع میں ہے اور متصل ہی حضرت شاہ عبدالغنی نقشبندی اور قبۂ اہلبیت کے قریب مولانا خلیل احمد صاحب انبہٹوی سہارنپوری مہاجر پڑے سوتے ہیں۔ مزار اہلبیت کرام و حضرت عباسؓ و حضرت فاطمہؓ بقیع میں ایک جگہ ہے اور امام حسنؓ۔ امام زین العابدینؒ۔ امام محمد باقرؒ۔ امام جعفر صادقؒ حضرت فاطمہ زہراؓ رضوان اللہ علیہم اجمعین صحیح روایت کے موافق یہیں مدفون ہیں۔ قبہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسمیں سات صحابہ اور مدفون ہیں۔ مزارات ازواج مطہراتؓ حضرت میمونہ اور حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے سوا سب ازواج یہیں مدفون ہیں کیونکہ مزار حضرت میمونہ کا سرف میں اور حضرت خدیجہؓ کا جنت المعلےٰ میں ہے قبہ بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوائے فاطمہ زہراؓ کے سب لڑکیاں یہیں مدفون ہیں مزار عقیل بن ابیطالب کہ برادر حضرت علی کرم اللہ وجہہ تھے نافعؒ مولیٰ عبداللہ بن عمرؓ کہ اجلۂ تابعین میں تھے امام مالکؒ صاحب مذہب مشہور امام ہیں حلیمہ سعدیہ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا فاطمہ بن اسدؓ والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابوسعید خدریؓ مشہور صحابی حضرت صفیہ کہ آنحضرت صلعم کی پھوپھی تھیں یہ سب مزارات بقیع میں ہیں اور بہ ترتیب ذکر کیے گئے باقی تمامی اہل بقیع کہ آنحضرت کے پڑوسی ہیں قابل زیارت ہیں۔

(عزیزان من گورستان جنت البقیع ایک لق و دق میدان حکومت نجدیہ نے بنادیا ہے کہاں گئے عالیشان قبہ اب صرف آسمان نیلگون کا سائبان اسیطرح جمیع زیارات کو سمجھیں البتہ مشہور مزارات مثلاً حضرت عثمانؓ و مزارات اہل بیت و بنات و ازواج رسول اللہ مع حضرت ابراہیم علیہ السلام و امام مالک وغیرہ قدسے بالشت بھر تھلا بناکے تعدادی مزار پر ایک ایک خشت پتھر کی بالشت بھر اونچی سر اور پاؤں کی طرف کھڑی کردی ہے بس باقی گورستان زمین جسپر ہل چلگیا ہے دیکھنے والے کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں افسوس کے سوا کچھ نہیں سپاہی نگران مخلوق نرم دل حال دیکھتے ہی گریان اللہ تعالیٰ سے مدد جویان افسوس افسوس کا سبق گویان) فائدہ اسمیں اختلاف ہے کہ شروع زیارت بقیع میں کس مزار

سے کی جائے مشہور یہ ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیارت شروع کی جائے اور بعض کے نزدیک حضرت ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بعض کے نزدیک اہل بیت سے شروع کرکے حضرت صفیہ رضی پر ختم کرتے کہ مدینہ سے بقیع جانیوالے کو اہل بیت علیہم السلام کا قبہ پہلے ملتا ہے لہذا سلام وزیارت کے بغیر آگے بڑھنا مناسب نہیں واللہ اعلم۔

مدینہ منورہ کا قیام

جب آپ مدینہ منورہ میں قیام فرمادیں تو روزانہ بلاناغہ ہر نماز کیوقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر انوار کے مقابل جاکر سلام پڑھیں پھر دونوں خلیفوں پر سلام پڑھکر واپس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس کی طرف آکر بقیہ دعائیں پڑھیں پھر ملائکہ پر سلام پڑھتے ہوئے جناب بتول معصومہ بنت رسول صلعم پر جو حجرے شریف سے بیرون جالی مبارک والے مکان کے اندر مزار اقدس ہے شمالی طرف حجرا شریف ہے سلام پڑھتے ہوئے شہدائے احد امیر حمزہ رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھیں اسیطرح حسب تحریر جنت البقیع کی زیارات سے مشرف ہوویں مدینہ منورہ کا قیام غنیمت سمجھیں شہر کے اندر باہر کی زیارات ہمراہ معلم کرلیویں اور کوشش کریں کہ چالیس نمازیں آپ کی مدینہ منورہ مسجد نبوی میں ہوویں۔ خیرات صدقات زیادہ دیں بعض اوقات بدو لوگ بہت جلدی مچاتے ہیں صرف تین روز رہنے دیتے ہیں ان سے پہلے ہی طے کرلیں اسیطرح موٹر والوں سے بھی یہ بات فیصلہ ہو۔ جن لوگوں کے اونٹ مرجع ہوتے ہیں انکو خواہ مخواہ جانا پڑتا ہے اگر زیادہ قیام رکھنا ہو تو صرف ینبوع سے آکر ایک طرف کا کرایہ کریں مدینہ منورہ سے واپسی پر اور اونٹ کرایہ پر لےلیں۔

تبرکات مدینہ منورہ

قسم قسم کے کھجور عجوہ۔ عنبریہ۔ جعدہ۔ برنی بیدانہ۔ صخرہ حلبیہ مشہور ہیں۔

چمن فاطمہ رضی جو حرم مسجد النبی صلعم میں ہے اسکے بیر کے پھل یا پتے (اب اس چھوٹے سے۔ باغیچہ حرم نبوی کو بھی حکومت نجدیہ نے اچھی طرح نکال کے ایک تنکا تک نہیں چھوڑا جمیع پر پتھر کی کنکریاں بچھی ہوئی ہیں یا للعجب مصنف عفی عنہ۔)

صندل وعطر وموم بتی غلاف کا ٹکڑا یہ سب اشیا معلموں کے ذریعہ ملسکتی ہیں رگر غلاف چونکہ سلطان عبدالحمید خانصاحب غازی علیہ الرحمتہ کے بعد پھر نیا نہیں چڑھا اسکا حاصل ہونا مشکل سوچ کے لیویں۔ کیونکہ بیت اللہ

شریف تو سالیانہ دستور ہے اور وہ حکومت نجدیہ بھی پورا کرتی ہے۔ مگر حضور غریب نواز صلعم کے حجرہ مبارک پر جو سلاطین عثمانیہ سے نیا بادشاہ ہوتا تھا وہی غلاف مبارک چڑہاتا تھا چونکہ سلطنت ترک مدت کی ختم ہو چکی ہے اور شریف صاحب نے بھی چندروزہ حکومت میں نہ چڑہایا۔ سلطنت نجدیہ اس کام سے خود ہی بر طرف خدا حافظ۔ صبر صبر مصنف عفی عنہ۔

سات مشہور کنوؤں کا پانی ایک ٹین میں بند کرالیں۔ خاک شفا کی ٹکیاں۔ سرمہ طور یہ بھی چمڑے کی تھیلیوں میں ملتا ہے اور دلائل الخیرات طبع استنبول (لیکر سید عبدالفتاح صاحب شیخ الدلائل کی خدمت جادیں یہ مصنف دلائل الخیرات کی اولاد سے ہیں بڑے لائق فائق شخص ہیں ہمارے رفیق میاں محمد علی نے بھی گھر آکر کہا کہ میں اونکا بیعت ہوا ہوں الحمدللہ زہے نصیب۔ قدیم سے انکی بیٹھک مسجد نبوی نذیر منبر اقدس ہے اور اسی جگہ ہر ایک دلائل شریف اپنے قدیم نسخہ سے صحیح کرکے اجازت فرماتے حکومت نجدیہ جن روزوں کی یہاں آئی بس دلائل شریف کا وظیفہ ترک کرا دیا مگر عشاق لیکر خفیہ طریق پر فیض اٹھاتے ہیں یعنی شیخ الدلائل صاحب کی خدمت آپ کو جانا پڑے تو کتاب اونکی خدمت دیدیویں بس جسوقت کا وعدہ فرماوینگے۔ دولت خانہ پر معہ ترتیب لعوذت دور و تدریس کے رخصت فرماوینگے اسی طرح ہمارے جمیع ہمراہیان کو پڑھنے کی رخصت تصحیح فرماکے دی بلکہ خواندگی کی تعلیم میں بندہ آپکے ساتھ جاری رہا شاہ صاحب اخی المکرم اور اس ناچیز کو خلافت یعنی دوسرے لوگوں کو پڑھنے کی رخصت دینے کی اجازت عطا فرمائی بعد الحج رجب شعبان میں آپکا دعائیہ سرفرازنامہ آیا سر آنکھوں پر لگایا انشاءاللہ اور کسی دوسرے موقع پر بطور دعا اور عزت افزائی ضروری درج کرونگا۔ الحمدللہ زہے نصیب۔ مصنف عفی عنہ

یاد رہے کہ تمام اسباب کو پختہ بند کریں بلکہ ٹین کے ڈبوں میں بند کردیوینگے اگر سواری موٹر ہو تو البتہ کچھ خرچ کرنے سے آسکیگا ورنہ زیادہ بوجھ مشکل سے اوٹھائینگے اگر تمام خرید زائد ہو تو جہاز پر تو کوئی محصول نہیں چاہیئے جتنا اسباب حاجی لائے یا لیجاوے چاہے دنبہ بکری بھی ہو مگر کرانچی آکر مال گاڑی میں روانہ کریں اُسکا کرایہ بہت تھوڑا ہوتا ہے اور تھوڑا بہت ہمراہ لاویں آرام رہیگا۔

فصل دہم عرب سے وطن کی واپسی

جب واپسی کا وقت معین ہو جائے تو پھر شغدفوں کی اصلاح کرالو اور انکی بندش وغیرہ سے قبل از وقت

فارغ ہو لو اسکے بعد مسجد نبوی میں حاضر ہو کر نماز پڑھو اور پھر قبر شریف کی زیارت کر جس طرح بیان کیا گیا اور دل لگا کر یہ دعا پڑھو اللھم لا تجعل لی ھذا العھد بنبیك ومسجدہ وحرمہ آخر ویسر لی العود الیہ والعکوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ۔ آنسوں بہانیکی کوشش کرو کہ آستانہ محبوب سے رخصت ہو رہے ہو۔ خدا جانے پھر حاضر ہو سکو یا نہ ہو سکو غرض بحسرت و افسوس روانہ ہو اور وہاں کے فقرا پر صدقہ کرو اور حسب التحریر خاک شفا ساتوں کنوؤں کا پانی وغیرہ اور کھجوریں خصوصاً عجوہ جسکی تعریف حدیثوں میں آئی ہے بطور تبرک کے ساتھ لاؤ یہاں سے واپسی اکثر جدہ کو ہوتی ہے اور پھر مکہ جانا نہیں ملتا۔ اسلئے آب زمزم غلاف کعبہ شریف و تسبیح وغیرہ متبرکات مکہ معظمہ حسب ھدایت سابقہ تحریر کے مکہ کے لانیکی صورت سہل یہ ہے کہ مکہ سے چلتے وقت ساری چیزیں مع اپنے اوس سامان کے جسکی ضرورت مدینہ میں نہ ہوگی ایک یا دو صندوق میں بھر کر ٹاٹ مڑھکر اور رسی سے مضبوط کسکر مطوف یا کسی معتبر وکاندار کے ذریعہ جدہ میں اپنے وکیل مطوف کے پاس پہونچا دو کہ مدینہ کو قافلہ روانہ ہونیکے بعد جدہ جانیوالے اونٹ بآسانی اور ارزاں کرایہ پر مال لے جاتے ہیں لہذا تمہاری واپسی سے قبل تمہارا اسباب وکیل کے پاس پہونچ لیگا اور تمکو بلا دشواری ملجائیگا مدینہ سے چلکر قافلہ تبریز کیلئے شہر سے باہر ایک میل مناخہ پر ٹھیریگا اور اگلے دن آگے چلیگا ہمت کروگے تو رخصتی نماز بھی باب عنبریہ کے راستہ مسجد نبوی میں آکرادا کر سکوگے اور یہ نعمت مزید ہوگی واپسی کیلئے موٹر بھی ارزاں ملسکیگی ورنہ موٹر سواروں کو تو وہ خود پہونچانیوالے ہوتے ہیں جسمیں بعد ظہر چلوگے اگر پورے گریڈ پر رفتار تیز ہووے اور راستہ میں پنچر وغیرہ کا مرض بھی لاحق نہ ہو جاوے تو فجر کی نماز جدہ میں پڑھ سکوگے جدہ پہونچکر اپنا اسباب مرتب کر جہاز کا ٹکٹ لو اور ہندوستان آجاؤ مفصل ھدایات وانتظام وغیرہ تو بیان ہو چکا ہے لہذا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اگر بطور اختصار دریا کو کوزہ میں بند کر دیا جاوے یعنی سفر حرمین الشریفین کا مختصر ٹوڈل خرچ وغیرہ کا دیا جاوے تو میرے جیسے سست الوجودوں کیلئے زیادہ ورق گردانی سے عمدہ ہوگا۔

فصل یازدہم جدہ میں پہونچنے کے بعد

جدہ سے مکہ شریف ۴۸ میل ہے موٹر تین لغایت چھ گھنٹہ میں اور اونٹ چھتیس گھنٹہ میں پہونچتے ہیں اونٹ کا

سفر کرنیوالوں کو ایک درمیانی مقام بحرہ میں بارہ تیرہ گھنٹے قیام کرنا پڑتا ہے حجاز میں گدھا بھی سواری کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جو ایک رات چوبیس گھنٹے میں جدہ سے مکہ شریف پہونچتا ہے لیکن اس پر صرف ایک آدمی سوار ہو سکتا ہے اسباب نہیں لادا جا سکتا۔

فاصلہ مکہ سے مدینہ شریف

مکہ شریف سے مدینہ عالیہ ۲۳۵ میل ہے موٹر سے یہ سفر ۲۴ سے ۲۸ گھنٹہ میں طے ہوتا ہے (اور ہمنے جب لاری پر سفر کیا تو بباعث ناہموار راستہ اور پنچر وغیرہ کے ۴۸ گھنٹے میں پہونچے) اور اونٹ کے سفر میں ۱۱ روز صرف ہوتے ہیں بارہویں دن قافلہ مدینہ منورہ پہونچتا ہے۔

جدہ سے مدینہ شریف کا فاصلہ

جدہ سے مدینہ شریف کا فاصلہ ۲۸۰ میل ہے موٹر ۱۷ سے ۲۰ گھنٹے میں پہونچتی ہے اور اونٹ نو دن میں پہونچتے ہیں قافلہ گیارہویں دن پہونچتا ہے لیکن حاجیوں کا کوئی قافلہ جدہ سے مدینہ منورہ نہیں جاتا ہے ہاں البتہ موٹر جاتے ہیں۔

جدہ جا کر کیا کرنا چاہئے

جدہ پہونچتے ہی سب سے پہلا کام یہ ہے کہ کشتی میں سوار ہو کر بندرگاہ تک پہونچیں اسکے بعد معلم یا مطوف کا انتخاب [illegible] کرنا ضروری ہے۔ یہ لوگ حکومت حجاز کی طرف سے نامزد شدہ ہوتے ہیں۔

حجاز میں حاجیوں کو ہر قسم کا آرام بہم پہونچاتے ہیں اُنکے قیام وغیرہ کا انتظام کرتے ہیں۔ انکو حج و زیارت کراتے ہیں۔ دعائیں پڑھاتے ہیں۔ حج کرنیکا طریقہ بتاتے ہیں ان معلمین میں سے مولوی عبدالرحمن مظہر ہندوستان میں زیادہ مشہور ہیں چونکہ یہ خود ہندوستانی ہیں اسلئے ہندوستانی حاجیوں کی ضروریات کو خوب سمجھتے ہیں (میری اپنی رائے میں خلیق صاحب مروت وقت پر کام پورا کرنیوالا لالچ کی جھلک کم حجاج کے آرام کے لیئے ہر وقت کمربستہ تیار حکومت میں بارسوخ بلکہ محکمہ قضا صدر الشریعتہ کا سررشتہ دار متمول صرف خدمات حجاج اور نام نمود کیلئے معلمی کرنیوالا گرہ سے خرچ کرنیکا متحمل یہ کون ہے حضرت مولانا سید محمد مرزوقی کتبی معلم مکہ اللہ سکنہ مجیلہ جناب کے نام نامی سے آپ لوگوں کو میں نے اسواسطے واقفیت جتائی ہے اللہ تعالیٰ تقدس آپ کو مکہ شریف لیئے جاوے تو ضروری سید صاحب سلمہ کو اپنے آرام کیلئے معلم لکھنا باقی ہمارے سر آنکھوں پر گردو سرے تیسرے نمبر پر ہونگے اور معلم صاحب کا وکیل سید

عبدالرزاق علیہ محلۃ الحارۃ بیت السبیل میں رہتا ہے وہ البتہ بدویانی چال کا ہے پھر بھی اچھا ہے اوسکا منشی یحییٰ نام کام کرنیوالا آدمی ہے)۔

حجاز میں حاجیوں کی مصارف

حکومت عربستان نے اپنے حکم سے ہر قسم کی خدمت کی اُجرت اور ہر سفر کا کرایہ مقرر کر رکھا ہے کوئی شخص اس طرح سے زیادہ نہیں وصول کر سکتا چند ہوئی ہوئی رقمیں ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

کرایہ کشتی بندرگاہ جدہ اگر جہاز باہر لنگر انداز ہو عہ ۸ر — اگر جہاز بندرگاہ کے درمیان میں لنگر انداز ہو ۲عہ ر

کرایہ کشتی اگر جہاز درمیانی جگہ لنگر انداز ہو ۱۴ر — قلی کی اجرت کشتی سے اسباب اُتارنے اور واپسی چڑھانے کیلئے ۱۵ر

قلی کی اجرت حاجی کے جائے قیام تک ۱۲ر — جدہ میں مکان کا کرایہ پہلی تین راتوں کیلئے ۶ر فی شب

بعد کی راتوں کے لئے ۲ر فی شب — جدہ میں معلم کے گماشتے یا وکیل کی اجرت فی حاجی ۲ ہے ر

موٹر کا کرایہ جدہ سے مکہ شریف تک فی حاجی للعہ ۹ — اونٹ کا کرایہ جدہ سے مکہ تک (ایک اونٹ پر دو حاجی) یہ کرایہ گھٹتا بڑھتا رہتا ہے لیکن اندازہ یہی ہے ۱عہ ر

مکہ شریف میں معلم کی اُجرت صعہ ر — مکہ میں مکان کا کرایہ تامدت قیام للعہ ۱۴ر

زمزمی سے ر — زنانہ حج میں خیمہ کی اُجرت للعہ ر

مکہ سے عرفات تک کا کرایہ (اندازاً) (بڑھتا اور کم ہوتا رہتا ہے) صعہ ر

مکہ سے مدینہ تک موٹر ماڈر ۲۱ عہ ۹ — مکہ سے مدینہ تک لاری سے آمدرفت ماڈر ۱۸ عہ

مکہ سے مدینہ تک اونٹ پر کرایہ آمدرفت (دو حاجی) ماڈر ۲

جدہ میں معلم کی اجرت بوقت واپسی بعد از حج ۱۲ر — اجرت قلی حاجی کی جائے قیام سے کشتی تک واپسی پر ۶ر

جدہ میں مکان کا کرایہ پہلی تین راتوں کے لئے واپسی پر ۴ر فی شب

بعد کی راتوں کے لئے ۴ر فی شب۔

جدہ اور مکہ شریف میں موٹروں کا نہایت اچھا انتظام ہے متعدد کمپنیاں نہایت محنت اور سرگرمی سے کام کر رہی ہیں۔

چند ضروری مشورے

حجاز میں ہر چیز کا نرخ مقرر ہے ہر خدمت کی اجرت مقرر ہے حکومت کی طرف سے ایک پمفلٹ تقسیم کیا جاتا ہے جسکی کا بیان اُردو۔

اور عربی میں مل سکتی ہیں اسمیں سب اجرتیں درج ہوتی ہیں۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ وہ پمفلٹ اپنے پاس رکھیں اور ہر ایک بل ادا کرتے وقت اسکو دیکھ لیں باقی انعام اکرام صدقہ خیرات پر کوئی پابندی نہیں جسقدر مرضی ہو دیا جاوے (یہ جو کرایہ کی فہرست سطور بالا میں دی گئی ہے۔ حکومت گھٹا بڑھا بھی کرتی ہے مگر چنداں فرق نہیں ہوتا)

حجازی سکہ کا اندازہ

حجاز میں جو سکے رائج ہیں انکی ہندوستانی سکوں میں قیمت ذیل میں دی جاتی ہے۔

مجیدی عہر نصف مجیدی ۱۰ار پاؤ مجیدی ۵ر قرش مصری ۲۰ر قرش امیری ۲ر قرش سعودی ار۔

حجاز میں دھوپ سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ گردن کو لُو سے بچانا چاہیئے مکان ہوا دار جگہ میں لینا چاہیئے۔ حکومت حجاز نے ہر مکان کا کرایہ مقرر کرکے اوسپر لکھ رکھا ہے کہ کرایہ اتنا ہے اور اسقدر آدمی اسمیں ٹھیر سکتے ہیں حجاز میں گوشت زیادہ نہ کھائیں باسی غذا سے پرہیز کریں۔ کثافت سے بچیں جب موقع ملے اور پانی زیادہ میسر آئے غسل کر لیا کریں۔ سبز چائے کا استعمال حجاز میں بہت مفید ہوتا ہے برف کا کارخانہ لگ گیا ہے غالبًا اس دفعہ برف عام طور سے مل سکیگی۔ حجازی صراحیوں میں بھی باسی پانی برف سے کم ٹھنڈا نہیں ہوتا پینے کا پانی ہمیشہ اپنے پاس صراحی میں رکھنا چاہیئے سفر حجاز میں پانی کی ضرورت بہت ہے۔ کبھی صراحی کو خالی نہ ہونے دیں اور ہر منزل پر نہایت احتیاط سے اس کو بھر لیا کریں۔ حجاز میں ڈاکٹر مقرر ہیں ذرہ سی شکایت بھی ہو تو فورًا ان سے رجوع کرنا چاہیئے تاکہ تکلیف بڑھ نہ جائے باقی مکہ شریف میں منی اور عرفات میں اپنے معلم اور مطوف کے مشورے پر چلنا چاہیئے اور کسی قسم کی شکایت پیدا ہو تو حکومت کے افسروں سے کہنا چاہیئے۔

خود سلطان ابن سعود بھی ہر شکایت کو سننے کیلئے موجود رہتے ہیں حج کے بعد عام اعلان ہوتا ہے کہ اگر کسی حاجی کو کوئی شکایت ہو یا کوئی اصلاحی سکیم پیش کرنی ہو تو اسے چاہیئے کہ فلاں تاریخ تک سلطان کے سیکرٹری صاحب تک پہونچا دے (۱۰ ذالحج کو منیٰ میں سابقہ طریقہ کے موجب کُھلا دربار ہوتا جسطرح شرفایان کے وقت میں ہوتا تھا) ہندوستان میں سلطان ابن سعود کی طرف سے بعض ضروری امور کو انجام دینے کیلئے مولوی محمد اسماعیل غزنوی امرتسری مقرر ہیں۔ (ایسا ہی دوسرے پھلو بجانب

ظفر علیخان وغیرہ) وہ ہر سال حج کے موقع پر مکہ میں موجود ہوتے ہیں۔ اگر کسی ہندوستانی حاجی کو کسی خدمت کی ضرورت ہو تو وہ اُن سے بلا تکلف وہ خدمت لے سکتا ہے۔ مکہ معظمہ میں صاحب موصوف کا پتہ ذیل میں دیا جاتا ہے۔ مولوی محمد اسمٰعیل غزنوی دار الکسوہ۔

متفرق معلومات اور خاتمہ باب دوم ہدایات سفر

ڈاک کا انتظام۔ ہندوستان اور حجاز کے درمیان خط و کتابت کیلئے لفافہ استعمال ہوتا ہے۔ اور معمولی خط کا محصول تین آنے ہے۔ اسکے علاوہ ہندوستان اور حجاز میں اور کوئی محصول نہیں دینا پڑتا۔

(۲) جدہ۔ مکہ شریف اور مدینہ منورہ میں حاجی علی جان دہلی والے کی کوٹھیاں ہیں مقیمان حجاج اپنے خطوط ان سوداگروں کی معرفت منگوا سکتے ہیں مگر ایسے خط لینے کیلئے مکتوب الیہ یا اوسکے ہمراہی کو خود جانا ہوگا

(۳) جزیرہ کامران میں جہاں حاجی قرنطینہ کیلئے ٹھہرتے ہیں خط کا محصول ایک آنہ ہے اور ایک آنہ والا لفافہ استعمال ہو سکتا ہے۔

(۴) مکہ معظمہ میں ڈاکخانہ باب الوداع کے قریب ہے۔

(۵) اب ریلوے سفر کیلئے بلا محصول اسباب کے وزن کی مقدار اس طرح ہے کہ مسافر تیسرے درجے کیلئے ۲۵ سیر۔ درمیانے کے لئے ۳۰ سیر اور دوسرے کیلئے ۴۰ سیر اسباب اپنے ہمراہ رکھ سکتا ہے۔

(۶) ریلوے سفر میں مسافروں کو منشیات مثلاً افیون۔ چرس۔ وغیرہ یہ ان چیز کا ست اپنے استعمال یا ناجائز فروخت کے لئے اپنے ہمراہ نہیں رکھنا چاہیئے۔

(۷) حجاج کیمپ کراچی میں تقریباً ایک ہزار مسافر قیام کر سکتے ہیں۔ محافظان حجاج کا دفتر اسی کیمپ میں ہے اور یہاں چیچک کے ٹیکے اور علاج وغیرہ کیلئے شفاخانہ بھی ہے۔

(۸) جہازوں کی آمد و رفت کی تاریخ محافظان حجاج۔ حاجی کیمپ کراچی سے بھی ٹیلیفون کرکے بھی معلوم کیجا سکتی ہے

(۹) ریلوے رعایت کے برعکس دو برس سے اوپر عمر والے بچوں کا تیسرے درجے کا جہاز کا کرایہ ۱۸۵ روپے

(۱۰) مئی۔ جون۔ جولائی اور اگست میں بحیرہ عرب۔ اور بحیرہ قلزم میں قدرے طلاطم کا زور ہوتا ہے جو مسافر سمندری بیماری سے بچنا چاہتے ہیں اُنہیں اس عرصے میں سفر نہیں کرنا چاہیئے۔

(۱۱) حاجیوں کو حجاز سے ریوالور۔ پستول وغیرہ ناجائز طریق پر اپنے ہمراہ ہندوستان میں نہیں لانے

چاہئیں۔ اور اگر کسی نے حجاز میں کوئی ایسا الٰہ خرید رکھا ہو۔ تو اُسے بے تکلف افسران چونگی کے روبرو پیش کردینا چاہیئے ورنہ اس معاملہ میں تکلف اور ناجائز کوشش۔ خلاف ورزی قانون تصور کی جاتی ہے

(۱۲) واپسی پر ریلوے حاجیوں کیلئے آزمائش کیلئے بعض بڑے بڑے اسٹیشنوں تک کراچی سپیشل ٹرینیں چلادیتی ہے۔ چنانچہ کراچی سے سیدھے لاہور تک بغیر حجاج کے دوسرا کوئی نہیں سوار ہوسکتا۔ راستہ میں مسلمان لوگ ہمدردِ اسلام چائے شربت وغیرہ سے خاطر مدارات کرتے ہیں۔

واپسی گھر آنیکے ہدایات

جب اپنے شہر کے قریب پہونچو تو کہو اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ پہلے سے گھر والوں کو بذریعہ خط یا تار عدن سے یا کراچی سے یا وطن کے قریب کسی اسٹیشن سے آمد کی خبر دیدو کہ حاجیوں کا استقبال اور اُن سے دُعا لینا دوستوں کیلئے مستحب ہے دن کیوقت اپنے شہر میں آؤ۔ اور اگر گھوڑے یا اونٹ پر سوار ہو تو اوسکو تیز چلاؤ اور جو مسجد پہلے واقع ہو اسمیں دو رکعت نفل پڑھو۔ اور جب گھر میں داخل ہو تو کہو۔ تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا پھر گھر میں دو رکعت تحیۃ المنزل پڑھکر خداوند کریم کے احسان اور سلامتی راہ کا شکریہ ادا کرو راستہ میں کچھ تکلیف پیش آئی ہو تو ہرگز اسکا خیال نہ کرو۔ چہ جائیکہ یوں کہنا کہ اس سفر میں بڑی مصیبت ہوتی ہے یا یہ کہ اب دوبارہ عرب کا سفر نکرونگا وغیرہ (چنانچہ بعض ہمارے کرمفرما واپس آکے شکایت کے طور باندھ دیتے ہیں کوئی اون سے پوچھے کیا سفر خالہ جی کا گھر ہے۔ اور قدرت نے کسواسطے اسکو تمام عمر میں ایکدفعہ ادائیگی فرض فرمایا وہ بھی صاحب استطاعت اللہ عزوجل ہمکو اور ان کو ہدایت دیوے آمین۔

پھر ہمیشہ تازیست خیر وصلاح وعبادت میں پہلے سے زیادہ مشغول اور شر ومعاصی سے مجتنب رہو کہ مقبولیت حج وزیارت کی عمدہ علامت یہی ہے دنیا ناپائیدار اور یہ زندگی جلد ختم ہونیوالی ہے اور اسکے بعد جو عالم آنیوالا ہے اسمیں حق تعالیٰ احکم الحاکمین کے سامنے پیش ہونا ہے۔ لہذا جو لحظہ بھی عبادت کیلئے ملجائے وہ غنیمت اور جو سانس اللہ کی یاد میں گذر جائے وہی بڑی نعمت ہے۔ بعض حاجیوں کو دیکھا ہے کہ حج کرنے پر فخر کرتے اور بات بات پر اپنے حاجی ہونیکو ظاہر کرتے ہیں۔ دوسرے لوگ اگر اونکو حاجی صاحب کہکر پکاریں تو خوش ہوں اور پہلے نام سے پکاریں تو ناگوار گذرے یہ علامت ریا وسمع کی ہے اللہ بچائے اس خصلت سے۔ نفس کی ذراسی خوشی کے لئے حج جیسی عبادت اور اس سفر کی صعوبات

وتکالیف کے اجر و ثواب کا باطل کر دینا بڑی بیوقوفی ہے حاجی وہ ہے جسکا حج اللہ نے قبول کیا اور اسکی کسی کو کیا خبر کہ قبول ہوا یا نہیں۔ ایک بزرگ سے جنہوں نے کئی حج کئے تھے کسی نے پوچھا کہ آپ نے کتنے حج کئے فرمایا مجھے معلوم نہیں کیونکہ قبولیت کی اطلاع نہیں۔ اور حج وہی ہے جو عند اللہ مقبول ہو غرض کسی انداز سے اپنے حج کا لوگوں پر قصداً اظہار نہ کرو کہ تمہیں وہ حاجی صاحب کہکر پکاریں اور تمہاری عزت کریں۔ صاحبان مطالعہ کنندگان سفرنامہ ہذا میں اس حصہ اوّل کو ختم کرنیسے پہلے چاہتا ہوں کہ اپنے رفقایان سفر کا آپ سے انٹرڈیوسی کرادوں۔ یعنی جان پہچان اور انکی چال ڈھال وغیرہ سکونت مراتب خانگرا خی المکرم پیر محمد عالم شاہ صاحب جنکا شکریہ میرے پر لازمی اور آپ لوگوں کا بھی نصیبہ ازلی یاوری پر کمربستہ ہو تو اونکی زیارت ضروری اور مجھ جیسے شست الوجود کی طرح آپ کو رفاقت کا موقع حاصل ہو جاوے زہے نصیب بس اگرچہ آپ از سرنو بغیر واقفیت ہمراہ ہو جاویں مگر میری اس تشریح سے آپکا اطمینان قلب لبیکی صدا اور آفرین تحسین کا نعرہ لگائیگا۔ بس جب اونکا ذکر خیر کرنا لازمی تھا تو باقیوں کی بھی تشریح ضروریات سے سمجھی ہے۔ تاکہ حصہ چہارم روزنامچہ سفر میں آپ کو سمجھنے میں سہولت رہیگی کیونکہ اونکا ذکر خیر بباعث رفاقت کے بار بار آتا رہیگا تعارف کرانا واجبات سے ہے اسلئے علٰحدہ فصل مقرر کیا ہے بعدہ خاتمہ پر دعا خیر سے یاد فرمانا لہٰذا اب اون کے ذکر خیر سے پہلے ذرا احکامات الحج کے مناسک ادعیہ وغیرہ کی تشریح پیش کی جاتی ہے بعد میں حصہ ہذا کے خاتمہ کو انکے شان نزول سے مزین کیا جائیگا

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ

باب سوئم مناسک حج اور اسکے احکام وغیرہ

حضرات الحمد للہ کہ ہدایات سفر و آب بیتی وغیرہ سے فارغ ہو کر اب حج اور اسکے احکام و مصالح اور مسائل و مناسک وغیرہ پیش خدمت کئے جاتے ہیں اگر حیات باقی انشاء اللہ العزیز ہر ہر موقع کے ادعیہ وغیرہ بھی تحریر کئے جائینگے۔

لہٰذا فضائل حج۔ احرام کا بیان۔ میقات احرام۔ طواف۔ سعی مروہ صفا۔ وقوف عرفہ۔ حج کے فرائض سنن یا مستحبات۔ قربانی یا صدقے۔ عمرہ کا بیان۔ رمی جمرات کا بیان وغیرہ ہو گا۔

فصل اوّل فضائل حج کا بیان

حج لغت میں کسی بڑے اعلےٰ درجے کی چیز کی طلب کرنیکا نام ہے۔ اور شرع میں کعبہ کی زیارت (یعنے طواف کعبے شریف کا) کرنے کو کہتے ہیں۔ اور عرفے (یعنے ۹ ماہ ذالحجہ) کے روز عرفات میں زوال کے بعد شام تک کھڑے ہونا اور مقام عرفات میں زوال کے بعد دوسری صبح تک وقت وقوف کا ہے (دن میں وقوف کا امتداد تا غروب آفتاب واجب ہے۔ اور رات کو فقط ایک ساعت کاہی کافی ہے۔ امتداد یعنے طول واجب نہیں ہے) نیت شرط نہیں۔ چلنا پھرتا۔ دیوانہ مست۔ سوتا۔ اسوقت میں سے کسیوقت ٹھیر جائے تو یہ رکن ادا ہوجاتا ہے۔ یہ سب کچھ بحالت احرام حج کی نیت سے ہو۔ حج پانچ بنائے اسلام کا خاتمہ ہے اور عمر بھر میں ایکدفعہ فرض ہوتا ہے۔ کیونکہ زیارت گاہ اسکی ایک ہے۔ جملہ عبادات میں سے حج عبادت مرکب از مالی و بدنی ہے کوئی عبادت محض بدنی ہے۔ جیسے کلمہ اور نماز اور کوئی محض مالی جیسے زکوٰۃ۔

حج میں چونکہ مال بہت خرچ ہوتا ہے اور استطاعت مال کی شرط ہے اسواسطے اسکو مرکب مالی و بدنی کہا گیا۔ ورنہ کوئی عبادت سوائے مال کے ادا نہیں ہوتی۔ سب میں مال کی ضرورت ہے۔ مگر نماز روزہ میں تھوڑا مال کافی ہے۔ جو بقائے حیات کو ضروری ہو۔ جیسے نماز بلا لباس۔ روزہ بلا افطار۔ زکوٰۃ بلا مال۔ اور ان پانچ بنائے اسلام میں صرف عبادات ہی ہیں۔ اسواسطے سوائے نیت کے صحیح نہیں ہوتے۔ اور باقی جتنے دینی معاملات ہیں۔ سب بلا نیت صحیح ہوجاتے ہیں مگر جب ان میں نیت ثواب کی شامل ہوجائے تو موجب ثواب اخروی (عبادت) ہوجاتے ہیں۔ جیسے نکاح عتاق۔ بیع۔ شرا۔ وقف۔ وصیت۔ ہبہ وغیرہ اسواسطے جو صاحب جمیع معاملات دنیوی میں نیت ثواب کی کرے وہ ہر وقت عبادت میں داخل ہے جسکا ذکر قرآن شریف میں ان کلمات میں درج ہے وَهُمْ فِي صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ۔

بنائے خمسہ اسلام سے حج بشرائط جو ۹ھ میں فرض ہوا۔ اسکے فرائض پانچ۔ واجبات بائیس۔ سُنن چودہ ہیں جیساکہ کتب فقہ میں درج ہے۔

حج ہر مسلم۔ عاقل۔ بالغ۔ صحیح پر فرض ہے۔ جب اوسکے پاس زاد راملہ یعنے خرچ خوراک کرایہ آمد و رفت سواری اسقدر ہو دے کہ بآسانی وہاں پہونچ کر واپس اپنے مسکن پر آسکے اور ایام سفر کے اندر اپنے اہل و عیال کو نفقہ بھی دے سکے اور نیز اسکو مکان سکنی اور حاجت اصلی ضروری مثلاً خادم اور اسباب خانگی اور کپڑے وغیرہ سے فراغت ہو۔ اگر والدین زندہ ہوں تو اونکی اجازت ضروری۔ گناہوں سے مغفرت۔ جو عبادت فوت ہو اوسکی قضا لے۔ جسکا حق ذمے ہو اوسکی ادائی۔ صدقہ خیرات ایک لاکھ صلوات

روانگی کے وقت راستہ میں بھی ہو یعنے مال اور جان کا خوف نہ ہو۔ اور عورت کیواسطے مذکورہ بالا کے علاوہ یہ شرط بھی ہو کہ محرم یا زوج اسکے ہمراہ ہو۔ اگر مکہ شریف اوس سے تین رات دن کے فاصلہ پر ہو۔ اور اگر فاصلہ تین رات دن سے کم ہے۔ تو بغیر محرم یا زوج کے سفر کر سکتی ہے۔ اور خرچ خوراک وغیرہ محرم یا زوج کو دے سکے۔ تمام عمر میں ایکدفعہ فرض ہے جب زاد راحلہ پر قدرت پاوے تو فوراً ادا کرے کیونکہ تراخی اور سستی اور تاخیر میں زاد راحلہ کے مفقود ہونیکا احتمال ہے۔ مثلاً مریض ہوگیا۔ اور کوئی ضرورت لاحق ہوگئی۔ تارک حج گنہگار اور منکر اوسکا کافر ہے۔ حضور صلعم فرماتے ہیں کہ جسکو کوئی امر مانع نہیں اور پھر بھی نہیں جاتا شاید وہ یہودی اور نصرانی ہوکر مریگا (مشکوٰۃ شریف)

اگر غلام نے حج پڑھا۔ اور بعد میں آزاد ہوا۔ یا نابالغ نے حج پڑھا۔ اور بعد میں بالغ ہوا۔ تو ان دونوں کا دوسرا حج کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ بحالت غلامی اور نابالغی کے مکلف تھے

حج کی وضاحت

حسب بیان گزشتہ حج ہر مسلمان عاقل و بالغ۔ دولت مند غنی پر تمام عمر میں ایکدفعہ حج بیت اللہ شریف کرنا فرض ہے۔ آیتہ شریفہ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً۔ تارک حج اور منکر حج کافر ہے۔ وہ شخص اسلام سے خارج ہے باوجود استطاعت و دیگر شرائط کے جو شخص حج نہ کرے عجب نہیں کہ وہ نصرانی یا یہودی ہو کر مرے۔ حج کی عبادت مالی اور بدنی ہر دو ہے۔ حاجی دور دراز سفر کرنیسے ہوشیار تجربہ کار ہو جاتا ہے اسلامی شان و شوکت کر دفر اور دور دراز ملکوں کے مسلمان بھائیوں کے اطوار و عادات تمدن و معاشرت کو دیکھتا ہے۔ حج سے صرف اتنا ہی مطلب نہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلے۔ اور سمندر چیر کر چلا جاوے۔ اور رسمی طور پر کچھ لفظ منہ سے بولکر ایک رسم ادا کرکے چلا آوے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ حج ایک اعلےٰ درجہ کی چیز ہے جو کمال سلوک کا آخری مرحلہ ہے سمجھنا چاہئیے کہ انسان کا اپنے نفس سے انقطاع کا یہ حق ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ ہی کی محبت میں کھویا جاوے کہ اسکے مقابلہ میں نہ اوسے کسی سفر کی تکلیف ہو اور نہ جان و مال کی پرواہ ہو۔ نہ عزیز و اقارب سے جدائی کا فکر ہو۔ جیسے عاشق اور محب اپنے محبوب کے گرد طواف کرتا ہے۔ اسی طرح حج میں بھی طواف رکھا ہے۔ یہ ایک باریک نکتہ ہے۔ جیسا بیت اللہ ہے۔ ایک اس سے بھی اوپر ہے جب تک اسکا طواف نہ کرو یہ طواف مفید نہیں اور ثواب نہیں۔ ؎

حاجیاں گر کعبہ را طائف شدند	ما طواف خانہ سبحان کنیم

اسکے طواف کرنیوالوں کی بھی یہی حالت ہونی چاہیئے۔ جو یہاں دیکھتے ہو۔ کہ ایک مختصر سا کپڑا رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح اوسکا طواف کرنیوالوں کو چاہیئے۔ کہ دنیا کے کپڑے اتار کر فروتنی اور انکساری اختیار کرے۔ عاشقانہ رنگ میں پھر طواف کرے۔ طواف عشق الہی کی نشانی ہے۔ اور اس کے معنی یہ ہیں کہ گویا مرضیات اللہ ہی کے گرد طواف کرنا چاہیئے۔ حج سب عبادات سے افضل ہے۔ بشرطیکہ اوسمیں کوئی قصور نہ ہو۔ جس نے حج مقبول کیا وہ گناہ سے پاک ہوا۔ اگر حاجی راستہ میں مرگیا تو اسکا اجر اللہ پر واجب ہے۔ حاجی کی دعا بہت جلد قبول ہوتی ہے۔ حاجیوں کے قافلے اللہ تعالی کے گروہ ہوتے ہیں۔ حج میں دینی اور دنیاوی ہر قسم کے فائدے ہوتے ہیں۔ حج میں ایک روپیہ خرچ کرنے سے سات سو روپیہ کا ثواب ملتا ہے۔ حاجی کے واسطے خواہ سوار ہو خواہ پیدل ہر ایک قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے وقوف عرفہ میں رحمت کے فرشتے حاجیوں کے واسطے بخشش مانگتے ہیں۔ حج میں زاد راہ ہونا فرض ہے کہ اپنے عیال اطفال کو چھ ماہ کا خرچ دیکر اپنی سواری و عمدہ خوراک و خیرات کیلئے کافی خرچ ہو۔ اور راستہ پر از امن و بے خوف و خطر ہو۔ تو حج شریف کو جانا چاہیئے۔ مسکین کے واسطے ہرگز حکم نہیں کیا قال اللہ تعالی وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا آدمیوں پر خانہ کعبہ کا حج فرض ہے جو شخص اس طرف آنے کی طاقت رکھتا ہو (مالی اور بدنی دونوں ہوں) کیونکہ سفر عظیم ہے۔ چنانچہ اہل یمن مفلس توکل سے آئے تھے لیکن بوجہ سوال لوگوں کو ستاتے تھے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی ہاں سابقہ زمانہ میں کئی مفلس مساکین روانہ ہوا کرتے تھے لیکن اب بوجہ گرانی اشیاء خاصکر گرانی اخراجات کرایہ دوست جانی بھی بیگانہ ہے۔

حج اور اوس کی ضرورت

حج اسلام کا چوتھا رکن اور عبادت ہے۔ جسکا شوق ہر مسلمان کو ہے اگرچہ اوسکے پورا کرنے میں غفلت ہو یا مال کا خرچ کرنا کسیکو گراں ہو۔ یا صعوبت سفر ناگوار۔ اور جو صاحب اپنی تمنا پوری کرنے کو نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اون میں بھی اکثر چونکہ اسکے آداب سے ناواقف ہیں۔ اسلئے نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق بن جاتے ہیں۔ حالانکہ بندگان خدا پر حق ہے۔ کہ آقا کے دربار کی حاضری کو اپنی عزت اور مایہ فخر جان کر اظہار عبدیت میں مال بلکہ جان سے بھی دریغ نہ کریں۔ دنیا کے فانی مال و متاع اور روپیہ کی پانچ چھ سو کنکریوں کو اس پائدار عزت اور حضوری بارگاہ الہی کے مقابلہ میں بے حقیقت سمجھیں۔ اور عمر و تندرستی کو غنیمت جان کر آجکل کے

شیطانی وسوسہ پر خاک ڈالیں۔ اور ستانہ وار شیدائی بنکر آستانہ خداوندی کی جبہ سائی کے شوق میں وطن اور گھر بار کو الوداع کہیں اور مشاغل و علاقہائے دنیوی کو کم سے چار ماہ کیلئے پیٹھ پیچھے رکھدیں۔ اگر حق تعالیٰ ایسی توفیق عطا فرماوے۔ تو جسوقت گھر سے باہر قدم نکالیں ذرا یہ سوچ لیں کہ کہاں جاتے ہیں کیوں کہ ہر سفر کا ایک انداز ہوتا ہے۔ اور ہر جگہ کا ایک مخصوص ادب۔ اسلئے مناسب ہے کہ جیسے حلیم وکریم اور قادر ورحیم ذات کے دربار کی حاضری کا سفر ہے ویسے ہی خشوع وخضوع اور عاجزانہ سکنت اور طبعی رضا و رغبت کے ساتھ قدم اوٹھیں کہ نہ رفقا کے ساتھ جنگ وجدال ہو۔ نہ تخفیف خرچ پر نظر نہ معصیت ونافرمانی کا دلمیں وسوسہ ہو۔ نہ تکبر وتعلی۔ بلکہ غلامی کا حلقہ کان میں ڈالے ہوئے تمامی حرکات وسکنات سے بندگی کا اظہار کرتا ہوا۔ سفر کو تمام کرے کہ بدن کا رُواں رُواں بزبان حال یہ شعر پڑھتا ہوا بیت اللہ شریف تک پہونچے۔ ؎

من بندہ فرمان تو ہاں تا چہ فرمائی کنم	تو بادشاہی من گدا ہر چہ کنی باشد روا

اس عبادت میں رموز محبت بے شمار ہیں۔ مگر یہاں دو مضمون بیان کئے جاتے ہیں۔ اول یہ کہ حج کی عبادت اس رہبانیت کا معاوضہ ہے جو پہلی امتوں میں رائج تھی۔ چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اُمت محمدیہ کی رہبانیت حق تعالیٰ نے حج کی عبادت کو بنادیا ہے۔ پس اول سے آخر تک جتنے ارکان حاجی سے ادا ہوتے ہیں اس عاشقانہ انداز پر ہوتے ہیں۔ جو کسی خستہ بدوش مست اور جمال محبوب میں محو ومستغرق شیدا سے ظاہر ہوا کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ کی محبت میں جوگ سادھنا پہلی امتوں میں اگر عمر بھر کیلئے ضروری تھا۔ تو اُمت محمدیہ کا اوس وضع کو چند دنوں کے لئے اختیار کرلینا ہی انکے سچے عاشق خدا ہونے کی علامت بنادیا گیا۔ پھر تعجب ہے کہ عمر بھر میں اتنی محبت کا اظہار بھی مسلمان سے نہ ہو۔ کیا محبت کا یہ اقتضا نہیں کہ نہ وطن سے الفت ہو نہ گھر سے علاقہ نہ عزیز واقارب سے تعلق ہو نہ احباب واصدقا سے محبت۔ یکدم سب سے منہ موڑکر محبوب کی تلاش میں اُس شہر کا سفر کیا جائے جہاں وصال کی اُمید ہو۔ پھر نہ راحت کا فکر ہو نہ عزت وجاہ کا اہتمام۔ اگر بار برداری کے اونٹ کی پیٹھ پر جگہ نصیب ہو جائے تو زہے قسمت۔ نہ جنگل کے درندوں کا خوف ہو۔ نہ رہزنوں کا اندیشہ۔ اگر بدوٗں کے ہاتھوں بدن کے کپڑے بھی لٹ جائیں اور لٹا لُٹا صرف جان سلامت لیکر بھی محبوب تک پہونچ جائے تو زہے نصیب۔ خشکی وتری کے جنگل وسمندر کو عبور کرنا۔ بھوک پیاس کی مصیبتیں جھیلنا۔ تلی ونالش

اور استفراغ و دوران سر کی تکلیفیں برداشت کرتا جگہ جگہ قرنطینے بھگت کر مقام محبوب کے قریب پہونچا تو فکر ہے کہ وضع قطع سے بھی محبت ظاہر کرنی چاہیئے۔ بس نہ بدن پر کورتہ ہے۔ نہ ٹانگوں میں پاجامہ۔ نہ سر کی ٹوپی۔ نہ پاؤں میں موزے۔ نہ اصلاح خط ہے نہ خوشبو و عطر۔ بلکہ میل کچیل جسم پر چڑھا ہوا سر کے بال اور ہاتھوں کے ناخن بڑھے ہوئے جوگیوں کی طرح ستر چھپانے کو ناف سے گھٹنوں تک صرف ایک تہمد باندھے اور کفنی نما ایک چادر گردن تک اوڑھے پراگندہ حال غبار آلودہ مسکین و محتاج ذلیل اور خستہ حالت میں چیختا چلاتا اور لبیک پکارتا ہوا دولتکدہ محبوب تک آپہونچا۔ زمین کے ہر نشیب و فراز پر لبیہ کے نعرے مارتا اور دیوانہ وار اپنی حاضری کی صدا دیتا ہوا بزمرہ عشاق داخل حرم محترم ہوا۔ تو کبھی محبوب کے گھر کا چکر لگاتا پھرتا ہے۔ اور کبھی مجنونانہ وار اکڑتا اور سینہ نکال کر چلتا ہے۔ اور کبھی عاجزانہ قدم اٹھاتا ہے کبھی دامان محبوب میں چھپنے کی کوشش کرتا ہے کبھی دیواروں سے چپٹا اور اوسکو کہیں چومتا ہے۔ کبھی روتا ہے کبھی چپ ہوتا ہے۔ غرض ہر انداز کے ساتھ محبین کے پاک گروہ میں ملا جلا دعائیں مانگتا سات سات چکر پورے کرتا ہے۔ اس سے سیری نہیں ہوتی۔ تو وحشت زدہ بنکر باہر آتا اور اس پہاڑ سے اوس پہاڑ تک اور اس پہاڑی سے اس پہاڑی تک رفتار کا تار باندھ دیتا ہے۔ نہ یہاں چین ہے نہ وہاں قرار۔ کبھی میٹھی چال ہے کبھی بھاگ دوڑ۔ کہیں اوپر چڑھتا ہے کہیں نیچے اترتا۔ غرض کہ ساری ادائیں عاشقانہ ہیں اور دعائیں عاجزانہ۔ کبھی وقت معین پر میدان عرفات کا سفر ہے۔ اور کبھی حکم پاتے ہی وہاں سے واپسی اور مزدلفہ و منیٰ کا قیام۔ کہیں کنکریاں مارتا پھرتا ہے۔ کہیں خاک اوڑاتا اور جان کی قربانی کی فکر کرتا ہے غنیمت ہے کہ مویشی کی قربانی اپنی جان کی قربانی کے قائم مقام کردیگی ورنہ وصال محبوب کے حصول پر جان نثاروں کی جو کیفیت ہونی چاہیئے تھی وہ یہ تھی۔ ع ہزاروں جان اگر پاؤں تو نثار کردوں۔

دوسرا رمز یہ ہے کہ سفر حج کی وضع بالکل سفر آخرت کی سی۔ اور مقصود یہ ہے کہ جب امت محمدیہ اس عبادت کو ادا کرے تو مرنیکے وقت اور مرنیکے بعد پیش آنیوالے حوادث سب یاد آجائیں مثلاً سفر شروع کرتے اور گھر سے نکلتے وقت وطن و دنیا کا چھوٹنا یاد آتا ہے۔ اور ریل پر تنہا سوار کرکے بال بچے اور اقارب واحباب کا مجمع جس وقت لوٹتا ہے تو دفن سے فارغ ہوکر برادری واحباب کی واپسی یاد آتی ہے سواری پر سوار ہوتے وقت جنازے کی چارپائی پر اٹھایا جانا یاد آتا ہے۔ اور احرام کا سفید کپڑا پہنتے وقت کفن کی چادر میں لپٹنا۔ میقات حج تک پہونچنے میں طرح طرح کے جنگل و بیابان اور خشکی و تری کے جھلے اور بحر سے منظر نظر آتے

وقت اون دشوار گذار گھاٹیوں کا قطع کرنا یاد آتا ہے۔ جو دنیا سے باہر نکلکر میقات قیامت تک عالم برزخ یعنی قبر میں پیش آتی ہیں۔ راستہ میں رہزنوں کے ہول وہراس کیوقت شیطان دشمن ایمان کی رخنہ اندازیاں یاد آتی ہیں۔ اور تنہائی میں شب کیوقت جنگلی درندوں یا سمندر کی موجوں کا منظر اندھیری کوٹھری یعنی قبر کے سانپ بچھو اور کیڑوں کوڑوں کو یاد دلاتا ہے۔ میدان وبیابان میں قافلہ سے تنہا رہ جاتے وقت قبر کی تنہائی اور وحشت یاد آتی ہے۔ اور مطوفین کے دکان کی باز پرس کے وقت منکر نکیر کے سوالات اور حسن مربی وسرپرست کی کفالت میں داخل ہونا ہے اسکے جواب کا تصور ہوتا ہے۔ جسوقت چیخ چیخ کر لبیک پڑھی جاتی ہے تو قبروں سے اٹھتے وقت فرشتہ کی پکار پر حاضری کی صدا یاد آتی ہے اور ایک میدان وسیع یعنی عرفات میں جم غفیر کے جمع ہونے سے میدان حشر میں اولین وآخرین کا جمع ہونا یاد آتا ہے۔ وہاں کی حرارت خصوصًا دوپہر کے وقت آفتاب کی تمازت سے مشرکی تکالیف اور قیامت کے دن کی گرمی یاد آتی ہے۔ اور خطبہ کیوقت شہنشاہی دربار کی پیشی کا دھیان آتا ہے۔ غرض حج کے ہر عمل میں ایک عبرت اور معاملہ آخرت کی یاد دہانی ہے۔ جس سے ہر شخص کو جسقدر بھی اسمیں صفائی قلب اور محبت شارع کے سبب استعداد پیدا ہوگئی ہے۔ ایک اطلاع وآگاہی اور نصیحت حاصل ہوتی ہے جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حج سے واپس ہوکر دنیا کے علائق کاٹنے والی اور تمامی لذتوں پر پانی پھیرنیوالی موت کے دھیان میں لگ کر پورا زاہد وعابد بنجاتا ہے دنیا سے دل لگانا بے سود بلکہ مضر سمجھکر آخرت کی جانب متوجہ ہوتا اور سچے محبوب کے وصال کی تمنا میں عمر صرف کردیتا ہے۔ اور یہی اوسکی بلکہ عالم کی پیدایش کا مقصود اور ہر مسلمان کی عین مراد ہے۔ خداوند تعالی مجھے اور تمہیں سب کو یہ لذت اور عبرت کی کیفیت عطا فرماوے۔ آمین ثم آمین اخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین۔

بیت اللہ اور اسکے آداب

بیت اللہ یعنی کعبہ جسکی جانب منہ کرکے دنیا بھر کے مسلمان نماز پڑھتے ہیں مسجد الحرام میں ایک چار دیواری والی مسقف اونچی کوٹھڑی ہے۔ جو زرین اور سیاہ ریشمی غلاف سے چھپی رہتی ہے۔ اسکی زمین تمام دنیا کی زمین سے قبل پیدا ہوئی۔ اور اسیکو پھیلا کر دنیا کو آباد کیا گیا ہے کہ حق تعالی فرماتا ہے إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا (سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے موضوع ہوا وہ مبارک گھر ہے جو مکہ میں ہے) اسکو حق تعالی نے امتحان خلق کیلئے ایسا شرف عطا فرمایا کہ اپنی جانب منسوب فرماکر بیت اللہ

نام رکھا۔ اسکے گرد و نواح کو حرم آستانہ گردانا۔ میدان عرفات کو حرم کا صحن قرار دیا۔ اور تمام مخلوق کو حکم دیا کہ جو کوئی بھی وہاں تک پہونچ سکے وہ عمر بھر میں ایک بار یہاں ضرور حاضر ہو۔ حرم محترم کا احترام اس طرح ظاہر فرمایا کہ نہ وہاں جانور کا شکار کرنا جائز ہے نہ گھاس کاٹنی درست۔ نہ ہرا درخت قطع کرنیکی اجازت ہے نہ شکاری کو شکار بتانے یا کسی قسم کی اعانت کرنیکا اذن غرض وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ جو بھی اسمیں گیا وہ بے خوف ہوگیا) اتنا عام ہے کہ انسان سے متجاوز ہو کر حیوان و نباتات تک اس سے منتفع ہوئے تو جس مسلمان کو اس جائے پناہ میں شوق و محبت کیساتھ داخلہ نصیب ہوا اسکو عذاب آخرت سے بے خوف و خطر بنجانا کون بڑی بات ہے۔

مسجد الحرام جسکے درمیان بیت اللہ یعنی کعبہ واقع ہے۔ وہ مقدس مسجد ہے۔ جہاں ایک نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ نمازوں کے برابر اور اسکا طواف کرنا نفل سے بہتر ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ حج و عمرہ ساتھ کیا کرو۔ کہ وہ دونوں مسلمان کی تنگدستی اور گناہوں کو اسطرح دور کردیتے ہیں جیسے بھٹی سونے چاندی کے میل کو دور کردیتی ہے۔ اور حج مبرور کا معاوضہ نہیں ہے مگر جنت معلوم ہوا کہ حج پر جسطرح آخرت کے ثواب کا وعدہ ہے۔ اسی طرح دنیوی تنگدستی و احتیاج کے دور کرنیکا بھی وعدہ ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاجی کا اونٹ جتنے قدم اوٹھاتا اور رکھتا ہے۔ ہر قدم کے بدلہ ایک نیکی لکھی جاتی اور ایک گناہ معاف کیا جاتا اور ایکدرجہ بلند ہوتا ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص حج و عمرہ کیلئے گھر سے نکلا اور راستہ میں مرگیا۔ تو اس سے حساب نہ لیا جائیگا۔ اور کہا جائیگا کہ جاؤ جنت میں۔ ملاں علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ سات مرتبہ طواف کرنا ایک عمرہ کے برابر ہے اور تین عمرہ برابر ہیں ایک حج کے۔ بہرحال حق تعالیٰ کا قرب چاہنے والے مسلمانوں کیلئے اس آستانہ سے بہتر کوئی آستانہ نہیں۔ اور جو دینی و دنیوی برکات بیت اللہ کے حاضر ہونیوالوں کو حاصل ہوتی ہیں۔ انکا کوئی بشر اندازہ نہیں کرسکتا لہذا زندگی اور تندرستی کو غنیمت جانکر مسلمانوں کو چاہیئے کہ اس نعمت عظمیٰ سے محروم نہ رہیں ہمت کریں اور مستانہ وار سراپا شوق بنکر شاہنشاہی دربار میں غلاموں کی طرح ایسے خشوع اور خضوع کیساتھ حاضر ہوں کہ جو تکالیف پہونچیں اوکی شکایت زبان پر نہ لائیں اور جو کچھ خرچ ہوجائے اوسکو کارآمد ذخیرہ سمجھکر خوش ہوں کہ حق تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ چونکہ حجاج کی سہولت کے لئے ضروریات سفر پر اطلاع دینے کی جسطرح ضرورت ہے اسی

طرح مسائل ضروریہ سے آگاہ کرنے کی بھی حاجت ہے تاکہ ادائیگی احکام کی سہولت رہیگی اور اسپر کاربند ہوکے کل معاملات اتبع شریعت پر ادا ہو وینگے۔

مقدمات حج

خانہ کعبہ سے متعلق دو عبادتیں ہیں ایک کا نام عمرہ ہے اور دوسرے کا حج۔ فرق ان دونوں عبادتوں میں یہ ہے کہ عمرہ سنت ہے اور حج فرض۔ ثانیاً یہ کہ عمرہ جب چاہے ادا کرے لیکن حج کیلئے مہینے اور ایام مقرر ہیں۔ ثالثاً یہ کہ عمرہ کے لیئے میقات آفاقی دونوں ہی کا حل ہے لیکن حج کیلئے آفاقی کا میقات وہی مقام ہے۔ جو بیان میقات میں آئیگا لیکن غیر آفاقی کیلئے حرم ہی میقات

عمرہ اور حج

عمرہ کے اعمال دو ہیں طواف بیت اللہ اور سعی صفا و مروہ۔ طواف رکن ہے۔ اور سعی واجب ہے۔ حج کے دو رکن ہیں۔ نانویں کو عرفات میں ٹھیرنا اور دسویں کو طواف بیت اللہ صفا و مروہ کی سعی رکن حج نہیں بلکہ واجب ہے۔ احرام اور قیود احرام کا حکم عمرہ اور حج دونوں میں یکساں ہیں۔

حج رکن دین ہے

یہ امر محتاج بیان نہیں۔ کہ جس طرح نماز۔ روزہ۔ اور زکوۃ فرض اور ارکان دین ہیں۔ اسی طرح حج بھی ایک رکن دین اور صاحب استطاعت پر فرض ہے۔ فرق اس اور تین بقیہ ارکان میں یہ ہے کہ ایک مسلمان جب تک زندہ ہے۔ ہر روز اوسپر نماز پنجگانہ فرض ہے۔ ہر سال جب کہ مہینہ رمضان کا آئے تو روزہ اوسپر فرض ہوگا۔ اور ہر سال کے تمام پر صاحب نصاب کو تا زیست زکوۃ ادا کرنا ہوگا۔

رکن حج کا دیگر ارکان سے مقابلہ

لیکن حج ایک ایسا رکن ہے جسکا ساری زندگی میں صرف ایک مرتبہ ادا کرلینا شریعت نے فرض کیا ہے۔ اسی بنیاد پر ایک مسلمان جب حج کے رکن سے فارغ ہوتا ہے۔ تو اوسے حاجی کے لقب سے یاد کرتے ہیں یعنے یہ ایک ایسا مسلمان ہے جو اپنے ایک رکن دین کے فراغ کی سعادت حاصل کرچکا۔

چند شرعی اصطلاحات

ادائے حج کے دوران میں شرعی طور پر جن جن مقامات سے سابقہ پڑتا ہے اونکا مختصر جغرافیہ آگے آئیگا۔ یعنی میقات وغیرہ۔ اور اسی سلسلہ میں چند شرعی اصطلاحات بھی سمجھ لینا ضروری ہیں تاکہ آئندہ مسائل سمجھنے میں سہولت ہو۔

اشہر حج۔ شوال۔ ذیقعدہ نہایت دہم ذی الحجہ یہ دو ماہ دس روز حج کا زمانہ شمار ہوتا ہے۔ اسی زمانہ

میں حج کا احرام باندھتے ہیں۔ حج کے سب کام پورے کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ دہم ذالحجہ کو فریضۂ حج سے فارغ ہو جاتے ہیں۔ البتہ سنن کا سلسلہ بعد کو بھی چلتا رہتا ہے۔ اشہر حج کے علاوہ دوسرے زمانہ میں حج کا کوئی کام انجام نہیں دے سکتے۔ حتیٰ کہ حج کا احرام باندھنا بھی مکروہ تحریمی مانا جاتا ہے۔ البتہ عمرہ کیواسطے کوئی زمانہ مخصوص نہیں ہے مسائل کی مزید تفصیل آئندہ پیش ہوگی۔

احرام سے مراد وہ لباس ہے۔ جو حجاج کو میقات سے پہننا لازم ہے۔ مردوں کیواسطے ایک تہ بند ایک چادر سُنت ہے۔ لیکن ان میں کوئی سلائی نہ ہو۔ سوئی نہ لگی ہو۔ چوڑے عرض کا کپڑا لیا ایک ٹکڑے کی چادر بنائی اور ایک کا تہ بند لیا۔ سفید رنگ افضل ہے۔ جوتہ پہن سکتے ہیں۔ البتہ ٹخنے کھلے رہنے ضرور ہیں۔ ہتیار لگانے اور کمر سے پیٹی باندھنے کی بھی اجازت ہے۔ جو شخص احرام باندھ لیتا ہے۔ اصطلاحاً محرم کہلاتا ہے۔

تلبیہ احرام باندھتے وقت اور کل دوران حج جو کلمات بکثرت پڑھتے ہیں۔ اور بلند آواز سے پڑھتے ہیں وہ یہ ہیں انہی کو اصطلاحاً تلبیہ کہتے ہیں۔ **لبّیك اللّٰهم لبّيك۔ لبيك لا شريك لك لبّيك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شريك لك۔**

تسبیح وتحمید وتحلیل وتکبیر سے مراد۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ہے۔ یہ کلمات بھی پڑھنے میں زیادہ آتے ہیں۔

شوط۔ جب حرم شریف میں پہونچتے ہیں تو مطاف میں حجر اسود کے روبرو کھڑے ہوتے ہیں۔ کچھ دعائیں پڑھتے ہیں جنکا ذکر آگے آئیگا۔ پھر جانب شمال رُخ کرکے چلتے ہیں۔ اسطرح بیت اللہ شریف کی شرقی دیوار بائیں ہاتھ پر آجاتی ہے۔ ملتزم اور بیت اللہ شریف کے دروازہ سے گذرتے ہوئے حطیم کے گرد گھومتے ہوئے رکن یمانی پر ہوتے ہوئے پھر حجر اسود پر پہونچ جاتے ہیں اس ایک دور کو اصطلاحاً شوط کہتے ہیں۔

طواف۔ سات شوط ملکر ایک طواف شمار ہوتے ہیں۔ طواف کی پانچ قسم ہیں۔ طواف نفل طواف عمرہ۔ طواف قدوم۔ طواف زیارت یا طواف افاضہ۔ طواف صدر یا طواف الوداع ہر ایک کی تشریح آئندہ پیش ہوگی۔

استلام۔ طواف کرتے ہوئے ہر شوط میں سنت ہے۔ کہ حجر اسود کو بوسہ دے بوجہ ازدحام بوسہ نہ دے سکے

تو دونوں ہاتھوں سے یا صرف ایک ہاتھ سے حجر اسود کو چھوکر اپنے ہاتھوں یا ہاتھ کو بوسہ دیدے۔ یہ بھی نہ ہوسکے تو دور سے حجر اسود چھونے کا اشارہ ہاتھوں سے کرلے اور ہاتھوں کو بوسہ دے لے یہ حجر اسود کا استلام کہلاتا ہے۔ علی ہذا رکن یمانی کا بھی استلام کرتے ہیں۔ لیکن اسکو بوسہ نہیں دیتے۔ دونوں ہاتھوں سے یا سیدھے ہاتھ سے صرف چھولیتے ہیں۔ اسی قدر مستحب ہے رکن عراقی اور رکن شامی بحالت موجودہ چونکہ بنیاد ابراہیمی پر نہیں ہیں بلکہ اہل قریش کی بنیاد پر ہیں اسلئے انکا استلام بھی نہیں کرتے۔

سعی۔ طواف سے فارغ ہوکر بعض صورتوں میں سعی کرتے ہیں۔ اسکا طریق یہ ہے۔ کہ صفا سے مروہ جاتے ہیں۔ مروہ سے صفا آتے ہیں۔ گویا یہ دو شوط ہوئے اسی طرح سات شوط کرتے ہیں ساتواں شوط مروہ پر ختم ہوتا ہے۔ دونوں مقامات میں تقریباً دو فرلانگ کا فصل ہے۔ دعائیں پڑھتے ہوئے اوسط چال چلتے ہیں۔ لیکن تھوڑے فصل پر دو علامات بنے ہوئے ہیں جو میلیں کہلاتے ہیں۔ ان کے درمیان آتے جاتے دوڑتے ہیں۔ یا کم از کم رفتار تیز کردیتے ہیں۔ معذور لوگ سواری پر یا تپبری میں بیٹھ کر کاندھوں پر بھی سعی کرسکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ یہ کل راستہ خوب آباد بازار ہے حج کے زمانہ میں یہاں شب و روز عجیب سماں رہتا ہے۔

اضطباع۔ معمولاً تو احرام کی چادر اس طرح اوڑھتے ہیں۔ کہ سر کھلا رہتا ہے۔ اور دونوں شانے ڈھکے رہتے ہیں۔ لیکن جس طواف کے بعد سعی کرنی ہوتی ہے۔ اس طواف میں چادر کو دہنی بغل کے نیچے لاکر بائیں مونڈھے پر اس طرح ڈال لیتے ہیں کہ دہنا شانہ کھلا رہتا ہے۔ اور چادر کے دونوں کونے بائیں شانہ کو ڈھک لیتے ہیں۔ اس طرح احرام اوڑھنے کو اضطباع کہتے ہیں۔

رمل۔ جس طواف کے بعد سعی کرنی مقصود ہو۔ اوسمیں سنت ہے کہ طواف کرتے وقت پہلے تین شوط میں شانے ہلاتا ہوا۔ اکڑتا ہوا۔ قدم اونچے اٹھاتا ہوا کسیقدر دوڑتا ہوا گویا زور دکھاتا ہوا چلے۔ اسی کو رمل کہتے ہیں۔

یوم الترویہ سے مراد ۸ ذالحجہ ہے۔ اس تاریخ کی شب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیلؑ کی قربانی کا خواب دیکھا تھا۔ اسی تاریخ کو حاجی مکہ معظمہ سے حج کے واسطے جانب عرفات روانہ ہوتے ہیں۔

عرفہ سے مراد ۹ ذالحجہ ہے۔ اس تاریخ کو تمام حاجی میدان عرفات میں پہونچ کر جمع ہوتے ہیں۔ اسی

روز بعد مغرب وہاں سے مزدلفہ کو روانہ ہو جاتے ہیں۔ مزید تفصیل آئندہ پیش ہوگی۔

وقوف مزدلفہ۔ ۹ ذی الحجہ کی شام کو عرفات سے روانہ ہو کر حجاج ۱۰ ذالحجہ کی شب کو مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں اور صبح کو منا پہونچ جاتے ہیں۔

وقوف منا۔ اول عرفات جاتے ہوئے ۹ ذالحجہ کی شب کو حجاج منا میں ٹھہرتے ہیں ۹ ذالحجہ کا دن عرفات میں بسر ہوتا ہے ۱۰ ذی الحجہ کی شب کو مزدلفہ میں قیام رہتا ہے۔ پھر ۱۰ ذالحجہ کی صبح سے ۱۲ یا ۱۳ ذالحجہ کی شام تک منا میں قیام کرتے ہیں۔

ایام تشریق ۹ ذالحجہ لغایتہ ۱۳ ذی الحجہ یہ ۵ روز ایام تشریق کہلاتے ہیں۔ اس دوران میں ہر نماز فرض کے بعد کم از کم ایک مرتبہ تکبیر کہنا ضرور ہے۔ یہ سلسلہ ۹ ذالحجہ کو صبح کی نماز سے شروع ہوتا ہے اور ۱۳ ذالحجہ کو عصر کی نماز کے بعد ختم ہو جاتا ہے۔

تکبیر تشریق سے مراد وہی تکبیر ہے۔ جو ہر نماز فرض کے بعد ایام تشریق میں کہنا ضرور ہے۔

جمع تقدیم سے مراد یہ ہے کہ بتاریخ ۹ ذالحجہ میدان عرفات میں حاجی جمع ہوتے ہیں۔ تو بعد زوال مسجد نمرہ میں جاکر امام کے پیچھے ظہر اور عصر کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کیساتھ ظہر کیوقت اکٹھا پڑھتے ہیں۔ ان دو نمازوں کے درمیان اور نیز ان کے بعد کچھ نہیں پڑھتے۔ حتی کہ سنت ظہر بھی ترک کر دیتے ہیں۔ البتہ تکبیر تشریق ضرور پڑھ لیتے ہیں لیکن جو حاجی مسجد نمرہ نہ جائیں اور اپنے قیام گاہ پر نماز پڑھیں۔ وہ حسب معمول ظہر اور عصر کی نماز اپنے اپنے وقت پر علیحدہ پڑھتے ہیں جمع نہیں کر سکتے۔

جمع تاخیر۔ ۹ ذالحجہ کو بعد غروب آفتاب حجاج جلد جلد عرفات سے مزدلفہ کو روانہ ہوتے ہیں۔ تو اسوقت مغرب کی نماز نہیں پڑھتے۔ نہ پڑھنی چاہئے۔ بلکہ مزدلفہ پہونچ کر مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور ایک اقامت سے یکے بعد دیگرے عشا کیوقت پڑھتے ہیں۔ خواہ مسجد میں امام کے پیچھے پڑھیں۔ خواہ تنہا یا جماعت سے اپنے مقام پر پڑھیں۔ نماز مغرب کے واسطے نیت ادا باندھتے ہیں۔ نیت قضا نہیں باندھتے۔ دونوں نمازوں کے بیچ میں وہی تکبیر تشریق کے سوا کچھ نہیں پڑھ سکتے۔ مغرب اور عشا کی سنتیں اور وتر علی الترتیب بعد کو پڑھ لیتے ہیں۔ ان نمازوں کو ملا کر پڑھنا اصطلاحاً جمع تاخیر کہلاتا ہے۔ **وقت مکروہ** سے مراد وہ اوقات ہیں۔ جنہیں نماز پڑھنا ممنوع ہے عین طلوع آفتاب یا عین غروب آفتاب کے وقت عین زوال آفتاب کیوقت۔ اور نماز عصر و مغرب کے درمیان

اوقات میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ البتہ طواف کی اجازت ہے۔

ایام نحر ۱۰ ذی الحجہ لغایتہ ۱۲ ذی الحجہ ان تین دن میں قربانی ہوتی رہتی ہے۔ ان ہی ایام کو نحر کہتے ہیں۔

رمی جمار ۹ ذی الحجہ کی شام کو عرفات سے چلکر مزدلفہ آتے ہیں۔ وہاں شب بسر کرتے ہیں۔ صبح کو بتاریخ ۱۰ ذی الحجہ منا پہونچ جاتے ہیں۔ اور یہاں ۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ تک قیام کرتے ہیں ایک خاص مشغلہ یہ ہے کہ ہر روز جمار کو جا کر کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی کو رمی جمار کہتے ہیں۔ طریق یہ ہے کہ ۱۰ ذی الحجہ کو صرف جمرۃ العقبےٰ کو سات کنکریاں مارتے ہیں۔ باقی دو یا تین دن جمرۃ الاولیٰ۔ جمرۃ الوسطیٰ۔ اور جمرۃ العقبہ اس ترتیب سے یکے بعد دیگرے تینوں جمار کو ہر روز سات سات کنکریاں مارتے ہیں۔ پہلے دن طلوع آفتاب سے دوپہر تک وقت مسنون ہے۔ زوال سے غروب آفتاب تک مستحب ہے۔ بعد غروب مکروہ باقی دنوں میں رمی کا وقت زوال سے غروب آفتاب تک ہے۔ قبل زوال جائز نہیں ہے۔ اور بعد غروب مکروہ ہے۔ رمی کرتے وقت جمار سے کم از کم ۵ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑا ہوا ایک ایک کرکے سات کنکریاں جمار پر تاک کر مارے۔ ہر مرتبہ مارتے وقت کہے بسم اللہ۔ اللہ اکبر۔ علی طاعتہ الرحمن ورغم الشیطان اور چاہے تو ساتھ ساتھ یہ دعا بھی پڑھے اَللّٰھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا۔ رمی جمار کے واسطے کنکریاں مزدلفہ سے چن کر لاتے ہیں۔

ذبح ۱۰ ذی الحجہ کو بعد رمی جمرۃ العقبہ حجاج منا میں قربانی کرتے ہیں۔ ذبح سے یہی قربانی مراد ہے یہ قارن اور متمتع پر واجب ہے۔ اسلئے اسکو دم قران اور دم تمتع بھی کہتے ہیں۔ مفرد پر واجب نہیں ہے مستحب ہے۔ مزید تفصیل اور مسائل آئندہ انشاء اللہ بیان ہونگے۔

اضحیہ سے مراد وہ قربانی ہے جو عام طور اہل استطاعت عید الضحیٰ کے موقع پر ایام نحر میں کرتے ہیں وہ دم قران اور دم تمتع سے بالکل جداگانہ ہے۔

حلق یا قصر ۱۰ ذی الحجہ کو منا میں رمی اور ذبح سے فارغ ہوکر تیسرا کام حلق ہے۔ یعنی سر منڈانا یا قصر یعنی کم از کم ایک ایک پورے انگشت کے برابر کل بال کٹوا دینا۔ مردوں کو حلق افضل ہے لیکن عورتوں کو حرام ہے۔ قصر کرتی ہیں۔ کم از کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر ضرور ہے۔ علی ہذا عمرہ میں بھی حلق یا قصر کرنا پڑتا ہے۔ مسائل کے بیان میں صرف لفظ حلق استعمال ہوتا ہے لیکن اسکے مفہوم میں قصر بھی داخل ہے۔

حلال احرام باندھنے کے بعد بہت سے امور ممنوع ہو جاتے ہیں۔ ان کی تفصیل آئندہ مسائل کے تحت میں بیان ہوگی۔ حلق یا قصر کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے۔ تو معمولی لباس پہن لیتے ہیں اور ممنوعات بھی رفع ہو جاتے ہیں۔ حج اور عمرہ میں حلال ہونے کے مسائل مختلف ہیں۔ تفصیل آئندہ پیش ہوگی۔

حصار سے مراد یہ ہے کہ احرام باندھنے کے بعد کوئی لاعلاج معذوری پیش آجائے اور عمرہ یا حج ادا نہ ہو سکے۔ ایسے معذور محرم کو اصطلاحاً محصر کہتے ہیں۔ بحالت حصار محرم حلال ہونیکے واسطے جو دم دیتا ہے وہ دم حصار کہلاتا ہے۔

جنایات۔ حج وعمرہ میں مسائل شرعیہ کے لحاظ سے اگر کوئی غلطی یا کوتاہی ہو جائے تو ایسی خرابی کو اصطلاحاً جنایت کہتے ہیں۔

کفارہ کسی جنایت کی وجہ سے جو کچھ بطور خیرات دینا پڑے وہ کفارہ کہلاتا ہے۔ اسکی دو قسم ہیں۔ دم اور صدقہ۔ دم۔ صرف دو کفاروں میں سالم اونٹ یا سالم گائے ذبح کرنی پڑتی ہے بعض میں صرف ایک بکرا یا بھیڑ ذبح کرتے ہیں۔ اس ذبح کو دم یا دم جنایت کہتے ہیں۔ دم قران اور دم تمتع جنکا ذکر اوپر آچکا ہے۔ دم جنایت سے بالکل مختلف ہیں وہ بطور خود واجب ہیں! اور دم جنایت محض کفارہ ہے جنایت کا اگر جنایت نہ ہو تو یہ دم بھی نہ ہوگا۔ دم حصار بھی ایک قسم کا دم جنایت ہے۔ مزید تفصیل آئندہ پیش ہوگی۔

صدقہ۔ بہت سے معمولی جنایات میں صرف صدقہ دینا پڑتا ہے۔ یعنی نصف صاع (دو سیر) گیہو یا ایک صاع جو۔ اور چھوٹے جنایات میں صدقہ کا تعین کر دیتے ہیں۔ مثلاً ایک مٹھی گیہوں جنایات وکفارہ جات کی ضروری تفصیل آئندہ مسائل کے تحت میں بیان ہوگی۔

حج کے مقامات کا جغرافیہ اور حج کے مسائل کی شرعی اصطلاحات اوپر درج ہو چکی ہیں۔ ذیل میں حج کے مسائل اور طریق پیش کرتے ہیں یہ تو پہلے بیان ہو چکا ہے کہ مکہ معظمہ میں دو عبادتیں خاص ہیں۔ ایک حج دوسرا عمرہ۔ حج فرض ہے اور عمرہ سنت مؤکدہ ہے۔ اول عمرہ سمجھ لینا چاہیئے کہ مختصر ہے۔ عمرہ سے مراد زیارت بیت اللہ شریف ہے اور اسکا خاص طریق ہے جو آئندہ بیان ہوگا سال کے بارہوں مہینے جب چاہیں اور جتنی مرتبہ چاہیں عمرہ کر سکتے ہیں۔ لیکن ماہ رمضان میں عمرہ کرنے کی حدیث شریف میں بڑی فضیلت ہے جسنے رمضان میں عمرہ کیا اسکو اتنا ثواب ملا گویا خود حضور انور

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔ نویں۔ دسویں۔ اور گیارہویں ذی الحجہ کو عمرہ کرنا البتہ مکروہ تحریمی ہے لیکن اگر خدا نخواستہ کوئی وقوف عرفات سے محروم رہے۔ اور اس کا حج فوت ہو جائے۔ تو وہ ان تاریخوں میں بھی عمرہ کرے تو مضائقہ نہیں۔ عمرہ کرنیسے وہ حلال ہو جائیگا۔ جو لوگ کہ حدود حرم میں رہتے ہیں۔ یا اشہر حج سے پہلے آکر وہاں مقیم ہیں۔ یا جو لوگ کہ میقات کے اندر رہتے ہیں۔ ان سب کے واسطے اشہر حج میں عمرہ کرنا مکروہ ہے۔ لیکن وہ اگر اس سال حج کرنا نہ چاہیں تو پھر اس زمانہ میں عمرہ کرسکتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ عمرہ بھی گویا ایک چھوٹا حج ہے۔ عمرہ کرنیوالا اصطلاحًا معتمر کہلاتا ہے

اب حج کو لیجئے کہ اسمیں کسقدر تفصیل درکار ہے۔ چنانچہ اسکا بیان بھی گذر چکا ہے۔ یعنی اسلام کے پانچ ارکان ہیں۔ کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ اور حج۔ ہر مسلمان پر حج فرض ہے۔ بشرطیکہ وہ آزاد ہو۔ تندرست ہو۔ عاقل ہو۔ بالغ ہو۔ اور مستطیع ہو۔ یعنے اتنی مالی حیثیت رکھتا ہو کہ سفر خرچ برداشت کرے۔ اور کنبہ کے واسطے بھی بقدر ضرورت نان نفقہ چھوڑ جائے۔ مالی حیثیت کے علاوہ مال حلال کمائی کا ہونا ضرور ہے۔ حرام کی کمائی کے مال سے حج قبول نہیں ہوتا۔ اگر مشتبہ ہے تو کسی سے مال حلال قرض لے لے۔ اور بعد حج اس قرض کو ادا کرے۔ حج کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ سفر کے راستے امن امان کے ساتھ کھلے ہوں۔ اگر جنگ یا بدامنی کی وجہ سے راستے بند ہوں۔ تو معذوری ہے اگر کوئی شخص علالت یا ضعف بدن کی وجہسے معذور ہو اور یہ معذوری ہنگامی نہیں بلکہ مستقل ہو تو وہ اپنی طرف سے کسی کو بھیجکر حج کرا سکتا ہے۔ اسکو حج عن الغیر کہتے ہیں۔ لیکن اس حج کے مسائل دقیق اور نازک ہیں۔ ضروری تفصیل آئندہ پیش ہوگی

حج فرض ہو جانے کے بعد جلد از جلد اسکو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تساہل اور تاخیر کرنا سخت غلطی ہے۔ افسوس ہے کہ لوگ جن پر مرتے حج فرض ہو چکا ہے۔ اس معاملہ میں بہت غفلت کرتے ہیں۔ بہت سے تو حج کا خیال تک دل میں نہیں لاتے اور بہت سے لیت و لعل کرتے رہتے ہیں کہ فلاں کام سے فارغ ہو جائینگے۔ فلاں سال جائیں گے۔ حتیٰ کہ کبھی جانا نصیب نہیں ہوتا۔ عام طور سے حج کو لوگ بڑھاپے پر اُٹھا رکھتے ہیں۔ گویا وہ ایک غیر ضروری سا کام ہے۔ بیکاری کے زمانہ میں کرینگے جوانی میں کون جائے۔ کسکو فرصت ہے۔ اول تو بڑھاپے کا کسکو یقین ہے۔ دوسرے نہ صرف سفر بلکہ کل احکام حج اچھی صحت اور طاقت چاہتے ہیں۔ بیمار اور کم زور لوگ ان کو پورا کرنیسے عاجز

ہیں۔ تیسرے تاخیر خود شرعاً گناہ ہے حتیٰ کہ حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جو شخص حج فرض ہو جانے کے بعد تاخیر کرے وہ فاسق ہے۔ مردود الشہادۃ ہے۔ اس سے بڑھکر قابل لحاظ خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جسکو حج کرنا ہو جلد کرلے۔ اگر کوئی فرض ہو جانے کے بعد نہ کرے۔ اور بن کئے مر جائے تو (خدانخواستہ) خواہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے۔ استغفراللہ کیسی سخت تنبیہ ہے۔ اس پر بھی کیسی غفلت ہے۔ لیکن بعض اللہ کے بندے حج فرض ادا کرنے کے علاوہ کئی کئی حج نفل ادا کرتے ہیں۔ (چنانچہ ہمارے اخی المکرم حاجی محمد عالم شاہ صاحب سلمہ ربہ) ایک حج فرض ہے اسکے علاوہ جسقدر حج کئے جائیں وہ نفل شمار ہوتے ہیں۔

فصل دوم اقسام حج کا بیان

مسائل حج سے پہلے اقسام حج کا جاننا ضرور ہے۔ تاکہ احرام کے وقت جس قسم کے حج کرنیکا ارادہ ہو اُسی کی نیت کی جائے گویا احرام تین طرح کا ہوتا ہے۔ یعنے صرف حج کا جسکو افراد کہتے ہیں اور صرف عمرہ کا جسکو تمتع کہتے ہیں۔ بشرطیکہ حج کے مہینوں یعنی شوال و ذیقعدہ ذی الحج میں ہو۔ اور حج و عمرہ دونوں کا جسکو قران کہتے ہیں۔

پس جاننا چاہیئے کہ حج کے تین قسمیں ہیں۔ افراد۔ تمتع اور قران اگر صرف حج کی نیت ہے تو افراد اور اس حج کرنیوالے کو مفرد کہتے ہیں۔ اگر میقات پہونچکر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھا اور مکہ معظمہ پہونچکر بعد ادائے عمرہ حج کا احرام باندھا تو تمتع ہے یعنی ایک ہی سال اشہر حج میں اول عمرہ کرے اور حلال ہو جائے اور بغیر گھر گئے اسی سال میں دوسری بار احرام حج کا باندھکر حج کرے ایسے حج کو تمتع اور حاجی کو متمتع کہتے ہیں۔

بعض کے نزدیک تینوں قسموں میں سے تمتع کی قسم افضل ہے۔ کیونکہ حج تمتع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آرزو کی ہے اور اسکی تاکید فرمائی ہے۔ اور اسمیں نہایت آسانی ہے اور ثواب بھی زیادہ ملتا ہے۔ (مشکوۃ شریف) اور اگر میقات پہونچکر عمرہ اور حج دونوں کی ایک ساتھ نیت کرکے احرام باندھے یعنی ایک ہی سال اشہر حج میں اول عمرہ کرے۔ لیکن حلال نہ ہو۔ بلکہ وہی احرام بحال رکھے اور اسی احرام سے حج کرے ایسے حج کو قران اور حاجی کو قارن کہتے ہیں۔ حنفی کے نزدیک سب سے

افضل قران ہے پھر تمتع پھر افراد۔ جیسا اوپر ذکر آچکا ہے۔ جو لوگ حدود حرم میں رہتے ہیں۔ یا اشہر حج سے پہلے آکر وہاں مقیم ہیں۔ اور نیز جو لوگ میقات کے اندر رہتے ہیں۔ ان سب کے واسطے اشہر حج میں عمرہ کرنا حج کیساتھ مکروہ ہے اسلئے یہ لوگ حج کو افراد کے طریق پر ادا کرتے ہیں۔ رہے آفاقی لوگ جو میقات کے باہر سے حج کرنے آتے ہیں۔ ان کو اشہر حج میں عمرہ کرنا جائز ہے۔ اور حنفیوں کے نزدیک سنت ہے یعنے بطور خود عمرہ سنت موکدہ ہے۔ اور شافعیوں کے نزدیک فرض ہے۔ فریق ثانی کی دلیل واتموالحج والعمرۃ للہ ہے کہ اتمام صیغہ امر ہے۔ اور امر مقید وجوب کا۔ فریق اول کی دلیل یہ ہے۔ کہ اس آیۃ میں امر ہے اتمام کا اور اتمام نہیں ہوتا۔ مگر شروع کرنے فعل کے اور عمرہ ایک سال میں کئی کئی بار کیا جاسکتا ہے۔ لہذا حجاج کو اختیار ہے۔ خواہ بطریق تمتع ادا کریں۔ خواہ بطریق قران لیکن حنفیوں کے نزدیک تمتع سے قران افضل ہے۔ اور وجہ ظاہر ہے۔ قران میں عمرہ اور حج ایک ہی احرام سے ادا کیا جاتا ہے۔ کل وقت نفس مقید رہتا ہے۔ تمتع میں عمرہ کے بعد احرام ختم ہو جاتا ہے حلال ہو کر نفس کو ذرا راحت مل جاتی ہے۔ حج کیوقت پھر دوسرا احرام بندھتا ہے۔ قران میں ریاضت زیادہ ہے اسلئے فضیلت بھی زیادہ ہے۔ افراد میں صرف حج ہے۔ عمرہ نہیں ہے اسلئے وہ تمتع سے بھی کمتر مانا جاتا ہے۔ غرض فرض ذمہ سے اُتر جاتا ہے خواہ تینوں میں کسی طرح کرے اور حج کے مہینے بارا شوال ذیقعدہ اور دس روز ذی الحجہ کے کہلاتے ہیں۔ اگر کوئی فعل حج کا پہلے ان مہینوں سے کریگا تو کافی نہ ہوگا۔ اور احرام حج کا شوال کے مہینہ سے پہلے باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔ اگرچہ یہ اعتماد رکھتا ہو کہ ممنوعات احرام کو نہ کریگا۔

مسئلہ۔ اگر محرم قارن یا مفرد اپنی نیت قران یا افراد کی بدلکر تمتع کی نیت کرنا چاہے تو کرسکتا ہے حالت احرام میں بجائے افراد یا قران کی نیت کے تمتع کی نیت کرلے۔ احرام کے بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے (فتح الباری بخاری)

مسئلہ۔ اگر حاجی آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کو مکہ شریف میں پہونچے تو ایسے تنگ وقت میں تمتع کی نیت بدلکر قران یا افراد کی نیت کرلینی چاہیئے۔ احرام نہ کھولے اسی احرام سے منا کو جائے کیونکہ اب تمتع کا وقت نہیں رہا۔ آج آٹھویں ذی الحجہ تو حج کا احرام باندھکر منی جانے کا دن ہے۔ ایسی صورت میں تمتع نہیں ہو سکتا۔ لہذا نیت کا بدلنا ضروری ہے۔ (بخاری) ہر دو مسائل عندالمحدیث۔

اب قدرے تفصیل کے ساتھ ہر سہ اقسام حج کی صورت کو جدا عنوان میں بیان کرنا مناسب ہے۔ لہذا ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

افراد حج کے مہینے میں میقات پر پہونچکر احرام باندھے۔ مکہ معظمہ پہونچکر سب کاموں سے پہلے طواف قدوم کی سعادت حاصل کرے۔ کیونکہ مفرد و قارن کیلئے مسنون ہے۔ جبکہ بیرون حرم سے آئے۔ ہاں فرض نماز یا جماعت یا کسی سُنت مؤکدہ کے فوت ہونیکا خوف ہو تو پہلے اونکو ادا کرلے اور پھر طواف کرلے۔ جسکا طریقہ اس طرح ہے اول حجر اسود کے سامنے کھڑے ہوکر کہ داہنا مونڈھا حجر اسود کے بائیں کنارہ کے سامنے رہے تاکہ طواف کرنے میں سارا حجر اسود جوکہ بالکل داہنی طرف آگیا ہے۔ شامل ہوجائے۔ اگر حجر اسود طواف میں شامل نہ ہو تو سارا طواف ناقص و بیکار جائیگا اسلئے ابتداء میں پوری احتیاط کریں کہ اکثر آدمی بالخصوص ازدحام کے وقت اسمیں غفلت کرکے طواف کو بیکار کردیتے ہیں۔ انشاء اللہ طواف کا طریقہ علیحدہ بیان کیا جائیگا۔ بعد طواف پھر زمزم پر آئے اور تین سانس میں خوب کھوکھ بھر کر پانی پئے ہر سانس کی ابتداء میں بسم اللہ اور ختم پر الحمد للہ کہے جو پانی ڈول میں بچ جائے اوسی اپنے بدن پر ڈال لے۔ یا کنوئیں میں گرا دے۔ پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اسکا استلام کرکے باب الصفا سے نکلکر سعی صفا و مروہ کی کرے۔

اسی طواف قدوم میں اگر رمل کی سُنت بھی ادا کرلے تو طواف فرض میں جسے طواف زیارت اور طواف افاضہ بھی کہتے ہیں رمل کرنا نہ ہوگا۔ اسی طرح طواف قدوم کے بعد اگر سعی کرلی ہے۔ تو طواف فرض میں دوبارہ سعی کی حاجت نہ رہیگی۔ ساتویں کو خطبہ سننا۔ آٹھویں کو منیٰ پہونچنا۔ نویں بعد نماز فجر وہاں سے روانہ ہوکر عرفات پہونچنا ہے۔ یہاں پہونچکر تاغروب آفتاب مصروف دُعا مناجات رہنا۔ بعد غروب مزدلفہ کی روانگی آج یعنے نویں ذی الحجہ کو مغرب کی نماز مزدلفہ پہونچکر ادا کی جائیگی نماز مغرب وعشاء سے فارغ ہوکر جسقدر توفیق ہو دعا مناجات اور تسبیح وتہلیل میں شب بسر کرے۔ بعد نماز فجر جو دسویں تاریخ ذی الحجہ کی ہوگی مزدلفہ سے روانہ ہو۔ رمی جمار کے لئے مزدلفہ یا مزدلفہ کی راہ سے کنکریاں چن لے۔

منیٰ پہونچکر صرف جمرہ عقبہ کی رمی کرے پہلے کنکری پھینکتے ہی لبیک موقوف کرے۔ لبیک پکارنے کا وقت بس اب ختم ہوگیا۔

رمی سے فارغ ہوتے ہی قیام گاہ کی طرف روانہ ہو راستہ میں اگر چاہے دعا بھی کرتا ہے۔ قیام گاہ پہونچکر قربانی کرے۔ یہ وہ قربانی نہیں جو عید اضحیٰ میں ہوتی ہے۔ اسلئے کہ وہ تو مسافر پر اصلاً واجب نہیں۔ اگرچہ غنی و مالدار ہو۔ وہ تو مقیم مالدار پر واجب ہے اگرچہ حج میں ہو۔

بلکہ یہ قربانی حج کا شکرانہ ہے۔ قارن و متمتع پر تو واجب ہے۔ اگرچہ فقیر ہو اور مفرد کیلئے مستحب اور بے انتہا موجب اجر۔ مقیم مکہ پر واجب نہیں۔ بعد قربانی رو بقبلہ بیٹھکر سر حلق کریں کہ افضل ہے۔ اور سُنت یا بال کتروائیں کہ رخصت ہے۔ حلق ہو یا تقصیر دہنی طرف سے ابتدا کرنا چاہیے۔ اور اُسوقت

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ کہتا ہے

عورتیں حلق نہ کرائیں۔ اسلئے کہ سر منڈانا عورتوں کیلئے حرام ہے۔ صرف ایک پور برابر بال کتروا دیں۔ یعنی بقدر انگشت چوتھا حصہ سر کا حلق سے فارغ ہو کر ناخن ترشوائیں۔ خط بنوائیں۔ حلق سے پہلے ناخن کتروانا یا خط بنوانا آج اس مقام پر خطا ہے۔ بال و ناخن وغیرہ زمین میں دفن کر دیں۔

اب احرام کی پابندیوں سے آزادی ہو گئی۔ مثلاً سلے ہوئے کپڑے پہننا یا سر کا ڈھانکنا یا خوشبو لگانا وغیرہ الا مجامعت و ہمبستری کہ اسکی اجازت طواف زیارت کے بعد ہو گی۔

افضل تو یہ ہے کہ آج ہی دسویں تاریخ طواف فرض یعنی زیارت یا افاضہ کیلئے مکہ جائیں اور انہیں آداب و شرائط کے ساتھ جو طواف میں ذکر ہو گئے اس فرض کی ادائیگی کی سعادت حاصل کریں بعد طواف دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر پڑھیں الحمد للہ کہ حج ادا ہو گیا۔

اسلئے کہ حج کے صرف دو رکن تھے نویں کو عرفات کا ٹھیرنا ایک رکن تھا جو ادا ہو چکا۔ اور بعد وقوف عرفات خانہ کعبہ کا طواف دوسرا رکن تھا اوسکی سعادت آج حاصل ہو گئی۔ اسکے بعد عورت سے ہمبستری بھی حلال ہو گئی۔

اگر کمزور ضعیف دسویں کو طواف کیلئے نہ جائیں تو گیارہویں یا بارہویں کو یہ فرض ادا کرلیں۔ اگر اب بھی ادا نہ کیا تو جرمانہ میں ایک قربانی کرنی ہو گی۔ بلا عذر بارہویں سے زیادہ تاخیر کرنا گناہ ہے ہاں عورتوں کو اگر انہیں ایام میں حیض و نفاس آجائے تو انہیں پاک ہونے تک تاخیر کرنا درست ہے لیکن ایام سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی اُنہیں غسل کر کے فوراً طواف کرنا چاہیے۔ اب اگر تاخیر ہوئی تو جرمانہ میں انہیں بھی قربانی کرنا پڑیگی۔ طواف زیارت میں اضطباع نہیں ہے۔ قارن و مفرد

طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں حج کے رمل وسعی دونوں خواہ صرف سعی کر چکے ہوں تو اس طواف میں رمل وسعی کچھ نہ کریں۔ لیکن اگر اوسمیں رمل وسعی کچھ نہ کیا ہو۔ تو اس طواف میں کرنا ہوگا۔

گیارہویں تاریخ بعد نماز ظہر امام کا خطبہ سنکر پھر رمی کو روانہ ہوں جمرۂ اولیٰ سے شروع کریں اور جمرۂ عقبہ پر ختم یعنے تینوں جمروں کو سات سات کنکر مارے۔ اور کنکر مارتے وقت بسم اللہ اکبر کہی اوّل اوس جمرہ جو مسجد خیف کے پاس ہے۔ بعد کنکر مارنے کے اسجگہ ٹھیرے اور دعا مانگے پھر دوسرے جمرہ کو جو وسط میں ہے اسجگہ ٹھیرے اور دعا مانگے۔ پھر تیسرے جمرہ عقبہ کو۔ لیکن یہاں پر نہ ٹھیرے اور نہ دعا مانگے۔ بارہویں کو بعد زوال آفتاب کے گیارہویں کی طرح سات سات کنکر سے تینوں جمروں کو مارے یعنے اول اُسکو جو مسجد کے قریب ہے۔ پھر جو وسط میں جمرہ عقبہ کے یہاں نہ ٹھیرے اور نہ دعا مانگے۔ بارہویں کے روز بعد کنکرے مارنے کے اوسکو اختیار ہے۔ خواہ مکہ شریف میں چلا جاوے یا منیٰ میں ایکدو روز اور ٹھیریں۔ اگر بارہویں کے روز مکہ شریف میں جانا ہو تو قبل طلوع فجر تیرہویں کے چلا جاوے۔ اگر قبل طلوع فجر نہ گیا تو تیرہویں کے روز پھر اوسی طرح تینوں جمروں کو کنکرے مارنے کے بعد جانا ہوگا۔ تیرہویں کے روز کنکرے قبل از زوال آفتاب کے مارنا بھی جائز ہے۔ تیرہویں کے روز منا میں رہنا مستحب ہے۔ کنکرے جمروں کو پیادہ پا چلکر مارنا چاہئیں۔ مگر جمرہ عقبے کو سوار ہوکر مارے۔ جن دنوں کو کنکرے مارے اونکی راتیں منیٰ میں گذارے۔ اپنے جانیسے پیشتر اسباب اپنے کو مکہ شریف میں بھیجنا مکروہ ہے۔ جب منیٰ سے مکہ شریف کو آوے تو راستہ میں وادیٔ محصب میں اوترے کہ یہاں پر اُترنا سنت ہے۔ اگرچہ ایک لحظہ بھی ٹھیرے۔

جب مکہ معظمہ سے عزم رخصت ہو۔ یعنی وطن جانیکا ارادہ کرے تو اول طواف صدر یعنے طواف وداع جو آفاقی پر یعنی مسافر کے لئے واجب ہے بلے رمل و اضطباع بجا لائیں یعنی اس طواف میں رمل کرے اور نہ سعی یعنی صفا و مروہ کے درمیان نہ دوڑے بعد طواف کے دو رکعتیں مقام ابراہیم کے پاس پڑھے۔ اسکے بعد آب زمزم کو پیوے اور سر پر ڈالے۔ بعدہ بیت اللہ شریف کے دروازہ کے پاس جاوے اور آستان کو بوسہ دیوے اور اپنے سینہ او پیٹ اور رخسارہ کو داہیں ملتزم پر رکھے دیر تک بیت اللہ شریف کے پردوں سے چمٹا رہے۔ نہایت الحاح والتجا

دعجز سے اور انکساری سے دعا مانگے اور زار زار روے بعدؔ پس با حسرت بھری نگاہوں سے باب وداع سے نکلے اور بقدر استطاعت فقراء کو پر کچھ تصدق کر کے روانہ ہو جائے۔

وداع کے وقت صرف سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرنا واجب ہے۔ جسطرح اسمیں نہ رمل ہے نہ اضطباع اوسی طرح طواف وداع کے بعد سعی صفا و مروہ بھی مشروع نہیں۔

قران عمرہ اور حج کو اس طرح جمع کرنا کہ احرام کیوقت دونوں کی ایک ساتھ ہی نیت کرلی جائے قران ہے۔ اور اس جمع کرنیوالے کو قارن کہینگے۔ مفرد کیلئے جرائم کا کفارہ جہاں ایک دم یا ایک صدقہ ہے۔ قارن کے لئے دو ہونگے۔

مکہ معظمہ پہونچکر قارن پہلے عمرہ ادا کریگا یعنی طواف کعبہ اور سعی صفا و مروہ اسکے بعد حج کے اعمال مثل مفرد ادا کریگا سب سے پہلے طواف قدوم کرلے یہ طواف سنت ہے واسطے اسکے جو باہر کے رہنے والا ہو مکی کے واسطے نہیں۔ اور طواف کو حجر اسود سے جانب راست شروع کرے۔ حجر اسود سے ملتزم اور باب الکعبہ اور رکن شامی اور حطیم کے باہر سے ہوتا ہوا اور رکن عراقی سے اور رکن یمانی سے مس کرتا حجر اسود تک پہونچے۔ تو اوسکو ایک شوط یعنے ایک بار کہتے ہیں اسی طرح سات بار کرے اور دعا جو اس موقع کے لئے ہے اور باب ادعیہ میں مندرج ہے پڑہے یعنے موقع موقع پر پڑھا جاوے۔ ہر بار کو حجر اسود سے شروع کرکے حجر اسود تک ختم کرے۔ یعنے حجر اسود کے سامنے جاوے۔ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور رفع یدین کرے اور ہاتھوں کو کان تک اوٹھاوے کیونکہ طواف کی نیت کا قبلہ حجر اسود ہے اور اوسکو بوسہ دیوے۔ لیکن کسی کو تکلیف نہ ہو۔ اگر بوجہ ہجوم کے بوسہ نہ دیسکے تو اوسکو ہاتھ لگا کر ہاتھ کو چوم لیوے۔ اگر یہ بھی بوجہ ہجوم نہو سکے تو کسی لکڑی وغیرہ کو لگا کر لکڑی چوم لے۔ اگر یہ بھی نہ ہوسکے تو حجر اسود کے سامنے جا کر تکبیر اور تہلیل اور صلوٰۃ علی النبیؐ کہکے اور ہاتھ کانوں تک اُوٹھائے۔ اس طرح کہ کف دست حجر اسود کی طرف کرے اور ہاتھوں کو چوم لے۔ یہ بمنزلہ بوسہ دینے کے ہوگا۔ اسی طرح طواف قدوم پورا کریگا۔ یعنی ہر بار میں حجر اسود کو بوسہ دیکر دوسرا بار شروع کرے اور ہر بار میں رکن یمانی کو بھی بوسہ دیوے کہ مستحب ہے جب سات بار ہوچکیں تو حجر اسود کو بوسہ دیوے۔ بعد میں دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑہے کہ یہ دو رکعت واجب ہیں جو ہر طواف کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ خواہ طواف فرضی یا نفلی ہو۔ اگر

مقام ابراہیم کے پاس موقع نہ ملے تو دوسری جگہ اسکے قریب پڑھے۔ پھر بعد فراغت رکعتیں حجر اسود کی طرف جاوے۔ اور اوسکو بوسہ دیوے۔ یہ طواف قدوم ہے۔ اسکے پہلے تین بار رمل کرے۔ رمل اوسکو کہتے ہیں کہ دونوں شانوں کو ہلاتے ہوئے۔ اکڑاتے ہوئے جلدی چلنا۔ جیساکہ سپاہی معرکہ میں کرتے ہیں۔ باقی چار بار میں عادت کے موافق چلے۔ اور طواف کے وقت اس طرح کرے کہ چادر کو دائیں بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں شانہ پر ڈالے اور دائیں شانہ ننگا رہے۔ بعد طواف قدوم کے آب زمزم پیوے اور اوسکو سر پر ڈالے کہ مستحب ہے۔ اور بعد میں باب الصفا سے نکلکر صفا کی طرف چلے۔ جب صفا کو دیکھے تو یہ آیت پڑھے اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ اور صفا پر اسقدر چڑھ جاوے کہ بیت اللہ شریف نظر آوے اور رُخ کو بیت اللہ کے سامنے کرکے تکبیر اور تہلیل اور صلوۃ علی النبی پڑھے اور اپنی حاجت کے واسطے دعا مانگے۔ بعد دعا کے اُتر کر مروہ کو چلے جب میل اخضرین کے قریب پہونچے تو وہاں سے دوڑے یہاں تک کہ دوسرا میل آجاوے۔ جب میلین سے دوڑ کر گذر جاوے تو باقی حصہ میں موافق عادت کے چلے۔ جب مروہ تک پہونچے تو اسپر چڑھکر صفا کی طرح تکبیر اور تہلیل اور تحمید کہے اور دعا مانگے بعد دعا کے اوتر آوے۔ اور صفا کی طرف چلے۔ جب میلیں اخضرین کے قریب آوے تو وہاں سے دوڑکے گذرے اور صفا پر چڑھے پہلی طرح رُخ بیت اللہ شریف کے سامنے کرکے تہلیل اور تکبیر اور تحمید کے بعد دُعا مانگے۔ پھر اتر کر مروہ کی طرف چلے۔ علی ہذا القیاس سات دفعہ ایسا کرے۔ صفا سے مروہ تک ایکدفعہ ہے۔ اور پھر مروہ سے صفا تک دوسرا دفعہ ہے ساتواں دفعہ مروہ تک ختم ہوگا اور دُعا باب ادعیہ میں مندرج ہے۔ جب سات دفعہ دوڑ چکے تو بعد میں مکہ شریف میں ایام حج تک مقیم رہے۔ لیکن احرام کو نہ کھولے اور طواف نفل جسقدر چاہے کرتا رہے کہ اس مقام میں طواف نفل نماز نفل سے افضل ہے۔ ساتویں ذالحج کو بعد نماز ظہر کے امام مسجد الحرام میں خطبہ پڑھیگا جسمیں احکام حج یعنے منا کی طرف نکلنا اور عرفات جانا اور اوسجگہ ٹھیرنا وغیرہ وغیرہ احکام بیان کریگا۔ گویا ساتویں کو استماع خطبہ۔ اور آٹھویں کو منا کا قیام یعنی آٹھویں ذالحج کو طلوع آفتاب کے بعد مکہ شریف سے منا کو جاوے۔ جب منا میں داخل ہووے تو دعا مندرجہ باب ادعیہ کو پڑھے اور شب نہم ذالحج یہیں رہے اور مسجد خیف میں پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں۔ یعنے ظہر۔ عصر مغرب۔ عشا۔ فجر۔ یوم عرفہ رات کو ذکر دعا تلبیہ۔ تحمید۔ تہلیل میں مشغول رہے نویں کو وقوف

عرفات یعنے نہم ذالحجہ کو فجر کی نماز پڑھکر عرفات کو چلے۔ جب میدان عرفات میں پہونچے تو وہاں ٹھیر جاوے۔ لیکن وادی عرنہ میں نہ ٹھیرے۔ کہ یہاں ٹھیرنا منع ہے۔ ذکر و تلبیہ و تحمید تحلیل اور صلوٰۃ علی النبی اور دُعا میں مشغول اور مصروف رہے لحظہ بلحظہ تلبیات کہتا رہے۔ بعد زوال آفتاب وضو کرے لیکن غسل افضل ہے۔ اور نمرہ میں جا بیٹھے۔ یہاں پر جمعہ کی طرح امام خطبہ پڑھیگا اور احکام حج یعنے ٹھیرنا عرفات اور مزدلفہ کا اور نمازوں کا جمع کرنا اور ذبح کرنا کنکر سے مارنا وغیرہ وغیرہ۔ احکام تقسیم کریگا۔ اور بعد خطبہ کے نماز ظہر اور عصر کی پڑھیگا۔ جسکی تشریح گذر چکی ہے۔ بعد فراغت جمعہ نماز کے امام جبل الرحمۃ کی طرف جاویگا۔ اور شتر پر سوار ہوکر قریب جبل الرحمۃ کے نہایت عجز و انکسار سے دعا مانگیگا۔ احکام حج بیان کریگا۔ امام کے پیچھے کھڑا ہونا چاہیئے۔ جب امام دعا مانگے آمین کہے اور جب احکام بیان کرے تو چپ چاپ نہایت ادب سے سنے (وہ امام کو شتر پر چڑھکے خطبہ پڑھنے والا اسمان مفقود دکھائی دیگا۔ صرف معاملین ادعیہ دعا پڑھائینگے) اس مقام پر جہانتک ہوسکے تحمید تکبیر تحلیل تلبیہ۔ صلوٰۃ علی النبیؐ اور ادعیہ میں قصور نہ کرے سخت گریہ اور زاری کرے۔ اگر آنسوں نہ نکلیں۔ اور رقت قلب نہو۔ تو اپنے قساوہ قلبی اور سخت دلی پر گریہ کرے اور اپنی حاجت کیواسطے بہت دعا مانگے کہ یہ مقام اجابت ہے۔ اور دعا مندرجہ باب ادعیہ پڑھے۔ بعد غروب آفتاب کے امام مزدلفہ کی طرف جاویگا۔ تو امام کیساتھ مزدلفہ میں جاوے۔ لیکن امام سے پیشتر مزدلفہ میں داخل نہ ہووے گویا دسویں کی شب کو مزدلفہ میں داخل ہووے۔ جب مزدلفہ میں پہونچے تو جبل قزح کے قریب جانب چپ راست اترے۔ رہگذر میں نہ بیٹھے تاکہ آمدرفت میں کسی قسم کی تکلیف نہ ہو وادی محسر میں نہ اترے کہ اسجگہ بیٹھنا منع ہے۔ اسی مقام پر امام نماز مغرب اور عشاء جمع کرکے پڑھائیگا ایک اذان اور ایک ہی اقامت کہی جاویگی۔ اگر کسی نے عرفات یا راستہ میں نماز مغرب کی پڑھی تو اوس پر اعادہ لازم ہوگا۔ کہ مغرب اور عشاء کو جمع کرکے پڑھے۔ لیکن یہ اعادہ قبل طلوع فجر یوم النحر جائز ہوگا بعد میں نہیں۔ نماز مغرب اور عشاء کے مابین سنت یا نفل نہ پڑھنی چاہئیں۔ رات اسی مقام پہ گذارے۔ جب صبح صادق ہووے تو نماز فجر اندھیرے میں پڑھ لیوے کیونکہ اس مقام پہ سفیدی میں پڑھنا مستحب نہیں۔ بعد نماز فجر کے جبل قزح کے اوپر جاوے اگر اوپر نہ جاسکے تو اوسکے نیچے یا قریب ٹھیرے ذکر اور دعا اور دعا صلوٰۃ النبی۔ تکبیر اور تحمید تحلیل۔ اور تکبیر میں مشغول

۱۲ از مولف لوگ اب ان کو ...

ہو جاوے اور نہایت عجز و انکسار سے دعا طلب کرے کہ یہ مقام بھی اجابت ہے اور کنکرے
جو منا میں جمروں کو مارنے ہوں گے وہ مزدلفہ سے اوٹھالیوے کہ سنت ہے۔ جب تمام سفیدی
اور روشنی ہو جاوے تو یہاں سے قبل طلوع آفتاب کے منی کی طرف جاوے۔ جب وادی
محسر تک پہونچے تو وہاں سے جلدی جلدی گذرے۔ اور مزدلفہ سے دسویں ذالحجہ کو قبل طلوع
آفتاب کے منی کی طرف ہووے۔ اور جب منی میں پہونچے تو جمرہ عقبہ کو سات کنکر مارے ان کنکروں
سے جو وادی مزدلفہ سے اوٹھائے نہ اوٹھائے ہوں تو وادی منی سے اوٹھائے کہ منع ہے
اور کنکر مارنے کے وقت اس طرح کھڑا ہووے کہ منی اوسکی جانب راست اور مکہ شریف جانب
یسار کے ہووے۔ انگشت سبابہ اور انگوٹھے سے پکڑکے مارے کہ پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر جا پڑے
اور کنکر بڑے بڑے نہ ہوں خرما کی گٹھلی کے برابر ہوں اور ایک ایک کرکے مارے اور ہر کنکرے
پر مارتے وقت بسم اللہ اور اللہ اکبر کہے۔ اگر بجائے اللہ اکبر کے سبحان اللہ کہے تو جائز ہے جب اول
کنکر مارے تو تلبیہ پکارنا بند کردیوے جب سات کنکر مار چکے تو وہاں نہ ٹھیرے اور نہ دعا مانگے
بعد کنکر مارنے کے ذبح کرے۔ قارن اور متمتع کو ذبح کرنا واجب ہے اور مفرد کو مستحب ہے۔ اور
اضحیہ یعنی قربانی مقیم پر واجب ہے۔ مسافر پر نہیں۔ بعد ذبح کے حلق کرائے کہ واجب ہے۔ تمام سر
منڈانا سنت ہے۔ اگر چوتھا حصہ سر کا بقدر ایک انگشت کے بال کٹوائے تو جائز ہے۔ عورت کو بال
کٹوانے چاہئیں بقیہ تشریح احرام میں گذر چکی ہے۔ یہ دوبارا مزید واقفیت پیدا کرنے کیلئے
جتلایا گیا ہے۔ گویا دسویں کے دن کو منی پہونچکر جمرہ عقبہ کی رمی پھر قربانی واجب میں مشغول وس
سے فارغ ہو کر حلق یا قصر اب مکہ معظمہ پہونچکر طواف فرض کی ادائیگی۔

تمتع میقات پہونچکر صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے۔ مکہ معظمہ پہونچکر طواف کعبہ کرے
صفا و مروہ کی سعی بجالائے۔ اسکے بعد حلق کرائے یا قصر عمرہ ادا ہو گیا۔ احرام نے
جو کچھ حرام یا مکروہ کیا تھا۔ اب سب حلال و مباح ہو گیا۔ لبیک پکارنا بھی اسکے لئے نہ رہا۔ اسلئے
کہ بوقت طواف حجر اسود کا پہلا بوسہ لیتے ہی متمتع کو لبیک چھوڑ دینا چاہیئے۔
پھر متمتع اگر چاہے تو آٹھویں ذی الحجہ تک بے احرام رہے۔ مگر افضل یہ ہے کہ جلد حج کا احرام باندھ لے
اگر متمتع بعد ادائے عمرہ مکہ معظمہ میں ہی ٹھیرا رہا تو وہ سے حج کا احرام باندھنے کے لئے کہیں جانا نہیں

کہ معظمہ میں ہی باندھے۔ بعد احرام حج جملہ اعمال مثل مفرد انجام دے ہاں دسویں کو بعد رمی جمرہ عقبہ اسپر مثل قارن کے قربانی واجب ہے۔ جرائم کے کفارہ میں متمتع مثل مفرد ہے۔ اور شکرانہ حج کی قربانی میں قارن کے مثل یہ حکم اس صورت میں ہے جب کہ متمتع نے بعد ادائے عمرہ احرام کھول ڈالا ہو۔ لیکن اگر اوسنے احرام نہ کھولا تو جرمانہ مثل قارن کے ادا کرنا ہوگا۔

فرق قران وتمتع قارن بعد ادائے عمرہ احرام نہ کھولیگا جو قیود احرام کیوقت لازم ہوئے تھے وہ بعد ادائے عمرہ قائم رہیں گے۔ لیکن متمتع بعد ادائے عمرہ احرام کھول سکتا ہے۔ اور قیود احرام سے آزاد ہوسکتا ہے۔ احرام کھولنے پر متمتع پر احرام کے قیود اب اسوقت عاید ہونگے جب کہ وہ حج کا احرام باندھیگا۔ بعد ادائے عمرہ اگر متمتع حرم سے باہر چلا گیا تو حج کے لئے احرام حل میں باندھیگا۔ اور اگر میقات سے بھی باہر ہوگیا ہے تو حج کا احرام میقات پر باندھیگا لیکن اگر عمرہ ادا کرنے کے بعد حرم ہی میں رہا تو حج کا احرام حرم ہی میں باندھیگا۔

دوسرا فرق دوسرا فرق یہ ہے کہ قارن نے احرام باندھتے وقت جو لبیک کہا ہے۔ اوسکا سلسلہ دسویں ذالحجہ تک برابر جاری رکھیگا۔ لیکن متمتع نے بوقت طواف جیون ہی کہ پہلا بوسہ حجر اسود کا لیا لبیک چھوڑ دیگا۔ ہاں جب حج کا احرام باندھیگا تو اوسوقت سے پھر لبیک پکارنا شروع کریگا۔

تیسرا فرق طواف قدوم جسطرح کہ مفرد کیلئے سنت مؤکدہ ہے۔ اسی طرح قارن کیلئے بھی سنت مؤکدہ ہے۔ قارن بعد ادائے عمرہ طواف قدوم بجا لائیگا۔ لیکن متمتع کیلئے طواف قدوم نہیں ہے مفرد و قارن طواف قدوم میں اگر رمل کرینگے تو طواف زیارت میں دسویں تاریخ انہیں رمل کرنا نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر مفرد و قارن نے طواف قدوم کے بعد سعی صفا و مروہ کرلی ہے۔ تو طواف زیارت کے بعد سعی کی بھی حاجت نہیں۔

لیکن متمتع پر طواف قدوم نہیں ہے۔ اسلئے طواف زیارت میں اسے رمل بھی کرنا ہوگا اور بعد طواف صفا و مروہ کی سعی بھی کرنی ہوگی۔ ہاں متمتع اگر اس خیال سے کہ دسویں کو ہجوم ہوگا شاید طواف میں رمل اور سعی میں دوڑنا متعذر ہو۔ بعد ادائے عمرہ کسی طواف نفل میں رمل کرلے اور سعی سے بھی فارغ ہوجائے۔ تو پھر اوسکے لئے بھی طواف زیارت میں رمل اور صفا مروہ کی سعی نہیں۔

تمتع ہدی کیساتھ اگر متمتع اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے گیا ہے۔ تو بعد ادائے عمرہ نہ حلق کرائے گا نہ قیود احرام سے فارغ ہوگا۔ عمرہ تو ادا ہوگیا۔ لیکن پابندیاں احرام کی یوں باقی رہیں۔ کہ قربانی کا جانور جسکا لقب شریعت نے ہدی رکھا ہے۔ ہنوز ذبح نہیں ہوا ہے۔ دسویں تاریخ منی پہونچکر رمی جمرہ عقبہ کے بعد ہدی کی قربانی کریگا۔ اس کا حال پابندی اور کفارہ جرائم میں قارن جیسا ہے فرق اسمیں اور قارن میں صرف یہ ہے۔ کہ قارن کو حج کیلئے احرام باندھنا نہیں ہے اور متمتع کو حج کیلئے احرام باندھنا ہوگا۔

متمتع محض اور ہدی کے ساتھ متمتع میں ایک فرق یہ ہے کہ متمتع محض بعد ادائے عمرہ اگر چاہے احرام کھولکر احرام کی پابندی سے آزاد ہوسکتا ہے۔ اور اگر چاہے تو اسوقت کہ حج کا احرام نہیں باندھا ہے عمرہ کے احرام پر قائم رہے۔ نہ حلق وقصر کرائے نہ احرام کھولے۔ لیکن وہ متمتع جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہے۔ وہ بعد ادائے عمرہ نہ حلق وقصر کرسکتا ہے۔ نہ قیود احرام سے آزاد ہوسکتا ہے۔

دوسرا فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ متمتع محض نے اگر احرام کھول ڈالا تو کفارہ جرائم میں اسکا حال مفرد جیسا ہے۔ لیکن اگر احرام نہیں کھولا تو اسکا حال مثل قارن کے کفارہ میں ہے لیکن وہ متمتع جو ہدی اپنے ساتھ لایا ہے اسے احرام سے آزاد ہونے کی چونکہ اجازت ہی نہیں ہے۔ اسلئے اسکا حال کفارہ میں بہر حال مثل قارن کے ہے۔ لہذا مناسب ہے کہ حج کے فرائض مستحبات وغیرہ بتائے جائیں

فرائض حج (۱) احرام باندھنا۔ یعنی دلمیں حج کی نیت کرکے۔ لبیک پکارنا۔
(۲) ۹ ذالحجہ کو آفتاب ڈھلنے کے وقت سے صبح تک۔ اگرچہ ایک لحظہ ہو عرفات میں ٹھیرنا۔ (۳) طواف زیارت جسکو طواف افاضہ بھی کہتے ہیں۔ اگر ان میں خدانخواستہ کوئی رکن ترک ہوجائے تو حج ساقط ہوجاتا ہے۔ (۴) ان تینوں فرائض کو بالترتیب ادا کرنا۔
(۵) ہر فرض کو اسکے مقام میں ادا کرنا۔ (۶) قبل وقوف عرفہ کے جماع ترک کرنا۔
(ف) واضح ہو کہ وقوف عرفات اور طواف زیارت تو حج کے رکن ہیں۔ اور وقوف طواف سے اقوی ہے۔ اور ترک جماع فرائض حج کے ملحقات سے ہے۔
(حکم) ان میں کوئی چیز ترک ہوگئی تو حج باطل ہوجائے گا۔ اور اسکی تلافی قربانی سے نہیں ہوسکتی۔

واجبات حج بلا واسطہ

(۱) سعی یعنے صفا و مروہ کے درمیان دوڑنا (۲) وقوف مزدلفہ یعنے عرفات سے واپس آکر مزدلفہ میں رات کو ٹھیرنا۔ (۳) رمی جمار۔ یعنے کنکریاں مارنا (۴) حلق یا قصر کرنا۔ یعنی قربانی کر چکنے کے بعد بال منڈانا یا کترانا (۵) طواف الوداع جسکو طواف الصدر بھی کہتے ہیں صرف آفاقی کے لئے کرنا۔

واجبات حج بالواسطہ

(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) محظورات احرام سے بچنا (۳) صفا سے سعی شروع کرنا۔ (۴) سعی کے سات پھیرے پورا کرنا۔

(۵) کوئی عذر نہو تو پیادہ سعی کرنا (۶) صفا و مروہ کے بیچ میں پوری مسافت طے کرنا۔ (۷) عرفات میں غروب آفتاب تک ٹھیرنا۔ (۸) عرفات سے واپسی میں امام کی متابعت کرنا۔ (۹) مزدلفہ میں اگرچہ ایک ساعت ہو ٹھیرنا (۱۰) مزدلفہ پہونچنے تک عشاء و مغرب کی نماز کو موخر کرنا۔ (۱۱) ۱۰ ذالحجہ کی رمی حلق یا قصر سے پہلے کرنا (۱۲) ہر روز کی رمی اوسیدن کرنا (۱۳) ساتوں کنکریاں پھینکنا۔ یعنی ایک ایک کرکے کیونکہ ساتوں کو یکدفعہ پھینکو گے تو ایک پھینک شمار ہوگی۔ اور اسمیں بلا عذر شرعی کیسکو نائب بنانا بھی جیسا کہ رواج ہورہا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ (۱۴) سر کے بال منڈانا یا کترانا (۱۵) کم سے کم چوتھائی سر کا حلق یا قصر ایام نحر میں کرنا۔ کوئی حلاق نہ ملے تو ایک محرم حاجی کو دوسرے محرم حاجی کا حلق و قصر کردینا صحیح ہے۔ کہ وقت حلق کے ہونیکی وجہ سے کسی پر کوئی جنایت نہیں۔ نیز خود بھی اپنا حلق یا قصر کرسکتا ہے۔ (۱۶) بعد طواف معتدبہ کے سعی کرنا (۱۷) حلق یا قصر زمین حرم میں کرنا (۱۸) طواف زیارت ایام نحر میں کرنا۔ (۱۹) حطیم کو ملا کر طواف کرنا (۲۰) طواف میں حدث اور جنابت سے پاک ہونا (۲۱) طواف میں کپڑے کا پاک ہونا (۲۲) ستر چھپا کر طواف کرنا (۲۳) کوئی عذر نہو تو پیادہ طواف کرنا (۲۴) داہنی طرف سے طواف شروع کرنا (۲۵) حجر اسود سے ابتدا کرنا (بعض کے نزدیک) (۲۶) طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھنا۔ (۲۷) قارن اور متمتع کو قبل ذبح کے رمی کرنا (۲۸) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا۔ (۲۹) قارن اور متمتع کو قبل حلق کے ذبح کرنا (۳۰) قارن اور متمتع کو ایام نحر میں ذبح کرنا۔

(حکم) ان میں سے کوئی بات ترک کریگا تو جزا لازم ہوگی اور حج صحیح ہوجائیگا۔ خواہ عمداً ترک کرے یا سہواً لیکن قصداً ترک کرنے سے گنہگار بھی ہوگا۔ البتہ دو رکعت طواف ترک کرنیسے یا امور

مذکورہ میں کوئی فعل عذر معتبر کے سبب چھوٹنے سے جزا لازم آئیگی۔

سنن حج (۱) ۸ ذالحجہ کو مکہ سے عرفات کی طرف چلنا (اگرچہ اس تاریخ کو منی میں جاکر ٹھیرے گا اور نویں کی صبح کو عرفات پر جائیگا۔ مگر یہ خروج بہ نیت عرفات ہے (۲) ۹ ذالحجہ کی شب کو منی میں رہنا۔ (۳) ۹ ذالحجہ کو طلوع آفتاب ہوتے ہی منی سے عرفات کو جانا۔ (۴) عرفہ کے دن عرفات میں غسل کرنا۔ (۵) ۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ میں رات گذارنا (۶) ۱۰ ذالحجہ کو قبل طلوع آفتاب مزدلفہ سے منی کو جانا۔ (۷) ایام منی میں منی کے اندر رات گذارنا (۸) کہ لوٹتے وقت محصب میں اترنا (۹) طواف قدوم اس آفاقی کے لئے جو افراد یا قران کرتا ہو۔ (۱۰) امام کا تین مقاموں میں خطبہ پڑھنا۔ اوّل مکہ میں ساتویں ماہ ذالحجہ کو۔ دوم عرفات میں ۹ کو سوم منی میں ۱۱ کو۔

حکم: ان کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ اور ترک کرنا بُرا ہے مگر جزا لازم نہیں آتی۔

مستحبات حج مستحبات حج بہت ہیں۔ جنمیں اکثر بضمن طریقہ ادائے حج بیان ہو چکے اور چند درج ذیل ہیں۔ (۱) استخارہ مسنون بغرض تعین تاریخ وتخصیص رفاقت کرنا۔ (۲) خرچ ضرورت سے زائد لینا (۳) حج فرض میں بھی ماںباپ سے اذن لینا۔ (۴) شروع ماہ اور پنجشنبہ یا دوشنبہ کو یا جمعہ کے بعد سفر کرنا۔ (۵) لوگوں سے دعا کی خواستگاری کرنا۔ (۶) گھر سے نکلنے کے قبل دو رکعت نفل پڑھنا (۷) پھر دعائے ماثورہ پڑھنا (۸) دروازہ میں پہونچکر سورۂ انا انزلنا اور دعائے ماثورہ پڑھنا (۹) آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھکر چند مسکینوں کو کچھ صدقہ دینا (۱۰) احباب سے رخصت ہوتے وقت دعائے ماثورہ پڑھنا (۱۱) سفر سے قبل مسائل حج معلوم کرنا (۱۲) رخصت کیوقت مسجد میں دو رکعت نفل پڑھنا (۱۳) مسواک۔ بُرش۔ سلائی۔ آئینہ۔ کنگھی۔ سوئی۔ تاگا۔ مقراض۔ چھری استرا عصا۔ اور وضو کا برتن ہمراہ لینا (۱۵) بغرض دفع منازعت توشہ میں کسیکو شریک نہ کرنا (۱۶) رفیق صالح خصوصًا عالم باعمل کے ساتھ جانا (۱۷) ہر منزل میں بقدر وسعت خیرات کرنا (۱۸) اپنے رفیق کے ساتھ خوش خلقی اور نرمی سے پیش آنا۔ (۱۹) گھوڑے یا ریل پر سوار ہوتے وقت دعائے ماثورہ پڑھنا۔ (۲۰) کشتی و جہاز پر سوار ہوکر دعائے ماثورہ پڑھنا (۲۱) ہر وقت باوضو رہنا (۲۲) زبان کو بری باتوں سے روکنا اور ذکر خیر میں مشغول رہنا (۲۳) آفاقی کو مکہ میں داخل ہوتے وقت غسل کرنا۔ (۲۴) باوجود مسافر ہونیکے عیدالاضحیٰ کی قربانی کرنا۔ (۲۵) مزدلفہ جانے کیوقت آفاقی اور مکی کو غسل کرنا (۲۶) اگر

ہجوم وغیرہ کوئی مانع نہو تو جبل رحمت کے قریب اترنا (۲۷) عرفات میں ظہر و عصر جمع کرنا (۲۸) وقوف عرفات میں دعا اور لبیک کی کثرت کرنا (۲۹) موقع ملے تو بوقت دعا امام کے پیچھے اور امام کے نزدیک ٹھیرنا۔ (۳۰) دسویں کو فجر کے وقت مشعر حرام میں ٹھیرنا حالانکہ تمام مزدلفہ موقوف ہے (۳۱) دسویں کو مزدلفہ میں صبح سویرے نماز پڑھنا (۳۲) دسویں کو جمرہ عقبےٰ کی رمی بعد طلوع آفتاب کرنا (۳۳) اذکار پر مواظبت کرنا (۳۴) حج اگر فرض ہو تو بعد حج روضہ مطہرہ اور مسجد نبوی کی زیارت کرنا گو پہلے بھی درست ہے اور اگر حج نفل ہے تو زیارت کرنا قبل حج اور بعد دونوں مساوی ہیں (۳۵) مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے متبرک مقامات اور مزارات کی زیارت کرنا وغیرہ وغیرہ

حکم۔ مستحب کے کرنے سے ثواب ملتا ہے۔ مگر سنت سے کم اور ترک سے فقط ثواب فوت ہو جاتا ہے مگر گناہ نہیں ہوتا۔

فصل سوم مواقیت کے بیان میں اور اسکی تعریف

مواقیت لفظ میقات کی جمع ہے۔ اطراف مکہ کے وہ مقامات جہاں سے حج یا عمرہ کرنیوالیکو بغیر احرام باندھے ہوئے آگے بڑھنا جائز نہیں۔ انہیں اصطلاح شرع میں میقات کہتے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے مذہب میں ایسے اشخاص جو میقات سے باہر رہتے ہیں۔ اگر بغیر نیت حج وعمرہ کسی اور ضرورت سے مکہ معظمہ داخل ہونا چاہیں تو اُن پر بھی احرام باندھنا واجب ہے۔ مکہ معظمہ کی جلالت و عظمت کا یہی اقتضا ہے کہ شخص احرام باندھکر اس مقدس مقام پر حاضر ہو۔ بلا احرام داخل ہونا حرام ہے۔

ابن ابی شیبہ اور طبرانی وغیرہ میں بسند صحیح یہ حدیث مروی ہے۔ (۱) کہ بغیر احرام باندھے ہوئے کوئی میقات سے آگے نہ بڑھے اس حدیث جلیل نے یہ بتایا کہ حج وعمرہ کی کوئی تخصیص نہیں بلکہ مطلقاً ہر ایک آفاقی جو بیرون میقات کا رہنے والا ہے اوسے بغیر احرام باندھے ہوئے مکہ معظمہ کی طرف قدم نہ بڑھانا چاہیئے۔ اسی حدیث سے استناد کرتے ہوئے صاحب ہدایہ نے یہ مسئلہ تحریر فرمایا۔

(۲) کہ اس مقدس مقام کی عظمت نے احرام واجب کر دیا ہے۔ آفاقی خواہ حج وعمرہ ادا کرنیکی غرض سے آئے یا کسی اور ضرورت سے داخل مکہ معظمہ ہو اس حکم احرام میں سب برابر ہیں۔

(۳) اہل میقات میں داخل ہونے سے پہلے اگر احرام باندھ لیا جائے تو اسمیں کوئی مضائقہ نہیں۔

(۴) حضرت ابن عمرؓ نے بیت المقدس سے احرام باندھا اور عمران بن حصین نے بصرہ سے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے متعلق یہ روایت ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے شام سے احرام باندھا اور ابن مسعود قادسیہ سے احرام باندھکر روانہ ہوئے گویا میقات پانچ ہیں جنکی تفصیل آگے دی جاتی ہے۔ یعنی اگر کوئی مکہ جانیوالا میقات یا اوسکی سیدھ سے بدون احرام کے باندھے ہوئے آگے بڑھ جاوے حج کو جاتا ہو یا اور ضرورت کو تو گنہگار ہوگا۔ میقات ذیل ہیں۔

(۱) ذو الحلیفہ مدینہ طیبہ سے آنے والوں کیلئے میقات مقام ذو الحلیفہ ہے (بضم حائے مہملہ و فتح لام) جسکو اب ادبار علی یا بیر علی کہتے ہیں۔ مدینہ منورہ سے چھ میل اور مکہ معظمہ سے دس منزل یا دو سو ستائیس میل ہے۔ مدینہ منورہ شریف والے اسجگہ سے احرام باندھتے ہیں۔ اور جو لوگ حج سے پیشتر واسطے زیارت روضہ مطہرہ کے جاتے ہیں وہ بھی اسی مقام سے احرام باندھتے ھیں۔

(۲) ذاتِ عرق اہل عراق کا میقات ذات عِرق ہے (بکسر عین و سکون را) مکہ معظمہ سے تقریبًا بیالیس میل پر یہ جگہ واقع ہے۔

(۳) جحفہ اہل شام کا میقات جحفہ ہے (جحفہ بضم جیم و سکون حا) یہ ایک گاؤں ہے۔ مکہ معظمہ سے اسکا فاصلہ بیالیس میل ہے۔ دوسرا نام اسکا مہیعہ ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر سے جو ایک خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ طیبہ کے بارہ میں منقول ہے اوسمیں جحفہ کا دوسرا نام مہیعہ بتایا گیا ہے۔

(۴) قرن اہل نجد کا میقات قرن ہے (قرن بفتح قاف و سکون را) یہ مقام بھی مکہ معظمہ سے بیالیس میل بعید ہے۔ یہ وہ قرن نہیں ہے۔ جسکی طرف حضرت اویس قرنی کی نسبت ہے حضرت اویسؓ کی نسبت جس قرن کی طرف ہے وہ یمن کا ایک گاؤں ہے اور یہ قرن جو میقات اہل نجد کا ہے یہ طائف کے پاس ہے۔ اسے قرن المنازل بھی کہتے ہیں۔

(۵) یلملم اہل یمن کا میقات کوہ یلملم ہے (یلملم بفتح یا دہر دو لام مفتوح و ہر دو میم ساکن) یلملم ایک پہاڑ ہے۔ جو مکہ مکرمہ سے دو منزل یا بیالیس میل کے فاصلے پر ہے۔ اہل ہند کا میقات

اسی یلملم کا محاذ ہے۔ جب جہاز کامران سے روانہ ہوتا ہے تو اسکے بعد کوہ یلملم محاذ میں آجاتا ہے محاذ سے احرام باندھ لیتے ہیں۔ گویا ہندوستان والے اسی میقات میں داخل ہیں۔ (۶) بحری سفر کرنیوالوں کا گذر جب کہ عین میقات سے نہ ہو تو محاذ اون کے حق میں میقات کا حکم رکھتا ہے۔ دنیا کے کسی گوشہ سے اگر بہ ارادہ مکہ معظمہ سفر کیا جائے تو میقات خمسہ مذکورہ بالا سے یا اُن کے محاذ سے گذر ضرور ہوگا۔ اسی لئے شارع علیہ السلام نے انہیں پانچ مقامات کو میقات مقرر فرمادیا۔

لیکن اگر یہ فرض کرلیا جائے کہ کوئی شخص ایسے راہ سے آیا کہ نہ میقات پر اوسکا مرور ہوا۔ نہ اوس کے محاذ سے وہ گذرا تو اوسے وہاں پہونچکر احرام باندھ لینا چاہیئے جس جگہ سے مکہ معظمہ دو منزل رہ جائے میقات میں سکونت اور وطن کا لحاظ نہیں ہے۔ بلکہ اوس مقام کا لحاظ ہے جس سے اب مرور اور گذر ہوگا۔ مثلاً ہندوستان سے مکہ معظمہ جانیوالا قافلہ معمولاً کامران سے گذرتا ہوا براہ جدہ داخل حرم شریف ہوتا ہے۔ اس راہ میں یلملم کا محاذ ہوتا ہے۔ اسلئے یہ ہندیوں کا میقات ہے۔ اور وہ احرام اسی جگہ سے باندھتے ہیں۔ لیکن اگر ہندوستان کا باشندہ سیر و سیاحت کرتا ہوا شام یا عراق یا مدینہ طیبہ پہونچ جائے اور وہاں سے مکہ معظمہ کا ارادہ کرے تو اس کا میقات اب یلملم نہیں ہے بلکہ جحفہ یا ذات عرق یا ذوالحلیفہ ہے۔

(۸) بخاری و مسلم میں تعین میقات کی جو روایت حضرت عبداللہ ابن عباس سے مروی ہے اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ کو میقات قرار دیا ہے۔ اور اہل شام کیلئے میقات جحفہ کو مقرر فرمایا۔ لیکن مسلم شریف میں وہ حدیث (۹) جو حضرت جابر سے منقول ہے اُسمیں اسکی تصریح ہے کہ اہل مدینہ جب براہ شام مکہ میں داخل ہوں تو پھر ان کا میقات ذوالحلیفہ نہیں بلکہ جحفہ ہے۔ مدینہ طیبہ سے مکہ معظمہ آنیوالوں کے لئے دو راستے تھے ایک ذوالحلیفہ ہوکر اور دوسرا براہ جحفہ حضرت جابر کی روایت نے اس مسئلہ کو بالکل واضح کردیا کہ میقات میں وطن کا لحاظ نہیں بلکہ مرور و گذر کا ہے۔

مقامات مذکورہ اون کے احرام باندھنے کی جگہیں ہیں۔ جو میقات سے باہر رہتے ہیں۔ اور جنہیں اصطلاح شریعت میں آفاقی کہتے ہیں۔ لیکن وہ آبادیاں جو میقات کے اندر ہیں اون کا وہی حکم ہے جو اہل مکہ کا حکم ہے۔ یعنی حج کا احرام وہ اوسی جگہ سے باندھینگے جہاں وہ آباد ہیں۔ عام ازیں کہ وہ مقام

حل ہو یا داخل حرم ہو۔ ہاں عمرہ کیلئے البتہ نہیں حل میں پہونچکر احرام باندھنا ضروری ہے۔
حل اوس زمین کو کہتے ہیں جو میقات اور زمین حرم کے درمیان واقع ہے۔ ان لوگوں کو اپنے گھروں سے احرام باندھنا جائز ہے۔ اور مکی اگر حج کرے تو احرام زمین حرم سے باندھے۔ زمین حرم کے حدود یہ ہیں۔ مدینہ منورہ کے راستہ سے تین میل۔ اور یمن اور عراق اور طائف کے راستے سے سات میل اور جدہ کے راستہ سے دس میل۔ اور جعرانہ سے نو میل اور زمین عرنہ سے گیارہ میل ہے۔ اگر مکی عمرہ کرے تو عمرہ کا احرام زمین حل سے باندھے۔ اگر مقام تنعیم سے باندھے تو افضل ہے۔ تنعیم مکہ شریف کے قریب مسجد عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک مقام ہے قبل میقاتوں کے احرام باندھنا جائز ہے اور بعد میں جائز نہیں۔ کوئی شخص جب ان میقاتوں پر پہونچے اور مکہ شریف جانے کا قصد کرے خواہ ارادہ حج یا عمرہ کا رکھتا ہو یا نہ خواہ ارادہ تجارت وغیرہ کا ہو بجز احرام کے داخل ہونا درست نہیں۔

بس اب آپ نے سمجھ لیا کہ جو کوئی شہر مکہ یا حد حرم میں رہتا ہو۔ اگر حج کرے تو حرم میں سے احرام باندھے اور مسجد مکہ سے باندھنا مستحب ہے اور اگر عمرہ کرے تو حل سے یعنی حد حرم کے خارج سے احرام باندھکر آوے۔ شہر مکہ کے چاروں طرف حد بندی ہے جسکا فاصلہ بتایا گیا ہے۔ مناسک میں لکھا ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کو وہ مواقع دکھلائے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان مواقع پر نشان لگا دئیے تھے۔ پھر حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان علامات کو از سر نو بنوایا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اور پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان علامات کی تجدید کی حسب بیان گذشتہ یہ حد جدہ کیطرف سے دس میل ہے۔ اور کسی طرف سے تین میل اور کسی طرف سات میل اور نو میل ہے۔ پس اس حد کے اندر کا شکار مارنا اور ہری گھانس لکڑی توڑنی حرام ہے اور اس کے اندر کی زمین کو حرم کہتے ہیں۔ مکہ بھی حرم ہے اور ان حدوں سے باہر کو حل کہتے ہیں۔ واللہ تعالی اعلم۔

(۱۱) حضرت ابن عباس کی روایت میں یہ نص صریح موجود ہے کہ جو میقات کے اندر رہتا ہے اوسکے احرام باندھنے کی جگہ اوسکا مقام سکونت ہے۔ یہاں تک کہ اہل مکہ حج کا احرام مکہ ہی سے باندھیں گے (۱۲) حجۃ الوداع کی حدیث بتاتی ہے۔ کہ ایک کثیر جماعت صحابہ کرام کی جنہوں نے

عمرہ سے فراغت پاکر احرام کھول دیا تھا۔ یوم الترویہ یعنی آٹھویں ذالحجہ کو اُنھوں نے حج کا احرام مکہ ہی سے باندھا۔ اور پھر منیٰ کی طرف روانہ ہو گئے۔

(۱۴) عمرہ کے لئے حل میں جاکر احرام باندھنا ضروری ہے۔ اسکا ثبوت اُس حدیث جلیل سے ہوتا ہے جو بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ اونہیں حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ مکہ سے تنعیم جائیں اور وہاں سے ادائے عمرہ کیلئے احرام باندھ کر مکہ معظمہ آئیں۔

قادئین کرام فصل مواقیت کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اور اوپر علامت ہندسہ بھی لگائی گئی ہے۔ یہ سب روایات کتب متبرکہ معتبرہ سے اخذ ہیں۔ لہذا بہتر معلوم ہوتا ہے کہ ان عربی کتب کا ترجمہ اردو و ہو بہو ہندسہ وار پیش خدمت کیا جائے۔ تاکہ شک کی گنجائش نہ رہے۔ اختصار کی خاطر ترجمہ پر اکتفا کیا ہے۔ اگر کسی کو دیکھنا ہو تو کتب متداولہ سے دیکھ سکتا ہے۔ ثبوت نقل ترجمہ کتب متبرکہ از میقات بہ احرام داخلہ مکۃ اللہ۔

(۱) بغیر احرام باندھے ہوئے کوئی میقات سے آگے نہ بڑھے۔ (ابن ابی شیبہ و طبرانی وغیرہ)

(۲) اس مقدس مقام کی عظمت نے احرام واجب کر دیا ہے۔ حج کرنیوالا عمرہ ادا کرنیوالا اور ان دونو کے سوا سب اس حکم میں برابر ہیں۔ (ہدایہ)

(۳) میقات میں داخل ہونے سے پیشتر احرام باندھنا جائز ہے۔ (ہدایہ)

(۴) حضرت ابن عمر نے بیت المقدس سے اور عمران بن حصین نے بصرہ سے اور ابن عباس نے شام سے اور ابن مسعود نے قادسیہ سے احرام باندھا رضی اللہ عنہم اجمعین۔ (فتح القدیر)

(۵) الف مواقیت جن سے بغیر احرام باندھے ہوئے کسی کو آگے بڑھنا جائز نہیں ہے۔ وہ پانچ ہیں۔ اہل مدینہ کیلئے ذوالحلیفہ اور اہل عراق کیلئے ذات عرق اور اہل شام کیلئے جحفہ اور اہل نجد کے لئے قرن اور اہل یمن کیلئے یلملم۔ (ہدایہ)

(ب) یہ پانچ مقامات احرام باندھنے کی جگہ اہل مدینہ۔ عراق۔ شام نجد اور یمن کے ہیں۔ اسی طرح وہ جو ان مقامات یعنی مدینہ۔ عراق وغیرہ کے باشندہ تو نہیں مگر انہیں میقات سے گذر رہے ہیں عالمگیری

(۶) جو سفر حج بحری راہ سے طے کر رہا ہے اُسکا میقات محاذ ہے اُس مقام کا جو خشکی پر میقات ہے

جب وہاں پہونچے تو بغیر احرام آگے نہ بڑھے۔ (عالمگیری) (۷) لیکن اگر کسی میقات کا محاذ بھی نہ ہو۔ تو پھر وہاں پہونچکر احرام باندھے جہاں سے مکہ دو منزل ہے (عالمگیری) (۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ اور اہل شام کا جحفہ میقات مقرر فرمایا۔ (بخاری ومسلم)

(۹) حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل مدینہ کا میقات ذوالحلیفہ ہے۔ لیکن اگر اہل مدینہ شام کی راہ سے آئیں تو ان کا میقات جحفہ ہے۔ اور اہل عراق کا ذات عرق۔ اہل نجد کا قرن۔ اور اہل یمن کا یلملم ہے۔ (مسلم شریف) (۱۰) جو میقات کے اندر یا عین میقات کے رہنے والے ہیں ان کے احرام باندھنے کی جگہ اگر وہ حل میں ہیں تو حل ہی ہے۔ لیکن اگر حرم کے رہنے والے ہیں تو ان کا میقات مثل میقات اہل مکہ ہے۔ اور وہ حج کیلئے حرم۔ عمرہ کیلئے حل ہے۔ فتح القدیر

(۱۱) جو میقات کے اندر رہتا ہے تو اوسکے احرام باندھنے کی جگہ وہی جہاں وہ رہتا ہے۔ اور ایسا ہی یہاں تک کہ اہل مکہ احرام مکہ ہی سے باندھینگے۔ (صحیحین) (۱۲) جب آٹھویں تاریخ ذوالحجہ کی ہوئی تو منی کی طرف روانہ ہوئے اور حج کا احرام باندھا۔ (مسلم) (۱۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ حجۃ الوداع کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ساتھ میرے حقیقی بھائی عبدالرحمن کو روانہ فرمایا۔ اور مجھے ارشاد ہوا کہ تنعیم پہونچکر میں عمرہ کیلئے احرام باندھوں اور مکہ معظمہ آکر عمرہ اپنا ادا کر دوں۔ (بخاری ومسلم)

فصل چہارم احرام حج وعمرہ وغیرہ کے بیان میں

الحمد للہ کہ میقات کی تعریف حضرات کے ذہن نشین اچھی اور بخوبی طرح سے ہو چکی ہے۔ لہذا اب وہ فصل شروع کیا جاتا ہے کہ جسکی اشد ضرورت حجاج کیلئے ہے۔ کہ بغیر اوسکے حرم مقدس کا داخلہ ممنوعات سے ہے جسکی تشریح ذیل میں کی جاتی ہے

احرام اور اسکا طریقہ

یہ تو معلوم ہو چکا کہ مسلمانان ہند کیلئے میقات یلملم کا محاذ ہے۔ جہاز جب کامران سے گذرتا ہے اور جدہ دو یا تین منزل رہ جاتا ہی اوسوقت جہاز والے حجاج کو اطلاع دیتے ہیں کہ میقات قریب آپہونچا احرام کیلئے تیار ہو جائیں یعنے جزیرہ کامران سے جدہ اڑتالیس گھنٹے کا راستہ ہے۔ اور یلملم یہ ایک پہاڑی ہے جدہ سے

ایک منزل جنوب کی طرف جس کی سیدھ سے ہند والوں کو سمندر میں احرام باندھنا ضروری ہو جاتا ہے. چھتیس گھنٹے کا راستہ ہے. اگرچہ کپتان جہاز کا یلملم کی سیدھ میں پہنچنے سے قبل دُوربین سے دیکھ کر حاجیوں کو آگاہ کر دیتا ہے. یعنی سیٹی کے ذریعہ سے مگر چونکہ وقت معلوم نہیں رہتا ہے کہ دن کو جہاز وہاں پہ پہنچتا ہے یا رات کو لہذا احتیاطاً لازم ہے کہ کامران سے چوبیس گھنٹے کی مسافت ختم ہونیکے بعد احرام باندھ لیا جائے. یعنے زائر بیت اللہ شریف کو چاہئے کہ یلملم آنے سے پیشتر تیار و مستعد ہو جائے. تاکہ عین وقت پر دل پراگندگی سے اور وقت برباد ہونیسے محفوظ رہے (۱) احرام باندھنے سے قبل ناخن کتریں. موئے زیر ناف اور بغل کے بال صاف کریں مونچھ تراشیں. اسلئے کہ حالت احرام میں ناخن کترنا بال مونڈنا جرم ہے. اگر چاہیں سر کے بھی بال منڈائیں. نگہداشت کی زحمت سے فراغت ہو جائیگی:۔

اصلاح و خط سے فارغ ہو کر اچھی طرح بدن ملکر نہائیں. سر کے بال اگر منڈائے نہیں ہیں (۲) تو خوشبو تیل ڈالکر کنگھی کریں. ڈاڑھی میں تیل ڈال کر شانہ کشی کریں (۳) بدن پر خوشبو لیں اس خوشبو میں اگر مشک کی بھی آمیزش ہو تو یہ احسن و اطیب ہے. اس لئے کہ (۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام سے قبل جس خوشبو کا استعمال فرمایا تھا اس میں مشک کی بھی آمیزش تھی:۔

اب کہ غسل وغیرہ سے فارغ ہو چکے. مرد سلا ہوا کپڑا اتار ڈالیں اور بغیر سلی ہوئی ایک چادر کا تہ بند باندھیں اور ایک چادر کندھوں سے اوڑھ لیں. یہہ دونوں چادریں پاک ہوں. دھلی ہوئی ہوں اور اگر (۵) نئی ہوں تو دھلی سے افضل ہیں:۔

احرام کا جامہ پہنکر اب (۶) دو رکعت نماز بہ نیت احرام ادا کریں. پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ پڑھیں سلام پھیر کر حج یا عمرہ یا دونوں کی جسے اصطلاح شرع میں قران کہتے ہیں ان میں سے جس کا ارادہ ہو. اوس کی نیت زبان سے بھی کریں. پھر لبیک کا کلمہ مرد بآواز بلند پکاریں مگر نہ ہی (۷) اس قدر بلند جو چیخنا اور گرجنا ہو جائے. اب (۸) نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم پر آہستہ درود بھیجیں اور دعا مانگیں۔ یہہ صدائے لبیک مفرد اور قارن اس وقت تک جاری رکھیگا جب تک رمی جمرۂ عقبہ سے دسویں تاریخ فارغ نہ ہو۔ ہاں متمتع اور معتمر حجر اسود کا پہلا بوسہ لیتے ہی لبیک چھوڑ دیگا (۹) اس وقت سے لبیک کی کثرت رکھیں۔ بلندی پر چڑھتے ہوئے پستی میں اترتے ہوئے سواری جب مڑے۔ قافلہ جب ملے۔ صبح جب طلوع ہو۔ اور ہر فرض نماز ادا کرنے کے بعد سواری سے لبیک کہتا ہوا اترے۔ اور جب سوار ہو تو لبیک کہے۔ بعد دوگانہ احرام لبیک پکارتے ہی احرام کامل و تمام ہوگیا اب بہت سے مباحات حرام ہو گئے اور بہت مباح مکروہ ہو گئے۔ یہی حکم عورتوں کے لئے ہے۔ اور یہی طریقہ اون کے احرام کا ہے۔ لیکن تین مسئلوں میں انکا حکم خاص ہے۔ عورت سلا ہوا کپڑا جس طرح قبل احرام پہنتی تھی اب بھی پہنیگی۔ ہاں زعفران۔ کسم یا ایسی جیسی خوشبو۔ گھاس ورس کا رنگا ہوا کپڑا نہ ہو جس کی خوشبو کی لپٹ لوگوں کو متوجہ کرے:۔

(۱۰) عورت کے لئے سر کھولنا یا بالوں کا اس طرح کھلا رکھنا کہ نامحرم کی نظر اوس پر پڑے یوں بھی حرام ہے۔ اب حالت احرام میں اور بھی واجب ہوا کہ سر کے بال چھپے رہیں:۔

عورت بعد احرام اپنا چہرہ کھلا رکھیگی۔ نامحرم کے سامنے پنکھے وغیرہ سے آڑ کر لے یا چادر وغیرہ کے سامنے اس طرح لے آئے کہ کپڑا چہرے پر سے ملنے نہ پائے:۔

حالت احرام میں مرد اپنا سر کھلا رکھیگا۔ سر پر پگڑی ڈالنا یا بالوں کا چھپانا مرد کے لئے جرم ہے۔ عورت اپنا چہرہ کھلا رکھیگی۔ منہ اس طرح چھپانا کہ کپڑا چہرے سے لپٹ جائے اس کے لئے جرم ہے (۱۱) عورت لبیک آہستہ کہے کی آواز بلند کرنا اس کے لئے منع ہے اتنی آواز سے لبیک کہے کہ صدا اپنے کانوں تک آجائے۔ نامحرم کے کانوں تک اس کی آواز ہرگز نہ جانے پائے:۔

لہذا احرام کے متعلق کتب متبرکہ کا ثبوت ہندسہ وار ترجمہ اردو کا نقل ذیل میں دیا جاتا ہے۔ وہو ہذا:۔

(۱) کمال نظافت کے خیال سے ناخن اور مونچھ کترنا۔ بغل اور زیر ناف کے بال

مونڈنا مستحب ہے۔ اگر عادی سر منڈوانے کا ہے تو سر بھی منڈوائے ورنہ کنگھی کرکے بالوں کو سلجھائے تاکہ بالوں سے میل کچیل نکلجائے اور ان کی الجھن دور ہو خطمی اور اشنان ملکر بدن سے بھی میل دور کرے۔ (عالمگیری)

(۲) احرام کا جب ارادہ ہو تو نہائے یا وضو کرے اور نہانا افضل ہے دو نئے یا دھلے کپڑے پہنے جن میں سے ایک تہ بند اور دوسرا چادر ہو خوشبو ملے دو رکعتیں پڑھے اور حج کی نیت کرکے نماز کے بعد لبیک پکارے (قدوری)

ترمذی و دارمی میں زید ابن ثابت سے یہ روایت مروی ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ نے ارادہ احرام کا فرمایا تو جسم مقدس سے کپڑے اوتار اور غسل فرمایا۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ مدینہ طیبہ سے بغرض ادائے حج جب نبی صلی اللہ روانہ ہوئے تو بالوں میں کنگھی فرمائی تیل ڈالا۔ اور ایک تہ بند باندھا اور ایک چادر اوڑھ لی۔ یہی آپ کا اور آپ کے اصحاب کا لباس تھا۔ (بخاری)

(۳) اگر خوشبو پاس ہو تو بدن پر ملے کپڑے میں نہ لگائے (رد المختار)

(۴) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں کہ احرام باندھنے سے قبل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو مل دیا کرتی تھی جس میں مشک کی آمیزش ہوتی: (بخاری ومسلم)

(۵) نئے اور دھلے احرام کے لئے دونوں برابر ہیں۔ بجز اس کے کہ نیا افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے فرمایا کہ اپنے رب کی عبادت کیلئے آراستگی اختیار کر

(۶) پھر دو رکعتیں پڑھے اور جو چاہے قرآن کی سورۃ اوس میں تلاوت کرے اور اگر تبرکاً پہلی میں بعد فاتحہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں بعد فاتحہ قل ہو اللہ پڑھے کہ ان دونوں صورتوں کا ان دو رکعتوں میں پڑھنا فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو بہت افضل ہے۔ (عالمگیری)

(۷) ہر وقت تلبیہ بلند آواز سے کہنا مستحب ہے مگر نہ گلا پھاڑ کر (عالمگیری)

کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ کون سا حج افضل ہے آپ نے فرمایا جس میں لبیک

کی صدا بلند آواز سے پکاریں اور قربانیاں کریں (ابن ماجہ وشرح سنہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے پاس جبرائیل آئے اور کہا کہ میں اپنے اصحاب کو حکم دوں کہ وہ اپنی آواز لبیک کہنے میں بلند کریں۔ (مالک ترمذی. ابوداؤد نسائی)

(۸) لبیک کہنے کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے ہر طرح کی نیکیاں ہمیں سکھائیں درود بھیجے اور دعا مانگے مگر درود بھیجنے میں آواز آہستہ ہو۔ (عالمگیری)

(۹) حتی الامکان لبیک کی کثرت کرے فرض نمازوں کے بعد قافلہ سے ملتے وقت بلندی پر چڑھتے ہوئے پستی میں اترتے ہوئے صبح کے وقت خواب سے بیدار ہو کر جب سواری مڑے۔ سوار ہوتے ہوئے اوس سے اوترتے ہوئے (عالمگیری)

(۱۰) عورتوں کے لئے سلا ہوا کپڑا پہننا جائز بلکہ بہتر ہے۔ اسلئے کہ پردہ پوشی سلے کپڑے میں بہت اچھی ہوتی ہے۔ اور اُسے سر بھی ڈھانکنا ہوگا۔ اس لئے کہ عورت کا سر اور اوس کے سر کے بال بھی عورت ہے۔ اوس کا کھولنا حرام ہے۔ منہ اپنا نہ چھپائیگی اسلئے کہ منہ دوپٹہ سے چھپانا اُسپر حرام ہے۔ (ارکان اربعہ)

(۱۱) عورت اپنا سر نہ کھولیگی اور منہ کھلا رکھیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کو چہرہ کھلا رکھنا ہے۔ اگر کوئی کپڑا چہرے سے ہٹا ہوا لٹکائے تو یہ جائز ہے۔ لبیک کہنے میں آواز بلند نہ کرے رفع صوت میں عورت کیلئے فتنہ ہے۔ (ہدایہ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو منع فرمایا ہے کہ حالت احرام میں وہ قفاز پہنیں یا اپنے چہروں کو نقاب سے چھپائیں۔ یا ایسا کپڑا پہنیں جو زعفران یا ورس میں رنگا گیا ہو۔ (ابوداؤد)

(قفاز ہاتھوں کی پوشش ہے اور بعضوں کے نزدیک زیور کی ایک قسم ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم ازواج مطہرات احرام باندھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمرکاب تھے۔ سوار مسافر جب ہم میں سے کسی کے مقابل سے گذرتے تو ہم سر کے اوپر سے چادر سرکا کر چہرے کی آڑ کر لیتے تھے جب وہ آگے بڑھ جاتے تو پھر ہم چہرہ کھول دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

طریقہ احرام آپ نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اول اصلاح بنوائیے پھر اگر زوجہ ساتھ ہو اور کوئی عذر نہ ہو تو مجامعت بھی کرلے۔ اور اگر اکیلا ہو تو غسل یا کم از کم وضو کرکے مگر غسل افضل ہے۔ تہ بند ناف سے گھٹنوں تک یعنی ٹخنوں سے اونچا ہے۔ اور چادر اوڑھے اس طرح پر کہ کنارے کو دائیں بغل سے نکالکر بائیں کندھے پر ڈال لے اور دائیں شانہ ننگا رکھے۔ اگر ایک ہی چادر ہو تو آدھا اوپر آدھا نیچے باندھے درست ہے اور چادر تہ بند کو اگر رسی یا تکمہ گھنڈی سے باندھے تو دم یا صدقہ دینا نہیں آتا۔ مگر اچھا نہیں ہے اور چادر اوڑھنا دھنا مونڈھا کھولکر اور چادر کو داہنے بغل کے نیچے دباکر بائیں مونڈھے پر ڈالنا کہ اس کو اضطباع کہتے ہیں یہاں مسنون نہیں ہے۔ بلکہ بطریق معمول اوڑھے۔ سر کو اور منہ کو نہ ڈھانکے۔ اور سنت ہے کہ دو کپڑے نئے یا دھلے ہوئے پاک سفید ہوں۔ اگر ایک کپڑے میں یا تین کپڑے یا سیاہ کپڑے میں مثلاً احرام باندھے تو بھی جائز ہے (خلاصہ مرد کے احرام کے کپڑے سلے ہوئے نہ ہوں۔ صرف دو چادریں بے سلی ہوں۔ ضرورتاً دو پاٹ کی چادر کو سی لینا درست ہے۔ (عند اہل حدیث) سفید چادروں کا ہونا بہتر ہے خواہ رنگین ہوں بھی درست بشرطیکہ نئی ہوں یا دھلی ہوئی ہوں۔ جن کپڑوں کا استعمال کرنا مرد کے لئے جائز ہے۔ ان تمام کپڑوں میں احرام باندھنا درست ہے۔ (مشکوٰۃ)

(عورتوں کے احرام کے کپڑے۔ صرف معمولی کرتہ۔ پاجامہ۔ دوپٹہ۔ انگیا کا ہونا کافی ہے۔ رنگین نہ ہوں اور نہ نفیس ہوں۔ عورتوں کو خاصکر اس سفر میں میلا کچیلا خاک آلود رہنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

احرام باندھتے وقت چاہیے تو بدن کو عطر ملے اور احرام کو بھی بشرطیکہ اس پر کوئی دھبہ نہ آنے پائے۔ جب حاجی احرام باندھ چکا یعنے لباس پہن چکا اور نفل بھی بغیر وقت مکروہ ممنوع کے ادا کرلی ہے لہٰذا اب نیت اور تلبیہ کا بیان کیا جاتا ہے جس کے محرم ہوکے حاجی کے لباس میں داخل ہوا کیونکہ احرام حج اور عمرہ کا پہلا فرض ہے۔

حج کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ	اے اللہ میں حج کا ارادہ کرتا ہوں
فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ	تو میرے لئے حج کی ادائیگی آسان فرمادے

نَوَیْتُ الْحَجَّ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ۔ اور مجھ سے اس عبادت حج کو قبول فرمائے. خالص اللہ کے لئے میں نے حج کی نیت کی ۔

عمرہ کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھَا لِیْ وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ۔ اے اللہ میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں ؛ تو میرے لئے عمرہ کی ادائیگی آسان فرمادے اور مجھ سے اس عبادت عمرہ کو قبول بھی فرمالے ۔

نَوَیْتُ الْعُمْرَۃَ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی ؛ خالص اللہ تعا کے لئے میں نے عمرہ کی نیت کی ؛

قران کی نیت

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَ تَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ مُخْلِصًا لِلّٰہِ تَعَالٰی اے اللہ میں حج اور عمرہ دونوں عبادتوں کا ارادہ کرتا ہوں. تو میرے لئے حج اور عمرہ کی ادائیگی آسان فرمادے اور مجھ سے اس عبادت حج و عمرہ کو قبول بھی فرمادے. میں نے خالص اللہ کے لئے حج و عمرہ کی نیت کی ؛

تلبیہ یعنی لبیک یہ ہے

لَبَّیْكَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَكَ وَالْمُلْكَ ط لَا شَرِیْكَ لَكَ ط میں خدمت میں حاضر ہوں الٰہی میں تیری خدمت میں حاضر ہوں. تیرا کوئی شریک نہیں میں خدمت میں حاضر ہوں بیشک سب تعریفیں تیرے ہی لئے ہے اور ساری نعمتیں تیری ہی ہیں اور ساری بادشاہی تیرے لئے ہی ہے. تیرا کوئی بھی شریک و ساجھی نہیں ؛

عند البعض نیت حج اس طرح بھی ہے اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی نویت الحج واحرمت بہ للّٰہ تعالی. اس طرح نیت یہ بھی درست ہے۔

تلبیہ میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے اور زیادہ کرنا لفظ ماثورہ کا اول آخر میں کرنا مستحب ہے. جیسے مثلاً یہ بڑھایا. لبیک الٰہ الخلق لبیک یا یہ بڑھاوے لبیك وسعدیك والخیر الخلق بیدیك والرغباء الیك والعمل اور اگر لفظ غیر ماثور اول آخر میں بڑھاوے تب بھی جائز ہے. اور مسجد میں ایسا بلند نہ کہے کہ نمازیوں کو تشویش ہو اور جب کہے تین بار پے در پے کہے مستحب ہے کہ بیچ میں کلام نہ کرے اور اگر کوئی سلام کرے تو جواب دیدے. مگر اس حال میں کہ سلام کرنا مکروہ ہے اور پھر نین

بارتلبیہ کہکر درود شریف پڑھکر یہہ دعا مانگے جو چاہے مگر یہہ دعا ماثور ہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ اور وقت تغیر حالات کے جیسا کہ سوار ہونا وغیرہ کے جیسا کہ گذر چکا ہے تلبیہ کہنا مستحب اور موکد اور کثرت تلبیہ کی جس قدر ہو افضل ہے۔ الغرض جب تلبیہ حج کی نیت سے کہا احرام بندھ جاتا ہے اور یہہ پہلا فرض سا حج کا ہے جیسا کہ تکبیر تحریمہ نماز میں اور فرض احرام میں فقط ذکر بہ نیت حج ہے اور اس کے کپڑا کا لگانا اور دوگانہ اور خوشبو لگانا وغیرہ اشیا سنت مستحب واجب ہیں۔ اور اگر بچہ غیر عاقل کیطرف سے احرام باندھے تو اوس کے کپڑے اتار کر تہبند چادر پہنا کر اوس کی طرف سے تلبیہ یعنے لبیک کو اور محظورات احرام سے بچے کو بچاتا رہے اگر بچہ سے کوئی محظور افعل ممنوع ہوگیا۔ تو کچھ دینا نہیں آتا۔ نہ بچہ کو نہ ولی کو۔ اور یہہ طریقہ احرام زبانی کا ہے اور یہہ بہتر ہے:

تنبیہ | احرام باندھنے کے وقت اگر پانی نہ ملے تو تیمم بھی جائز ہے۔ احرام کی چادر دل میں گرہ لگانا منع ہے۔ اگر احرام میں حاجت غسل ہوجاوے تو غسل کرلے کیونکہ یہہ امر غیر اختیاری ہے۔ احرام باندھنے کے بعد بہت سی باتوں کی احتیاط لازم ہے ورنہ غلطی کا کفارہ دینا پڑتا ہے مفصل آگے ہوگا۔ مگر قدرے یہاں بھی لکھ دیتا ہوں۔ مثلاً بی بی ساتھ ہو تو ملاعبت اور مباشرت سے احتراز کرے۔ بال نہ مونڈے نہ تراشے نہ اکھاڑے البتہ بے خبری میں خودبخود کوئی بال اکھڑ جائے تو معذوری ہے۔ اسی طرح شکار کرنا قتل کرنا۔ دنگہ فساد کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مباشرت کرنا۔ پگڑی۔ ٹوپی۔ جراب پہننا۔ یا سر پہ کپڑا رکھنا۔ سر ڈاڑھی کو خطمی سے دھونا۔ جوئیں مارنا۔ بال کتروانا۔ حجامت کرانا منع ہے گویا خوشبو لگانا یا سونگھنا۔ اسی طرح کسی حالت میں بھی منہ اور سر کو نہ ڈھکے بلکہ اونکو کپڑا چھونے تک نہ دے۔ البتہ سوتے وقت تکیہ پر سر اور رخسار رکھ سکتے ہیں۔ مگر تکیہ پر چہرہ یا پیشانی نہیں رکھ سکتے۔ سر پر کپڑوں کی گٹھری رکھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ خیمے اور کجاوے کے نیچے سایہ میں بیٹھنا بھی جائز ہے۔ چھاتہ یا عینک بھی لگا سکتے ہیں۔ غسل کرنے کی بھی اجازت ہے مگر مستحب ہے کہ صفائی کے خیال سے جسم کو مل مل کر میل نہ اتارے سادہ طور پر پانی بہالے۔ احرام کے زمانہ میں تہبند اور چادر بھی بدل سکتے ہیں۔ مگر اس

میں بھی خواہ مخواہ صفائی مقصود نہ ہونی چاہئے۔ احرام کا اصلی مقصد عشاق کی صورت بنانا ہے۔ صورت سے سیرت پیدا ہو جاتی ہے۔ تہ بند اور چادر تو معمولی ہے۔ لیکن بہ حالت مجبوری سلے کپڑے بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔ بشرطیکہ بے قاعدہ طور پر استعمال کئے جائیں۔ مثلاً کرتہ بطور تہ بند کے باندھ لیا جائے۔ یا جبہ بطور چادر کے اوڑھ لیا جائے بہرحال عشاق کی دیوانگی کے کچھ آثار نمودار ہونے ضرور ہیں۔ شکار کرنا تو بڑی بات ہے چیونٹی کیڑے تک کو نہ ستائے کھٹمل اور جوئیں تک نہ مارے۔ حرم میں گھاس اور پتے تک نہ توڑے لڑائی جھگڑے کا تو ذکر کیا۔ یعنی جب تلبیہ پکار کے محرم نہ بنا تو اب اوس کو رفث یعنے کلام فاحش یا جماع و لوازمات جماع فسوق یعنے معاصی اگرچہ معاصی پہلے بھی حرام ہیں لیکن احرام میں سخت منع ہے۔ جدال یعنے رفیقوں سے جھگڑنا وغیرہ سے بچے اور شکار خشکی نہ خود کرے نہ کسی کو بتلاوے اور نہ اوس کی طرف اشارا کرے۔ دریائی شکار منع نہیں۔ اور سلے ہوئے کپڑے ذیل نہ پہنے یعنے قمیص۔ پاجامہ۔ قبا۔ کلاہ اور دستار وغیرہ ضرورتاً اگر ہمیانی کمر میں باندھے جائز ہے۔ اسی طرح کوٹھے کے اندر بیٹھنا لیکن سر سقف کوٹھا اور شغدف وغیرہ سے نہ لگے۔ اور اوس کپڑے کو بھی نہ پہنے جو خوشبودار چیز میں رنگا ہو۔ مثلاً زعفران وغیرہ۔ محرم کا شکار کیا ہوا محرم کو منع ہے۔ حرم شریف کا کوئی درخت سوائے اذخر گھاس کے نہ کاٹے۔ کوا۔ چیل۔ بچھو۔ چوہا۔ دیوانہ کتے کے مارنے سے محرم پر کوئی چیز لازم نہیں آتی۔ بدکلامی تو کجا لوگوں کے ساتھ بھی رہے تو اس طرح کہ باہمہ اور بے ہمہ۔ پس اپنے حال میں مست اور دیوانہ رہے۔ دل میں درد ہو لب پر آہ ہو۔ تلبیہ ہو۔ تحمید ہو۔ تحلیل ہو۔ تکبیر ہو۔ غرض کہ اللہ ہی اللہ ہو۔ قرآن کریم میں حج کے احکام پڑھو۔ بار بار ہی تاکید ہے۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ۔ حتیٰ کہ فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا (ط ۲ ع ۹)

شعر

حضوری گر ہمی خواہی از و غائب مشو حافظ — متی ما تلق من تهوی دع الدنیا واهملها

محرم کو جن باتوں سے پرہیز چاہئے بطور تفصیل

زائر بیت اللہ نے جب احرام باندھکر لبیک کہا تو سات چیزیں ایسی کہ احرام سے قبل جائز و مباح بلکہ ان میں

سے بعض مستحب تھیں۔ اب محرم پر بعض صورتوں میں حرام اور بعض میں مکروہ ہوگئیں خوشبو یا تیل کا استعمال۔ سلا ہوا کپڑا پہننا۔ بال مونڈنا۔ ناخن کترنا۔ عورت سے ہمکناری وہم آغوشی اور اس کے دواعی۔ شکاری جانور جو خشکی میں رہتے ہیں اُن کا شکار کرنا۔

امور متذکرۂ بالا کا صدور محرم سے قصداً ہو یا سہواً۔ بیداری میں ہو یا حالت خواب میں۔ خوشدلی سے یا باکراہ کفارہ ہر حال میں ادا کرنا ہوگا۔ بعض کا کفارہ قربانی ہے اور بعض کا صدقہ۔ فقہا جہاں کفارہ میں دم کا لفظ کہتے ہیں۔ اوس سے مراد ایک بھیڑ یا بکری ہے اور لفظ صدقہ سے مراد وہ مقدار غلّہ جو صدقہ عید الفطر میں متعین۔ کفارہ میں مفرد پر جہاں ایک دم یا ایک صدقہ ہے۔ قارن پر دو ہیں؛

صدقہ عید۔ اور صدقہ جرائم حج میں صرف اس قدر فرق ہے کہ عید کا صدقہ چند مسکینوں پر تقسیم کرسکتے ہیں۔ لیکن کفارہ کا ایک صدقہ ایک ہی مسکین کو دینگے؛

جرم اگر بیماری یا سخت ناقابل برداشت گرمی یا سردی وغیرہ کے باعث ہوا۔ یا خواب میں غافل تھا اور اسی غفلت میں کوئی جرم ہوگیا یا سہو سرزد ہوا تو اسے غیر اختیاری کہینگے اُسے اجازت ہے کہ کفارہ میں بجائے قربانی چھ مسکینوں پر تین صاع گیہوں بحساب فی مسکین نصف صاع صدقہ کردے۔ یا اگر اس کی مالی حالت صدقہ کا بھی تحمل نہیں کرسکتی ہے۔ تو پھر تین روزہ رکھے کفارہ ادا ہوجائے گا۔ اگر وہ جرم غیر اختیاری ایسا ہے کہ اس کا کفارہ ایک ہی صدقہ یعنی نصف صاع گیہوں ہے تو عدم استطاعت کیوقت بہ عوض صدقہ ایک روزہ رکھے

لیکن جب ان منہیات کا ارتکاب جان بوجھ کر قصداً ہوا ہو تو یہ جرم اختیاری ہے اس میں وہی کفارہ دینا ہوگا۔ جو شریعت نے مقرر کیا ہے۔ اسی کے ساتھ گستاخی وشوخی کا جرم اُس پر قائم رہا۔ اس کے لئے توبہ واستغفار کرے۔ اختیاری اور غیر اختیاری میں بس اسی قدر فرق ہے۔ تفصیل کے لئے مبسوط اور ردالمختار دیکھنا چاہیئے۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے؛

خوشبو کا استعمال | عالمگیری نے طیب یعنی خوشبو کی تین قسمیں قرار دیکر ہر ایک کا علیحدہ

علیحدہ بیان کیا ہے ۔ اولاً خالص خوشبو جیسے مشک ۔ عنبر ۔ کافور ۔ زعفران ۔ لونگ ۔ الائچی وغیرہ ان کا کھانا ۔ جامۂ احرام یا دوسرے زیر مصرف کپڑے میں ان کا باندھنا کہ اس میں اوسکی خوشبو آجائے یا جسم پہ ملنا حرام ہے جرم ہے ۔ کثیر مقدار دم اور قلیل مقدار پہ صدقہ واجب ہے :۔

(۲) دوسرے وہ کہ خالص خوشبو نہ ہو مگر خوشبو کا اصل ہو یعنے خالص خوشبو کو اپنے میں جذب کرکے اوسی کی خوشبو دی جیسے زیتون اور کنجد اگر ان کا تیل دوا کے طور پر استعمال کیا گیا تو کچھ مضائقہ نہیں ۔ لیکن اگر تیل کا مصرف ان سے لیا گیا مثلاً بالوں میں ڈالا یا جسم پر محض تدھین کی غرض سے ملا تو انہیں خوشبو کا حکم دیا جائیگا اور کفارہ میں دم دینا واجب ہوگا :۔

(۳) تیسری وہ کہ نہ باعتبار ذات خالص خوشبو ہو نہ خوشبو کا اصل ہو روغن محض ہو ۔ جیسے چربی ۔ گھی وغیرہ ان کا کھانا ۔ بدن پر ملنا جائز ہے ۔ صاحب ردالمختار روغن مغزیات کو اسی تیسری قسم میں داخل کرتے ہیں ۔ مثلاً روغن کدو ۔ کاہو ۔ اور بادام وغیرہ ان کا استعمال ہر طرح جائز ہے ۔ بغرض توضیح خوشبو سے متعلق چند جزئیات ذیل میں درج ہیں :۔

جزئیات

(۱) تھوڑے سے عضو پر بہت سی خوشبو لگائی یا تھوڑی سی خوشبو جسم کے بڑے عضو (مثل ران یا پنڈلی) پورے پر لگائی ۔ ان دونوں صورتوں میں قربانی واجب ہوئی :۔

(۲) تھوڑی خوشبو تھوڑے حصّہ عضو میں لگائی تو ایک صدقہ دے :۔

(۳) ایک جلسے میں کتنے ہی بدن پہ خوشبو لگائے ایک جرم اور مختلف جلسوں میں تو ہر بار نیا جرم ۔ مثلاً سر سے پاؤں تک سارے بدن پہ ایک ہی نشست میں خوشبو کی مالش کی تو یہ ایک جرم ہے خواہ مقدار خوشبو کی قلیل ہو یا کثیر ایک قربانی واجب ہوگی ۔ لیکن صبح کو پیٹھ پہ ملا دوپہر کو ران پہ مالش کی سہ پہر کو پنڈلی پہ لگائی تو یہ تین جرم ہوئے تین قربانیاں واجب ہوئیں ۔

(۴) مرد نے سر پہ مہندی ایسی لگائی کہ بال نہ چھپے تو ایک جرم کفارہ میں ایک قربانی

لیکن ایسی گاڑھی مینہدی سر پہ تھوپی کہ بال سر کے چھپ گئے اور چار پہر اسی حال میں گذر گئے تو یہہ دو جرم ہوئے:۔

اولاً طیب کا استعمال۔ ثانیاً سر کا چھپانا۔ دو قربانیاں واجب ہوئیں۔ لیکن گاڑھی مینہدی چار پہر سے کم سر پہ رہی تو استعمال خوشبو کے جرم میں قربانی اور سر چھپانے کے جرم میں ایک صدقہ:۔

عورت اگر سر پہ مینہدی لگائے خواہ پتلی ہو یا گاڑھی چار پہر سر پہ رکھے یا اس سے کم۔ ہر حال میں اس پر ایک جرم ہے اور کفارہ میں ایک قربانی۔ اس لئے کہ سر چھپانا عورت کے لئے جرم نہیں ہے۔ صرف استعمال خوشبو کا جرم پایا گیا۔ اس لئے ایک قربانی اوس پہ واجب ہوئی۔ یہی حکم عورت کے ہاتھوں میں مینہدی لگانے کا ہے۔ خوشبو کا استعمال ہوا قربانی واجب ہوئی۔ ہاتھ چھپانا کوئی جرم نہیں ہے:۔

(۵) تھوڑی سی خوشبو بدن کے متفرق حصّوں پر لگائی۔ اگر ان حصص کا مجموعہ ایک بڑے عضو کے برابر ہو جائے تو کفارہ میں قربانی ورنہ صدقہ:۔

(۶) خالص خوشبو کی چیز اس مقدار میں کھائی کہ منہ کے اکثر حصّے میں لگ گئی قربانی واجب ہوئی ورنہ صدقہ:۔

(۷) کھانے کی ایسی چیز جو پکا کر کھائی جاتی ہے اوس میں خالص خوشبو ڈالی گئی اور اوسے پکایا گیا طبخ اوس میں تغیر پیدا کر دیگا۔ محرم کو اس غذا کا کھانا جائز ہے اگرچہ خوشبو اوس کھانے میں سے آرہی ہو۔ لیکن اگر اوسے ایسی جنس طعام میں ملایا ہے جو پکائی نہیں جاتی تو اگر مقدار خوشبو مغلوب ہے۔ اور مقدار طعام غالب تو اس کا کھانا بھی جائز۔ البتہ اگر باوجود مغلوب ہونیکے بھی اوس کی خوشبو صاف محسوس ہو رہی ہو۔ تو مکروہ ہے۔ اور اگر خوشبو کا حصّہ غالب اور ماکول کا حصّہ مغلوب ہو۔ تو کھانا ناروا اور جرم۔ پھر کھا لینے پر قربانی واجب:۔

(۸) اگر مشروبات میں خوشبو کی آمیزش کی گئی۔ اور مقدار خوشبو غالب ہے۔ تو قربانی واجب ہوئی۔ ورنہ صدقہ۔ لیکن اگر اسی مغلوب خوشبو کا مشروبات میں بار بار استعمال ہو تو پھر قربانی واجب ہوگی:۔

(۹) سرمہ خوشبو میں بسا ہوا اگر آنکھوں میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ لگایا گیا تو صدقہ واجب ہے۔ اگر تین مرتبہ استعمال ہوا تو قربانی۔

(۱۰) خوشبو پھل مثل سیب۔ نارنگی۔ لیموں وغیرہ یا خوشبو پتہ مثل پودینہ۔ کشنیز سبز یا خوشبو گھاس مثل خس وغیرہ سونگھنا کسی طرح کا کفارہ تو واجب نہیں کرتا مکروہ ہے احتراز چاہیئے۔ فقیر بینوا اپنی اہلسنت والجماعت بھائیوں سے نہایت نیازمندانہ یہ التماس پیش کرتا ہے کہ تمباکو کے استعمال سے حالت احرام میں پرہیز کریں۔ علی الخصوص سگار و سگریٹ وغیرہ

اس دور ایام میں تمباکو کی یہہ ہمہ گیری ہے۔ کہ ایک بادشاہ فرمانروا اور ایک بھیک مانگنے والا گدا ایک متورع عالم اور ایک رند بیباک صوفی با اوقات اور ایک غافل مست خور و خواب ہر ایک اس کا مبتلا پایا جاتا ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ کوئی کھاتا ہے۔ کوئی پیتا ہے۔ کوئی سونگھتا ہے کسی نہ کسی طرح اس کا گرفتار ضرور ہے۔ ہر طبقہ اور ہر مدارج میں چونکہ تمباکو کی رسائی ہے اس لئے اس میں تنوعات گوناگون بھی پیدا ہو گئے۔ قوام گولی۔ زردہ زعفران اور زردہ مشکی وغیرہ۔

ان کے اعلیٰ قسموں میں خالص خوشبو کافی مقدار میں ملائی جاتی ہے۔ پھر خوشبو ملاکر انہیں طبخ بھی نہیں دیا جاتا۔ میں نہیں سمجھہ سکتا کہ زعفران۔ لونگ۔ الائچی۔ سنبل الطیب اور مشک باوجود غالب مقدار اور بقائے طیب تمباکو میں ملکر کیوں جائز و مرخص ہونگے

تمباکو کشیدنی کا یہہ حال ہے کہ پینے والے کا منہ تمباکو سے بس جاتا ہے اور ایسے اشخاص جو تمباکو نہیں پیتے ہیں ان کے سامنے تمباکو پی کر اگر گفتگو کی جائے تو منہ کا رائحہ انہیں تکلیف دیتا ہے۔ سخت ناگوار گزرتا ہے۔ سگار و سگریٹ کا تعفن اس سے بھی بدتر ہے۔ انصاف شرط ہے کہ قصداً منہ میں بدرائحہ پیدا کر کے بوسہ گاہ نبوی کو چومنا۔ بیت اللہ شریف میں جا کر تسبیح درود دیہہ عنا کہاں تک شرط ادب کی بجا آوری ہے۔ وہ علماء کرام جو تمباکو پینے کو جائز سمجھتے ہیں وہ بھی کراہت تنزیہی کے قائل ہیں۔ پھر یوں ہی سمجھہ لیجئے کہ مکروہ تنزیہی ہے۔ جب بھی اس کا ترک اس کے فعل سے ہر وقت اولیٰ ہوگا۔ چہ جائیکہ حالت احرام اور حرم بیت اللہ۔

سنی بھائیو! سگار سگریٹ اور تمباکو پیکر حجر اسود کا بوسہ دینا۔ رکن یمانی کو چومنا بیں کمال بے باکی سمجھتا ہوں۔ آئندہ تم جانو اور تمہارا تقوی (الحمد للہ حرمین مقدس میں اب یہ کام یعنے حقہ پینا علانیہ بند ہے) اسی طرح چائے کے متعلق یہ گذارش ہے کہ وہ حضرات جنہیں اس بوٹی کے اسرار پر فی الجملہ بصیرت حاصل ہے۔ وہ موسم گرما میں عرق بید مُشک اور سرما میں مُشک وزعفران کمتر اور عنبر اکثر و بیشتر اس میں ملا کر استعمال کرتے ہیں ملک عرب اور علی الخصوص حرمین شریفین میں امتزاج عنبر کا رواج عام ہے۔ حالت احرام میں اس سے پرہیز کریں، ورنہ کفارہ لازم آئے گا۔ (دیکھئے نمبر آٹھ میں مشروبات کا حکم) بے شک ایام حج میں چائے پینا رفع کسل اور بیداری قلب پر ایک بہترین معین ہوگا مگر خوشبو کی آمیزش تو دیگر لطائف کے لئے ہے نہ کہ رفع کسل اور تیقظ قلب کیلئے اس قدر فائدہ تو خالص و سادہ چائے سے بدرجہ اتم حاصل ہے۔ مسائل کی ثبوتگی کے متعلق ذیل میں کتب متبرکہ کا ترجمہ دیا جاتا ہے۔ جو بہندسہ وار ہے:

(۱ و ۲) تھوڑی خوشبو پورے عضو پر لگائی یا بہت خوشبو چوتھائی عضو پر تو قربانی واجب ہوئی۔ ورنہ صدقہ (ردالمختار)

(۳) سارا بدن بمنزلہ ایک عضو کے ہے۔ اگر اتحاد مجلس ہو۔ ورنہ ہر عضو پر خوشبو ملنے کا ایک کفارہ ہوگا (ردالمختار)

(۴) مہندی کا مرد نے سر پر خضاب کیا۔ قربانی واجب ہوئی یہ اس تقدیر پر کہ مہندی پتلی ہو۔ اگر گاڑھی تھوپی تو دو قربانی ایک خوشبو استعمال کرنے سے دوسری سر ڈھانکنے سے: (عالمگیری)

لیکن عورت اسکے لئے سر ڈھانکنا ممنوع نہیں ایک قربانی اوسپر واجب ہوئی۔ اور اگر ہاتھوں میں مہندی لگائی جب بھی ایک قربانی۔ سر اور ہاتھ دونوں میں صرف استعمال طیب کا جرم پایا گیا ہے۔ ایک ایک قربانی واجب ہوگی (ردالمختار)

(۵) اگر متفرق اعضا پر خوشبو لگائی تو ان کا مجموعہ اگر ایک پورے عضو کے برابر ہوگا۔ تو قربانی ورنہ صدقہ: (عالمگیری)

(۶) اگر خالص خوشبو بغیر آمیزش طعام بہت سی کھائی قربانی واجب ہوئی۔ بہت اوس مقدار کو کہینگے کہ منہ کے اکثر حصّہ کو لپٹ جائے (عالمگیری ورد المختار)

(۷) ماکولات میں خوشبو ڈالکر پکایا اور محرم نے کھایا تو کچھ کفارہ نہیں لیکن اگر وہ ماکول پکاکر نہیں کھایا جاتا ہے تو یہہ دیکھیں گے کہ غالب حصّہ کس کا ہے۔ اگر خوشبو کا حصّہ غالب ہے تو قربانی واجب ہوئی اور اگر ماکول غالب ہے تو بر تقدیر بقائے خوشبو مکروہ۔ (عالمگیری)

(۸) مشروبات میں خوشبو ملائی اگر مقدار خوشبو غالب ہے۔ قربانی واجب ہوئی ورنہ صدقہ لیکن اگر بار بار پیا تو قربانی واجب۔ (ردالمختار و عالمگیری)

(۹) خوشبودار سرمہ ایک یا دو مرتبہ آنکھوں میں لگایا تو صدقہ اور اگر بار بار اور بہت مرتبہ لگایا تو قربانی (عالمگیری)

(۱۰) خوشبو اور پھول اور پھل سونگھنے سے کچھ کفارہ تو لازم نہیں آتا لیکن مکروہ ہے (عالمگیری)

احرام میں لباس ممنوع

سلا کپڑا۔ مثل کرتہ۔ پائجامہ۔ انگرکھا۔ عبا۔ نیم آستین وغیرہ پہننا ایسا لباس جو اوس حصّۂ عضو کو چھپا دے۔ جس کا کھلا رکھنا احرام میں واجب ہے مثل عمامہ۔ ٹوپی۔ موزہ۔ دستانہ وغیرہ

سر پر ایسی چیز اٹھانا جس کا مصرف سر پر پہننا ہو جیسے عمامہ یا ٹوپی کی گٹھڑی۔ رومال یا چادر کا اس طرز سے استعمال کہ سر یا منہ چھپ جائے۔ حالت احرام میں یہ سب حرام ہیں بڑے اعضا کا وہی حکم ہے جو سارے بدن کا ہے۔ ان کا چوتھائی کامل عضو سمجھا جائے گا۔ چھوٹے اعضا بڑے اعضا کے جز ہیں مستقل ان کا وجود فقہا نے نہیں مانا ہے مثلاً کان۔ ناک۔ چہرہ کے جز قلیل ہیں۔ چار پہر سے زیادہ ساعات چار ہی پہر کے حکم میں ہیں۔ اور اس سے کم خواہ تین پہر یا دو پہر یا ایک منٹ سب کا ایک حکم ہے

احرام میں لباس مکروہ

بلا عذر سر یا منہ پر پٹی باندھنا مکروہ تحریمی ہے۔ ان دو اعضا کے سوا کے کسی اور حصّۂ بدن پر پٹی باندھنا عذر کے ساتھ جائز اور بلا عذر مکروہ :-

چادر اوڑھ کر آنچل میں گرہ دینا تہ بند باندھکر کمر بند سے کسنا۔ یا کسی نوکیلی چیز سے گرہ کا کام لینا (مثلاً سیفٹی پن) چھوٹے اعضا مثل کان اور ناک کا کپڑے سے چھپانا یا منھ پر رومال رکھنا سب مکروہ ہے۔ ناک۔ کان۔ اور منھ جماہی لیتے اور باسی لیتے وقت ہاتھ سے اگر چھپائے تو مضائقہ نہیں ؛۔

جزئیات (۱) سلا کپڑا چار پہر یا اس سے زیادہ یا مسلسل چند دنوں تک پہنا۔ قربانی واجب ہوئی ؛۔

(۲) دن کو پہنا اور رات کو اتار دیا۔ یا رات کو پہنا دن کو اتار دیا لیکن اتارتے وقت باز آنے کی نیت سے نہیں اتارا دوبارہ پھر پہننے کی نیت ہے۔ تو جتنے دن پہنے ایک ہی بار کا پہننا شریعت اوسے قرار دیگی۔ اور اس لئے ایک ہی کفارہ اوس پر واجب ہوگا۔ اور اگر باز آئے اور تائب ہونیکی نیت سے اتارا تھا دوبارہ پہننے کا ارادہ نہ تھا تو دوسری بار پہننا دوسرا جرم ہوا اور تیسری بار تیسرا جرم اور ہر بار کا جرم ایک قربانی اس پر واجب کرے گا ؛۔

(۳) بیماری کے سبب سے پہنا تو جب تک وہ بیماری رہیگی ایک ہی جرم شمار ہوگا۔ اور ایک ہی کفارہ واجب آئیگا۔ اور اگر بیماری جاتی رہی۔ طبیعت و صحت اس لباس کی داعی اور خواہاں نہیں۔ مگر محرم وہ لباس نہیں اتارتا ہے تو یہ دوسرا جرم ہوا۔ دو قربانیاں واجب ہوئیں ایک مرض میں پہننے کے سبب سے۔ دوسری بعد ازاں مرض جو صحت میں پہنا ؛۔

(۴) بیماری کے سبب سے کسی ایک کپڑے کی حاجت ہوئی اور بیمار نے دوسرا کپڑا جس کی حاجت نہ تھی وہ بھی پہن لیا تو یہ دو جرم ہوئے ایک اختیاری اور دوسرا غیر اختیاری۔ مثلاً حاجت ایک قمیص کی تھی بیمار نے عمامہ بھی باندھ لیا یا بجائے ایک قمیص کے دو پہن لیں تو عمامہ اور دوسری قمیص جرم اختیاری ہے دو قربانیاں واجب ہوئیں لیکن غیر اختیاری جرم کا کفارہ صدقہ اور روزے سے ہو سکتا ہے اور اختیاری میں تو قربانی ہی کفارہ ہوگی ؛۔

(۵) مرد نے اپنا سارا سر اور منہ یا ان کا چوتھائی حصّہ چھپایا اور چار پہر اسی حالت میں گزر گئے. تو قربانی واجب ہوئی. اور چار پہر سے کم میں ایک صدقہ

عورت نے اپنا سارا یا چوتھائی چہرہ چھپایا تو چار پہر گذر جانے پر قربانی ورنہ صدقہ. اس لئے کہ سر چھپانا عورت کے لئے جرم نہیں ہے بلکہ اُسے تو اس کا حکم دیا گیا ہے:

(۶) محرم نے سر پر ایسی چیز اٹھائی جو سر پر پہنی جاتی ہے تو اس کا اٹھانا پہننا قرار دیا جائیگا. اور اگر وہ چیز ایسی نہیں مثلاً طشت وغیرہ تو کچھ مضائقہ نہیں بلکہ بعض روایات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً لباس جسے انسان پہنتے ہیں خواہ کرتا ہو یا چادر۔ یا عبا و عمامہ اگر مرد اوسے سر پر اٹھائے گا تو سر چھپانا قرار پائے گا اور کفارہ میں قربانی:

مسائل محررہ بالا کے متعلق نمبر وار ترجمہ حوالہ کتب دیا جاتا ہے

۱- (الف) سارا دن یا ساری رات سر چھپانا یا سلا کپڑا پہننا قربانی واجب ہوئی. اور کم میں صدقہ (ایک دن سے زیادہ ایکدن ہی میں شمار ہے) (درمختار)

(ب) کم میں صدقہ ہے یعنی نصف صاع چار پہر سے کم سب کو شامل ہے خواہ گھنٹہ بھر ہو یا آدھ گھنٹہ یا تین پہر. (ردالمختار)

(ج) محرم نے شبانہ یوم چند دنوں تک سلا کپڑا پہنا تو اسپر اجماع ہے کہ ایک ہی قربانی اوسپر واجب ہوئی. (عالمگیری)

۲- محرم پورا جوڑا یعنی قمیص پاجامہ. عمامہ دن کو پہنتا ہے رات کو اتارتا ہے لیکن اتارتے وقت ترک کا عزم نہیں کرتا تو یہ ایک ہی جرم ہے. اور اگر عزم ترک اور پھر پہنا تو جزا بھی ہو گی. (درمختار)

(۳) ضرورت کے زوال کا یقین ہو گیا. لیکن کپڑا پھر بھی نہیں اتارا تو اب دو سرا کفارہ اور ادا کرے: (درمختار)

(۴) اگر ایک قمیص پہننے پر مجبور ہوا. اور دو قمیصیں پہنیں یا ٹوپی کی حاجت تھی اس کے

ساتھ عمامہ بھی باندھ لیا تو قربانی دے اور بے ضرورت پہننے کا گناہ بھی ہوا (درمختار)

(ب) اگر دو مختلف جگہوں پر پہنا ایک مقام ضرورت اور دوسرا فضول مثلاً حاجت عمامہ کی تھی اور کرتا بھی پہن لیا یا حاجت و ضرورت کرتے کی تھی اور موزے بھی پہن لئے تو اس پر دو کفارہ ہیں ایک تو ضرورت کا کفارہ جس میں صدقہ اور صوم کیساتھ عوض کا اختیار ہے اور دوسرا جرم اختیاری کا کفارہ جس میں عوض کا اختیار نہیں (ردالمختار)

(۵) چوتھائی سر یا منھ کا چھپانا کل کا چھپانا ہے۔ ہاں کان اور گردن چھپانے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یوں ہی اگر ناک بغیر کپڑے کے چھپائے۔ (درمختار)

(۶) (الف) محرم ایسی چیز سر پر اٹھائے جو سر پر نہیں پہنی جاتی جیسے طشت اور تغار تو کچھ کفارہ نہیں۔ اور اگر وہ ایسی چیز ہے جس سے سر چھپایا جاتا ہے۔ تو جزا اس پر چھپانے کی واجب ہے۔ (عالمگیری)

(ب) اگر محرم نے سر پر ایسی چیز اٹھائی جسے انسان پہنتے ہیں تو وہ پہننے میں شمار ہوگی اور اگر لوگ پہنتے نہیں جیسے تغار تو کچھ کفارہ نہیں۔ (خانیہ)

مکروہات

۱- (الف) سر پر پٹی باندھنا مکروہ تحریمی ہے اگر آٹھ پہر پٹی بندھی رہی تو ایک صدقہ ہاں اگر سر کا تھوڑا سا حصہ پٹی سے باندھا تھا تو کچھ خیرات کرنا کافی ہے۔ (مبسوط)

(ب) بے ضرورت بدن کا کوئی حصہ پٹی سے باندھنا مکروہ ہے اگرچہ کفارہ لازم نہیں آتا اور ضرورت سے باندھنے کی اجازت ہے۔ (مبسوط)

(۲) احرام کی چادر کاندھے پر آویزاں رہے۔ گدی پر گرہ دینا یا تہ بند میں گرہ ڈالنا یا اسے ڈوری وغیرہ سے باندھنا یا چادر کو کانٹے سے اٹکا دینا یہ سب مکروہ ہے (مبسوط)

(۳) خانہ کعبہ کے پردے میں داخل ہوا تو اگر سر اور منھ پر پردہ پڑا تو مکروہ ہے۔ ورنہ کچھ مضائقہ نہیں۔ (مبسوط)

حلق یعنی بال مونڈنا

حالت احرام میں کسی عضو کا یا سر سے پاؤں تک بال مونڈنا یا نوچنا یا کسی اور طریقہ سے زائل کرنا منع ہے۔ سر اور داڑھی

یہہ دو اعضا تو ایسے ہیں کہ ان کے چوتھائی حصّہ کو کامل عضو شریعت نے قرار دیا ہے لیکن بغل گردن. اور موئے زیر ناف میں چوتھائی کا یہ حکم نہیں. تفصیل جزئیات کے ذیل معلوم ہوگی:۔

مرد کو ڈاڑھی رکھنا واجب اور مونڈانا حرام بلکہ یہ کہ ڈاڑھی مونڈنے پر فسق بالاعلان کا جرم ہے. اب اگر کوئی حالت احرام میں اس فعل شنیع کا مرتکب ہوتا ہے تو ایک سخت حرام اور بدتر گناہ ہے جس کا صدور اس سے ہو رہا ہے یہہ گناہ اور اس کا عتاب تو علے حالہ ہے. یہاں تو کفارہ صرف بال مونڈنے کا بتایا گیا ہے. نہ یہہ کہ کفارہ نے اُسے معصیت سے بری کر دیا:۔

جزئیات (۱) چوتھائی یا اس سے زیادہ سر یا ڈاڑھی کے بال کسی طرح سے بھی دور کئے تو قربانی واجب ہوئی اور چوتھائی سے کم میں صدقہ:۔

(۲) اگر کوئی چندلا یعنی گنجا ہے لیکن سر کے کچھ حصّہ میں بال تھے اُنھیں مونڈا یا تو اگر یہہ حصّہ چوتھائی سر کے برابر تھا تو قربانی واجب ہوئی اور اگر اس سے کم تھا تو صدقہ

(۳) گردن یا ایک بغل پوری مونڈائی تو قربانی واجب ہوئی اور پورے سے کم میں صدقہ اگرچہ نصف سے زیادہ مونڈائی ہو. بغل اور گردن میں چوتھائی نصف اور نصف سے زیادہ سب ایک حکم رکھتے ہیں:۔

(۴) دونوں بغلیں مونڈائیں جب بھی ایک صدقہ

(۵) موئے زیر ناف صاف کئے قربانی واجب ہوئی. پورے سے کم صاف کئے صدقہ واجب ہوا:۔

(۶) سارے بدن کے بال مونڈے لیکن بہ یک جلسہ تو ایک قربانی اور اگر ہر عضو کی مجلس علیحدہ ہوئی تو ہر عضو پر ایک قربانی:۔

(۷) وضو کرنے یا کھجانے یا کنگھی کرنے میں جو بال گرے اس پر بعضوں کے نزدیک پورا صدقہ اور بعض کے نزدیک تین چار بالوں تک فی بال ایک مٹھی اناج یا ایک ٹکڑا روٹی دے:۔

متعلق مسائل ہذا ہندسہ وار ذیل میں حوالہ کتب معتبرہ کا ترجمہ

(۱) چوتھائی یا اوس سے زیادہ سر یا ڈاڑھی مونڈی قربانی واجب ہوئی اور اس سے کم میں صدقہ ۔ (عالمگیری)

(۲) چندلا ہے اور بال چوتھائی سر کی مقدار سے کم ہیں انہیں مونڈایا ۔ صدقہ دے اور اگر چوتھائی کے برابر ہیں تو قربانی ۔ (عالمگیری)

(۳ و ۴) ساری گردن مونڈائی یا موئے زیر ناف یا دونوں بغل کو مونڈایا نوچ ڈالا یا ایک بغل کو مونڈا قربانی واجب ہوئی ۔ (عالمگیری)

(۵) ایک بغل کا اکثر حصہ مونڈا صدقہ واجب ہوا ۔ (عالمگیری)

(۶) سر ڈاڑھی دونوں بغل اور جسم کے سارے بال مونڈائے لیکن ایک ہی نشست اور ایک ہی مقام پر تو ایک قربانی واجب ہوئی اور اگر مختلف مقام پر کیا ہر عضو پر ایک ایک قربانی ۔ (عالمگیری)

(۷) اگر ڈاڑھی سر یا ناک کے دو تین بال نوچ لئے تو ہر بال کے عوض ایک مٹھی اناج ۔ (عالمگیری)

ناخن کترنا حالت احرام میں ناخن کترنا منع ہے ۔ اگر کوئی اس جرم کا مرتکب ہوگا ۔ تو شریعت نے جو اس کا جرمانہ مقرر کیا ہے اُسے ادا کرنا ہوگا ۔ ایک ناخن سے چار ناخن تک صدقہ اور کامل ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے پانچوں ناخن پر قربانی ۔ اگر ایک مجلس میں دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کے بیسوں ناخن تراشے تو ایک ہی قربانی ہوگی ۔ لیکن اگر چار مجلسوں میں چاروں کے تراشے تو پھر چار قربانیاں ۔

کوئی ناخن ٹوٹ کر لٹک گیا محرم نے اوسے جدا کردیا تو اوس میں کچھ کفارہ نہیں

برائے ثبوت کتب مندا ولہ کا ترجمہ ۔

(۱) اگر چاروں ہاتھ پاؤں میں سے پانچ ناخن متفرق طور پر تراشے تو ہر ناخن کے عوض ایک صدقہ واجب ہوا ۔ (عالمگیری)

(۲) ایک ہی مجلس میں چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن کتروالے ایک قربانی واجب ہوئی

(۴۱) ناخن ٹوٹ کر لٹک گیا محرم نے جدا کر دیا کچھ کفارہ نہیں ؛ (عالمگیری)

(۴۲) چاروں ہاتھ پاؤں میں سے بعض بعض انگلیوں کے ناخن کترلئے تو ہر ناخن کے عوض ایک صدقہ اگرچہ مجموعی تعداد ناخنوں کی سولہ ہو جائے لیکن اگر آٹھ صاع گیہوں کی قیمت ایک قربانی کے برابر ہو جائے تو کچھ کم کر لے ؛ (عالمگیری)

عورت سے محبت اور بوس و کنار

محرم کے لئے یہ سب سے بڑا جرم ہے کہ حالت احرام میں عورت سے ہمبستر ہو۔ یا ایسے افعال و اقوال عمل میں لائے جس سے طبیعت میں ہیجان ہو اور جذبات حیوانیہ مشتعل ہو کر بیدار ہو جائیں ؛

اگر بغیر ارادہ اس قسم کے خیالات ہجوم کریں اور نوبت یہاں تک پہنچے کہ شخص منزل ہو جائے تو اس پر شریعت کا مواخذہ نہیں لیکن اگر قصداً کوئی حرکت ایسی کی گئی جس سے طبیعت میں سکون پیدا ہو جائے تو کفارہ دینا ہو گا۔ مثلاً جلق لگانے پر قربانی واجب ہوگی عورت سے ایسا اختلاط جس سے دونوں کو لذت حاصل ہو قربانی واجب کرتا ہے لیکن اگر بوس و کنار بغیر شہوت و لذت عمل میں آئے تو اس پر کفارہ نہیں۔ مگر یہ ایک فعل عبث ولایعنی ہے جس سے احتراز ضروری ہے ؛

عورت سے مجامعت قبل اس کے کہ وقوف عرفات سے نویں تاریخ فارغ ہو حج کو فاسد کر دیتا ہے دوسرے سال دونوں کو قضا ادا کرنا ہو گا۔ اور عدم احتیاط و انضباط کے جرم میں ایک قربانی کرنا واجب ہے پھر اس کی بھی اجازت نہیں کہ جب حج فاسد ہو گیا اور قضا واجب ہوئی۔ تو بعد مجامعت مناسک حج جو باقی رہ گئے ہیں انہیں اس وقت ترک کر دے نہیں۔ امسال اس جرم کے بعد بھی ارکان پورے کریگا اور کفارہ میں قربانی اور حج کی قضا علی حالہ ؛

مجامعت سے حج مرد اور عورت دونوں کا فاسد ہو جائیگا۔ اور بوس و کنار سے حج تو فاسد نہ ہو گا۔ مگر قربانی اس پر واجب ہو گی جسے لذت حاصل ہوئی۔ جس جانب سے شہوت و لذت کا وجود پایا جائے گا۔ اسی کے حق میں قربانی کا وجوب ہے ؛

ترجمہ ثبوت مسائل ہذا از کتب مستداولہ متبرکہ ذیل سے

جنئیات

(١) شہوت کیساتھ بوسہ لینا اور مساس قربانی واجب کرتا ہے (قدوری)
(٢) قبل وقوف عرفہ مجامعت کی حج فاسد ہوگیا اور بکری کی قربانی کرنا واجب ہوا اور مناسک حج اسی طرح پورے کرنے ہونگے جیسا کہ وہ کرتا ہے جس کا حج فاسد نہیں ہوا (قدوری)

(ب) قبل وقوف عرفہ بی بی سے ہمبستر ہوا اور دونوں حالت احرام میں تھے دونوں کا حج فاسد ہوگیا اور ہر ایک پر قربانی واجب ہوئی۔ ایک بکری بھی اس میں قربانی کردینا جائز ہے۔ اور آئندہ سال اس حج کی قضا ادا کرنا دونوں پر واجب ہوا۔ (عالمگیری)
(٣) وقوف عرفہ کے بعد ہمبستر ہوا تو حج فاسد نہوا قضا لازم نہ آئی۔ لیکن کفارہ میں گائے یا اونٹ قربانی کرنا واجب ہے اور بعد حلق قبل طواف فرض ہمبستر ہوا تو بکری کی قربانی کافی ہے۔ (قدوری)

صید و شکار

حالت احرام میں ایسے حیوانات جو تحقیقاً خشکی کے رہنے والے ہیں اور انسانوں سے وحشت کرنا انکا اقتضائے فطری ہے انہیں شکار کرنا ان کا پتہ بتانا اون کی طرف سے شکار کے لئے اشارہ کرنا اون کے شکار کرنے پر کسی طرح کی اعانت کرنا مثلاً چاقو چھری یا کارتوس گولی بارود وغیرہ دینا یہہ سب حرام ہے۔
یوں ہی اگر اون کا پر اکھاڑ دیا کہ پرواز کی طاقت جاتی رہے۔ یا پاؤں ایسا توڑ دیا یا کاٹ دیا کہ بھاگ کر جان بچانے کی قطعاً قابلیت نہ رہی قتل ہی کے حکم میں ہے۔
ان کا انڈا توڑنا۔ بھونا۔ کھانا یہہ بھی جرم ہے۔ لیکن کفارہ میں انڈے کی صرف قیمت ادا کرنی ہوگی۔ گندا نکلا تو کفارہ لازم نہ آئیگا لیکن یہہ خطا ہوئی استغفار کرنا چاہئے
حیوان وحشی کا شکار تو نہیں کیا لیکن شیر دار جانور کو پکڑ کر دودھ دوہ لیا۔ تو کفارہ میں دودھ کی قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ اسی قدر دام سے غلہ خرید کر مساکین پر خیرات کردے پھر یہ بھی ہے کہ اگر وہ صید کسی کی ملکیت ہے تو کفارہ کے علاوہ مالک کو بھی تاوان دینا ہوگا

شکار کا کفارہ یہہ ہے کہ دو اہل نظر صاحب تمیز منصفانہ اس صید کی قیمت کا اندازہ کریں. جو قیمت اوس کی قرار پائے. اسی قیمت کا جانور مکہ معظمہ میں بھیج کر یا لے جا کر قربانی کر دے کفارہ ادا ہو گیا:

یا اوس قیمت سے گیہوں. جو یا خرما جو میسر آئے خرید ے اور مطابق قاعدہ صدقۃ الفطر اس کے صدقات مساکین پر تقسیم کرے. مثلاً عادلانہ قیمت اوسکی پانچروپے قرار پائی تو اوسے اختیار ہے کہ پانچ روپے کی بکری یا مینڈھا خرید کر کے مکہ معظمہ میں قربانی کر دے. لیکن اگر قربانی کرنے سے قاصر رہا تو پانچ روپے کے گیہوں یا جو یا خرما خرید کرے اور گیہوں نصف نصف صاع ایک ایک فقیر کو دے. اگر جو یا خرما خرید ے تو ایک ایک صاع ہر ایک مسکین پر تصدق کر دے:

مناسک حج کے صدقات میں یہ ضرور ہے کہ ایک صدقہ ایک ہی فقیر کو دیا جائے. تو سارے صدقے ایک مسکین کو دیں گے. نہ صدقہ میں چند مساکین کو شریک کرینگے. گیہوں کا ایک صدقہ نصف صاع ہے. یعنے سو روپے کے سیر سے پونے دو سیر آٹھ آنہ بھر اوپر اور جو یا خرما ایک صاع ایک صدقہ ہے یعنے سو روپے کے سیر سے ساڑھے تین سیر ایک روپے بھر اوپر (اور ہمارے اسی روپے کے سیر سے صاع کا وزن ۴ سیر ۳۱ تولہ ہوا)

لیکن اگر صدقہ کی استطاعت نہیں تو پھر ہر صدقہ کے عوض ایک روزہ رکھے. مثلاً صید کی قیمت پانچ روپے قرار پائی اور گیہوں اس قیمت میں ساڑھے سترہ سیر آتا ہو تو دس صدقے ہوئے دس روزے رکھنے واجب ہیں:

جزئیات (۱) محرم نے خشکی پر رہنے والا شکار جو باعتبار اپنی اصل خلقت کے وحشی ہو مارا یا مارنے والے کو اوس کا نشان بتا کر رہبری کی تو اوس پر جزا واجب ہے. جزا وہ ہے جسے دو عادل شخص مقرر کر دیں: (در مختار)

(۲) قاتل کو چاہیئے کہ اوس قیمت سے ہدی کا جانور خرید ے اور مکہ میں اوسے ذبح کرے. یا غلہ خرید ے اور اوسے جہاں چاہے خیرات کر دے. اگر گیہوں خرید ا ہے تو ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں. اور اگر جو یا خرما ہے تو ایک صاع عید الفطر کے فطرہ کے مانند

یا ہر مسکین کے طعام کے عوض ایک روزہ رکھے۔ سارا طعام یعنے غلہ ایک مسکین کو نہ دے۔ اس لئے کہ مساکین کا متعدد ہونا مصرح و منصوص ہے۔ (درمختار)

نصف صاع سے کم گیہوں ایک مسکین کو دینا جائز نہیں (قدوری)

(۳) شکار کو زخمی کیا یا اس کا بال نوچ ڈالا یا کوئی عضو کاٹ دیا تو تاوان بقدر نقصان دینا ہوگا پرند کا پر اکھاڑ دیا یا چوپایہ کا ہاتھ پاؤں کاٹ دیا اور قوت مدافعت و محافظت کی اس سے جاتی رہی تو پوری قیمت ادا کرنا واجب ہے۔ (قدوری)

(۴) شکاری جانور کا انڈا توڑا اگر گندہ نکلا تو کچھ کفارہ نہیں اور اگر اچھا نکلا تو انڈے کی قیمت واجب ہوئی یہی صید کے انڈا ہونے کا ہے۔ (عالمگیری)

(۵) شکاری جانور کا دودھ دوہا تاوان ادا کرنا ہوگا۔ یعنے دودھ کی قیمت (درمختار)

جوں مارنا بال یا کپڑے میں اگر جوں پیدا ہو جائے تو اوس کا رنا یا کسی کو اس کے مارنے کا حکم دینا یا اشارہ کرنا یا دھوپ میں اس نیت سے کپڑے ڈالنا کہ جوں تمازت آفتاب سے مرجائے۔ یا کپڑا اس نیت سے دھونا کہ جوں مرجائے ممنوع ہے۔ دو تین جوں مارنے کا کفارہ ایک مٹھی بھر اناج ہے لیکن اگر زیادہ تعداد میں جوں ماریگا۔ تو نصف صاع گیہوں کفارہ میں دینا واجب ہے۔

جزئیات (۱) اگر دو یا تین جون ماریں تو ایک مٹھی اناج اور زیادہ پر نصف صاع گیہوں (عالمگیری)

(۲) محرم کو یہہ جائز نہیں کہ کسی کو جوں مارنے کا اشارہ کرے یا دھوپ میں کپڑا اس کے مرنے کی نیت سے ڈالدے یا اس نیت سے کپڑا دھوئے (عالمگیری)

(۳) اگر دھوپ میں کپڑا ڈالا اور بہت جوئیں گرمی سے مرگئیں تو نصف صاع گیہوں صدقہ کرنا واجب ہوا۔ (عالمگیری)

مباحات احرام (۱) سلا ہوا کپڑا مثل عبا۔ قبا۔ انگرکھا۔ لیٹ کر اوپر سے اس طرح ڈال لینا کہ منھ سر کھلا رہے جائز ہے۔

(۲) ہمیانی یا پیٹی باندھنا

(۳) بے میل چھڑائے نہانا۔ حمام کرنا

(۴) کسی چیز کے سایہ میں بیٹھنا۔ چھتری لگانا،

(۵) پروردہ جانور اونٹ گائے۔ بکری۔ مینڈھا۔ مرغ وغیرہ ذبح کرنا پکانا۔ کھانا

(۶) پروردہ جانور کا دودھ دوہنا ان کا انڈا توڑنا۔ بھوننا۔ کھانا۔

(۷) سر یا گال یا ران کے نیچے تکیہ رکھنا

(۸) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا

(۹) کڑوا تیل یا روغن بادام۔ کدو۔ کاہو۔ ناریل کا جو خوشبو میں بسایا نہ گیا ہو سر میں ڈالنا تلووں میں مالش کرنا۔ بدن پر لگانا۔

(۱۰) کان کپڑے سے چھپانا۔ ٹھوڑی سے نیچے ڈاڑھی پر کپڑا آنا، یہ سب احرام میں جائز ہیں مباح ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اجل واعظم واتم

مسائل احرامی کی تشریح کلی بطور اختصار ذیل ہے یعنی احرام کے فرائض و مباحات وغیرہ

فرائض احرام (۱) نیت اوس عبادت کی دل میں کرنا جس کے لئے احرام باندھتا ہے
(۲) کوئی لفظ ایسا کہنا جس سے تعظیم اللہ تعالیٰ کی معلوم ہو جیسے لبیک اللّٰھم لبیک الخ۔ یا سبحان اللہ وغیرہ ؛

حکم: ان فرائض کے ترک سے احرام صحیح نہ ہوگا۔

واجبات احرام (۱) میقات سے احرام باندھنا
(۲) محظورات احرام سے بچنا

حکم: ان واجبات کے ترک سے دم یا جزا لازم ہوگی

سنن احرام (۱) حج کا احرام حج کے مہینوں یعنی شوال۔ ذیقعدہ۔ اور عشرۂ ذی الحجہ میں باندھنا

(۲) اپنے شہر یا میقات سے احرام باندھنا

(۳) احرام کے لئے غسل کرنا

(۴) دو کپڑے یعنی ایک چادر اور ایک تہ بند پہننا۔

(۵) احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا

(۶) دو رکعت سنت احرام پڑھنا بشرطیکہ طلوع۔ غروب اور استوا یا بعد فجر اور بعد عصر کا وقت نہو۔

(۷) لبیک جو حدیث میں وارد ہے بلا کمی و بیشی پڑھنا

(۸) جب لبیک کہے تو تین بار کہنا۔

(۹) مرد کو لبیک باواز بلند کہنا

حکم:۔ ترک سے جزا نہیں لازم آتی مگر چھوڑنا نچاہئے کہ ادا کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

مستحبات احرام

(۱) احرام کے غسل سے پہلے حجامت بنوانا اور زیر ناف کے بال لینا اور ناخن ترشوانا۔

(۲) غسل میں احرام کی نیت کرنا

(۳) تہ بند اور چادر نئی یا سفید دھوئی ہوئی ہونا

(۴) احرام میں دل اور زبان دونوں سے نیت کرنا

(۵) ہر حال ہر وقت اور ہر مکان و کیفیت بدلنے پر لبیک کہنا

(۶) میقات سے پہلے احرام باندھنا

حکم:۔ ان کے کرنے میں ثواب ہے۔ اور نہ کرنے سے کچھ لازم نہیں

محرمات احرام جنمیں جزا لازم نہیں آتی لیکن گنہگار ہوتا ہے

(۱) رفث یعنے ذکر جماع یا دواعی جماع عورتوں کے سامنے کرنا۔

(۲) کل معاصی اور فسق و فجور

(۳) دنیوی امور میں لوگوں سے جھگڑنا (کہ دینی امور میں بغیر تعصب و نفسانیت کے بغرض احقاق حق جھگڑنا درست ہے)۔

مکروہات احرام

(۱) بدن سے میل دور کرنا

(۲) عسر یا ڈاڑھی یا اور بدن کا بیری کے پتوں یا صابون یا اشنان سے

دھونا (۳) زینت کے قصد سے کپڑا دھونا کہ پاکی کے قصد سے دھونا مکروہ نہیں (۴) سر کے بال یا ڈاڑھی میں کنگھی کرنا (۵) کھجلانا سر یا ڈاڑھی کا جبکہ بال اکھڑنے یا جوں کے مرنے کا خوف ہو (۶) چادر میں گرہ دیکر گردن پر باندھنا (۷) بغیر آستین پہنے ہوئے یا تکمہ باندھے ہوئے کسی قبا یا عبا کا صرف مونڈھوں پر ڈالنا (۸) چادر یا تہ بند میں ایک طرف کو دوسرے طرف سے گرہ باندھنا. یا دونوں کنارے سے ملاکر کانٹھنا یا سوئی چھونا یا ڈورے وغیرہ سے باندھنا (۹) جو کپڑا خوشبو سے دھواں دیکر بسا یا گیا ہو اُس کا پہننا (۱۰) خوشبو یا خوشبودار میوہ یا خوشبودار گھاس کو سونگھنا (۱۱) خوشبودار چیز کا چھونا کہ بدن سے اوس کا جرم نہ لگے اگرچہ اس کی خوشبو بدن میں سرایت کر جائے خوشبو سونگھنے کے لئے خوشبو ساز کی دکان پر بیٹھنا (۱۳) اپنی آرائش کرنا (۱۴) سوائے سر اور منہ کے کسی اور جگہ بدن پر بغیر مرض کے پٹی باندھنا (۱۵) کعبہ کے پردہ میں جانا کہ سر یا منہ سے پردہ لگے (۱۶) ناک یا ٹھوڑی یا رخسارہ کا کپڑے سے چھپانا (۱۷) ایسے طعام کا کھانا جو پکا ہوا نہ ہو. اور اس سے خوشبو آتی ہو. اگر پکا ہوا ہو تو مکروہ نہیں (۱۸) منہ تکیہ پر اوندھا رکھنا (۱۹) کپڑے کی گٹھری یا لحاف یا توشک سر پر اوٹھانا

حکم :- ان سے بچنا بہتر ہے. ان کے ارتکاب سے خیر الازم نہیں.

مباحات احرام کی مزید تشریح

(۱) بقصد پاکی یا ٹھنڈک کے پانی سے غسل کرنا (۲) پانی میں غوطہ لگانا (۳) حمام میں داخل ہونا (۴) پاکی کے قصد سے کپڑا دھونا (۵) انگوٹھی پہننا (۶) تلوار یا کوئی اور ہتھیار باندھنا (۷) ہمیانی یا کمر بند کا کمر پر باندھنا (۸) گھر یا دیوار یا خیمہ یا چھتری سے سایہ لینا (۹) سادہ سرمہ لگانا جس میں خوشبو نہ ہو (۱۰) آئینہ دیکھنا (۱۱) مسواک کرنا (۱۲) دانت اکھاڑنا (۱۳) ٹوٹے ہوئے ناخون کا کاٹنا (۱۴) بال دور کئے بغیر فصد لینا یا پچھنے لگوانا (۱۵) پڑوال یعنی آنکھ میں جو بال اوگے ہوں اون کا اکھاڑنا (۱۶) ختنہ کرنا (۱۷) آبلے پھوڑنا (۱۸) ٹوٹے ہوئے عضو پر پٹی باندھنا (۱۹) بطریق معمول سلئے ہوئے کپڑے اور خالص ریشمی اور خوشبودار رنگ میں رنگے ہوئے کپڑوں کے علاوہ اور کپڑا سفید یا رنگین پہننا (۲۰) تہ بند میں جیب سی لینا کہ گھڑی یا روپیہ پیسہ رکھ سکیں (۲۱) چادر کے دونوں کنارے تہ بند میں کھونسنا (۲۲) سر یا رخسارہ کا تکیہ پر رکھنا (۲۳) اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ

یا ناک پر رکھنا (۲۴) ایسا جوتہ پہننا جس سے ٹخنہ کی ہڈی جو قدم کے بیچ میں ہے نہ چھپے (۲۵) کھڑاؤں پہننا (۲۶) جس قدر ڈاڑھی ٹھڈی کے نیچے ہے اس کو چھپانا (۲۷) کان یا گردن یا ہاتھ بلکہ تمام بدن کا چھپانا سوائے سر اور منہ کے (۲۸) لگن۔ دیگ۔ طباق۔ رکابی۔ چارپائی۔ سبزی وغیرہ سر پر اٹھانا (۲۹) صحرائی شکار کا گوشت کھانا جسکو غیر محرم نے بدون شرکت محرم حل میں شکار و ذبح کیا ہو (۳۰) پکا ہوا خوشبودار کھانا (۳۱) گھی روغن زیتون یا چربی یا تل کا تیل یا کوئی اور روغن جسمیں خوشبو نہ ہو کھانا (۳۲) زخم یا بوائی پر تیل لگانا (۳۳) بدن کو گھی یا چربی سے چکنا کرنا نہ کہ تیل سے (۳۴) حرم کے سوا اور جگہ کا درخت یا سوکھی ہری گھاس کاٹنا (۳۵) ایسا شعر جسمیں گناہ کی بات ہو پڑھنا یا تصنیف کرنا (۳۶) اپنا یا کسی دوسرے کا نکاح کرنا (۳۷) اونٹ گائے۔ بکری۔ گھریلو مرغی بطخ کا ذبح کرنا۔ نہ کہ صحرائی مرغی و بطخ کا (۳۸) درندہ حملہ کرنے والے کا مارنا حرم میں ہو یا غیر حرم میں (۳۹) موذی جانوروں کا مارنا جیسے سانپ بچھو مکھی مچھر پسو چچڑی چھپکلی گرگٹ کھٹمل چوہا۔ گوہ۔ چیل۔ مردار خوار کوا مگر جوں مارنا درست نہیں لیکن وہ بدن کی میل سے پیدا ہوتی ہے اور میل دور کرنا درست نہیں ہے (۴۰) بال والے عضو کا نرمی سے کھجلانا جہاں بال ٹوٹنے یا جوں مرنے کا خوف ہو۔ اور اگر یہ خوف نہ ہو یا وہاں بال نہ ہوں تو زور سے بھی کھجلانا درست ہے۔

(۴۱) خوشبو ساز کی دکان میں کسی ضرورت سے بیٹھنا۔ نہ کہ خوشبو سونگھنے کی غرض سے (۴۲) ادب تعلیم کرنیکو اپنے خادم کا مارنا (۴۳) سیئے ہوئے کپڑے کو اپنے مونڈھے یا ہاتھ پر بغرض حفاظت یا اسباب اٹھانے کے ڈالنا (۴۴) پان کھانا بشرطیکہ اوس میں خوشبودار تمباکو یا الائچی یا لونگ وغیرہ نہ ہو

جنایات اور اونکی جزا اور تلافی کی مزید تفصیل

جس فعل کی ممانعت احرام کیوجہ سے ہو اس کا مرتکب ہونا جنایت کہلاتا ہے اور جس سے اس گناہ کی معافی و تلافی ہو وہ جزا کہلاتی ہے

(۱) سلا ہوا کپڑا پہننا۔ ایک روزہ یا ایک شب کامل پہنا ہے تو اس پر دم اور (جہاں صدقہ کا لفظ آئے گا تو پونے دو سیر گندم یا اوس سے دو چند جو مراد ہونگے بسیر یکصید روپیہ اور جہاں تعین کردیجائے وہاں اوسی قدر مراد ہوگی) واجب ہے۔ سلے ہوئے سے مراد بطریق معمولی سلا ہوا یا اسی وضع پر بنا ہوا ہے جیسے کرتہ یا بنیان یا پاجامہ وغیرہ۔ اور اگر مثلاً چادر دو پاٹ کی ہو کہ بیچ میں سے سی لی گئی ہے تو اس کا باندھنا جائز ہے۔ اگرچہ ادہی ایک پاٹ ہے اسی طرح پاجامہ کورتہ وغیرہ اگر اسی طرح نہ پہنے جیسا اوس کا طریقہ ہے۔ کہ آستین کے اندر ہاتھ اور پائچے کے اندر ٹانگ ہو۔ بلکہ معمولی چادر کیطرح کندھوں پر ڈال لے یا تہ بند کی طرح لپیٹ کر باندھ لے تو اس پر

بھی جزا واجب نہیں)۔ اور اگر سلا ہوا کپڑا گھنٹہ بھر یا اس سے زائد مگر ایک دن سے کم پہنا تو اس پر صدقہ واجب ہے۔ دم سے مراد جنایت میں قربانی ہوتی ہے۔ کہ بکرا۔ بھیڑ۔ دنبہ ہو تو پورا۔ اور گائے یا اونٹ ہو تو ساتواں حصہ۔ اور اگر گھنٹہ بھر سے کم پہنا تو ایک مٹھی بھر گیہوں صدقہ دے۔ اور اگر کئی روز تک پہنے رہا تب بھی ایک ہی دم ہے۔ اور اگر رات کو اس نیت سے نکال دیا کہ صبح کو پھر نہ پہنونگا۔ اور اس طرح نکالا کرے۔ اور فجر کو پہنا کرے تو ایک ہی دم ہے اور اگر ترک کی نیت سے نکالا کہ اب نہ پہنوں گا اور پھر پہنا تو اب دوسرا کفارہ لازم آئیگا۔ اور اگر پورے دن پہنکر کفارہ دیدیا۔ مگر کپڑا نہیں نکالا۔ تو اب دوسرا کفارہ دینا ہو گا۔ اور اگر کئی کپڑے مثلاً کرتہ بھی پاجامہ بھی اور عبا عمامہ بھی پہنا مگر سب کو ایک ہی وجہ سے پہنا ہے۔ کہ سب کو بضرورت پہنا اور ایک ہی ضرورت مثلاً سردی کیوجہ سے پہنا یا سب کو بلاضرورت پہنا۔ کہ وہ بھی ایک وجہ ہے۔ پھر ایک ہی مجلس میں پہنا یا کئی مجلس میں تو ایک ہی کا کفارہ لازم ہوگا۔ اور اگر کوئی کپڑا ضرورت سے پہنا اور کوئی بلاضرورت تو مکرر کفارہ دینا ہو گا۔ اور اگر بخار کی وجہ سے کپڑا پہنا پھر وہ بخار اوتر گیا مگر کپڑا نہیں نکالا اور دوسری اور دوسری تپ عارض ہوگئی۔ تو اب مکرر کفارہ دینا ہو گا۔

(۲) **سر یا منہ کا چھپانا**۔ اگر سلے ہوئے یا بے سلے کپڑے سے محرم نے تمام سر یا منہ یا چوتھائی حصہ ایک رات یا ایکدن یا زیادہ ڈھانپا تو دم دینا ہوگا۔ ورنہ صدقہ۔ اور اگر سر پر ایسی چیز اوٹھائی جس سے عادتاً سر چھپایا کرتے ہیں۔ تو کفارہ واجب ہوگا۔ اور اگر ایسی چیز نہیں ہے۔ جیسے ٹوکرا۔ طشت۔ بڑا پیالہ۔ پتھر۔ ڈھیلا۔ تانبا۔ لوہا۔ پیتل۔ شیشہ لکڑی وغیرہ تو اس میں کفارہ نہیں۔ اگر مہندی یا صندل یا کسی خوشبودار چیز کو سر پر لگایا اور وہ شئے پتلی ہے تو ایک کفارہ واجب ہو گا۔ ورنہ دو کفارے کہ ایک کفارہ سر چھپانے کا اور دوسرا کفارہ خوشبو استعمال کرنے کا۔ اور اگر سر کے بال لعاب خطمی یا گوند ببول وغیرہ سے چپکائے (جس کو عربی میں تلبید کہتے ہیں) تو کفارہ واجب ہو گا۔ اور عورت اپنے منہ کو نقاب و برقع یا کسی کپڑے وغیرہ سے چھپائے کہ کپڑا منہ سے لگ جاوے تو کفارہ واجب ہو گا۔

(۳) **ایسا موزا اور جوتہ پہننا** جس سے قدم یعنے پاؤں کے اوپر کا حصہ جو انگلیوں

سے ملا ہوا ہے چھپ جائے۔ اگر ایک دن کامل پہنا تو دم واجب ہے ورنہ صدقہ۔

(۴) خوشبو کا استعمال کا کرنا۔ اگر ایک عضو کامل یا کئی اعضاء کو ایک مجلس میں کوئی خوشبو مثلاً مشک۔ کافور۔ عنبر۔ عود۔ صندل۔ گلاب۔ زعفران۔ کسم۔ عطر۔ حنا۔ بنفشہ۔ لوبان۔ چنبیلی۔ بیلا۔ لونگ۔ الائچی۔ دارچینی۔ تل کا تیل یا زیتون کا تیل یا کوئی اور خوشبودار تیل لگائے یا ایک عضو سے کم مقدار کثیر خوشبو لگاوے۔ یا ایک بالشت طول و عرض سے زیادہ چادر و تہ بند وغیرہ پر لگاوے یا اتنی مقدار خوشبو کھاوے کہ اکثر منہ میں لگ رہے یا دو مرتبہ سے زائد خوشبودار سرمہ آنکھ میں لگائے۔ یا اپنے کپڑے میں مقدار کثیر خوشبو باندھے تو ہر صورت میں ایک دم لازم ہوگا۔ ورنہ صدقہ۔ اور اگر کئی اعضا کو کئی مجلسوں میں خوشبو لگائے تو ہر ایک کا کفارہ جدا ہوگا۔ اور اگر خوشبو کے ساتھ پکا ہوا کھانا کھایا تو کچھ مضائقہ نہیں۔ اگرچہ غالب ہو اور اگر پکا ہوا کھانا نہ ہو تو غلبہ کا اعتبار ہوگا کہ خوشبو کی چیز غالب ہے تو دم واجب ہے۔ اگرچہ مہکے نہیں۔ اور اگر خوشبو مغلوب ہے اور جس میں اوسکو ملایا ہے۔ وہ غالب ہے تو کچھ واجب نہیں ہے اگرچہ بو مہکتی ہو۔ کہ مہک کا اعتبار نہیں مقدار کا اعتبار ہے۔ تاہم ایسے مہکنے والی مغلوب خوشبو کا استعمال مکروہ ضرور ہے۔ اس سے معلوم ہوگیا۔ کہ پان میں الائچی یا خوشبودار تمباکو ڈالکر کھایا کہ پکی ہوئی چیز نہیں ہے۔ تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا مگر مکروہ ہے۔

(۵) بال مونڈنا یا تراشنا یا اوکھاڑنا۔ یا کسی طور سے زائل کرنا۔

اگر چوتھائی سر یا ڈاڑھی یا زیادہ منڈوائی یا نورہ و بال چٹ سفوف و صابون سے اتنی مقدار کے بال دور کئے تو دم واجب ہے۔ ورنہ صدقہ۔ اور مونڈنے والا اگر محرم ہے تو اس پر ہر حال میں صدقہ واجب ہے۔ خواہ محرم کو مونڈے یا غیر محرم کو۔ اور تمام گردن یا زیر ناف یا بغل کو منڈایا تو دم واجب ہے۔ ورنہ صدقہ۔ اور اگر چوتھائی سر منڈوایا اور دم دیدیا پھر چوتھائی سر منڈوایا تو اب دوسرا دم واجب ہوگا اگر تمام سینہ یا تمام ران یا تمام پنڈلی کے بال منڈوائے یا داڑھی یا سر چوتھائی سے کم منڈوائے یا لبیں کتروائیں۔ تو صدقہ واجب ہے۔ اور اگر گنجا کے سر میں بقدر چوتھائی سر کے بال ہوں اور وہ اس کو منڈوائے تو دم واجب ہے۔ اور اگر کم ہوں تو صدقہ واجب ہے۔ اور قصر کا حکم بھی مثل حلق کے ہے۔ بال اور استرہ سے منڈوالنے یا لوہے سے دور کرے یا موچنے سے اکھاڑے

یا آگ سے جلا دے اور اپنے اختیار سے ہو یا بلا اختیار سب کا حکم یکساں ہے

(۶) **ناخون کترنا۔** اگر ایک ہاتھ یا ایک پاؤں کے ناخن یا دونوں ہاتھ یا دونوں پاؤں یا چاروں کے ناخن ایک مجلس میں کتروائے یا خود کترے تو دم لازم ہوگا۔ ورنہ ہر ہر ناخن کے بدلہ صدقہ دینا ہوگا۔ اور چاروں ہاتھ پاؤں کے ناخن اگر چار مجلس میں کتروائے تو چار دم لازم ہونگے اور اگر پانچ ناخن متفرق مثلاً دو ایک ہاتھ کے اور تین دوسرے ہاتھ کے یا سولہ ناخن متفرق چار چار چاروں ہاتھ پاؤں کے کتروائے تو تینوں صورتوں میں ہر ناخن کے بدلہ صدقہ واجب ہوگا۔ اور اگر کسی نے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا جس میں انگلیاں اور ناخن بھی تھے تو اس صورت میں نہ دم واجب ہے نہ صدقہ۔

فائدہ: اگر امور مذکورہ کسی عذر سے صادر ہوں تو یا دم دے۔ یا تین صاع گیہوں چھ مساکین کو دے۔ یا تین روزے رکھے۔ اور خطا اور نسیان اور بیہوشی اور غفلت اور خواب عذر نہیں ہیں۔ کہ جنایات میں قصد و عمد اور رضا و جبر وغیرہ سب کا حکم ایک ہے

(۷) **بشہوت بوسہ لینا یا مس کرنا یا جانور سے وطی کرنا یا ہاتھ سے جلق لگانا۔** انزال ہو یا نہ ہو اور وقوف عرفات کے قبل ہو یا بعد بہر حال دم لازم آویگا۔ اور حج فاسد نہ ہوگا۔ اور جو کسی عورت کی شرمگاہ دیکھکر یا دل میں تصور کر کے یا احتلام سے منزل ہوا تو کچھ لازم نہ ہوگا۔ اور جانور سے وطی کرنے میں اگر انزال ہوا تو دم واجب ہوگا۔ مگر حج فاسد نہ ہوگا۔

(۸) **آدمی سے جماع کرنا۔** اگر وقوف عرفات کے پہلے جماع کیا تو حج فاسد ہوگیا۔ مگر اور ارکان ادا کرتا رہے۔ اور ایک دم بھی دے۔ اور سال آئندہ حج کی قضا کرے۔ اور اگر بعد وقوف عرفات کے جماع کیا تو بدنہ دے۔ اور حج فاسد نہ ہوگا (بدنہ سے مراد ایک سالم اونٹ کی قربانی ہے کہ ساتواں حصہ کافی نہ ہوگا)، اور عمرہ میں اگر چار پھیرے طواف کرنیکے بعد جماع کیا تو عمرہ فاسد نہ ہوگا اور دم لازم آئیگا۔ اور جو قبل اس کے کیا تو عمرہ فاسد ہوگا لیکن اس کو بھی پورا کرے اور دم بھی دے اور پھر عمرہ کی قضا بھی کرے۔ اور حلق کے بعد طواف زیارت کے قبل یا طواف کے بعد اور حلق سے قبل جماع کیا تو دم دے۔ اور اگر قارن نے طواف عمرہ اور وقوف عرفہ کے قبل جماع کیا تو حج و عمرہ دونوں فاسد ہوگئے۔ اور دم قران ساقط ہوگیا۔ مگر دو دم جنایت کے اس کے ذمہ واجب ہوں گے۔

(۹) **بے وضو طواف کرنا۔** اگر طواف زیارت بے وضو کیا۔ تو دم دے۔ اور اگر طواف

قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل بے وضو کیا تو صدقہ دے۔ اور ان سب صورتوں میں اگر وضو کر کے طواف کا اعادہ کریگا۔ تو کفارہ ساقط ہو جائیگا:۔

(۱۰) حالت حیض و نفاس یا جنابت میں طواف کرنا۔ اگر طواف زیارت کیا ہے تو بدنہ دے۔ اور اگر طواف قدوم یا طواف وداع یا طواف نفل کیا ہے۔ تو دم دے۔ اور ان صورتوں میں طہارت کیساتھ اعادہ کر لینے سے کفارہ ساقط ہو جائیگا۔ اور طواف زیارت کا اعادہ کرنا فرض ہے۔ اور اگر طواف عمرہ بے وضو کرے یا جنابت یا حیض کی حالت میں کرے تو اعادہ کرے یا دم دے

(۱۱) طواف نکرنا:۔ اگر طواف زیارت چھوڑ دیا تو حج ادا نہ ہوگا اور اس پر لازم ہے کہ طواف زیارت کرے۔ اور اگر ایام نحر گذر گئے ہوں تو بسبب تاخیر طواف زیارت کے دم دے۔ اور طواف وداع چھوڑ دیا اور اب اسکو ادا بھی نہیں کر سکتا تو دم دے۔ اور اگر طواف قدوم چھوٹ گیا تو کچھ لازم نہیں:۔

(۱۲) سعی یا وقوف بمزدلفہ یا رمی جمار کل ایام یا ایک یوم کا یا ترتیب افعال حج کا چھوٹ جانا:۔ ان سب میں دم لازم آئیگا۔ مگر جب عذر سے وقوف مزدلفہ یا سعی چھوٹیگی تو کچھ لازم نہ ہوگا۔ اور جو ایکدن کی پوری رمی ترک نکی بلکہ ایک کنکری ترک کی ہے یا دو کنکری ترک ہے تو ہر کنکری کے لئے صدقہ ہوگا۔ اگر قبل رمی کے حلق کیا یا قارن اور متمتع نے قبل ذبح کے حلق کیا یا قبل رمی کے ذبح کیا تو دم واجب ہے۔ اور قبل رمی و حلق کے طواف کیا تو اس کے ذمہ کفارہ واجب نہیں۔ البتہ خلاف سنت ہونیکے سبب کراہت لازم آئیگی:۔

قاعدہ:۔ اکثر کا چھوڑنا کل کے چھوڑنے کے حکم میں ھے۔ مثلاً چار پھیرے طواف کے اگر چھوڑے تو اس کا حکم وہی ھے جو تمام طواف کے ترک کا حکم ھے:۔

(۱۳) بغیر احرام باندھے میقات سے آگے بڑھجانا۔ دم لازم آئے گا مگر جب میقات پر واپس آکر وہاں سے احرام باندھے یا حالت احرام میں لوٹ آئے تو ساقط ہو جائیگا۔

قاعدہ:۔ سب صورتوں میں مفرد و متمتع پر ایک دم اور قارن پر دو دم ہیں۔ مگر اس تیرھویں جنایت میں قارن پر بھی ایک ہی دم ہے:۔

(۱۴) عرفات سے قبل از امام لوٹنا:۔ دم لازم ہوگا:۔

(۱۴) عرفات سے قبل از امام لوٹنا۔ دم لازم ہوگا

(۱۵) حلق یا قصر زمین حل میں کرنا۔ دم لازم ہوگا

(۱۶) اقل طواف یا اقل سعی ترک کرنا۔ طواف زیارت میں اقل کے ترک سے دم واجب ہوگا اور اس کا اتمام واجب۔ اور طواف الوداع میں اقل کے ترک سے ہر پھیرے کے بدلہ ایک صدقہ ہوگا۔ اور طواف القدوم میں کچھ واجب نہ ہوگا۔ کہ وہ سنت ہے۔ اور سعی میں اقل کے ترک سے ہر پھیرے کے بدلہ صدقہ واجب ہوگا۔

(۱۷) حل میں یا حرم میں قصداً یا سہواً جنگلی جانور کا شکار کرنا یا شکاری کو اس کا بتانا یا اشارہ کرنا: دو مرد ثقہ سے اوس کی قیمت جو شکار کے وقت اسجگہ پر یا اسکے متصل بستی میں ہو دریافت کرکے اس قیمت کی قربانی خرید کرکے مکہ میں ذبح کرنی چاہئے اور قربانی کی قیمت تک نہ پہنچے۔ تو نصف نصف صاع گیہوں کا ایک ایک مسکین کو صدقہ دے۔ یا اتنے روزے رکھ لے۔ اور اگر نصف صاع گیہوں سے بھی کم ہو تو چاہئے کہ اسی قدر صدقہ کرے۔ یا ایک روزہ رکھ لے۔ اور قیمت اگر قربانی سے زائد ہو کر بچ جائے تو اس کو بھی ایسا ہی کرے۔

فائدہ: اس میں ان جانوروں کا قتل مستثنیٰ ہے جو مباحات احرام کے نمبر ۳۹ میں مذکور ہو چکے ہیں۔

(۱۸) جوں کا مارنا یا ایسا کام کرنا جس سے جوں مرجائے ایک جوں میں ایک ٹکڑا روٹی صدقہ کرے۔ اور دو تین جوؤں میں نصف صاع گیہوں (صاع کی مقدار تقریباً پونے دو سیر ہے جبکہ سیر اسی تولہ کا ہو)

(۱۹) ٹڈی مارنا۔ اس کا حکم جوں کے مثل ہے۔

(۲۰) زمین حرم کے کسی درخت یا گھانس کو کاٹنا یا توڑنا۔ اس کی قیمت کی مقدار صدقہ دے۔ یا قربانی لیکر حرم میں ذبح کرے۔ روزے رکھنا اس میں کافی نہیں۔

تنبیہ: اس میں سے سوکھی گھاس اور سوکھا درخت اور اذخر جو مشہور گھانس کا نام ہے اور نیز وہ درخت کہ اس کو بو دیں مستثنیٰ ہے۔ نیز جنگلی جانور کا شکار کرنا اور حرم کی گھانس کاٹنا محرم اور غیر محرم دونوں کو ممنوع ہے۔

مسائل متفرقہ **پینے** کی چیز میں اگر خوشبو ملکر غالب ہو تو دم واجب ہے۔ اور مغلوب ہو تو تو صدقہ واجب ہے۔ اگر **حجر اسود** پر سے ہاتھ یا منہ میں مقدار کثیر خوشبو لگ جائے تو قربانی کرے ورنہ صدقہ۔ اگر **سر یا منہ** پر بغیر مرض کے تمام دن یا تمام رات پٹی باندھے رہے تو صدقہ دے۔ اور باقی بدن پر باندھنے سے کچھ لازم نہیں آتا۔ مگر مکروہ ہے اگر طواف میں **رمل یا اضطباع** نہ کیا یا اُن دونوں میلوں کے درمیان جو صفامروہ کے راستہ میں ہیں نہ دوڑا تو کچھ کفارہ نہیں۔ اگر **جوں کو مارے** یا پکڑ کر دھوپ میں ڈالدے یا کپڑا دھوپ میں ڈالے تاکہ جوئیں مر جائیں تو سب کا حکم یکساں ہے۔ اور اس تفصیل سے جزا واجب ہے۔ جو ابھی بیان ہو چکی ہے۔ **اگر حل** میں کوئی شخص احرام باندھے اور اس کی مٹھی میں جانور ہو جس کو صید کہتے ہیں تو واجب ہے کہ اس کو چھوڑ دے تاکہ ضائع نہ ہو۔ یا قفس میں رکھے یا کسی غیر مُحرم کے پاس امانت رکھدے۔ اگر دو محرم ایک شکار کو قتل کریں تو دونوں کو پوری پوری جزا دینی پڑیگی۔ **اگر محرم شکار** پکڑ کر فروخت کرے یا کسیکو ہبہ کرے تو کرے تو بیع و ہبہ باطل ہے۔ اگرچہ مشتری یا موہوب لہ محرم نہ ہو۔ **اگر دو حلال شخص** یعنی جو احرام باندھے ہوئے نہیں حرم کا شکار قتل کریں تو نصف نصف جزا دینگے۔ **اگر کسی کی سواری** کے ہاتھ یا پاؤں یا منہ سے شکار تلف ہوا تو سوار پر جزا لازم ہے جو **جانور** حرم کے درخت کی شاخ پر ایسے انداز سے بیٹھا ہو کہ زمین پر گرے تو حل میں گرے تو وہ جانور **حل** کا سمجھا جائیگا۔ اور اگر **حرم** میں گرے تو حرم کا سمجھا جائیگا۔ اور اگر پاؤں جانور کے حرم میں ہوں اور سر حل میں ہو تو حرم کا قرار دینگے **جس شکار** کو محرم ذبح کرے اگرچہ حل کا ہو مگر وہ مردار کے مانند حرام ہے اور حرم کا شکار خواہ محرم ذبح کرے یا غیر محرم بہر حال اور مردار کے حکم میں ہے (بعض کے نزدیک اگر حلال شخص حرم کا شکار ذبح کرے تو درست ہے۔ مگر کفارہ دینا واجب ہے) اگر حرم کے پرند کا انڈا بھو کا یا چرند کا دودھ دوہا۔ اور ضمان دیدیا تو بیضہ اور شیر کا مالک ہو جائیگا۔ کہ کھانا اس کا حرام نہیں۔ اور بیع بکراہت جائز ہے۔ مگر مشتری کے حق میں مکروہ نہیں۔ **اگر حرم** کی تر گھانس کاٹے تو اوسکی قیمت دینا واجب ہوگی۔ **اگر درخت** حرم کا کاٹا تو دیکھو اگر خودرو اور اس قسم میں نہیں جس کو لوگ بوتے اور لگاتے ہیں تو اس کی قیمت واجب ہوگی۔ غیر محرم کاٹے یا محرم۔ اور گھانس اور درخت

کی قیمت سے طعام خرید کر صدقہ کرے یا قربانی لیکر ذبح کرے ۔ اور ادائے ضمان کے بعد وہ کاٹنے والا اس کا مالک ہو جاتا ہے ۔ اگر پتے توڑنے سے درخت کا نقصان نہ ہو تو پتے توڑنا جائز ہیں ۔ اور پھل والا درخت اگرچہ خود رو ہو کاٹنا جائز ہے ۔ مگر مملوک درخت میں مالک کی اجازت شرط ہے اور جو خیمہ قائم کرنے یا تنور چولھا کھودنے یا چلنے سے گھاس لکڑی ٹوٹے تو کچھ ڈر نہیں ۔ اگر کسی درخت کی شاخ حرم میں ہو اور جڑ حل میں تو وہ حل کا درخت سمجھا جائیگا ۔ اور اگر جڑ حرم میں ہو اور شاخیں حل میں تو درخت حرم کا سمجھا جائیگا ۔ اور اگر آدھی جڑ حل میں ہو اور آدھی جڑ حرم میں تب بھی وہ درخت حرم کا سمجھو ؛

فصل پنجم حرم بیت اللہ کے حالات

لہذا احرام اور اوس کے مسائل وغیرہ کی تشریح سے فارغ ہو کے اب قدرے تبرکاً بیت اللہ اقدس کے حالات جس سے حجاج کا واسطہ ضروری ہیں اور ہر زائر سے یہ تعلقات وابستہ ہیں اون کی مفصل کیفیت دوبارہ تیمناً تبرکاً لکھی جاتی ہے ؛

حرم اور حل روئے زمین کا وہ محترم خطہ جس کی عظمت بعض مباحات کے حرام کر دیتی ہے ۔ اوسے حرم کہتے ہیں ؛

حل اوس حصہ زمین کو کہتے ہیں جہاں وہ مباحات حلال و جائز ہوں جن کا ارتکاب حرم میں حرام تھا ۔

مکہ معظمہ کے گرداگرد کئی کوس تک جو جنگل زمین ہے ۔ اوسے اصطلاح شرح میں حرم کی زمین کہتے ہیں ۔ ان حدود میں داخل ہوتے ہی بعض مباح حرام ہو جاتے ہیں ۔ جن کی تفصیل آئندہ فصل میں آئیگی ؛

اس سہولیت کی غرض سے تاکہ حدود حرم کی حرمت میں تقصیر نہ ہونے پائے ۔ ہر ایک حد پہ بڑے بڑے ستون کی صورت میں دیواریں بنا دی گئی ہیں ۔ اب کسی راستہ پہ تم ایسا نہ پاؤ گے کہ حد حرم کی یہ عظیم الشان علامت دور ہی سے اپنے والے کو متنبہ نہ کرتی ہو ۔ کہ ہاں ہوشیار حرم کی زمین آ گئی ۔ یہاں کے آداب سے غفلت و بے پرواہی نہ ہونے پائے

معتبر روایتوں سے یہ ثابت ہے کہ جب خانہ کعبہ بنکر تیار ہوا تو حسب فرمان الٰہی جبرائیل امین تشریف لائے اور حضرت ابراہیم خلیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو حرم کے حدود بتلائے ایہ حدِ حرم وہ مقام ہے. جہاں حضرت نوح علیہ السلام کے زمانہ طوفان میں حرم کے اندر بڑی مچھلی نے چھوٹی مچھلی کو نہیں کھایا تھا۔ سُبْحَانَ اللہ یہہ کیا ہی عمدہ اور پیاری جگہ ہے جس کی عزت اور ادب جانور بھی کرتے ہیں. انسان کے لئے تو ضروری امر ہے کہ وہ بھی اس جگہ کا بڑا ادب رکھے ایسا نہ ہو کہ بڑا آدمی چھوٹے آدمی کو کھانے لگے جور وظلم سے ستانے لگجائے۔ حج کے تمام راستے خصوصاً حرم میں ہر ایک کے ساتھ بھلائی کرنی چاہیئے. کسی کے ساتھ بُرائی نہ ہونے پائے) حضرت ابراہیم خلیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے اوسی بنا پہ ہر سمت حدود حرم کی علامت مقرر فرمائی. پھر عدنان نے اُن علامتوں کو زیادہ نمایاں کیا. کچھ عرصہ کے بعد علامتیں مرمت طلب ہوگئیں تو قصی نے ان کی مرمت کی اس کے بعد قریش نے فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے. آپ کے بعد عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے پھر عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے. اس کے بعد امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے. پھر جس خلیفۃ المسلمین کو اپنے عہد میں اس سعادت کا موقع ملا اُسی نے اس کی تعمیر یا استحکام یا مرمت کی سعادت حاصل کی. غرض حدود حرم جس کی بنیاد حضرت ابراہیم کے مقدس ہاتھوں نے رکھی تھی وہ اس وقت سے اس وقت تک برابر قائم و باقی رکھی گئی۔ مزید تفصیل کے لئے دیکھو توضیح المناسک علامہ عبد الرؤف اور کتاب الاعداد علامہ ابن سراقہ۔

حرم کی حد ہر طرف سے برابر نہیں ہے. کسی طرف زیادہ ہے اور کسی طرف کم تفصیل اس کی یہہ ہے۔

(۱) مدینہ طیبہ کے راہ میں مسجد الحرام سے تین میل چلکر تا غار تنعیم سے پہلے حد حرم ہے

(۲) عراق کے راہ میں سات میل چلکر جبل ثنیہ تک حد حرم ہے

(۳) طائف کے راہ میں سات میل چلکر بطن نمرہ تک حد حرم ہے

(۴) جدہ کی راہ میں دس میل چلکر بیر شمیس تک حد حرم ہے

(۵) جعرانہ کی راہ میں نو میل چلکر شعب آل عبد اللہ بن خالد تک حد حرم ہے

(۶) یمن کی راہ میں ساتواں میل جہاں ختم ہوتا ہے اسی جگہ حد حرم ہے۔

حد حرم کی مسافت مدینہ طیبہ کی راہ میں باعتبار دیگر اطراف بہت ہی کم ہے تنعیم حل میں داخل ہے مسجد الحرام سے تین میل چلکر جیون ہی کہ حد حرم پر پہنچتے ہیں اس سے آگے بڑھتے ہی تنعیم شروع ہوجاتا ہے۔ اسی جگہ سے عمرہ کے لئے احرام باندھا جاتا ہے:۔

مولیٰ تعالیٰ کا اس رؤف رحیم نبی کے صدقہ میں یہ بھی ایک احسان ہے۔ جو مدینہ کے راہ میں حد حرم اس قدر کم ہے کہ تھوڑی ہمت سے ایک طالب خیر ہر روز ایک عمرہ ادا کرنیکی سہولت توفیق پا سکتا ہے:۔

حرم کے آداب حرم کی حد میں جب داخل ہو تو لبیک اور دعا ماثورہ کی کثرت کرے اپنے گناہوں کو یاد کرے۔ اور رب العزت کی عظمت وجلال کا نقشہ جمائے خشوع وخضوع کیساتھ سر جھکائے معصیت و ندامت سے آنکھیں نیچے کیئے ہوئے آگے قدم بڑھائے حرم کے اندر تر گھاس اکھاڑنا۔ یا وہاں کا کانٹا کاٹنا حرام ہے۔ چرند یا پرند کسی طرح کا شکاری نظر آئے تو اس کا شکار کرنا یا اس سرزمین کے وحوش طیور کو کسی طرح کا آزار پہنچانا سخت حرام ہے یہاں تک کہ اگر بہت ہی تیز دھوپ ہو اور ایک ہی درخت سایہ دار ہو۔ لیکن اوس کے سایہ میں ہرن بیٹھا ہو اگر یہ اوس درخت کے پاس گیا تو ہرن کو وحشت ہوگی اور وہ سایہ سے اٹھکر بھاگ جائے گا۔ تو اسے ہرگز جائز نہیں کہ اپنی راحت کے لئے ہرن کو اٹھائے۔ اپنے اوپر تکلیف گوارا کرے لیکن حرم کے جانوروں کو تکلیف نہ دے۔

اللہ تعالیٰ سبحانہ کی اسی میں رضا ہے کہ اس کے بندے اس کے حرم کی اس طرح عظمت بجا لائیں۔ ابن ماجہ میں یہ صحیح حدیث وارد ہے:۔

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال ھذہ الامۃ بخیر ما عظموا ھذہ الحرمۃ حق تعظیمھا۔ فاذا ضیعوا ذالک ھلکوا۔ ابن ماجہ

(۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس وقت تک کہ حرم محترم کی پوری پوری عظمت یہ امت ادا کرتی رہیگی۔ بھلائی اور خیر اوس کے شامل حال رہیگی۔ ہاں جب تعظیم حرم کی سعادت کھودیگی تو پھر یہ امت تباہ ہوجائے گی (ابن ماجہ)

(۲) عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایعضد شوکہ ولاینفر صیدہ

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہ تو حرم کا کانٹا کاٹا جائے نہ یہاں سے صید بھڑکایا جائے

ولا یختلیٰ خلاہ ۔ (بخاری ومسلم) اور نہ ترگھاس حرم کی اکھاڑی جائے (بخاری ومسلم)

ہاں موذی خبیث اور زہریلے جانوروں کا قتل کرنا جیسا کہ بیرون حرم جائز تھا یوں ہی حرم میں بھی ان کا مارنا جائز بلکہ حالت احرام میں بھی یہ اپنے خبث وفساد کے باعث ہر جگہ اور ہر حال میں سزاوار قتل ہیں

عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقتل المحترم السبع العادی (ترمذی) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ درندے جو شریر انسان ہیں محرم کو انکے قتل کی اجازت ہے (ترمذی)

بخاری ومسلم کی حدیث میں چند موذی جانوروں کے قتل کی تصریح ہے ۔ چوہا ۔ چیل ۔ کوا ۔ بچھو ۔ سانپ اور باولا کتا جو آدمیوں کو کاٹے اسی حکم میں گرگٹ ۔ چھپکلی ۔ مچھر ۔ پسّو اور کھٹمل بھی داخل ہے ؛

حرم کا کبوتر

مکہ معظمہ میں بکثرت جنگلی کبوتر ہیں خاص خانہ کعبہ پر جھنڈ کا جھنڈ ہر وقت آتا جاتا رہتا ہے ۔ آدمیوں سے انہیں مطلق وحشت نہیں ہوتی ۔ غربی جانب کچھ فقرا اناج لیکر بیٹھتے ہیں اکثر زائرین اناج کا دانہ ان سے خرید کر کبوتروں کے آگے ڈالتے ہیں اور وہ نہایت اطمینان وسکون سے آدمیوں کے سامنے سے دانہ چن لیتے ہیں ،

باوجود اس بیشمار کثرت کے جو کبوتر کی یہاں پائی جاتی ہے کسی طرح کی آلودگی حرم کے اندر یا خانہ کعبہ کی چھت پر پائی نہیں جاتی ۔ خانہ کعبہ کے چھت پر سے کوئی جانور نہیں اڑتا ہے یہ کبوتر بھی جب بیت اللہ کے سامنے آتے ہیں تو حصوں میں ان کا جھنڈ پھٹ کر داہنے بائیں سے اڑ جاتا ہے ۔ چھت کے اوپر سے اڑتے ہوئے انہیں دیکھا نہیں گیا ؛

مکہ معظمہ میں شاید ہی کوئی ایسا مکان ہو جس میں کبوتر نہ رہتا ہو ۔ خبردار ہرگز ہرگز نہ اڑائیے ۔ نہ ڈرائیے ۔ نہ کسی طرح سے ایذا پہنچائیے ؛

بعض آفاقی ادھر ادھر کے رہنے والے جو اب جاکر مکہ معظمہ میں آباد ہو گئے ہیں ۔ وہ ان کبوتروں کا ادب نہیں یہ ان کا فعل ہے ہمیں شارع علیہ السلام کے اتباع اور انکے حکم کی اطاعت کرنی چاہیئے ؛

ہاں اگر انہیں بھی کچھ سختی یا گستاخی کیا تو ان کے ساتھ ان کے اس فعل پر معترض نہ ہو جس مقدس سرزمین کے جانوروں کا آزار پہنچانا شریعت نے حرام فرما دیا ۔ تو پھر وہاں کے مسلمان باشندوں کی بدگوئی اور دلآزاری کیونکر جائز ہو سکتی ہے ؛ دردمندی وہمدردی کے سمجھیں

ادب کیساتھ اگر مسئلہ شرعی ان کے سامنے بھی بیان کر دیا جائے تو یہ دینی خیر خواہی ہے۔ خشونت و تلخی کیساتھ حرم محترم کے کسی باشندے سے پیش آنا (اگرچہ وہ آفاقی ہو) شریعت کے نزدیک نامحمود ہے۔

از خدا خواہیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از فضل رب

حرم محترم کی دعا مقام ادعیہ میں داخل ہے :

مکہ معظمہ کی داخلی

حرم کی زمین طے کرتے ہوئے جب بلد امین مکہ معظمہ کے قریب پہنچے تو مستحب یہ ہے کہ بخیال تنظیف غسل کرے۔ جو عورتیں حیض و نفاس میں ہوں انہیں بھی داخل مکہ معظمہ کے لئے غسل کرنا مستحب ہے۔ ہاں اگر نہانا متعذر ہو پھر وضو پر اکتفا کر دن کیوقت پیادہ یا بلکہ برہنہ پا مکہ معظمہ میں داخل ہونا افضل ہے لیکن اگر رات میں بھی داخل ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں :

جب رب العالمین کا شہر نظر آئے جو مولد خیر البشر افضل الرسل خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو ٹھہر کر دعا مانگے۔ درود شریف کی کثرت کرے۔ لبیک بار بار کہے۔ دل میں خشوع و خضوع۔ و قلب میں رقت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ ولولہ شوق اور جذبہ ذوق زیارت کیساتھ اس مقام مقدس کی عظمت و جلال سے غافل نہ ہو۔ لرزتا۔ کانپتا۔ گناہوں کی آمرزش چاہتا آنکھوں سے آنسوں بہاتا ہوا داخل مکہ معظمہ ہو۔ ثبوت آداب داخلی مکہ مکرمہ نقل ترجمہ از کتب متبرکہ :

(۱) مستحب ہے کہ نہا کر مکہ معظمہ میں داخل ہو حیض و نفاس والی عورت کے لئے بھی یہ غسل ویسا ہی مستحب ہے کہ احرام کا غسل (فتح القدیر)

(۲) الف۔ مستحب یہ ہے کہ دن کو داخل ہو۔ (عالمگیری)

ب) کچھ ضرر نہیں دن کو داخل ہو یا رات میں۔ نسائی میں ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر نبی علیہ السلام دن کو داخل ہوئے اور عمرہ ادا کرنے جب تشریف لائے تھے تو رات کو داخل ہوئے (فتح القدیر)

ج) ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ معمول تھا کہ شب ذی طوی میں بسر کرتے جب صبح ہوتی نہاتے اور نماز پڑھتے۔ پھر مکہ میں دن کیوقت داخل ہوتے اور فرماتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل اسی طرح تھا۔ (بخاری و مسلم)

داخلی مکہ معظمہ کی دعا اپنے مقام ادعیہ میں درج ہے۔

مدعیٰ یہہ وہ مقام ہے جہاں سے قبل تعمیر مکانات بیت اللہ شریف نظر آتا تھا۔ اللہ اکبر یہ عظیم قبول و اجابت کا وقت ہے نگاہ پڑتے ہی تین مرتبہ اللہ اکبر اور تین مرتبہ لا الہ الا اللہ کہے پھر صد تذلل سے نہایت تضرع والحاح کیساتھ اپنے لئے اپنے والدین کیلئے۔ اپنے اساتذہ کے لئے۔ اپنے شیوخ طریقت کے لئے۔ اپنے تمام عزیزوں۔ دوستوں اور مسلمانوں کے لئے دعا کریں۔ بہترین دعا مغفرت و عافیت اور بلا حساب کتاب جنت کا مانگنا ہے۔ انشاء اللہ شفیع المذنبین تاجدار مدینہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل میں اس وقت کی دعا مقبول ہوگی

اس مقام کے لئے احادیث شریفہ میں سے تین دعائیں نقل ادعیہ میں درج کی گئی ہیں جسے جو آسان معلوم ہو یاد کرلے اور دعا یاد نہ ہوسکے تو صرف سُبْحَانَ اللّٰہِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ بار بار کہے اور بکثرت درود بھیجے۔ صادق مصدوق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے کہ درود پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ غم دور کریگا اور کام بنادیگا۔

ترجمہ نقل کتب متبرکہ در ثبوت رویت کعبہ معظمہ

(الف) جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو تین مرتبہ تکبیر و تہلیل کہے پھر جو چاہے دعا کرے عطا سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ہاتھ اٹھا کر یہہ دعا فرمائی اعوذ برب البیت الخ (دیکھو نمبر ۲ مقام مدعیٰ) اور بہت بڑی دعا جنت کا بلا حساب مانگنا ہے۔ بے شک رویت کعبہ کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے۔ (فتح القدیر)

(ب) بیہقی میں سعید ابن المسیب سے یہہ مروی ہے کہ انھوں نے کہا۔ کہ زیارت بیت اللہ کے وقت عمر رضی اللہ عنہ جو کلمات فرمایا کرتے تھے اس کا سننے والا اب صرف ایک میں ہی باقی رہ گیا ہوں وہ جب بیت اللہ کو دیکھتے تو کہتے۔ اللھم انت السّلام الخ (دیکھو نمبر ۳ ادعیہ مقام مدعیٰ) (فتح القدیر)

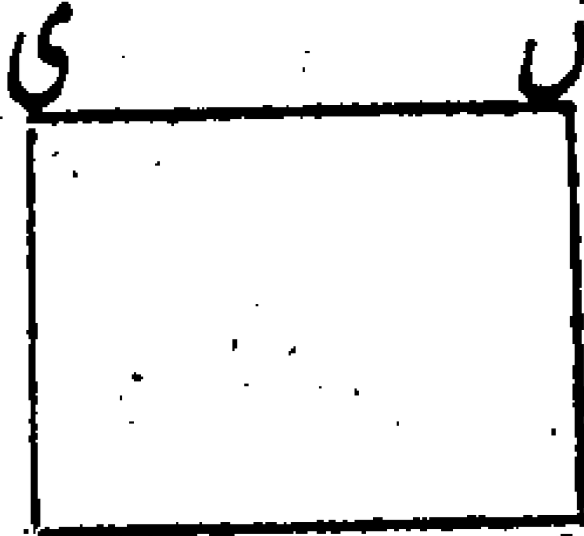
(ج) امام شافعی ابن جریج سے روایت فرماتے ہیں۔ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت اللہ کو دیکھتے تو دونوں مقدس ہاتھوں کو اٹھا کر یہ دعا فرماتے اللھم زد ھذا البیت الخ (دیکھو نمبر ۱ ادعیہ باب ادعیہ مقام مدعیٰ)

مسجد الحرام کعبہ مکرمہ کے گرد گرد مطاف کا حلقہ ہے۔ اوس کے بعد ایک وسیع صحن ہے جس

ہیں سیاہ کنکریوں کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اس کے کنارے کئی کئی درجے کے دالان بنے ہوئے ہیں۔ اسی کو مسجد الحرام کہتے ہیں۔ اس کی تفصیل و تاریخ صفحات ماسبق میں دیکھو مسجد الحرام میں آنے جانے کے لئے متعدد دروازے ہیں۔ اور ہر دروازہ کا علیحدہ علیحدہ نام ہیں جس دروازہ سے زائرین بیت اللہ داخل ہوتے ہیں اس کا نام باب السلام ہے۔ اس دوسرا نام بنوشیبہ ہے مکہ معظمہ میں پہونچکر سب سے پہلے مسجد الحرام حاضر ہونا چاہیئے حاضری کیوقت اعضا میں تذلل و خاکساری عجز و بینوائی کی ہیئت پیدا کرے۔ دل میں خشوع و خضوع کی سعی بلیغ کرے چوکھٹ کو بوسہ دیکر ابواب ادعیہ سے مسجد حرام کے داخل کی دعا پڑھے اور داہنا قدم اندر رکھے۔ چوکھٹ پر قدم رکھنے سے احتراز چاہیئے۔ یہہ وہ دعا ہے کہ جسے مسلمان کو ہر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھنا چاہیئے علی الخصوص مسجد الحرام کی حاضری۔ جب مسجد الحرام سے یا کسی اور مسجد سے باہر آئے جب بھی اسی دعا کو پڑھے۔ لیکن اس وقت بجائے ابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور سہل لی ابواب رزقک کا جملہ اور بڑھا دے۔

حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو دعا ترمذی۔ ابن ماجہ۔ ابن خزیمہ۔ اور ابن ابی شیبہ نے اپنی کتابوں میں روایت کی ہے وہ یہی دعا ہے۔ مسجد میں حاضر ہونے اور اس سے باہر آنے میں اسی دعا کا معمول برکات عجیبہ رکھتا ہے۔

خانۂ کعبہ یہ تو معلوم ہو چکا کہ خانہ کعبہ ایک مربع شکل کا مکان ہے۔ اس بیت مطہر کی چار دیواریں ہیں۔ جہاں دو دیواریں اس مکان مقدس کی ملتی ہیں اُسے رکن کہتے ہیں۔ مکان کی دو دیواریں جب ملینگی تو گوشہ یعنے زاویہ پیدا ہوگا۔ یہہ زاویہ رکن ہے مثلاً ام دیکھو م ی دونوں دیواریں مقام م پر ملی ہیں یہی زاویہ ا ایک رکن ہوا یا ش ع یہاں ع اور ش دو دیواریں ش پر ملی ہیں یہہ زاویہ ش ہوا۔ اب خانہ کعبہ کی ایک شکل قرار دے لو۔



زاویہ ع رکن عراقی ہے۔ زاویہ ا رکن اسود ہے زاویہ ی رکن یمانی ہے اور زاویہ ش رکن شامی ہے

رکن اسود سے رکن عراق تک چوّن بالشت کا فاصلہ ہے۔ رکن عراقی سے رکن شامی تک اڑتالیس بالشت رکن شامی سے رکن یمانی کا وہی فاصلہ ہے جو رکن اسود اور رکن عراقی کے مابین فاصلہ ہے یعنی چون بالشت۔ رکن یمانی سے رکن اسود کا فاصلہ رکن عراقی اور رکن شامی کا فاصلہ ہے یعنے اڑتالیس بالشت حطیم رکن عراقی سے رکن شامی تک ہے۔ فاصلہ داخل حطیم کے اعتبار سے لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر بیرون حطیم سے فاصلہ لیں تو پھر رکن عراقی سے رکن شامی تک فاصلہ سو بیس بالشت ہوتا ہے۔ اس صورت میں رکن یمانی سے رکن اسود تک کا فاصلہ بہتّر بالشت فاصلہ عراقی وشامی سے کم ہوگا۔

حجر یا حطیم

قریش نے جب اپنے عہد میں خانہ کعبہ کی تعمیر شروع کی تو سامان تعمیر میں کمی محسوس ہوئی۔ مشورہ سے یہہ رائے قرار پائی کہ طول میں بنائے ابراہیمی سے کچھ کم کردینا چاہیئے۔ اور جس قدر زمین خانہ کعبہ کی چھوڑی جائے اُسے دیوار سے گھیر دیا جائے حطیم خانہ کعبہ کے شمالی دیوار کیطرف واقع ہے ایک قوسی دیوار سے اُسے گھیر دیا گیا۔ دیوار کی چوڑان دو اور تہائی گز ۲⅔ ہے۔ بلندی اس کی ڈھائی گز ہے۔

حطیم کی زمین کا طول سترہ گز ہے اور عرض پندرہ گز۔ دیوار حطیم کی چوڑان اس پیمائش میں شامل نہیں ہے۔ (گز سے مراد شرعی گز ہے)

حطیم کے لفظی معنی ٹکڑے کے ہیں۔ چونکہ یہہ حصّہ کعبہ کی زمین سے ایک ٹکڑا ہے۔ اس لئے اسے حطیم کہتے ہیں۔

حجر کے معنی بارکھنا روک دینا ہے اس زمین کو کعبہ میں شامل ہونے سے باز رکھا گیا۔ اسلئے دوسرا نام اس کا حجر ہے۔

کس قدر کعبہ کی زمین حطیم میں شامل ہے۔ اس میں تین روایتیں ہیں۔ بعضوں کے نزدیک جنوباً وشمالاً چھ ہاتھ اور بعض کے نزدیک سات ہاتھ۔ بعض کہتے ہیں کہ کل زمین حطیم کی کعبہ کی زمین ہے۔ اسی وجہ سے طواف حطیم کے باہر کرتے ہیں تاکہ بیت اللہ کا کوئی حصّہ بدچھوٹنے پائے۔ حطیم میں داخل ہونے کے لئے دونوں طرف راستے ہیں تاکہ آنے جانے میں کشاکش نہ ہو۔

شاذروان خانہ کعبہ کے شمالی جانب تو حطیم کی دیوار ہے لیکن جنوب و شرق و غرب کی جانب اونچا پشتہ بقدر سولہ انگل بنا دیا گیا ہے۔ اسی پشتہ دیوار کو شاذروان کہتے ہیں۔ یہہ پشتہ نہایت خوشنما کارنس کی شکل کا بنا ہوا ہے۔ فرق یہہ ہے کہ کارنس دیوار کے اوپر جاتی ہے۔ اور یہ دیوار کے نیچے ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک شاذروان داخل زمین کعبہ ہے ان کی تحقیق یہہ ہے کہ تعمیر قریش کیوقت شمالی جانب جو زیادہ حصہ خانہ کعبہ کا چھوڑ دیا گیا تھا اس کا حطیم نام ہوا۔ لیکن بقیہ تین سمتوں میں جو قریب ایک ہاتھ کے کعبہ کی زمین اور بھی چھوڑ دی گئی تھی۔ اُسے پشتہ بنا کر قدم گاہ ہونے سے محفوظ کر لیا گیا ہے۔ مگر ہمارے ائمہ احناف کی تحقیق یہ ہے۔ کہ بجز حطیم اور کسی طرف زمین کعبہ کا چھوڑنا کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔ شاذروان پشتہ ہے۔ اور اُس سے حفاظت و استحکام مقصود ہے۔

میزاب رحمت شمالی دیوار کی چھت پر رکن شامی و عراقی کے مابین یہ پرنالہ سونے کا نصب ہے اس میں زبانہ بھی بنا ہوا ہے۔ اور ایک بالشت چوڑا ہے اور چار ہاتھ لانبا چھت کے باہر جس قدر حصہ اس کا نمایاں ہے۔ وہ ڈیڑھ ہاتھ کے اندازے سے ہے۔ طواف سے فارغ ہوکر جب حطیم کے اندر داخل ہوتے ہیں تو میزاب رحمت کے نیچے کھڑے ہوکر دعا مانگتے ہیں۔ دعا مذکور الباب ادعیہ میں مندرج ہے۔ یہاں کی دعا مقبول اور دعا مانگنے والا مغفور ہے۔

باب کعبہ بیت اللہ شریف کا دروازہ رکن اسود اور رکن عراقی کے درمیان ہے۔ حجر اسود سے باب کعبہ کا فاصلہ دس بالشت ہے۔ زمین سے دروازہ گیارہ بالشت اونچا ہے۔ چوکھٹ چاندی کی ہے اور اس پر سونا چڑھا ہوا ہے۔ چوکھٹ میں اعلیٰ درجہ کی صناعی کی گئی ہے۔

دروازے میں چاندی کے کنڈے ہیں۔ ان میں قفل پڑا رہتا ہے۔ رخ دروازہ کا شرق کی جانب ہے۔ طول اس کا تیرہ بالشت اور عرض آٹھ بالشت ہے۔ طواف کیوقت جب باب کعبہ سامنے ہوتا ہے تو اس وقت دعا مانگتے ہیں۔ جو ادعیہ میں درج ہے۔

ملتزم حجر اسود سے دروازہ بیت اللہ کا جو فاصلہ بقدر دس بالشت ہے۔ اس قدر حصہ دیوار کا نام ملتزم ہے۔ بضم میم و فتح زا۔ ہے معنی جس سے لپٹا گیا۔

ملتزم سے لپٹنے کا طریقہ یہہ ہے کہ سر سے اونچا ہاتھ کر کے دیوار پر پھیلا دے یا داہنا ہاتھ دروازہ کعبہ کی طرف اور بایاں حجر اسود کیطرف پھیلائے کبھی اپنا سینہ اور پیٹ کبھی دہنا رخسار کبھی بایاں کبھی سارا رخ اسپر رکھے۔ اور سوز دل رقت قلب سے دعا مانگے۔ صادق مصدوق رحمۃ للعالمین نے یہ مژدہ سنایا ہے کہ دعا ملتزم کی مقبول ہے۔ یقین کامل اور ایمان صادق ہے تو انشاء اللہ دعا مقبول ہے:

حدیث شریف میں وارد ہے۔ کہ میں جب چاہتا ہوں جبرئیل کو دیکھتا ہوں کہ ملتزم سے لپٹے ہوئے یہہ دعا مانگ رہے ہیں جو ابواب ادعیہ میں مندرج ہے۔ اور ثبوت مسائل ترجمہ ہندسہ وار ذیل ہے:

(۱) شعب الایمان میں حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان جو حصۂ دیوار ہے۔ وہی ملتزم ہے:

(۲) ملتزم سے یوں لپٹے کہ دونوں ہاتھ سر سے اونچے کر کے دیوار کعبہ پر پھیلا دے اور دیوار سے لپٹ جائے۔ (درمختار)

(۳) عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص کے ساتھ طواف کیا ختم طواف کے بعد انہوں نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور باب کعبہ اور حجر اسود کے درمیان کھڑے ہو گئے پھر اپنا سینہ اور منہ اور دونوں ہاتھ اور کف دست انہوں نے اس طرح رکھے یعنی ایک کو باب کعبہ کی طرف پھیلایا اور دوسرے ہاتھ کو حجر اسود کی طرف۔ پھر عبداللہ نے کہا کہ میں نے ایسا ہی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے: (فتح القدیر)

مستجار غربی دیوار کعبہ کا اس قدر حصہ جو ملتزم کے مقابل ہے۔ اس کا نام مستجار ہے یہہ مقام بھی دعا کا ہے اور اپنے مخصوص برکات سے زائر بیت اللہ کو سعادت بخشتا ہے۔ مستجار رکن عراقی و یمانی کے مابین ہے اس مقام کی وہی دعا ہے:

طواف کرنیوالا طواف کیوقت ارکان اربعہ سے گزریگا ملتزم کا بھی آمنا سامنا ہوگا۔ اور مقام ابراہیم اور اس کے بازو دست مقابل ہوگا ان سب اوقات اور مقامات کے لئے خاص خاص دعائیں ہیں جو ان متبرکہ مقامات اور ہر چہار ارکانوں کے مقابل یعنے طواف میں مقام ابراہیم و رکن عراقی

ورکن شامی ورکن یمانی وغیرہ میں پڑھی جاتی ہیں اور وہ ابواب ادعیہ میں مندرج ہیں لیکن جسے یاد نہ ہو وہ دعائے جامع اور درود شریف پر اکتفا کرے:۔

مقام ابراہیم مسجد الحرام میں کعبہ کے سامنے مطاف کے کنارہ ایک قبہ ہے جس کی چاروں طرف ہی لوہے کی جالی دار دیواریں قائم ہیں۔ شاذروان کعبہ جو اس جالی کے مقابل ہے ساڑھے تین گز کے فاصلہ پر ہے۔ حجر اسود اور اس قبہ شریف میں ستائیس گز کا فاصلہ ہے:۔

اس قبہ میں وہ سنگ مقدس ہے۔ جس پر چڑھکر حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کعبہ کی دیوار بناتے تھے۔ جب پتھر لینے کے لئے جھکتے تھے تو یہہ پتھر لچک کر نیچا ہو جاتا اور جب پتھر لیکر آپ کھڑے ہوتے تو یہہ بلند ہو جاتا تھا:۔

اس پتھر میں قدم مبارک اور انگشت مبارک حضرت ابراہیم خلیلؑ کا نشان قائم ہو گیا تھا۔ جو اس وقت تک موجود ہے (مگر اب حکومت نجدیہ نے دروازہ قبہ کو مقفل رکھا ہوا ہے) علامہ محمد ابن جبیر اندلسی اس کے متعلق لکھتے ہیں:۔

> مقام ابراہیم ایک پتھر ہے۔ جسے اب چاندی سے منڈھ دیا گیا ہے۔ یہ تین بالشت بلند اور دو بالشت کا چوڑا پتھر ہے۔ میں نے اس سے مس کیا چوما اور آب زمزم اسپر ڈال کر پیا:۔
>
> چاندی کا پتر جو اسپر چڑھا ہوا ہے موقع قدم پاک وانگشت مبارک پر بمقدار اصل وپیمائش صحیح اس میں عمق رکھا ہے تاکہ زائرین اس نشان مبارک کے برکات سے سعادت اندوز ہو سکیں جسے کلام مجید نے آیات بینات ارشاد فرمایا ہے:۔

طواف سے فارغ ہو کر دو رکعت نماز مقام ابراہیم میں پڑھتے۔ ان دو رکعتوں کا بعد طواف پڑھنا حنفی مذہب میں واجب ہے:۔

مقام جبرئیل یا معجنۂ ابراہیم آستانہ کعبہ کے پاس دیوار شرقی سے ملا ہوا ایک حوض نما چھوٹا سا گڑھا ہے۔ طول اس کا سات بالشت اور سات انگل ہے۔ عمق ڈھائی

بالشت کے قریب ہے۔ غرض اتنا ہے کہ نمازی اچھی طرح سجدہ ادا کر سکے۔ اس جگہ حضرت جبرائیل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ نماز پڑھی تھی۔ اور پنجگانہ نماز کے اوقات متعین کئے تھے۔ اسی لئے اس کا نام مقام جبریل ہے۔ تعمیر کعبہ کیوقت حضرت ابراہیم خلیلؑ اس میں گارا بناتے تھے۔ اس لئے اس کا دوسرا نام معجنہ ابراہیم ہے۔ یعنے ابراہیم کے گارا بنانے کی جگہ ؛۔

زمزم چاہ زمزم کا قبہ رکن اسود کے سامنے چوبیس قدم کے فاصلہ پر ہے۔ ایک قدم تین بالشت کا اور ایک گز چوبیس انگل کا ہوتا ہے۔ یہہ کنواں دیوار کعبہ سے ۲۲ گز کے فاصلے پر ہے۔ کنواں کا منہ چار گز عرلیض ہے۔ عمق اس کا ۶۹ گز ہے۔ جگت جس پر کھڑے ہو کر پانی بھرتے ہیں۔ تقریباً قد آدم کے برابر بلند ہے۔ ہر طرف گھرنیاں بنی ہوئی ہیں جنکا جی چاہے پانی بھرے۔ اور پیئے ؛۔

کنوے کے چاروں طرف پتھر کی دیوار نہایت مضبوط قائم کی گئی ہے اس کا دروازہ شرقی جانب ہے۔ یہہ دروازہ دن بھر کھلا رہتا ہے۔ رات کیوقت بند ہو جاتا ہے۔ اس کوٹھڑی میں کئی نالیاں بنی ہوئی ہیں جن سے وہ پانی جو یہاں گرتا ہے۔ باہر کی طرف نکل جاتا ہے۔ کنوئیں میں نہ تو خس وخاشاک آنے پاتا ہے۔ نہ جگت اور نالیاں کیچڑ سے آلودہ رہتی ہیں۔ صفائی کا انتظام بے حد اچھا ہے ؛۔

بعد طواف چاہ زمزم پر آکر تین سانس میں کوکھ بھر کر پانی پینا مسنون ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جس مقصد کی نیت سے پانی پیا جائیگا۔ حق سبحانہ تعالیٰ اس مقصد میں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ ممکن ہو تو اپنے ہاتھ سے کھینچکر پانی نکالے ورنہ پلانے والوں سے طلب کرے اور ڈول لیکر پیئے پی کر جو پانی بچ جائے اُسے اپنے بدن پر ڈال لے یا کنوئیں میں گرا دے ؛۔

حجر اسود سمت شرقی کے کونے پر نصب ہے۔ یہہ پتھر فی الحقیقت بڑا ہے۔ لیکن زیادہ حصہ اس کا دیوار میں دبا ہوا ہے جس قدر نمایاں ہے۔ وہ ایک بالشت چوڑا اور اس سے زیادہ لمبا ہے۔ اس کے گرداگرد چاندی کا محیط حلقہ ہے۔ رنگ پتھر کا سیاہ ہے۔ سیاہ میں سفید چاندی کی چمک بہت ہی ضیا افگن ہے۔ طواف حجر اسود ہی سے شروع کرتے ہیں۔ اور اسی پر ختم

کرتے ہیں:

مسجد الحرام کی حاضری اور سنگ اسود کی حضوری

مکہ معظمہ پہونچکر بعد اطمینان رخت و سامان سب سے پہلے مسجد الحرام کی حاضری ہونی چاہیئے۔ اور مسجد الحرام میں حاضر ہوکر پہلے حجر اسود کی طرف رُخ کرکے تکبیر و تہلیل کہنا ہے۔ جب اس سنگ مقدس کے پاس پہنچے تو رو بکعبہ حجر اسود سے قریب اس کے داہنی جانب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے۔ پھر طواف کی نیت کرے:

طواف کی نیت اور آغاز طواف

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ
الٰہی میں تیرے عزت والے گھر کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں۔ بس تو اسے مجھپر آسان فرمادے اور قبول فرمالے:

اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنے داہنے سمت چلے جب سنگ اسود کے مقابل ہو جو ادنیٰ حرکت میں حاصل ہوتا ہے۔ کانوں تک دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسے تکبیر تحریمہ کیوقت نماز میں ہاتھوں کو بلند کرتے ہیں۔ لیکن ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف ہوں اور کہے:

ہاتھ اٹھانے کا یہہ موقع ہے نیت کیوقت ہاتھ اٹھانا بدعت ہے

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ
شروع اللہ کے سے اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اور درود

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
سلام رسول پر۔

تقبیل و استلام کا طریقہ

اب میسر ہوسکے تو حجر مطہر پر دونوں ہتھیلیاں اُن کے بیچ میں منہ رکھکر یوں بوسہ دے کہ آزادانہ پیدا ہو۔ تین بار ایسا ہی کرے یہ نصیب ہو تو کمال سعادت ہے۔ ہجوم کے سبب سے اگر یہہ موقع نہ ملے تو ہاتھ سے حجر مطہر کو چھوکر اپنا ہاتھ چوم لے۔ اگر ہاتھ نہ پہنچ سکتا ہو۔ تو پھر کسی پاک لکڑی سے حجر اسود کو چھوکر اس لکڑی ہی کو چوم لے۔ یہہ بھی اگر میسر نہ آئے تو ہاتھوں سے اس کی طرف اشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔ اصطلاح شریعت میں اُسے تقبیل و استلام کہتے ہیں:

لفظ استلام کے معنی

تقبیل کے معنی چومنا اور بوسہ دینا ہے۔ لیکن استلام بمعنی بوسہ دادن دادن دست سودن و سلام کردن تینوں معنوں میں مستعمل ہے محدثین

لکھتے ہیں۔ کہ لفظ استلام یا سلام بفتح سین سے باب افتعال میں لایا گیا ہے جس کے معنی تحیۃ وسلام کے ہیں۔ حجر اسود کا دوسرا نام اسی مناسبت سے محیّا ہے۔ اس کا سلام وتحیۃ یہی ہے کہ اسے بوسہ دیا جائے۔ یا یہہ لفظ سلام بکسر سین بمعنی حجارہ سے باب افتعال میں لایا گیا ہے جس کا واحد سلمہ بکسر لام ہے۔ جیسا کہ کحل سے اکتحال۔ اس تقدیر پر استلام بمعنی سودن ہوگا۔ استلمت الحجر ای لمست الحجر۔

جہاں کہیں استلام اور تقبیل دونوں کا شتق واو عاطفہ کیساتھ مذکور ہے۔ وہاں استلام کے معنی ہاتھ لگانا یا ہاتھ یا کسی چیز سے چھونا ہے۔ اور تقبیل کے معنی چومنا اور جہاں کہیں صرف استلام کا لفظ ہے وہاں دونوں معنوں کا احتمال ہے۔

تقبیل واستلام کے متعلق جس قدر صورتیں بتائی گئی ہیں۔ یہہ سب شارع علیہ السلام سے منقول ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ بھی دیا ہے۔ دست مبارک سے بھی مس فرمایا ہے کسی خمیدہ لکڑی سے بھی چھوکر اُسے چوم لیا ہے۔ اشارہ پر بھی اکتفا فرمایا ہے۔ بے شک حجر اسود کا بوسہ دینا مسنون ہے اور اس سنت کا ادا کرنا امت کے لئے سعادت عظمیٰ ہے لیکن اگر ہجوم خلائق ہو جس میں اپنی اذیت یا غیر کی تکلیف متصور ہو تو ایسی صورت میں اس کی طرف ہاتھ اٹھاکر اپنے ہاتھ چوم لینا ہی کافی ہے بوسہ گاہ بنوی پر نگاہ کا پہنچانا اور اوس کے پر انوار زیارت سے استبعار کیا کم خوش نصیبی ہے جو کشاکش میں پھنسکر اذیت اٹھائے۔ اور کچلا جائے یا کسی دوسرے کو دھکا دے اور کچل ڈالے۔ دبنے اور کچلنے سے اپنا ذوق باطل ہوتا ہے۔ دوسروں کو اذیت پہنچانے میں یہہ جرم ہے کہ عین حرم میں بیت اللہ کے سامنے ایک مسلمان صاحب ایمان کو اذیت پہنچائی۔ مکہ معظمہ میں ابھی تو حاضری رہیگی اگر طواف قدوم کے موقع پر تقبیل حجر کا موقع نہ ملا تو انشاء اللہ طواف زیارت یا طواف وداع یا کسی نفل طواف میں یہ سعادت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اس وقت اطمینان وسکون کیساتھ حجر اسود کو بوسہ دے اسپر رخسارہ رکھے آنکھوں سے آنسوں بہائے۔ یہہ ہمارے پیشوا۔ ہمارے آقا۔ حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے۔

اُمّت محمّدیہ کے لئے یہہ کیسی سعادت ہے کہ وہ مقام جہاں آنسوں رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے گرے ہوں وہاں اس کا آنسو بہے۔ جہاں دہن پاک اور لب مبارک ... [illegible]

کے پہنچے ہیں اس جگہ کے بوسہ دینے اور منہ رکھنے کی سعادت حاصل ہو۔ اللہ اللہ یہہ احسان رب کریم کا بطفیل سید الانبیاء امت مرحومہ کے لئے قائم و باقی ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علی نبیہ الکریم الامین و علی الہ واصحابہ و بارك وسلم الی یوم الدین۔

حجر اسود وغیرہ کے مسائل کے متعلق ترجمہ کتب متداولہ کا نقل ذیل ہے۔ ہندسہ وار

(او ۲) جب مکہ میں آئے تو ابتدا حاضری کی مسجد الحرام سے کرے۔ یہاں پہونچکر حجر اسود کے پاس آئے اور اس کی طرف رخ کر کے تکبیر و تہلیل کہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی مروی ہے۔ کہ مسجد الحرام میں پہنچکر سب سے پہلے حجر کے پاس آپ تشریف لائے اور اس کی طرف رخ کر کے تکبیر و تہلیل فرمائی۔ (ہدایہ)

(او ۲) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ پہنچکر سب سے پہلا کام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا کہ آپ نے وضو فرمایا پھر طواف بیت اللہ شروع کیا۔ (فتح القدیر)

(او ۲) حضرت عطا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ میں تشریف فرما ہوئے تو نہ کسی چیز کی طرف مائل ہوئے نہ کسی کام میں مشغول ہوئے نہ کسی گھر میں تشریف لے گئے۔ یہاں تک کہ مسجد الحرام میں تشریف لائے اور طواف بیت اللہ شروع کر دیا۔ (فتح القدیر)

(۳) ا۔ حجر اسود کے پاس دونوں ہاتھ اٹھانا چاہئے۔ اس لئے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھایا جائے لیکن سات جگہوں میں اور منجملہ ان کے استلام حجر اسود ہے (ہدایہ)

(۳) ب۔ ہاتھ اٹھانے میں کف دست حجر اسود کی طرف ہو۔ جیسا کہ نماز کے افتتاح میں کف دست قبلہ رخ ہوتے ہیں۔ (ہدایہ)

(۴۔ الف) طواف کے لئے حجر اسود کا بوسہ دینا ایسا ہی ہے۔ جیسا کہ نماز کے لئے تکبیر تو پھر طواف کو حجر اسود کے بوسہ سے شروع کریں۔ (مبسوط)

(۴۔ ب) استلام کا طریقہ یہہ ہے کہ دونوں ہتھیلیاں حجر پر رکھکر منہ بیچ میں دونوں ہاتھوں کے رکھے۔ اور بوسہ دے اور تین مرتبہ اسی طرح کرے۔ (ردالمحتار)

(۴۔ ج) بوسہ دینے میں آواز نہ ہونا چاہئے۔ (فتح القدیر)

(۵) حجر اسود کو بوسہ دے اگر بغیر اذیت پہنچائے کسی مسلمان کے ممکن ہو۔ اسلئے کہ استلام سنت ہے۔ اور مسلمان کی اذیت رسانی سے بچنا واجب ہے۔ (ہدایہ)

(۶) اگر بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی خمیدہ لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسی لکڑی کو چوم لے۔ (ہدایہ)

(۷) اگر استلام اور امساس دونوں سے عاجز ہو تو پھر حجر کیطرف رخ کرکے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ اس طرح کہ کف دست حجر اسود کی طرف ہو اور پشت دست اپنے رخ کی جانب اور دونو ہاتھوں سے اشارہ حجر اسود کی طرف کرکے اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔ (ردالمختار)

(۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر استلام ادا فرمایا پھر اپنے داہنے ہاتھ کی سمت چلنا شروع فرمایا (مسلم)

(۲) ابوالطفیل کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف بیت اللہ ادا کرتے ہوئے دیکھا حجر اسود کا استلام ایک خمیدہ لکڑی آپ کے ساتھ تھی اس سے کرتے اور اس لکڑی کو چوم لیتے۔ (مسلم)

(۳) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سوار طواف بیت اللہ کا ادا فرمایا جب حجر اسود کے پاس تشریف لائے تو کسی چیز سے جو دست مبارک میں تھی اس کی طرف فرماتے اور کہتے۔ (بخاری)

(۴) زبیر ابن عربی کہتے ہیں کہ کسی نے استلام حجر کے متعلق ابن عمر سے سوال کیا تو ابن عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حجر اسود کو ہاتھ سے بھی چھوا ہے۔ اور منھ سے بھی چوما ہے (بخاری)

(۵) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ خوب جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع دےسکتا ہے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا (بخاری و مسلم)

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور لب مبارک اس پر رکھکر دیر تک گریہ فرماتے رہے۔ پھر جو نظر اٹھائی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو موجود پایا تو ان سے آپ نے فرمایا عمر آنسو بہانے

کی یہہ جگہ ہے ؛ (ابن ماجہ)

رکن یمانی

یہہ تو معلوم ہو چکا کہ خانہ کعبہ کے چار رکن ہیں ہر رکن کی دعائیں علیحدہ علیحدہ بھی معلوم ہو چکی ہیں. اُن کے گرد گھومنا. دعائیں مانگنا. تسبیح وتہلیل کا زبان پر جاری رکھنا نبی علیہ السّلام پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا حج مبرور کی علامت ہے. لیکن ان چار رکنوں میں سے تقبیل واستلام صرف دو رکن کا مسنون ہے. ایک حجر اسود جس کا بیان اور طریقہ استلام گزر چکا دوسرا رکن یمانی پر پہنچے تو دونو ہاتھوں سے اِس رکن کو تبرکاً چھوئے. اگر دونوں ہاتھ پہنچانا متعذر ہو تو صرف داہنے ہاتھ سے چھوئے لیکن اگر یہہ بھی میسّر نہ آئے تو پھر دعا پر اکتفا کرے صرف بائیں ہاتھ سے چھونا اِس کا جائز نہیں. نہ یہاں لکڑی سے چھونا اور اشارہ کرنا ہے. ہاں اگر چاہے تو رکن یمانی کو بوسہ دے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار سے اسی قدر ثابت ہے ؛

رکن یمانی جب جنوبی دیوار کی طرف بڑھے تو یہاں دعا میں مبالغہ کرے. یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہتے ہیں. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فضیلت رکن یمانی میں دو حدیثیں مروی ہیں. ایک میں ستر فرشتے اور دوسری میں ستر ہزار فرشتوں کا رکن یمانی مقرر ہونا مذکور ہے. پہلے سے مراد خاص رکن یمانی ہے. اور دوسری سے وہ دیوار جو رکن کے بعد آتی ہے مگر یہہ بھولنا نہ چاہیئے کہ صرف دعا کے لئے ٹھیرنا اور کھڑا ہونا نہ چاہیئے. طواف ہی میں دعا مانگتا جائے. استلام وتقبیل کے لئے ٹھہرنا ضرور ہے اور دعا کے لئے غیر ضروری.

(۱) رکن یمانی کا استلام کرے کہ مستحن ہے لیکن بلا تقبیل اور امام محمد رحمۃ اللہ کی تحقیق یہہ ہے کہ سنت ہے اور اسے بوسہ بھی دے. دلائل امام محمد رحمۃ اللہ کی تائید کرتے ہیں : (درمختار)

(۲) استلام رکن یمانی سے مراد دونوں کف دست سے نہ چھوئے. جب کہ چھونے سے عاجز ہو تو استلام کا قائم مقام اشارہ یہاں نہیں ہوگا (ردالمختار)

(۱) عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جس طرح ساعی اور کوشاں رکن یمانی اور رکن اسود پہ پایا کسی اور صحابی کو اس حد تک کوشش کرتے ہوئے نہ دیکھا. وہ یہہ کہتے تھے کہ میں یہہ جد وجہد اس لئے کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے

کہ حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (ترمذی)

(۲) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام نہ سختی میں چھوٹا نہ سہولیت میں جب سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استلام کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہاں پہونچکر یہہ دعا مانگتا ہے کہ الٰہی میں تجھ سے خطاؤں کی معافی اور عافیت جسمانی و روحانی دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرماکر اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے تو وہ ستر فرشتے اوسکی دعا پر آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ستر ہزار فرشتے۔

(۴) دارقطنی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیتے تھے اور دست مبارک سے اُسے چھوتے تھے (فتح القدیر)

(۵) بیشک رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے اوسی دن سے مقرر ہیں جب سے حق سبحانہ نے بیت اللہ کو خلق فرمایا اور وہ فرشتے اس جگہ کو کبھی نہیں چھوڑتے

فصل ششم طواف بیت اللہ اور اوس کے احکام وغیرہ

لہذا احکام حج و احرام وغیرہ سے فراغت پاکر اب اس فصل میں طواف اور اوس کے مسائل و طریقہ ادائگی وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ ہر نو وارد کے لئے ایک گائیڈ یا رہبری کا کام دیگی اور بھولنا بھٹکنا نہیں پڑیگا کیونکہ ان معاملات کا جاننا ہر حاجی کیواسطے ضروریات سے ہے۔

مطاف خانہ کعبہ کے گرداگرد جو دائرہ مستطیلہ بشکل بیضاوی ہے اوسے مطاف کہتے ہیں مطاف میں سنگ مرمر کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اور اس کی غرب سے جنوب تک اکتالیس ہاتھ ایک بالشت ہے۔ اور شمال و مشرق کی طرف چھبیس ہاتھ سے کچھ زیادہ۔ قطر دائرہ مطاف کا شمال سے جنوب تک ایکسو گیارہ ہاتھ ہے۔ اور شرق سے غرب تک تقریباً نوے ہاتھ۔ اس دائرہ کے گرداگرد پھرنا طواف ہے۔

طواف حج اور عمرہ کا رکن ہے۔ یہہ رکن اس جگہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس مقام کو مطاف کہتے

ہیں بطاف کا ایک پھیرا میل کا سولہواں (۱/۱۶) حصّہ ہے۔ سات پھیروں میں نصف میل سے کچھ کم مسافت طے ہوگی۔ یعنے (۷/۱۶)،

اقسام طواف حج میں تین طواف۔ ایک مسنون دوسرا فرض جو رکن حج ہے اور تیسرا واجب آفاقی مسجد الحرام میں پہونچتے ہی جو طواف ادا کرتا ہے۔ اسے طواف قدوم اور طواف تحیۃ کہتے ہیں۔ یہہ طواف حنفی مذہب میں مسنون ہے۔ مفرد و قارن دونوں کے لئے اس کا ادا کرنا سنت موکدہ ہے۔ مفرد کا پہلا طواف حرم شریف پہونچکر یہی طواف قدوم ہے۔ لیکن قارن پہلے عمرہ کا طواف ادا کریگا۔ اوس سے فارغ ہوکر طواف قدوم بجالائیگا۔ متمتع کے لئے طواف قدوم نہیں ہے۔

ایام النحر یعنے دسویں گیارہویں بارہویں کو بعد قربانی اور حلق جو طواف کرتے ہیں وہ طواف زیارت ہے اور یہی طواف رکن حج ہے۔

مکہ معظمہ سے جب رخصت ہوتے ہیں تو چلتے وقت پھر طواف کرتے ہیں۔ یہہ طواف حنفی مذہب میں واجب ہے۔ اسے طواف صدر اور طواف وداع کہتے ہیں۔

مکہ معظمہ کے رہنے والوں کے لئے نہ طواف قدوم ہے نہ طواف وداع یہ دونوں طواف آفاقی کے لئے ہیں۔ اہل مکہ نہ کہیں سے چلکر آتے ہیں جو طواف قدوم کریں نہ مکہ معظمہ سے نکلکر وطن و مقام سکونت میں جاتے ہیں۔ جو خانہ کعبہ سے رخصت ہوں۔

(۱) حج کے طوافوں میں سے ایک تو طواف تحیۃ ہے (یعنے حاضری دربار کا سلام و نیاز) اور اسی طواف قدوم اور طواف لقا بھی نام ہے۔ ہم احناف کے مذہب میں یہہ طواف سنت ہے۔ دوسرا طواف الزیارت ہے۔ اور یہہ حج کا رکن ہے۔ اور تیسرا طواف طواف الصدر ہے اور یہہ طواف حنفی مذہب میں ان لوگوں پر جو بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں واجب ہے (مبسوط)

(۲) مکہ کے لئے نہ طواف قدوم ہے نہ طواف وداع پہلا تو یوں نہیں کہ ان کے حق میں کہیں سے چلکر آنا ہی نہیں پایا جاتا پھر حاضری دربار کا طواف کیا۔ اور دوسرا یوں نہیں کہ وہ تو سکنا مکہ ہیں نہ بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں۔ نہ اس سے نکل کر کہیں جاتے ہیں۔

لہذا اب طواف کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے۔

اضطباع کی تعریف طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اضطباع کرے اپنی چادر کے سیدھے آنچل کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے تاکہ داہنا ہاتھ مونڈھے تک کھلا رہے اسے شریعت میں اضطباع کہتے ہیں :۔

سنت طواف کا موقع بعد اضطباع رو بکعبہ حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑا ہو کہ سارا پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے :۔

طواف کی نیت اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَمِ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ ؕ

الٰہی میں تیرے عزت والے مکان کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنی رحمت سے مجھے اوس کا ادا کرنا آسان فرما دے اور اپنے کرم سے قبول فرما :۔

نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنے داہنے سمت چلے جب سنگ اسود کا مقابلہ ہو تو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے کف دست اپنے چہرے کی جانب ہو اور کہے :۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ؕ

اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں سب تعریف خدا ہی کیلئے ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام :۔

اب حجر اسود کا استلام کرے جس کا مفصل بیان سابق میں گزر چکا ہے وہاں دیکھنا چاہئے بعد استلام یہہ کہے :۔

اَللّٰھُمَّ اِیْمَانًا بِکَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّۃِ نَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ؕ

الٰہی تجھپر ایمان لاکر اور بغرض پیروی سنت تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ طواف کرتا ہوں

اب در کعبہ کیطرف بڑھے۔ جب حجر مبارک کے سامنے سے گذر جائے سیدھا ہو لے۔ خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر چلنا شروع کر دے۔ جب جانب شمال میں پہنچے تو حطیم کے اندر نہ جلئے۔ بلکہ بیرون حطیم سے طواف کی زمین کعبہ کی زمین ہے۔ طواف میں زمین کعبہ اگر ایک اونگل بھی چھوٹ گئی تو طواف ناقص رہیگا۔ گویا اونگلی کے قدر بھی زمین کعبہ نہ چھوٹے۔ بیت اللہ کے گرد گھومتا ہوا پھر حجر اسود کے پاس پہونچ جائے۔ یہ ایک پھیرا ہوا جسے عربی میں شوط کہتے ہیں اور اس کی جمع اشواط ہے۔ اس طرح سات پھیرے خانہ کعبہ کے گرداگرد کرے۔ ہر پھیرے کی ابتدا میں استلام حجر مسنون ہے

لیکن طواف کی نیت سو ابتدا ہیں ہو چکی. اب کسی پھیرے میں دوبارہ نیت کی حاجت نہیں. مرد تین پہلے پھیروں میں رمل کرتا ہوا چلے. باقی چار پھیروں میں آہستہ بے جنبش شانہ سکون و وقار کیساتھ طواف کرے ؛

رمل اور اسکی تعریف

رمل اصطلاح شریعت میں اس کی چال کو کہتے ہیں جو بہادر مجاہد جاں باز کی رفتار میدان قتال میں بوقت مبارزہ کفار ہوتی ہے. دونوں شانوں کو جنبش دیتے ہوئے جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلنا رمل ہے. طواف کیوقت ملتزم میزاب رحمت مستجار. رکن عراقی. رکن یمانی یہہ سب دعا کے مواقع ہیں جب ان جگہوں پر پہونچے تو دعا مانگے. جو الواب ادعیہ میں ہر ایک موقع کی دعا اور نیز مکمل طواف کی یعنی ہفت اشواط کی درج ہے لیکن اگر کسیکو ہر مقام کی دعا یاد نہو تو رکن یمانی کے بیان میں جو دعا حضرت ابوہریرہ سے منقول ہے جس کا نمبر تین ہے. اور مقام ادعیہ میں مندرج ہے اُسے پڑھے. اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے. اگر یہ بھی دشوار ہو تو پھر تسبیح و تہلیل کہتا ہوا طواف پورا کرے

دعا یا تسبیح میں آواز بلند نہ کریں

دعا ہو یا صلوٰۃ و سلام. تسبیح و تحمید ہو یا تکبیر و تہلیل. ہرگز ہرگز چلا کر نہ پڑھے بس اتنی آواز سے پڑھنا کفایت کرتا ہے جو اپنے کانوں تک آواز آجائے چلا کر دعا کرنا تو ایک تو آداب دعا کے منافی ہے. پھر ایک کا بلند آواز سے پڑھنا دوسرے کے پڑھنے میں خلل پیدا کرتا ہے. اگر کوئی ناواقف زور سے چلا کر پڑھتا ہو یا کوئی مطوف کسی زائر کو بلند آواز سے دعائیں پڑھاتا جاتا ہو. تو باخبر صاحب علم کو اس کی عیب جوئی یا نکتہ چینی نہ چاہئے. اس سے نفس سے عجب پیدا ہوتا ہے. یہہ موقع تواضع و خاکساری کا ہے. دوسروں کی طرف دھیان لگا کر اپنے لطف فدویت کو ضائع نہ کرنا چاہئے. رب البیت کی تسبیح و تحمید اور اوس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے میں ایسا محو ہو کہ اغیار سے بے خبر ہو جائے طواف میں دعا مانگنے کے لئے ٹھیرنا بھی نہ چاہئے. دل میں سوز و گداز لب پر تسبیح و صلوٰۃ اور قدم مصروف طواف رہے. ہاں اگر کثرت ازدحام سے ایسا موقع آجائے کہ اگر رمل کرتا ہے تو دوسرں کو تکلیف ہوگی یا خود اپنی ذات کو اذیت پہنچے گی تو اِس قدر توقف کرے کہ اذیت پانے اور اذیت پہنچانے کا موقع گزر جائے پھر رمل شروع کرے ؛

رمل میں قرب کعبہ بعد سے افضل ہے

رمل میں خانہ کعبہ سے جس قدر قریب ہو بہتر و افضل ہے۔ مگر نہ ایسا اتصال وقرب کہ شاذروال یا خلاف کعبہ سے وصل وقرب کہ شاذروال یا یا خلاف کعبہ سے وصل ہو جائے لیکن اگر قرب میں رمل کرنا ناممکن یا دشوار ہو تو پھر دوری ہی بہتر ہے۔ طواف رمل کیساتھ خانہ کعبہ سے دور۔ افضل ہے۔ اس طواف سے جو بیت اللہ سے قریب بلا رمل ہو۔

پہلا۔ دوسرا اور تیسرا پھیرا رمل کیساتھ کرنا سنت عظیمہ ہے شریعت نے اس کی اہمیت کا یہاں تک اعتبار کیا ہے کہ اس کی اجازت دیدی کہ اگر موقع رمل کا نہ ملے تو ایک لحظہ ٹھہر جائے پھر رمل شروع کردے۔ رمل کا چھوڑنا خطا کاری ہے اور اتباع سنت کی سعادت سے محرومی:۔

جب سات پھیرے ہو جائیں تو ختم طواف پر حجر اسود کو بوسہ دے یا استلام اس پر عامل ہو۔ طواف کے پھیرے سات ہوئے۔ اور حجر اسود کا استلام آٹھ مرتبہ ہوا:۔

مقام ابراہیم پر نماز

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پر آئے دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل یاایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے۔ بعد طواف ان دو رکعتوں کا پڑھنا مذہب حنفی میں واجب ہے۔ اور نیت نماز سے پہلے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی سنت ہے نماز سے فارغ ہو کر ملتزم پر جائے اور اس سے لپٹ کر دعا مانگے پھر زمزم پر پہنچے اور تین سانس میں کو کھ بھر کر پانی پیئے ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور ختم پر الحمد للہ کہے۔ ہاں اگر ایسے وقت طواف ختم ہوا کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ مثلاً طلوع صبح صادق یا دوپہر یا غروب آفتاب کا وقت بعد نماز عصر تو اس عرصہ تک ٹھہرا رہے کہ کراہت کا وقت نکل جائے۔ جب آفتاب بلند ہو یا خط استوا سے زوال پذیر ہو یا غروب ہو جائے۔ اب دو رکعت نماز پڑھکر ادائے واجب سے فارغ ہو۔ مقام ابراہیم میں اگر جگہ اس نماز کے ادا کی نہ پائے۔ تو مشعر الحرام میں جہاں موقع ملے اس نماز کو پڑھے یہ طواف مسنون ہے۔ اور اسی کا نام طواف قدوم ہے۔ حاضری دربار کا سلام و نیاز ہو گیا۔

رہا طواف فرض جو رکن حج ہے اس کے ادا کا افضل وقت دسویں تاریخ ہے گیارہویں اور بارہویں تک اس میں وسعت و اجازت ہے طواف فرض میں اضطباع نہیں ہے۔ قارن مفرد

طواف قدوم ہیں اور تمتع بعد احرام حج کسی طواف قدوم ہیں اور تمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل ہیں اگر رمل کر چکے ہوں تو اس طواف فرض ہیں رمل کی حاجت نہیں اس کا ایک ہی مرتبہ بجا لانا سنت ہے۔ لیکن اگر اس ہیں رمل نہ کیا ہو تو اس طواف فرض ہیں رمل کرنا ہوگا:

تیسرا طواف جسے طواف الصدر اور طواف وداع کہتے ہیں۔ اس ہیں نہ اضطباع ہے نہ رمل صرف پھیرے پور کر کے مقام ابراہیم پر حاضر ہوا اور دو رکعت نماز پڑھکر بیت اللہ شریف سے رخصت ہو جائے:

طواف نفل ہو یا فرض۔ سنت ہو یا واجب اگر جماعت۔ فرض نماز کی قائم ہوا اور طواف کرنے والے نے اس وقت کا فرض ادا نہیں کیا ہے تو اُسے طواف چھوڑ کر فرض نماز ہیں شریک ہونا چاہئے بعد ادائے فرض طواف جہاں سے چھوڑا تھا پھر شروع کر دے۔

طواف ہیں نمازی کے سامنے سے گذرنا

لیکن اگر یہہ اپنی نماز اس جماعت سے قائم ہونے سے پیشتر ادا کر چکا ہو تو پھر طواف ہیں مصروف رہے۔ نمازیوں کے سامنے سے طواف ہیں اگر گزرنا پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہہ مسئلہ کہ نمازیوں کے گذرنا گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے صرف حرم بیت اللہ کیسا تھ مخصوص ہے:

عورت کے طواف ہیں دو باتوں کا استثنا

ف عورت طواف ہیں نہ رمل کریگی نہ اضطباع۔ ان دو کے سوا جملہ امور ہیں عورت و مرد کا ایک حکم ہے:
(طواف کے گذشتہ طریقہ پر نقل ترجمہ کتب معتبرہ)

(۱) طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لینا چاہئے: (فتح القدیر)

اضطباع کی تعریف

(۲) اضطباع اسے کہتے ہیں کہ مرد اپنی چادر کا داہنا آنچل بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں مونڈھے پر ڈال لے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے: (ہدایہ)

استقبال حجر اور اس کا طریقہ

(۳) رو بکعبہ حجر اسود کے داہنے طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔ پھر اپنی داہنی سمت چلے یہاں تک کہ حجر اقدس کے مقابل

(۵) حجر اسود کو بوسہ دے اگر بغیر اذیت پہنچائے کسی مسلمان کے ممکن ہو۔ اسلئے کہ استلام سنت ہے۔ اور مسلمان کی اذیت رسانی سے بچنا واجب ہے۔ (ہدایہ)

(۶) اگر بوسہ دینا یا ہاتھ لگانا ممکن نہ ہو تو کسی خمیدہ لکڑی سے حجر اسود کو چھو کر اسی لکڑی کو چوم لے۔ (ہدایہ)

(۷) اگر استلام اور امساس دونوں سے عاجز ہو تو پھر حجر کیطرف رخ کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ اس طرح کہ کف دست حجر اسود کی طرف ہو اور پشت دست اپنے رخ کی جانب اور دونوں ہاتھوں سے اشارہ حجر اسود کی طرف کر کے اپنے ہاتھوں کو چوم لے۔ (رد المختار)

(۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ تشریف لائے تو حجر اسود کے پاس آکر استلام ادا فرمایا پھر اپنے داہنے ہاتھ کی سمت چلنا شروع فرمایا (مسلم)

(۲) ابو الطفیل کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طواف بیت اللہ ادا کرتے ہوئے دیکھا حجر اسود کا استلام ایک خمیدہ لکڑی آپ کے ساتھ تھی اس سے کرتے اور اس لکڑی کو چوم لیتے۔ (مسلم)

(۳) حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ سوار طواف بیت اللہ کا ادا فرمایا جب حجر اسود کے پاس تشریف لائے تو کسی چیز سے جو دست مبارک میں تھی اس کی طرف فرماتے اور کہتے۔ (بخاری)

(۴) زبیر ابن عربی کہتے ہیں کہ کسی نے استلام حجر کے متعلق ابن عمر سے سوال کیا تو ابن عمر نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ نے حجر اسود کو ہاتھ سے بھی چھوا ہے۔ اور منہ سے بھی چوما ہے (بخاری)

(۵) عابس بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ حجر اسود کو بوسہ دیا اور فرمایا کہ خوب جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نفع دیسکتا ہے نہ ضرر پہنچا سکتا ہے اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی تجھے نہ چومتا (بخاری و مسلم)

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور لب مبارک اس پر رکھکر دیر تک گریہ فرماتے رہے۔ پھر جو نظر اٹھائی تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو موجود پایا تو ان سے آپ نے فرمایا عمر آنسو بہانے

کی یہہ جگہ ہے :

(ابن ماجہ)

رُکن یمانی

یہہ تو معلوم ہو چکا کہ خانہ کعبہ کے چار رکن ہیں ہر رکن کی دعائیں علیحدہ علیحدہ بھی معلوم ہو چکی ہیں۔ اُن کے گرد گھومنا۔ دعائیں مانگنا۔ تسبیح وتہلیل کا زبان پر جاری رکھنا نبی علیہ السّلام پر صلوٰۃ وسلام بھیجنا حج مبرور کی علامت ہے۔ لیکن ان چار رکنوں میں سے تقبیل واستلام صرف دو رکن کا مسنون ہے۔ ایک حجر اسود جس کا بیان اور طریقہ استلام گزر چکا دوسرا رکن یمانی پر پہنچے تو دونو ہاتھوں سے اس رکن کو تبرکاً چھوئے۔ اگر دونوں ہاتھ پہنچانا متعذر ہو تو صرف داہنے ہاتھ سے چھوئے لیکن اگر یہہ بھی میسّر نہ آئے تو پھر دعا پر اکتفا کرے صرف بائیں ہاتھ سے چھونا اس کا جائز نہیں۔ نہ یہاں لکڑی سے چھونا اور اشارہ کرنا ہے۔ ہاں اگر چاہے تو رکن یمانی کو بوسہ دے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کبار سے اسی قدر ثابت ہے :

رکن یمانی جب جنوبی دیوار کی طرف بڑھے تو یہاں دعا میں مبالغہ کرے۔ یہاں ستر ہزار فرشتے دعا پر آمین کہتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فضیلت رکن یمانی میں دو حدیثیں مروی ہیں۔ ایک میں ستر فرشتے اور دوسری میں ستر ہزار فرشتوں کا رکن یمانی مقرر ہونا مذکور ہے۔ پہلے سے مراد خاص رکن یمانی ہے۔ اور دوسری سے وہ دیوار جو رکن کے بعد آتی ہے مگر یہہ بھولنا نہ چاہیئے کہ صرف دعا کے لئے ٹھیرنا اور کھڑا ہونا نہ چاہیئے۔ طواف ہی میں دعا مانگتا جائے۔ استلام وتقبیل کے لئے ٹھہرنا ضرور ہے اور دعا کے لئے غیر ضروری۔

(۱) رکن یمانی کا استلام کرے کہ مستحن ہے لیکن بلا تفصیل اور امام محمد رحمۃ اللہ کی تحقیق یہہ ہے کہ سنت ہے اور اسے بوسہ بھی دے۔ دلائل امام محمد رحمۃ اللہ کی تائید کرتے ہیں (درمختار)

(۲) استلام رکن یمانی سے مراد دونوں کف دست سے نہ چھوئے۔ جب کہ چھونے سے عاجز ہو تو استلام کا قائم مقام اشارہ یہاں نہیں ہوگا (رد المختار)

(۱) عبید بن عمیر کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو جس طرح ساعی اور کوشاں رکن یمانی اور رکن اسود پر پایا کسی اور صحابی کو اس حد تک کوشش کرتے ہوئے نہ دیکھا۔ وہ یہہ کہتے تھے کہ میں یہہ جد وجہد اس لئے کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے

کہ حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام گناہوں کو مٹاتا ہے۔ (ترمذی)

(۲) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھ سے رکن یمانی اور حجر اسود کا استلام نہ سختی میں چھوٹا نہ سہولیت میں جب سے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو استلام کرتے ہوئے دیکھا۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہاں پہونچکر یہہ دعا مانگتا ہے کہ الٰہی میں تجھ سے خطاؤں کی معافی اور عافیت جسمانی و روحانی دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما کر اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے تو وہ ستر فرشتے اوسکی دعا پر آمین کہتے ہیں (ابن ماجہ)

اور ایک روایت میں ستر ہزار فرشتے۔

(۴) دار قطنی میں ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکن یمانی کو بوسہ دیتے تھے اور دست مبارک سے اُسے چھوتے تھے (فتح القدیر)

(۵) بیشک رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیانی حصہ پر ستر ہزار فرشتے اوسی دن سے مقرر ہیں جب سے حق سبحانہ نے بیت اللہ کو خلق فرمایا اور وہ فرشتے اس جگہ کو کبھی نہیں چھوڑتے

فصل ششم طواف بیت اللہ اور اوس کے احکام وغیرہ

لہذا احکام حج و احرام وغیرہ سے فراغت پاکر اب اس فصل میں طواف اور اوس کے مسائل و طریقہ ادائگی وغیرہ بیان کیا جاتا ہے تاکہ ہر نووارد کے لئے ایک گائیڈ یا رہبری کا کام دیگی اور بھولنا بھٹکنا نہیں پڑیگا کیونکہ ان معاملات کا جاننا ہر حاجی کیواسطے ضروریات سے ہے:

مطاف خانہ کعبہ کے گرداگرد جو دائرہ مستطیلہ بشکل بیضاوی ہے اوُسے مطاف کہتے ہیں مطاف میں سنگ مرمر کا فرش بچھا ہوا ہے۔ اور اس کی غرب سے جنوب تک اکتالیس ہاتھ ایک بالشت ہے۔ اور شمال و شرق کی طرف چھبیس ہاتھ سے کچھ زیادہ۔ قطر دائرہ مطاف کا شمال سے جنوب تک اکیسو گیارہ ہاتھ ہے۔ اور شرق سے غرب تک تقریباً نوے ہاتھ۔ اس دائرہ کے گرداگرد منا طواف ہے:

طواف حج اور عمرہ کا رکن ہے۔ یہہ رکن اس جگہ ادا کیا جاتا ہے۔ اس لئے اس مقام کو مطاف کہتے

ہیں مطاف کا ایک پھیرا میل کا سولہواں ($\frac{1}{16}$) حصّہ ہے. سات پھیروں ہیں نصف میل سے کچھ کم مسافت طے ہو گی. یعنے ($\frac{7}{16}$)

اقسام طواف

حج میں تین طواف- ایک مسنون دوسرا فرض جو رکن حج ہے اور تیسرا واجب آفاقی مسجد الحرام میں پہونچتے ہی جو طواف ادا کرتا ہے. اسے طواف قدوم اور طواف تحیۃ کہتے ہیں. یہہ طواف حنفی مذہب میں مسنون ہے. مفرد و قارن دونوں کے لئے اس کا ادا کرنا سنت موکدہ ہے. مفرد کا پہلا طواف حرم شریف پہونچکر یہی طواف قدوم ہے لیکن قارن پہلے عمرہ کا طواف ادا کریگا. اوس سے فارغ ہو کر طواف قدوم بجا لائیگا. متمتع کے لئے طواف قدوم نہیں ہے.

ایام النحر یعنے دسویں گیارہویں بارہویں کو بعد قربانی اور حلق جو طواف کرتے ہیں وہ طواف زیارت ہے اور یہی طواف رکن حج ہے.

مکہ معظمہ سے جب رخصت ہوتے ہیں تو چلتے وقت پھر طواف کرتے ہیں. یہہ طواف حنفی مذہب میں واجب ہے. اسے طواف صدر اور طواف وداع کہتے ہیں.

مکہ معظمہ کے رہنے والوں کے لئے نہ طواف قدوم ہے نہ طواف وداع یہ دونوں طواف آفاقی کے لئے ہیں. اہل مکہ نہ کہیں سے چلکر آتے ہیں جو طواف قدوم کریں نہ مکہ معظمہ سے نکلکر وطن و مقام سکونت میں جاتے ہیں. جو خانہ کعبہ سے رخصت ہوں.

(۱) حج کے طوافوں میں سے ایک تو طواف تحیۃ ہے (یعنے حاضری دربار کا سلام و نیاز) اور اسی طواف قدوم اور طواف لقا بھی نام ہے. ہم احناف کے مذہب میں یہہ طواف سنت ہے. دوسرا طواف الزیارت ہے. اور یہہ حج کا رکن ہے. اور تیسرا طواف طواف الصدر ہے اور یہہ طواف حنفی مذہب میں ان لوگوں پر جو بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں واجب ہے (مبسوط)

(۲) مکہ کے لئے نہ طواف قدوم ہے نہ طواف وداع پہلا تو یوں نہیں کہ ان کے حق میں کہیں سے چلکر آنا ہی نہیں پایا جاتا پھر حاضری دربار کا طواف کیا. اور دوسرا یوں نہیں کہ وہ تو سکنا مکہ ہیں نہ بیت اللہ سے رخصت ہوتے ہیں. نہ اس سے نکل کر کہیں جاتے ہیں.

لہذا اب طواف کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے.

اضطباع کی تعریف

طواف شروع کرنے سے پہلے مرد اضطباع کرے اپنی چادر کے سیدھے آنچل کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالے تاکہ داہنا ہاتھ مونڈھے تک کھلا رہے اسے شریعت میں اضطباع کہتے ہیں:۔

سنت طواف کا موقع

بعد اضطباع رو بکعبہ حجر اسود کی داہنی طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑا ہو کہ سارا پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے:۔

طواف کی نیت

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِكَ الْحَرَمِ فَیَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ.	الٰہی میں تیرے عزت والے مکان کے طواف کا ارادہ کرتا ہوں تو اپنی رحمت سے مجھیر اوس کا ادا کرنا آسان فرماوے اور اپنے کرم سے قبول فرما:

نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے اپنے داہنے سمت چلے جب سنگ اسود کا مقابلہ ہو تو ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے کف دست اپنے چہرے کی جانب ہو اور کہے:۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ط	اللہ کا نام لیکر شروع کرتا ہوں. سب تعریف خدا ہی کیلئے ہے اللہ سب سے بڑا ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام:

اب حجر اسود کا استلام کرے جس کا مفصل بیان فصل ماسبق میں گزر چکا ہے وہاں دیکھنا چاہئے بعد استلام یہہ کہے:۔

اَللّٰهُمَّ اِیْمَانًا بِكَ وَاتِّبَاعًا لِسُنَّةِ نَبِیِّكَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.	الٰہی تجھپر ایمان لاکر اور بغرض پیروی سنت تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ طواف کرتا ہوں

اب درِ کعبہ کیطرف بڑھے. جب حجر مبارک کے سامنے سے گذر جائے سیدھا ہو لے. خانہ کعبہ کو اپنے بائیں ہاتھ پر لے کر چلنا شروع کردے. جب جانب شمال میں پہنچے تو حطیم کے اندر نہ جائے. بلکہ بیرون حطیم سے طواف کی زمین کعبہ کی زمین ہے. طواف میں زمین کعبہ اگر ایک اونگل بھی چھوٹ گئی تو طواف ناقص رہیگا. گویا اونگلی کے قدر بھی زمین کعبہ نہ چھوٹے. بیت اللہ کے گرد گھومتا ہوا پھر حجر اسود کے پاس پہونچ جائے. یہ ایک پھیرا ہوا جسے عربی میں شوط کہتے ہیں اور اس کی جمع اشواط ہے. اس طرح سات پھیرے خانہ کعبہ کے گرداگرد کرے. ہر پھیرے کی ابتدا میں استلام حجر مسنون ہے

لیکن طواف کی نیت سوا ابتدا میں ہو چکی۔ اب کسی پھیرے میں دوبارہ نیت کی حاجت نہیں۔ مرد تین پہلے پھیروں میں رمل کرتا ہوا چلے۔ باقی چار پھیروں میں آہستہ بے جنبش شانہ سکون و وقار کیساتھ طواف کرے۔

رمل اور اسکی تعریف

رمل اصطلاح شریعت میں اس کی چال کو کہتے ہیں جو بہادر مجاہد جاں بازکی رفتار میدان قتال میں بوقت مبازرہ کفار ہوتی ہے۔ دونوں شانوں کو جنبش دیتے ہوئے جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے چلنا رمل ہے۔ طواف کیوقت ملتزم میزاب رحمت مستجار۔ رکن عراقی۔ رکن یمانی یہہ سب دعا کے مواقع ہیں جب ان جگہوں پر پہونچے تو دعا مانگے۔ جو الواب ادعیہ میں ہر ایک موقع کی دعا اور نیز مکمل طواف کی یعنی مع ہفت اشواط کی درج ہی لیکن اگر کسیکو ہر مقام کی دعا یاد نہو تو رکن یمانی کے بیان میں جو دعا حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہے جس کا نمبر تین ہے۔ اور مقام ادعیہ میں مندرج ہے اُسے پڑھے۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ اگر یہ بھی دشوار ہو تو پھر تسبیح و تہلیل کہتا ہوا طواف پورا کرے

دعا یا تسبیح میں آواز بلند نہ کریں

دعا ہو یا صلوٰۃ و سلام۔ تسبیح و تحمید ہو یا تکبیر و تہلیل۔ ہرگز ہرگز چلا کر نہ پڑھے بس اپنی آواز سے پڑھنا کفایت کرتا ہے جو اپنے کانوں تک آواز آجائے چلا کر دعا کرنا تو ایک تو آداب دعا کے منافی ہے۔ پھر ایک کا بلند آواز سے پڑھنا دوسرے کے پڑھنے میں خلل پیدا کرتا ہے۔ اگر کوئی ناواقف زور سے چلا کر پڑھتا ہو یا کوئی مطوف کسی زائر کو بلند آواز سے دعائیں پڑھاتا جاتا ہو۔ تو باخبر صاحب علم کو اس کی عیب جوئی یا نکتہ چینی نہ چاہیئے۔ اس سے نفس میں عجب پیدا ہوتا ہے۔ یہہ موقع تواضع و خاکساری کا ہے۔ دوسروں کی طرف دھیان لگا کر اپنے لطف قدوسیت کو ضائع نہ کرنا چاہیئے۔ رب البیت کی تسبیح و تحمید اور اوس کے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام بھیجنے میں ایسا محو ہو کہ اغیار سے بے خبر ہو جائے طواف میں دعا مانگنے کے لئے ٹھیرنا بھی نہ چاہیئے۔ دل میں سوز و گداز لب پر تسبیح و صلوٰۃ اور قدم مصروف طواف رہے۔ ہاں اگر کثرت ازدحام سے ایسا موقع آجائے کہ اگر رمل کرتا ہے تو دوسرں کو تکلیف ہوگی یا خود اپنی ذات کو اذیت پہنچے گی تو اس قدر توقف کرے کہ اذیت پانے اور اذیت پہنچانے کا موقع گزر جائے پھر رمل شروع کرے۔

رمل میں قرب کعبہ بعد سے افضل ہے

رمل میں خانہ کعبہ سے جس قدر قریب ہو بہتر و افضل ہے. مگر نہ ایسا اتصال وقرب کہ شاذروان یا خلاف کعبہ سے وصل وقرب کہ شاذروان یا یا خلاف کعبہ سے وصل ہو جائے لیکن اگر قرب میں رمل کرنا ناممکن یا دشوار ہو تو پھر دوری ہی بہتر ہے. طواف رمل کیساتھ خانہ کعبہ سے دور۔ افضل ہے۔ اس طواف سے جو بیت اللہ سے قریب بلا رمل ہو

پہلا۔ دوسرا اور تیسرا پھیرا رمل کیساتھ کرنا سنت عظیمہ ہے شریعت نے اس کی اہمیت کا یہاں تک اعتبار کیا ہے کہ اس کی اجازت دیدی کہ اگر موقع رمل کا نہ ملے تو ایک لحظہ ٹھہر جائے پھر رمل شروع کردے. رمل کا چھوڑنا خطا کاری ہے اور اتباع سنت کی سعادت سے محرومی :۔

جب سات پھیرے ہو جائیں تو ختم طواف پر حجر اسود کو بوسہ دے یا استلام پر عامل ہو۔ طواف کے پھیرے سات ہوئے۔ اور حجر اسود کا استلام آٹھ مرتبہ ہوا :۔

مقام ابراہیم پر نماز

طواف سے فارغ ہو کر مقام ابراہیم پہ آئے دو رکعت نماز ادا کرے پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد قل یاایہا الکفروں اور دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے. بعد طواف ان دو رکعتوں کا پڑھنا مذہب حنفی میں واجب ہے۔ اور نیت نماز سے پہلے اس آیۃ کریمہ کی تلاوت واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی سنت ہے، نماز سے فارغ ہو کر ملتزم پہ جائے اور اس سے لپٹ کر دعا مانگے پھر زمزم پہ پہنچے اور تین سانس میں کوکھ بھر کر پانی پیئے ہر مرتبہ شروع میں بسم اللہ اور ختم پہ الحمد للہ کہے. ہاں اگر ایسے وقت طواف ختم ہوا کہ اس وقت نماز پڑھنا مکروہ ہے. مثلاً طلوع صبح صادق یا دوپہر یا غروب آفتاب کا وقت بعد نماز عصر تو اس عرصہ تک ٹھہرا رہے کہ کراہت کا وقت نکل جائے. جب آفتاب بلند ہو یا خط استوا سے زوال پذیر ہو یا غروب ہو جائے. اب دو رکعت نماز پڑھکر ادائے واجب سے فارغ ہو۔ مقام ابراہیم میں اگر جگہ اس نماز کے ادا کی نہ پائے. تو مسجد الحرام میں جہاں موقع ملے اس نماز کو پڑھے یہ طواف مسنون ہے. اور اسی کا نام طواف قدوم ہے. حاضری دربار کا سلام ونیاز ہو گیا،

رہا طواف فرض جو رکن حج ہے اس کے ادا کا افضل وقت دسویں تاریخ ہے گیارہویں اور بارہویں تک اس میں وسعت واجازت ہے طواف فرض میں اضطباع نہیں ہے. قارن مفرد

طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف قدوم میں اور متمتع بعد احرام حج کسی طواف نفل میں اگر رمل کر چکے ہوں تو اس طواف فرض میں رمل کی حاجت نہیں اس کا ایک ہی مرتبہ بجالانا سنت ہے۔ لیکن اگر اس میں رمل نہ کیا ہو تو اس طواف فرض میں رمل کرنا ہو گا:۔

تیسرا طواف جسے طواف الصدر اور طواف وداع کہتے ہیں۔ اس میں نہ اضطباع ہے نہ رمل صرف پھیرے پورے کر کے مقام ابراہیم پہ حاضر ہوا اور دو رکعت نماز پڑھکر بیت اللہ شریف سے رخصت ہو جائے:۔

طواف نفل ہو یا فرض۔ سنت ہو یا واجب اگر جماعت۔ فرض نماز کی قائم ہو اور طواف کرنے والے نے اس وقت کا فرض ادا نہیں کیا ہے تو اُسے طواف چھوڑ کر فرض نماز میں شریک ہونا چاہئیے بعد ادائے فرض طواف جہاں سے چھوڑا تھا پھر شروع کر دے۔

طواف میں نمازی کے سامنے سے گذرنا

لیکن اگر یہ اپنی نماز اس جماعت سے قائم ہونے سے پیشتر ادا کر چکا ہو تو پھر طواف میں مصروف رہے۔ نمازیوں کے سامنے سے طواف میں اگر گزرنا پڑے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے۔ یہ مسئلہ کہ نمازیوں کے گذرنا گناہ نہیں ہے بلکہ جائز ہے صرف حرم بیت اللہ کیساتھ مخصوص ہے:۔

عورت کے طواف میں دو باتوں کا استثنا

ف عورت طواف میں نہ رمل کریگی نہ اضطباع۔ ان دو کے سوا جملہ امور میں عورت و مرد کا ایک حکم ہے:۔

(طواف کے گذشتہ طریقہ پر نقل ترجمہ کتب متبرکہ)

(۱) طواف شروع کرنے سے پہلے اضطباع کر لینا چاہیئے۔ (فتح القدیر)

اضطباع کی تعریف

(۲) اضطباع اسے کہتے ہیں کہ مرد اپنی چادر کا داہنا آنچل بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں مونڈھے پر ڈال لے۔ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے:۔ (ہدایہ)

استقبال حجر اور اس کا طریقہ

(۳) رو بکعبہ حجر اسود کے داہنے طرف رکن یمانی کی جانب سنگ اقدس کے قریب یوں کھڑا ہو کہ تمام پتھر اپنے سیدھے ہاتھ کو رہے پھر طواف کی نیت کرے۔ پھر اپنی داہنی سمت چلے یہاں تک کہ حجر اقدس کے مقابل

ہو جائے اب ٹھہر کر اپنا رخ حجر کی جانب کرے۔ اور بسم اللہ الخ (رد المختار)

طواف بیرون حطیم کرنا چاہیئے

(۴) پھر اپنے داہنے سمت در کعبہ کی طرف بڑھے اور طواف بیرون کرے بیشک حطیم بیت اللہ کا جزو ہے اسلئے طواف اس کے باہر کرنا چاہیئے (ہدایہ)

رمل کی تعریف

(۵) تین پہلے پھیروں میں مرد رمل کرے مونڈھے ہلاتا جلد جلد چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہوا چلے جیسا کہ قوی بہادر کی رفتار میدان قتال میں بمقابلہ کفار ہوتی ہے۔ نہ کودتا اور دوڑتا چلے (ہدایہ و فتح القدیر)

دعا آہستہ کرے

(۶) لبیک باآواز بلند کہنا چاہیئے۔ لیکن دعا اور اذکار انہیں آہستہ کہنا بہتر ہے۔ اور سراج میں ہے۔ کہ دعا مانگنے میں خوب کوشش کرے اور سنت یہی ہے کہ آواز آہستہ ہو۔ اس لئے کہ آہستہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اپنے رب کو پکارو تضرع وزاری کیساتھ بھی اور آہستہ آواز سے۔ (رد المختار)

طواف و رمل میں قرب کعبہ افضل ہے

(۷) رمل میں قریب بیت اللہ افضل ہے لیکن قرب میں اگر رمل ناممکن ہو تو پھر دوری افضل ہے۔ رمل کیساتھ طواف کعبہ سے دور افضل ہے اُس طواف سے جو قرب میں بلا رمل ہو۔ (فتح القدیر)

(۸) طواف میں کعبہ بھی قرب کعبہ افضل ہے بشرطیکہ اذیت کسی کو نہ پہنچے (〃)

(۹) اگر آدمیوں کا ہجوم ہو تو ٹھہر جائے پھر جب رمل کا موقع ملے اور راہ پائے تو رمل شروع کردے۔ (عالمگیری)

استلام حجر ہر طواف اور خاتمہ طواف پر

(۱۰) حجر اسود کا استلام ہر پھیرے میں حتی الامکان کرنا چاہیئے اور جب طواف کے سات پھیرے پورے ہو جائیں تو ختم طواف پر پھر استلام کرے۔ (ہدایہ)

بعد طواف مقام ابراہیم پر دو رکعت واجب

(۱۱) ختم طواف پر حجر اسود کا بوسہ دیکر مقام ابراہیم پہ حاضر ہو اور دو رکعتیں نماز ادا کرے یہ نماز حنفی میں واجب ہے۔ لیکن اگر مقام ابراہیم پر ادا کرنا متعذر ہو تو مسجد الحرام میں جہاں جگہ پائے ادا کرے (ہدایہ)

(۱۲) کعبہ میں نمازی کے سامنے سے گذرنا جائز ہے۔ (رد المختار)

(۱) یعلی بن امیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف اضطباع کے ساتھ فرمایا۔ (ترمذی وغیرہ)

(۲) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا جب بیت اللہ پہنچے تو تین طواف میں رمل کیا اور اپنی چادر کو داہنے بغل سے نکالکر بائیں مونڈھے پر ڈال لیا تھا۔ (ابوداؤد)

(۳) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ پہنچے تو آپنے حجر کا استلام ادا فرمایا پھر سات طواف کئے تین رمل کیا تھا اور چار معمولی رفتار سے پھر مقام ابراہیم پر تشریف لائے اور آیہ کریمہ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی کی تلاوت فرمائی اور دو رکعت نماز پڑھی پہلی رکعت میں قل یاایہا الکفرون اور دوسری میں قل اللہ الاحد نماز کیوقت مقام ابراہیم کو اپنے اور بیت اللہ کے بیچ میں آپ نے لے لیا تھا۔ (رواہ مسلم)

واجبات و محرمات طواف

طواف میں سات باتیں واجب ہیں جن کا بجالانا ضروری ہے۔ اگر ان سات میں سے کسی ایک واجب میں بھی غفلت ہوئی تو طواف نامکمل ہوا اسے پھر کرنا چاہئے لیکن اگر مکہ معظمہ سے شخص اپنے وطن آگیا اور موقع اعادہ کا جاتا رہا تو اب اُسی قربانی دینا واجب ہے۔ ترک واجب پر نماز میں سجدہ سہو لازمہ آتا ہے اور طواف میں بلکہ مناسک حج میں ترک واجب سے قربانی لازم آتی ہے۔ ہاں شخص اگر مکہ معظمہ میں موجود ہے اور اسے اس کا علم ہوگیا کہ مجھسے طواف میں فلاں واجب ترک ہوا ہے اب وہ چاہے کہ قربانی دیکر واجب کا کفارہ ادا کردے تو یہ ہرگز جائز نہیں بلکہ طواف ہی از سر نو دوبارہ کرنا ہوگا قربانی اسی وقت کفارہ ہوتی ہے جبکہ طواف کا موقع جاتا رہا ہو۔

واجبات

وہ سات واجبات ہیں

(۱) طہارت (۲) ستر عورت (۳) حرکت اپنی داہنی سمت تاکہ کعبہ بائیں ہاتھ پر پڑے (۴) پیادہ پا (۵) کھڑے ہو کر طواف کرنا (۶) حطیم کے باہر طواف کرنا (۷) سات

پھیرے پورے کرنا:

واجب کا خلاف حرام ہے۔ اس لئے سات باتیں جو واجبات مذکورہ کے خلاف ہیں ادن کا ارتکاب طواف میں حرام ہے۔ بشرط وقوع وعدم اعادہ قربانی لازم و ضروری ہوگی۔ سات محرمات حسب ذیل ہیں:

محرمات

(۱) بغیر وضو طواف کرنا (۲) کوئی عضو جو ستر میں داخل ہے۔ اس کا چہارم کھلا رکھنا اس عضو کا جس کا چھپانا واجب ہے۔ جب چہارم حصہ کھلا رہ جائے تو اس کا وہی حکم ہے۔ جو سارے عضو کے کھلے رہنے کا ہے (۳) کعبہ کو اپنے داہنے ہاتھ پر لیکر الٹا طواف کرنا یہہ اس صورت میں ہوگا۔ جب کہ استلام حجر کے بعد اپنے بائیں ہاتھ کی طرف سے چلنا شروع کریگا۔ تو لامحالہ کعبہ اس کے داہنے ہاتھ پر پڑیگا (۴) بغیر مجبوری ومعذوری سواری پہ یا کسی کی گود یا کندھے پر طواف کرنا (۵) بلا عذر بیٹھ کر کھسکنا یا گھٹنوں کے بل چلنا (۶) حطیم کے اندر ہوکر طواف میں گذرنا (۷) سات پھیروں سے کم کرنا اگرچہ ایک ہی کم ہو (۸) بغیر وضو طواف کا کفارہ دم ہے۔ یعنے ایک مینڈھا یا بکری۔ لیکن اگر حالت جنابت میں ناپاک بدن سے طواف کیا تو اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے یعنے ایک اونٹ یا ایک گائے یہ جرم عظیم ہے۔ طہارت کبریٰ مفقود ہے۔ اس لئے اس کا کفارہ بھی محدث کے کفارہ سے گراں ہے:

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ طواف جب کہ پیادہ پا واجب ہے تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ پر سوار ہوکر کیوں طواف ادا فرمایا۔ اس کے متعلق چند روایتیں ہیں۔ ایک یہ ہے کہ آپکو تکلیف تھی پاؤں میں پچھنے لگوائے تھے۔ دوسری روایت یہہ ہے کہ حجۃ الوداع کے موقع پر اصحاب کرام کی بہت بڑی جماعت موجود تھی آپنے بغرض تعلیم سواری پر طواف ادا فرمایا تاکہ استلام وغیرہ ہر شخص اچھی طرح دیکھ لے۔ سمجھ لے۔ فقہائے کرام نے بہت اچھی طرح اس شبہ کا ازالہ اسانید صحیحہ اور دلائل قویہ سے اپنی کتابوں میں فرمایا ہے۔ دیکھو مبسوط اور فتح القدیر:

(۱) بیشک طواف میں طہارت واجب ہے اگر کسی نے بلا وضو طواف کیا تو یہہ طواف تو شمار ہوگا لیکن اس کا اعادہ بہتر ہے اگر اس نے اعادہ نہ کیا تو دم اس پر واجب ہوا (دم سے مراد بکری یا بھیڑ کی قربانی اور بدنہ سے اونٹ یا گائے) (مبسوط)

(۲) طواف میں ستر عورت واجب ہے اگر کسی نے برہنہ طواف کیا تو حاکم شریعت یا عالم شریعت اُسے اعادہ کا حکم دیگا اگر اعادہ نہ کیا تو دم دینا واجب ہوا یعنی قربانی چوتھائی عضو یا اوس سے زیادہ کا کھلا رہنا دم واجب ہے۔ (مبسوط و درمختار)

(۳) اگر کسی نے اُلٹا طواف کیا بایں طور کہ استلام نے بعد داہنے طرف نہ بڑھکر بائیں طرف چلا تو جب تک مکہ میں ہے اعادہ واجب ہے لیکن اگر وطن لوٹ کر آگیا اور اعادہ نہ کر سکا تو پھر دم واجب ہے قربانی کرے۔

(۴) اگر سواری پر یا کسی کے گود اور کندھے پر طواف کیا تو اگر یہ فعل کسی بیماری یا انتہائی پیری کے سبب سے تھا تو اس پر کچھ کفارہ نہیں ورنہ اگر بغیر عذر تھا تو اسے اعادہ کرنا چاہیئے جب تک مکہ میں ہے۔ ہاں اگر وطن لوٹ کر آگیا تو پھر قربانی کرے۔ (مبسوط)

(۵) اگر کسی نے معذوری کے سبب سے کھسک کر طواف کیا تو اس پر کچھ کفارہ نہیں لیکن اگر بغیر عذر ایسا کیا تو اعادہ کرے ورنہ دم یعنی قربانی واجب ہوگی۔ (فتح القدیر)

اگر کسی نے یہ منت مانی طواف کھسک کر کرونگا۔ تو اسے چاہیئے کہ طواف کھڑے ہوکر قدموں پر چلکر ادا کرے اگر ایسا نہیں کیا تو جب تک مکہ میں ہے اعادہ واجب ہے لیکن اگر وطن لوٹ کر آگیا تو کفارہ میں قربانی کرے۔ (مبسوط)

(۶) حج یا عمرہ کا طواف واجب حطیم میں ہوکر ادا کیا تو جب تک مکہ میں ہے اس قدر حصہ کا جو باقی رہ گیا ہے۔ طواف پورا کرے اور اگر پلٹ آیا تو قربانی کرے پھر افضل تو یہ تھا کہ نئے سرے سے طواف کا اعادہ کرنا صرف متروک حصے کا طواف کرنا مفضول ہے (مبسوط)

(۷) پورے سات پھیرے کرنا واجب ہے۔ اگر اکثر ادا ہوا اور کم پھیرا رہ گیا تو رکن ادا ہوگیا اور جب واجب ہوا تو متروک کا اعادہ کرے اور اگر اعادہ نہ کر سکا تو قربانی واجب ہوئی (مبسوط المختار)

(۸) حالت جنابت میں طواف کیا بدنہ واجب ہوا یعنے اونٹ یا گائے اس لیئے کہ جنابت حدث سے زیادہ غلیظ تر ہے تو اس نقصان کا جبر بدنہ سے ہوگا۔ تاکہ حدث و جنابت کے کفارہ کا فرق ظاہر ہو۔ (ہدایہ)

مکروہات طواف

اس میں کچھ شک نہیں کہ طواف ایک بہترین عبادت ہے۔ ترمذی و نسائی میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کو نماز کیساتھ تشبیہ دی ہے۔ نماز کے

فضائل اور اس کے برکات و انوار مسلمانوں سے مخفی نہیں پھر جو عبادت ایسی بزرگ و محترم ہو اس میں سنن و آداب کی رعایت عین سعادت ہے۔ ترک سنن سے کچھ کفارہ تو لازم نہیں آتا۔ لیکن غلط کاری و خطاکاری ضرور ہے کوشش کی جائے کہ آداب ترک نہ ہوں اور کسی طرح کی کراہت طواف میں آنے نہ پائے وہ دس باتیں ہیں جن سے طواف مکروہ ہو جاتا ہے تفصیل ان کی یہ ہے :

(۱) نجس و ناپاک کپڑے میں طواف کیا

(۲) بجائے دعا و تسبیح فضول باتیں بنائیں

(۳) کھانے کی چیز مل گئی تو کھانا شروع کر دیا

(۴) موقع پا کر خرید و فروخت میں لگ گئے اگرچہ چند ہی لمحات میں فراغت ہو جائے

(۵) دو تین پھیرے کئے اور پھر دیر تک بیٹھ رہے

(۶) سات پھیرے کئے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت طواف نہ پڑھی تھیں کہ پھر دوسرا طواف شروع کر دیا۔

(۷) جس میں رمل تھا یا اضطباع اس میں رمل چھوڑ دیا یا اضطباع سے بے پرواہ ہو گئے

(۸) حجر اسود کا استلام نہ کیا :

(۹) بجائے تسبیح و دعا شعر خوانی و غزل سرائی کی۔

(۱۰) قرآن کی آیۃ یا دعا یا درود چلا چلا کر پڑھی

ترجمہ نقل کتب معتبرہ ثبوت مسائل ھذا ھند سروار ذیل ہے

(۱) اگر طواف زیارت اس حال میں ادا کیا کہ کپڑا نجاست سے آلودہ تھا تو شخص خطاکار ہے اگرچہ کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں (مبسوط)

(۲ و ۴ و ۹) طواف میں غزل سرائی و شعر خوانی یا فضول بات چیت یا بیچنا اور خریدنا یہ سب مکروہ ہے۔ (مبسوط)

فضول بات چیت طواف میں مکروہ ہے ورنہ جس کلام کی ضرورت آجائے تو بقدر حاجت بولنا جائز ہے۔ (فتح القدیر)

طواف میں اگر عالم نے فتویٰ دیا تو مضائقہ نہیں (فتح القدیر)

شعر اگر حمد و نعت سے خالی ہے تو اس کا پڑھنا مکروہ ہے۔ ورنہ نہیں (فتح القدیر)

(۴) طواف میں کھانا مکروہ اور پانی پینا مباح ہے (رد المختار)

(۵) طواف کے پھیروں میں تفرقہ کثیر مکروہ ہے۔ لیکن اگر وضو جاتا رہے یا فرض نماز کی جماعت قائم ہو یا جنازہ کی نماز تیار ہو تو طواف چھوڑ دے اور ان سے فارغ ہو کر جہاں سے چھوڑا تھا وہیں سے شروع کر دے۔ (رد المختار و در مختار)

(۶) ایک طواف کے سات پھیرے کر کے قبل اس کے کہ دو رکعت طواف ادا کرے دوسرے طواف کا پھیرا شروع کر دینا مکروہ ہے۔ (مبسوط)

(۷ و ۸) رمل یا استلام حجر چھوڑ دینا خطا کاری ہے اگرچہ ان کے ترک سے کفارہ واجب نہیں آتا (مبسوط)

(۱۰) بلند آواز سے طواف میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے (مبسوط)

ذکر اور دعا میں خفی آواز حنفی مذہب میں مستحب ہے (مبسوط)

سنت یہ ہے کہ دعا آہستہ آواز سے ہو (جوہرہ نیرہ)

فصل ہفتم سعی صفا مروہ وغیرہ کا بیان

لہٰذا طواف سے فارغ ہو کر اب اس فصل میں آپکو سعی صفا مروہ وغیرہ کا طریقہ بیان کیا جاتا ہے کیونکہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ اس لئے اس کی ادائیگی کے لئے کما حقہ واقف ہونا ضروری ہے۔

باب الصفا۔ یا باب بنو مخزوم خانہ کعبہ کے جنوبی سمت میں مسجد الحرام کا دروازہ جس سے نکلکر کوہ صفا پر جاتے ہیں اس کا نام باب الصفا ہے۔ اس زمانہ میں جب کہ مسجد الحرام صرف بقدر مطاف تھی اس وقت اس کا دوسرا نام بنو مخزوم تھا اس دروازہ سے صفا پہاڑ چونکہ قریب ہے اس لئے باب الصفا اس کا نام ہوا یہ دروازہ نہایت شاندار اور بہت خوبصورت ہے اونتیس کنگرے اسپر بنائے گئے ہیں:

باب الصفا جانے کی راہ رکن یمانی سے قریب ہے۔ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم حسن راستہ سے باب الصفا تشریف لیگئے تھے اس راہ پر ستون بطور نشان بنے ہوئے ہیں۔ ان ستونوں پر سے ہو کر گذرنا موجب سعادت و برکت ہے۔ رکن یمانی سے ان ستونوں کا فاصلہ چھیالیس گز انگریزی ہے۔ دروازہ پر پہونچکر اس دعا کی تلاوت کرنا چاہئے جسے مسجد سے باہر آنے میں پڑھنا مسنون ہے۔ اور بجنسہ ابواب ادعیہ میں مندرج ہے۔ اور دعا ماثورہ پڑھکر بایاں پاؤں پہلے نکالے۔ اور جوتے میں داہنا پاؤں پہلے داخل کرے۔ اب صفا کی طرف روانہ ہو۔

صفا و مروہ صفا۔ مروہ دو پہاڑیوں کے نام ہیں کبھی زمانہ میں یہ پہاڑیاں نمایاں تھیں لیکن اب زمین میں چھپ گئی ہیں۔ صفا خانہ کعبہ سے جنوب میں واقع ہوا ہے اور شمال کعبہ کی طرف مروہ ہے۔ ان دونوں کے مابین صفا و مروہ بہت بڑا بازار ہے جس میں ہر قسم کی چیزیں ہر وقت ملتی ہیں۔ اس بازار کے دو نام ہیں۔ سوق کبیر۔ اور سوق مسعیٰ۔

زمانہ نبوت تک ان دونوں پہاڑیوں کے درمیان ایک نشیبی وادی تھی جسے اب سیلاب نے بھر کر برابر کر دیا ہے۔ اس وادی کا نام مسعیٰ ہے۔ اس وقت نہ پہاڑی ہے نہ وادی۔ لیکن وہ عبادت جو ان مقامات سے متعلق تھی وہ ہنوز قائم و باقی ہے اور انشاء اللہ تا قیام قیامت باقی رہے گی یہاں کی عبادت یہ ہے کہ صفا پر اس قدر چڑھے کہ بیت اللہ نظر آجائے۔ دعا مانگے اور اوذکر کرے مروہ کی طرف روانہ ہو۔ جب وادی یعنے مسعیٰ کے ابتدا پر آئے تو دوڑنا شروع کرے یہاں تک کہ وادی یعنی مسعیٰ ختم ہو جائے اب دوڑنا موقوف کرے اور مروہ تک معمولی رفتار سے چلکر آئے یہاں بھی دست بدعا ہو۔ یہہ ایک پھیرا ہوا۔ اب مروہ سے صفا کو واپس جائے۔ یہہ دوسرا پھیرا ہوا۔ یہاں تک کہ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم کرے اسی کا نام سعی ہے۔ اگرچہ سعی (یعنی دوڑنا) صرف مسعیٰ میں کرتے ہیں لیکن سارے ایاب و ذہاب کا نام اسی مناسبت سے سعی قرار پایا وادی میں دوڑ کر چلنے کا حکم ہے۔ اور اب کوئی علامت نشیب کی باقی نہیں رہی۔ اس لئے اوس کی ابتدا اور انتہا پر ایک ایک پتھر نصب کر دیا گیا ہے جس طرح میل کا نشان پتھر گاڑ کر بنا دیتے ہیں بجنسہ ویسا ہی پتھر ایک ابتدا میں اور دوسرا انتہا پر گڑا ہوا ہے ایک کا رنگ سبز ہے اور دوسرے کا زردی مائل ان دونوں پتھروں کو میلن اخضرین کہتے ہیں۔ جو

فاصلہ دونوں میلوں کے مابین ہے وہی سعی ہے یعنے دوڑنے کی جگہ، مسافت سعی کی بقدر پچھتر گز انگریزی ہے :۔

صفا سے مروہ تک کا فاصلہ تقریباً چار سو چوڑانوے گز ہے۔ صفا سے میل اول چوڑانوے گز میل اول سے میل دوم پچھتر گز میل دوم سے مروہ تین سو پچیس گز :۔

صفا و مروہ کے سات پھیروں میں دو میل سے کچھ زیادہ مسافت طے ہو جاتی ہے :۔

سعی کا طریقہ

طواف کے سات پھیرے پورے کر کے مقام ابراہیم پہ دو رکعت طواف ادا کرے پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیکر باب الصفا سے صفا کی جانب روانہ ہو تا کہ ادائے سعی کی سعادت حاصل ہو۔ سعی حنفی مذہب میں واجب ہے۔ رکن حج نہیں :۔

یہہ کلیہ ہے کہ جس طواف کے بعد سعی کی جائے گی تو شروع اس طرح کریں گے کہ حجر اسود کے پاس آکر اس کا استلام کریں گے پھر مسجد الحرام سے صفا جانے کے لئے باہر آئیں گے جس طرح آغاز طواف استلام حجر سے کرتے ہیں۔ اسی طرح آغاز سعی بھی استلام حجر سے کریں گے :۔

باب الصفا سے نکلکر ذکر و درود میں مشغول صفا تک آئیں یہاں پہونچکر سیڑھیوں پر اتنا چڑھیں کہ بیت اللہ شریف نظر آجائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ پہلی سیڑھی چڑھتے ہی کعبہ مقدس نظر آجاتا ہے۔ دوسری تیسری سیڑھی پر چڑھنا اب فعل عبث ہے۔ علما اسے خلاف سنت کہتے ہیں اور بدعت قرار دیتے ہیں جب مقصود حاصل ہے تو فضول ایک امر لایعنی ہے۔ جب آنکھیں دیدار کعبہ سے مشرف ہوں تو دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائے جیسا کہ دعا میں ہاتھ اٹھانے کا معمول ہے۔ کف دست آسمان کی طرف ہو اور پشت دست زمین کی طرف۔ ہاتھ اپنا اتنا بلند کرے کہ مونڈھے سے مقابل ہو جائے پھر دیر تک تسبیح تہلیل درود و سلام اور دعا میں مشغول رہے۔ محل اجابت ہے۔ اور اتباع سنت رسول ہے۔ ہرگز ہرگز تن آسانی اور کاہلی کو راہ نہ دے کیا معلوم زندگی میں پھر یہہ موقع ملتا ہے یا نہیں۔ کم از کم اتنا وقت تو صلوٰۃ و مناجات میں ضرور صرف کرے۔ جتنا دو یا تین رکوع با ترتیل تلاوت میں صرف ہوتا ہے :۔

اب یہاں سے اترے اور ذکر درود میں مشغول مروہ کی طرف چلے جب سعی کی پہلی میل آئے

تو دوڑنا شروع کرے مگر نہ حد سے زیادہ تیز دوڑے نہ کسی کو دھکا دے اور نہ اذیت پہنچائے اس کی کوشش کرے کہ دوڑنے میں دعا سے غفلت نہ ہونے پائے۔ جب مسعیٰ کی دوسری میل پر پہنچے تو دوڑنا موقوف کرے اور معمولی رفتار سے چلکر مروہ تک آئے یہاں بھی پہلے ہی سیڑھی پر قدم رکھنے سے صعود ہل جاتا ہے۔ لیکن یہاں سے بھی اب بیت اللہ شریف نظر نہیں آتا ہے۔ اس لئے کہ یہاں کثرت عمارت بن گئی ہیں جس سے کعبہ حجاب میں آگیا ہے۔ لیکن اگر عمارتیں حائل نہ ہوں تو پہلی سیڑھی بلکہ اس کے نیچے کی زمین سے ہی کعبہ معظمہ نظر آجائے۔ اسی وجہ سے یہ لئے عارضی تعبیر نہ ہوا اور پہلی سیڑھی کا صعود کافی سمجھا گیا۔ مروہ پر بھی اسیطرح ذکر اور دعائیں مشغول ہوں یہ ایک پھیرا ہوا۔ اب اسی ادب ذوجہ تام کے ساتھ مروہ سے صفا کو واپس ہوں مسعیٰ جب آئے تو دوڑنا شروع کریں۔ جب ختم ہو تو معمولی رفتار سے چلکر صفا پر صعود حاصل کریں اور مشغول دعا ہوں یہ دو سرا پھیرا ہوا۔ عرض سات پھیرے اسی طرح پورے کریں۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوگا۔ اور دعا ماثورہ مقام از عبد پر مندرج ہیں۔

اب کہ سعی سے فارغ ہوئے مسجد الحرام کو واپس آئیں اور دو رکعت نماز ادا کریں یا مستحب و مسنون ہے۔

(۱) پھر حجر کے پاس آکر اس کا استلام کرے اور قاعدہ یہ ہے کہ ہر طواف جس کے بعد سعی ہے اس میں حجر کے پاس آکر استلام کرنا ہے۔ جیسا کہ طواف اس سے شروع کیا جاتا ہے سعی بھی اس کے استلام سے شروع کی جاتی ہے۔ (ہدایہ)

سعی حنفی مذہب میں واجب ہے۔ (جملہ کتب فقہ)

(۲) پھر باب الصفا سے نکلکر صفا آئے اس پر چڑھے بیت اللہ کی طرف رخ کرکے تکبیر، تہلیل اور درود میں مشغول ہو اور ہاتھ اٹھاکر حاجت براری کی دعا مانگے۔ (ہدایہ)

صفا پر اتنا قیام کرے جتنی دیر میں ایک سورہ مفصل کی سے پڑھی جائے۔ (ردالمختار)

دعا میں ہاتھ اتنا اٹھائے کہ مونڈھے سے مقابل ہو جائے۔ (ردالمختار)

صفا کی موجودہ سیڑھیوں میں سے جو پہلی سیڑھی پر کھڑا ہوگا بیت اللہ کی زیارت اسے ہو جائیگی۔ اس سے زیادہ صعود کی حاجت نہیں۔ جیسا کہ بعض اہل بدعت جاہل چڑھتے چلے جاتے ہیں کہ دیوار سے جاکر ملجاتے ہیں۔ انکا یہ فعل طریقہ اہلسنت وجماعت کے خلاف ہے۔ (ردالمختار)

(۳) پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف سکون و وقار کے ساتھ روانہ ہو۔ جب مسعیٰ میں پہنچے دوڑنا شروع کرے۔ مسعیٰ جب طے ہو جائے تو پھر سکون کی رفتار سے چلکر مروہ آئے اور اس پر چڑھے اور اسی طرح دعا، صلوٰۃ اور ذکر میں مشغول ہو جیسا کہ صفا پر مشغول رہا تھا یہ ایک پھیرا ہوا۔ (ہدایہ)
مستحب ہے کہ میلین میں دوڑنے کا اندازہ لپکنے سے زیادہ اور سرپٹ بھاگنے سے کم ہو۔

(۴) سات پھیرے کرے شروع صفا سے اور ختم مروہ پر کرے ہر پھیرے میں جب بطن وادی یعنی مسعیٰ میں پہنچے تو دوڑے (ہدایہ)

(۵) جب سعی سے فارغ ہو تو مسجد الحرام میں حاضر ہو اور دو رکعت پڑھے (عالمگیری)

(۱) ابن عمر کہتے ہیں کہ جب مکہ معظمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو سات پھیرے طواف کے ادا فرمائے اور دو رکعت مقام ابراہیم پر بعد طواف آپ نے پڑھی اور سات پھیرے صفا مروہ کے کیئے۔ (بخاری شریف)

(۲) جابر روایت کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر دوگانہ طواف کے بعد نبی علیہ السلام نے حجر اسود کے پاس تشریف لاکر اسے بوسہ دیا اور دروازہ سے نکل کر صفا کی طرف روانہ ہوئے۔ جب کوہ صفا کے قریب پہنچے تو آیہ کریمہ ان الصفا الخ کی تلاوت فرماکر ارشاد فرمایا کہ جس سے میرے رب نے شروع کیا ہے میں بھی سعی اوسی سے شروع کرتا ہوں۔ پھر صفا سے آپ نے ابتدا فرمائی اس پر اتنا چڑھے کہ بیت اللہ نظر آگیا پھر قبلہ رخ ہو کر خدا کی توحید و تکبیر فرمائی۔ اور لا الٰہ الا اللہ الخ آخر تک پڑھکر دعا فرمائی تین مرتبہ اوراد مذکورہ پڑھنے کے بعد صفا سے اترے اور سکون و اطمینان کے ساتھ مروہ کو چلے جب بطن وادی کے نشیب میں پہنچے تو دوڑنا شروع کیا یہاں تک کہ وادی ختم ہوئی اور بلندی پر قدم مبارک پہنچ گئے۔ تو معمولی رفتار سے چلنے لگے۔ جب مروہ پہنچے تو یہاں بھی ویسا ہی عمل مبارک ہوا۔ جیسا کہ صفا پر ہوا تھا۔ (مسلم)

(۳) مطلب بن ابی وداعہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب سعی سے فارغ ہوئے تو مسجد الحرام تشریف لائے اور حجر اسود کے سامنے دو رکعتیں کنارہ مطاف کے ادا فرمائیں اور آپ کے اور طواف کرنے والوں کے مابین کوئی بھی حائل نہ تھا۔ (احمد، ابن ماجہ)

(۴) انہیں سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود کے

عابل نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ مرد اور عورتیں آپ کے سامنے سے آتے جاتے تھے اور آپ کے اور آنے والے جانے والوں کے درمیان کوئی چیز بطور سترہ نہ تھی۔ (فتح القدیر)

صفا پر چڑھنے کی دعا اور صفا سے اترنے کی دعا میلاہو یعنے سعی کی دعا یہ سب دعائیں ابواب ادعیہ میں مندرج ہیں۔

مروہ پر چڑھنے کی وہی دعا ہے جو صفا کی سعود کی دعا ہے اور مروہ سے اترنے کی وہ دعا ہے جو صفا سے اترنے کے وقت پڑھتے ہیں۔

واجبات و شرط سعی

یہہ تو معلوم ہو چکا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے مذہب میں سعی بین الصفا والمروہ واجب ہے۔ پھر یہہ بھی ہے کہ مثل طواف اس کے بھی سات پھیرے ہیں چار پھیرے سے کم کرنا نہ کرنے کے برابر ہے سعی پیادہ پاؤں سے چلکر ادا کی جائے۔ بلا عذر سواری پر چڑھکر ادا کرنا کفارہ میں قربانی واجب کرتا ہے۔ شرط سعی ادا کرنیکی یہہ ہے کہ طواف کے بعد ادا کی جائے۔

یہہ سب چار باتیں ہوئیں (۱) اولاً نفس سعی (۲) ثانیاً چار یا چار سے زیادہ پھیرے کرنا (۳) ثالثاً پیادہ پا چلکر سفر کرنا (۴) رابعاً طواف کے بعد کرنا۔

اگر ان چار باتوں میں تقصیر نہیں ہوئی تو سعی کے ادا سے فارغ ہو گئے لیکن اگر ان امور اربعہ میں سے کسی ایک میں بھی تقصیر ہوئی تو کفارہ لازم آئیگا۔ مثلاً

اگر کسی نے سعی ہی نہیں کی تو حج تو اس کا ادا ہو گیا اس لئے کہ یہہ رکن اور فرض نہ تھا۔ لیکن ترک واجب پر مناسک حج میں قربانی آتی ہے لہذا اسے دم دینا ہوگا۔

یا سعی کی لیکن چار سے کم پھیرے کئے یا بغیر عذر سواری پر چار یا چار سے زیادہ پھیرے کئے تو ان دونوں صورتوں میں واجب ترک ہوا۔ قربانی کرنا ہوگی۔ ہاں ایک یا دو یا تین پھیرے چھوٹ گئے تو ہر پھیرے کے عوض میں ایک صدقہ یعنے پونے دو سیر گیہوں اٹھ بھر نہ زیادہ۔

یا بغیر طواف کئے ہوئے سعی ادا کی تو یہہ سعی شمار نہ کی جائیگی اس کے ادا کے لئے طواف شرط لازم ہے اور جب شرط نہ پائی گئی تو مشروط بھی نہ پایا جائیگا۔ اسے پھر طواف کر کے سعی کرنا چاہیے ورنہ دم دینا ہوگا۔

سعی کے لئے طہارت واجب نہیں ہے مستحب البتہ ہے اسی لئے حائض و نفسا اور جنب کو بھی سعی کی اجازت ہے۔ قاعدہ کلیہ طہارت اور عدم طہارت کا مناسک حج میں یہہ ہے کہ جو اعمال مسجد الحرام میں ادا ہوں گے ان کے لئے طہارت واجب ہے اور جو اعمال مسجد الحرام سے خارج ادا کئے جائیں۔ ان کے لئے طہارت مستحب و مستحسن ہے۔

(۱) اگر کسی نے حج یا عمرہ میں قطعاً سعی کی ہی نہیں تو اس پر دم واجب ہے (مبسوط)

(ب) صفا اور مروہ کی سعی کسی نے چھوڑ دی تو اس پر دم واجب ہے اور حج اس کا پورا ہو گیا

(۲) اگر کسی نے چار پھیرے چھوڑ دیئے تو یہہ بمنزلہ کل چھوڑنے کے ہے۔ قربانی اس پر واجب ہے

(ب) اگر تین پھیرے چھوٹ گئے تو ہر پھیرے کے عوض میں ایک مسکین کا کھانا یعنی پونے دو سیر گیہوں

(عالمگیری)

(۳) اگر سوار ہو کر سعی کی تو اس کا سوار ہونا اگر عذر کے سبب سے تھا۔ تو اس پر کچھ جرمانہ نہیں اور اگر بغیر عذر تھا تو اس پر قربانی واجب ہوئی۔ ہاں اگر تین یا دو یا ایک پھیرا سوار ہو کر کیا ہے تو صدقہ دے۔

(مبسوط)

(۴) سعی کی شرط یہہ ہے کہ طواف کے بعد ہو یہاں تک کہ اگر سعی کی اور طواف اس کے بعد کیا تو اسے سعی کا اعادہ کرنا چاہئے۔

(عالمگیری)

(۵) مناسک حج کا قاعدہ کلیہ یہہ ہے کہ اگر مسجد الحرام میں اس کا ادا کرنا نہیں ہے تو پھر طہارت شرط نہیں ہے جیسے سعی اور عرفات و مزدلفہ کا وقوف اور رمی جمار اور وہ عبادت جو مسجد الحرام میں ادا کی جائیگی اور نہیں طہارت شرط ہے۔ اسی کلیہ کی بنا پر سعی جنب اور حائض کی جائز ہے۔

(عالمگیری در مختار)

سنن و مستحبات سعی

سعی اگرچہ واجب ہے رکن حج نہیں لیکن یہہ بھی ایک اہم عبادت ہے قرآن کریم نے صفا و مروہ کو شعائر اللہ فرماتے ہوئے سعی کی رغبت دلائی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اسے ترک نہیں فرمایا اور صحابہ کرام کو مخاطب فرما کر سعی کا حکم نہایت دل گیر و دلپذیر خطاب سے صادر فرمایا ہے۔ اسے بھی انہیں آداب کیسا تھ جو شارع علیہ السلام سے منقول ہیں ادا کرنا موجب اجر اور قبولیت حج کی دلیل ہے۔

(۱) باوضو جامہ پاک اور جسم پاک کیساتھ اداکرنا مستحب ہے

(۲) شروع صفا سے اور ختم مروہ پر

(۳) میلین کے درمیان میں دوڑے اور ان کے ماسوا معمولی رفتار

(۴) صعود اتنا ہو کہ بیت اللہ نظر آجائے

(۵) سات پھیرے پورے کرے

(۶) سعی کے پھیروں کا تسلسل قائم رکھے

(۷) ادھر ادھر دیکھتا ہوا پریشان نظر سعی نہ کرے

ان امور کا حوالہ کچھ تو طریقہ سعی کے بیان میں گذر چکا اور بعض مکروہات کے ذیل میں معلوم ہو جائے گا یہاں بغرض مزید توضیح و تنبیہ مستحبات و سنن کو علیحدہ لکھدیا گیا ہے :۔

مکروہات سعی

سعی میں چند مکروہات تو وہی ہیں جو مکروہات طواف ہیں۔ مثلاً فضول کلام خرید و فروخت۔ بے وجہ پھیروں میں تاخیر۔ شعر خوانی و غزل سرائی۔ ہاں طواف میں کھانا مکروہ ہے اور سعی میں بھوک کیوقت جائز۔ ماسوا ان کے مکروہات کے چھ باتیں اور ہیں جن کی تفصیل ذیل میں ہے :۔

(۱) صفا و مروہ پر نہ چڑھنا (۲) قدر مسنون سے زیادہ چڑھنا (۳) بالعکس سعی کرنا یعنے شروع مروہ سے اور ختم صفا پر (۴) ایک دو پھیرے چھوڑ دینا (۵) سعی یعنے میلین میں نہ دوڑنا (۶) میلین کے ماورا مسافت میں دوڑنا۔ عورت سعی میں نہ دوڑے گی۔ صفا سے مروہ تک معمولی رفتار سے جانا اس کے لئے سنت ہے :۔

(۱) صفا اور مروہ پر نہ چڑھنا مکروہ ہے۔ صعود اتنا کہ بیت اللہ نگاہوں کے سامنے ہو جائے ایک ایسی سنت ہے جس کا اتباع کرنا ہی چاہئے مقدور مسنون سے کم چڑھنا بھی مکروہ ہے (مبسوط)

(۲) اگر الٹی سعی کی باین طور کہ مروہ سے شروع کیا بعض کہتے ہیں کہ شمار تو اسے کریں گے لیکن مکروہ ہے اور صحیح یہ ہے پہلا پھیر اشمار نہ کیا جائے گا (عالمگیری)

(ب) اگر مروہ سے شروع کیا اور ختم صفا پر کیا یہاں تک کہ سعی سے فراغت ہو گئی تو ایک پھیرا ادا کرنا ہو گا۔ (مبسوط)

(۳) سعی کے کچھ پھیرے کئے اور ٹھہر گئے۔ پھر پھیرا شروع کیا یہ مکروہ ہے۔ (رد المختار)

(۴) بطن وادی یعنی مسعیٰ میں دوڑنا اور اس کے ماسوا میں معمولی رفتار سے چلنا ادب یا سنت ہے اس کے ترک پر کفارہ نہیں مگر خطاکاری ہے (مبسوط)

داخلی اگر بیت اللہ شریف کی داخلی بغیر داد وستد کے میسر آئے تو اس میں شک نہیں کہ یہ ایک نعمت عظمیٰ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا یعنی جو اس گھر میں داخل ہوا وہ امان میں ہے لیکن ایسا موقع نہ ملے تو فقہا کا یہ متفق علیہ مسئلہ ہے کہ حطیم کی حاضری پر قناعت کرے اس لئے کہ وہ بھی ایک حصہ کعبہ کا ہے۔

داخلی منتحب ہے اور اس پر لینا یا دینا حرام ہے جس حرام کے ذریعے مستحب حاصل کیا جائے وہ بھی حرام ہو جائے گا۔

سال میں علاوہ موسم حج تین بار بیت اللہ شریف کا دروازہ کھلتا ہے اگر کسی خوش نصیب کو بغیر لین دین داخلی حاصل یا عام داخلی میں بغیر اس کے کسی کو دھکا دے یا کچلے یا خود اس قدر کشاکش میں پھنس جائے کہ ذوق حاضری اضطراب کرب سے بدل جائے داخل ہونے کا موقع ملجائے تو کمال ادب ظاہر و باطن سے ہاں نم آنکھیں جھکی ہوئی ہوں اور اپنی تقصیر اعمال پر بدرجہ غایت نادم و شرمسار ہو۔ دل جلال رب العزت سے لرزرہا ہو۔ انتہائی خشوع و خضوع سے بسم اللہ کہکر پہلے سیدھا پاؤں بڑھاکر داخل ہو اور سامنے کی دیوار تک اتنا بڑھے کہ تین ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے۔ وہاں دو رکعت نفل غیر وقت مکروہ میں پڑھے کہ یہ مقام نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مصلیٰ ہے آپ نے اس مقام پر نماز ادا فرمائی ہے۔

پھر دیوار کعبہ پر سینہ رکھے خدا کی حمد بجا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور پورے دل سے دعا مانگے۔ اسی طرح چاروں گوشوں تک جائے اور دعا کرے پھر ستونوں سے بکمال ادب لپٹ کر دعا مانگے اور اس نعمت کے بار بار ملنے کی خواستگاری کرے حج و زیارت کے قبول کی دعا کرے پھر بھی بیت کا ادب کیسا ہے اتنا ہر گز ہر گز در و دیوار پر نظر ڈالکے اپنے یکسوئی میں فرق نہ آنے دے۔ خانہ کعبہ کی چھت اور اندر کی دیواروں پر سبز ریشمی گلابی رنگ کا کپڑا چڑھا ہوا اور اس پر جو کونے کے ٹکڑوں میں اللہ جل جلالہٗ زرین تاروں سے بخط نسخ منقوش ہے

مغربی شمالی اور جنوبی دیوار کعبہ میں متعدد تختیاں لگی ہوئی ہیں جنمیں ان سلاطین کے اسما مکتوب ہیں جنہوں نے اپنے اپنے زمانے میں خانہ کعبہ کی مرمت و تعمیر کی سعادت حاصل کی مغربی اور جنوبی دیوار کی تختی پر عبادت شریف ہے۔ الا شمالی دیوار جسے باب توبہ کہتے ہیں۔ اس کی عبارت منظوم ہے۔

خانہ کعبہ کی چھت میں تین شہتیر لگے ہوئے ہیں اور ان میں سینکڑوں چراغ چاندی سونے کے چھت میں لٹک رہے ہیں جنمیں نفیس نادر و گران بہا جواہرات سے مرصع ہیں یہ سب کچھ ہے لیکن زائر بیت اللہ کے لئے زیارت کے وقت صرف خانہ پر نظر سزاوار نہیں۔ تمام چیزیں تحقیق کیلئے انشاء اللہ پھر اور کوئی موقع آئے گا:

علاوہ موسم حج خانہ کعبہ سال کے حسب ذیل ایام میں کھولا جاتا ہے

تاریخ افتتاح	مقصد افتتاح
(۱) دسویں محرم الحرام	مردوں کی زیارت کے لئے
(۲) گیارہویں شب محرم الحرام	عورتوں کی زیارت کے لئے
(۳) بارہویں ربیع الاول طلوع صبح صادق کے وقت	سلاطین کی دعا کیلئے اس وقت کوئی زائر و حجاج کے سوا کوئی اندر داخل نہیں ہو سکتا
(۴) بارہویں ربیع الاول بعد طلوع آفتاب	مردوں کے لئے
(۵) بارہویں ربیع الاول بعد غروب آفتاب	عورتوں کے لئے
(۶) ستائیسویں ربیع الاول کو بعد طلوع آفتاب	غسل کعبہ کیلئے
(۷) رجب المرجب کے پہلے جمعہ کو	مردوں کے لئے

(۸) رجب کے دوسرے جمعہ کو	عورتوں کے لئے
(۹) رجب کے تیسرے جمعہ کو بعد طلوع آفتاب	مردوں کے لئے
(۱۰) رجب کے تیسرے جمعہ کو بعد غروب آفتاب	عورتوں کے لئے
(۱۱) رمضان المبارک کے پہلے جمعہ کو	مردوں کے لئے
(۱۲) رمضان المبارک کے دوسرے جمعہ کو	عورتوں کے لئے
(۱۳) سترہویں رمضان کو	سلطان کی دعا کے لئے۔ اس میں بھی والی مکہ گورنر اور چند اعیان مکہ کے سوا کوئی زائر داخل نہیں ہو سکتا۔
(۱۴) جمعۃ الوداع کو	سلطان کی دعا کے لئے اس تاریخ کو بھی کوئی زائر داخل نہیں ہو سکتا۔
(۱۵) نصف ذوالقعدہ میں دن کو	مردوں کے لئے
(۱۶) نصف ذوالقعدہ میں رات کو	عورتوں کے لئے
(۱۷) بیسویں ذوالقعدہ کو	غسل کعبہ کے لئے
(۱۸) اٹھائیسویں ذوالقعدہ کو	احرام کعبہ کے لئے

فائدہ سال میں دو مرتبہ خانہ کعبہ کی زمین کو غسل دیا جاتا ہے۔ گورنر، والی اور اعیان مکہ اس خدمت کو انجام دیتے ہیں۔ دروازہ کھلنے پر سب سے پہلے والی مکہ۔ اس کے بعد اعیان و اکابران مکہ جنہیں اس خدمت مقدسہ میں شریک ہونے کا حق حاصل ہے گورنر (جو مقابل شریف مکہ ہے) خانہ کعبہ میں داخل ہو کر پہلے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے پھر کھجور کی چھوٹی چھوٹی جھاڑوؤں سے چاہ زمزم کے پانی سے زمین کو دھوتا ہے۔ زمزم کے بعد گلاب سے دھوتا ہے پانی نکلنے کے لئے خانہ کعبہ کی چوکھٹ میں ایک سوراخ بنا ہوا ہے۔ غسالہ اسی سوراخ سے نکل جاتا ہے۔

غسل کے بعد قسم قسم کے عطریات سے زمین کو اور خانہ کعبہ کی دیواروں کو جہاں تک کہ ہاتھ پہنچ سکتا ہے معطر کرتا ہے۔ اس وقت ایک انبوہ عظیم حجاج و زائرین کا دروازہ کعبہ پر

قابل دید نظارہ رکھتا ہے۔ خوشبو کی لپٹ جو مقدس گھر سے باہر آتی ہے تو دل و دماغ کے علاوہ ایمان کو بھی تازہ اور معطر کرتی ہے:۔

ان کاموں سے فارغ ہو کر حاکم اعلیٰ باہر آتا ہے اور ان جھاڑوؤں کو حجاج و زائرین کے انبوہ کی طرف پھینکتا ہے جس کے حاصل کرنے کے لئے ہر شخص ایک خاص جوش کے ساتھ سعی بلیغ کرتا ہے:۔

اٹھائیس ذی القعدہ کو خانہ کعبہ کے بیرونی غلاف سے تقریباً دو گز غلاف ہر چہار سمت سے نیچے کی جانب سے کاٹ کر سفید لٹھہ کا تھان گرداگرد کعبہ کے لپیٹ دیا جاتا ہے۔ اسی کو مکہ معظمہ رہنے والے احرام کعبہ کہتے ہیں۔ یہہ حال کی ایجاد ہے۔ مسئلہ شرعیہ سے اس کا تعلق نہیں واللہ اعلم

فصل ششم قیام منیٰ و مزدلفہ و عرفات وغیرہ

الحمد للہ کہ جن مسائل کا تعلق قبل حج مکہ شریف میں تھا وہ تو واضح طور پر پیش ہو چکے ہیں لہذا اب بیرون مکہ مکرمہ مناسک حج کا تعلق جن مقامات متبرکہ سے وابستہ ہے وہ احکامات و طرائق بیان کئے جاتے ہیں:۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ط

منیٰ مکہ معظمہ سے مشرق کی جانب مائل بجنوب ایک وسیع میدان ہے۔ طول اس کا دو میل ہے اور عرض تقریباً ایک میل اب اس میدان میں بکثرت مکانات بن گئے ہیں۔ عہد رسالت میں بالکل صاف میدان تھا۔ صحابہ کرام نے یہہ درخواست پیش کی تھی کہ اگر حکم ہو تو ایک مکان منیٰ میں حضور کی راحت و آرام کے لئے تیار کر دیا جائے لیکن آپ نے انکار فرما دیا تھا:۔

مسجد خیف جس کی فضیلت متعدد احادیث میں وارد ہے۔ اسی میدان میں ہے۔ حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی مسجد میں نماز ادا فرمائی تھی اب بیچ صحن میں جہاں آپ کا مصلیٰ تھا۔ ایک بڑا قبہ بنا دیا گیا ہے۔ اسی مسجد میں بہت اچھی وسعت ہے۔ مسجد الحرام سے تقریباً نصف ہے:۔

آٹھویں تاریخ صبح کی نماز پڑھکر منیٰ میں آنا سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حتے الامکان یہ سنت قضا نہ ہونا چاہئے۔ یہاں یہہ سمجھ کر آٹھویں تاریخ میں کوئی عبادت حج کی ادا نہیں

کی جاتی ہے۔ صرف پہنچنا اور یوم عرفہ یعنے نویں کی صبح تک تا طلوع آفتاب ٹھہرنا۔ بس یہی عبادت ہے۔ آٹھویں تاریخ جسے یوم الترویہ کہتے ہیں منیٰ میں گذاریں۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشا یہاں پڑھیں۔ یوم عرفہ یعنی نویں تاریخ کو صبح کی نماز پڑھکر بعد طلوع آفتاب میدان عرفات کو روانہ ہوں ؛

اب دسویں تاریخ یہاں پھر آئیں گے۔ اس وقت یہاں کے قیام میں چند مناسک ادا کیئے جائیں گے۔ سب سے پہلے جمرۂ عقبہ پر جائیں گے۔ اور سات کنکریاں اسپر پھینک کر واپس آئیں گے قربانی دینگے۔ حلق کرینگے اور مکہ معظمہ جاکر طواف زیارت جو فرض اور رکن حج ہے۔ اُسے ادا کرینگے۔ پھر واپس منیٰ آئیں گے شب بسر کرینگے۔ گیارہ تاریخ بعد زوال جمرات پر جائینگے اور رمی جمار کرکے پھر منیٰ واپس آئیں گے۔ بارہ کو بعد زوال پھر اس نسک ادا کرینگے اب اختیار ہے چاہے مکہ معظمہ جائیں یا ایک روز اور ٹھہر کر تیرہ کو بھی بعد زوال رمی جمارہ کرکے مکہ معظمہ پہنچیں۔ منیٰ سے متعلق اسیقدر احکام ہیں۔ اس اجمالی بیان کے بعد تفصیل منیٰ کی عبادات یہہ ہے ؛

سب سے پہلے یوم الترویہ یعنی آٹھویں تاریخ کے مسائل لکھے جاتے ہیں۔ ایام نحر کے مسائل اس وقت لکھے جائیں گے جبکہ عرفات اور مزدلفہ سے واپسی ہوگی تاکہ جس روز کے احکام کا مطالعہ منظور ہو اُسے اس روز کی فصل میں دیکھ لیا جائے ؛

یوم الترویہ مکہ معظمہ میں ساتویں تاریخ ذی الحجہ کو امام بعد نماز ظہر ایک خطبہ پڑھیگا۔ جس میں منیٰ۔ عرفات۔ مزدلفہ۔ رمی جمار۔ اور طواف فرض وغیرہ کے احکام و مسائل کا بیان ہوگا۔ اس میں حاضر ہونا چاہیئے اور اُسے سننا چاہیئے۔ اگرچہ سمجھ میں نہ آئے۔ اگرچہ عربی نہ جاننے کے باعث فہم معانی سے قاصر ہو۔ ایسی عظیم الشان علمی مجالس میں ایسے مقدس مقام مبارک وقت میں شریک ہونا ہی کیا کم سعادت ہے۔ ہزاروں اللہ کے مقبول بندے اس مجمع میں ہونگے ان کے ذیل آجانا لا یشقی جلیسھم کی بشارت سے فیضیاب ہونا ہے ؛

آٹھویں تاریخ جسے یوم الترویہ کہتے ہیں بعد نماز صبح جبکہ آفتاب طلوع ہو جائے

مفرد. قارن. متمتع سب کے سب منیٰ کی طرف روانہ ہوں لبیک ثنا وصلوٰۃ اور دعا کی راستہ میں کثرت کریں:۔

منیٰ پہنچکر مسجد خیف سے قریب ٹھہرے کہ یہ مستحب ہے۔ لیکن اگر قریب مسجد میں جگہ نہ ملے تو پھر جہاں کہیں منیٰ میں جگہ ملے ٹھہر جائے۔ ظہر۔ عصر۔ مغرب اور عشا آٹھویں تاریخ منیٰ ہی میں پڑھے۔ رات نویں کی اسی میدان میں گزارے۔ اگر ساری رات ذکر و تلاوت قرآن پاک میں بسر کر دی جائے۔ تو بہت ہی مبارک ہے۔ لیکن قصور ہمت یا عدم استطاعت کی صورت میں عشا باجماعت پڑھکر وضو کرے اور سو رہے۔ صبح کی نماز باجماعت پڑھے انشاء اللہ اجر جزیل پائے گا۔ عرفہ کے روز یعنی نویں کی صبح کو نماز فجر باجماعت منیٰ ہی میں پڑھے جب آفتاب طلوع ہو جائے اس وقت عرفات کی طرف روانہ ہو۔ آٹھویں کو منیٰ میں حاضر ہوکر ظہر پڑھنا اور نویں کو بعد طلوع آفتاب وہاں سے روانہ ہونا سنت عظیمہ ہے اسے ترک کرنا گوناگوں برکات سے محروم رہنا ہے۔ کوشش کرے کہ اپنا قافلہ منیٰ میں اقامت گزیں ہو:۔

آجکل یہ طریقہ بعضوں نے جاری کر رکھا ہے کہ منیٰ میں قیام نہیں کرتے ہیں بلحاظ سنقیم عرفات میں پہنچ جاتے ہیں۔ یہہ خلاف سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ آٹھویں کو منیٰ جانا شریعت کے نزدیک اس قدر اہم ہے کہ اگر آٹھ تاریخ جمعہ کا دن ہو جب بھی مکہ معظمہ میں ادائے جمعہ کے لئے نہ ٹھہرے آج کے دن جمعہ واجب نہیں ہے۔ بلکہ اس میں ثواب واجر ہے کہ منیٰ پہنچے اور ظہر کی نماز باجماعت ادا کرے:۔

لیکن اگر کسی نے آٹھویں تاریخ ظہر یا جمعہ مکہ مکرمہ میں پڑھا اور اب منیٰ کی طرف روانہ ہوا تو اوس میں کچھ گناہ نہیں۔ ہاں آٹھویں تاریخ مکہ ہی میں رہا۔ اور نویں کی شب بھی وہیں بسر کی صبح کی نماز پڑھکر نویں کو منیٰ سے گزرتا ہوا میدان عرفات میں پہنچا تو اس سے حج میں تو کسی طرح کا نقصان نہیں آتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا ترک ہوئی۔ اس لئے وہ خطاکار ہے:۔

(۱) ساتویں تاریخ بعد زوال نماز ظہر پڑھکر امام خطبہ پڑھے گا بیچ میں خطبہ کے جلسہ نہ کریگا جیساکہ

جمعہ میں ہوتا ہے. اس لئے کہ اُسے دوسرا خطبہ پڑھنا نہیں ہے. اس میں وہ تمام مسائل ہونگے جن کی حاجت حج کرنیوالوں کو ہے مثلاً منیٰ کی روانگی عرفات کا وقوف وغیرہ (رد المختار)

(۲) آٹھویں تاریخ بعد طلوع آفتاب مکہ معظمہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوگا. (عالمگیری)

(۳) لبیک پکارتے ہوئے دعائیں مانگتے ہوئے. منیٰ کی طرف بڑھے (فتح القدیر)

(۴) مسجد خیف کے پاس ٹھہرنا مستحب ہے (فتح القدیر)

(۵) مستحب یہ ہے کہ منیٰ ایسے وقت پہنچے کہ نماز ظہر وہاں پہونچکر ادا کرے. عرفہ کی صبح تک وہیں مقیم رہے. نویں کی صبح کو فجر کی نماز وقت مختار پر پڑھے عرفہ کے روز جب آفتاب طلوع ہو جائے میدان عرفات کو روانہ ہو. (رد المختار)

(۶) اس زمانے میں بعض لوگ آٹھویں تاریخ عرفات پہنچ جاتے ہیں اور منیٰ میں اُسدن کا قیام چھوڑ دیتے ہیں یہ فعل مخالف سنت نبی علیہ السلام ہے. ایسا کرنے سے بہت سی سنتیں اُن سے فوت ہو جاتی ہیں. مثلاً منیٰ کی نمازیں وہاں کی شب گذاری وغیرہ (رد المختار)

(۷) اگر ایسا اتفاق ہو کہ آٹھویں جمعہ کے روز ہو تو بھی قبل زوال اُسے منیٰ روانہ ہونا چاہئے آج ایسے وقت میں جمعہ واجب نہیں ہے. (عالمگیری)

(۸) اگر آٹھویں تاریخ ظہر کی نماز مکہ میں پڑھی اور اب منیٰ روانہ ہوا. شب وہاں بسر کی تو اس میں مضائقہ نہیں. (عالمگیری)

(۹) نویں کی شب مکہ ہی میں بسر کی اور عرفہ کے روز صبح کی نماز پڑھکر عرفات کو روانہ ہوا اور منیٰ سے گزرتا گیا تو ایسا کرنا جائز ہے. لیکن خطا کاری ہے. اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنت مبارک کی اتباع ترک ہوئی. (عالمگیری)

(۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب آٹھویں ذی الحج کی ہوئی تو جن اصحاب نے بعد عمرہ احرام کھولدیا تھا آج انہوں نے بھی حج کا احرام باندھا. اور سب کے سب ہمرکابی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منیٰ روانہ ہوئے. منیٰ پہنچکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر. عصر. مغرب. عشا اور فجر نویں کی منیٰ ہی میں پڑھی پھر اتنا اور ٹھہرے کہ آفتاب طلوع ہوگیا. (مسلم)

(۲) ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر آٹھویں تاریخ مکہ معظمہ ہی میں ادا

فرمائی اور بعد طلوع آفتاب منیٰ کی طرف روانہ ہوئے (فتح القدیر)

منیٰ کے متعلق جو دعا ہے۔ وہ مقام ادعیہ میں درج ہے

مزدلفہ (نویں تاریخ) منیٰ سے شرقی جانب تین میل کے فاصلہ پر یہہ کشادہ میدان واقع ہے۔ نویں کی صبح کو جب منیٰ سے عرفات کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ تو راستہ میں یہہ میدان ملتا ہے آج کے دن عرفات کو جاتے ہوئے یہاں ٹھہرنا نہ چاہئے۔

جب مزدلفہ تھوڑا سا باقی رہ جاتا ہے اور میدان عرفات قریب آجاتا ہے تو ایک میدان ملتا ہے۔ جس کا نام عُرَنَہ ہے (بضم عین و فتح را و نون) اس جگہ قیام کرنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے آج نویں تاریخ اگر کوئی وادی عُرنہ میں ٹھہرا تو اس کا حج باطل ہوجائیگا۔ ساربان بھی اس کا لحاظ رکھتے ہیں۔ جب اہل قافلہ کا اونٹ یہاں پہنچتا ہے۔ تو اوس وادی میں اونٹوں کو تیز کردیتے ہیں:۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جاہلیت میں قریش اور وہ قبائل عرب جو قریش کے پیرو ہوتے نویں ذوالحج کو مزدلفہ میں اقامت کرتے اور دیگر قبائل عرب میدان عرفات میں ٹھہرتے تھے۔ قریش مزدلفہ کی اقامت کو اپنے اور اپنے متبعین کا ایک امتیازی شرف جانتے تھے۔ شارع علیہ السلام نے ان کے اس جاہلانہ افتخار کی لغویت یوں ثابت کی کہ نویں تاریخ بجز میدان عرفات اور کسی جگہ کا بھی قیام جائز نہ رکھا:۔

احادیث میں مزدلفہ کے تین نام آئے ہیں۔ مشعر الحرام۔ مزدلفہ اور جمع۔ عبداللہ ابن مسعود سے جو روایت بخاری و مسلم میں مروی ہے۔ اس میں اس کا نام جمع ہے۔ جابر سے روایت مسلم شریف میں ہے۔ اس میں مشعر الحرام اس کا نام ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ اور اسامہ بن زید سے جو روایت بخاری و مسلم میں ہے۔ اس میں اس کا نام مزدلفہ ہے۔ قرآن کریم نے اسے مشعر الحرام کے نام سے ذکر فرمایا ہے۔ ذیل میں ترجمہ حدیث شریف دیا جاتا ہی

جابرؓ کہتے ہیں کہ منیٰ میں جب نویں کو آفتاب طلوع ہوا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کی طرف روانہ ہوئے۔ قریش یقین رکھتے تھے کہ آپ مشعر الحرام

یعنی مزدلفہ میں قیام فرمائیں گے۔ جیساکہ قریش زمانہ جاہلیت میں کیا کرتے تھے لیکن آپ مزدلفہ سے گزر فرما گئے۔ یہاں تک کہ عرفہ پہنچے (مسلم)

میدان مزدلفہ میں آج بعد مغرب عرفات سے فارغ ہو کر پھر آئیں گے اور شب اسی جگہ بسر کرینگے اس وقت سے متعلق مسائل ہم بھی بعد ذکر عرفات بیان کرینگے۔

عرفات اور وہاں کی عبادت

مزدلفہ سے جانب جانب مشرق تین میل کی مسافت پر ایک نہایت ہی وسیع میدان ہے۔ ہر چہار سمت اس کے بکثرت پہاڑیاں ہیں جبل رحمت تقریباً اس میدان کے وسط میں واقع ہے۔ امیر الحاج بعد خطبہ اور نماز (زمانہ ترک میں) اسی کے قریب کھڑا ہوتا ہے۔ اسی کا نام وقوف عرفات ہے نویں تاریخ اس میدان میں آکر ٹھہرنا حج کا پہلا رکن ہے اور من وجہ بہت ہی اہم رکن ہے اس لئے کہ حج کا دوسرا رکن ہے طواف الزیارت ہے۔ رکن ہونے کی حیثیت سے تو دونوں برابر ہیں لیکن طواف زیارت میں تین دن کی وسعت ہے۔ دسویں کو افضل اور گیارہویں کو مرخص۔ اگر ان تین دنوں بھی طواف نہ کیا تو تاخیر کے جرم میں قربانی دے۔ اور طواف ادا کرے۔ اس کا وقت فوت نہیں ہوا ہے۔ حج اب بھی ادا ہو جائے گا۔ لیکن عرفات میں اگر نویں کو نہ ٹھہرا اور دسویں کی صبح طلوع کر گئی تو حج فوت ہو گیا۔ اب سال آئندہ پھر احرام باندھے سفر کرے اور حج کے فرض سے سبکدوش ہو

(۱) عرفات میں پہنچکر ہر طرح کی ضروریات سے فراغت حاصل کرے۔ تاکہ بھوک پیاس یا اور حوائج انسانی کا تقاضا اوقات عبادت میں خلل انداز نہ ہو۔ دوپہر سے قبل غسل کرے۔ اس لئے بعد زوال معاً امام خطبہ کے لئے کھڑا ہو جائیگا (مگر بزمانہ ترک تھا) اس کی حاضری اگرچہ فرض نہیں لیکن ضروری ہے۔ اگر غسل کسی وجہ سے متعذر ہو تو وضو پر اکتفا کرے۔ اب قیام گاہ سے نماز کو روانہ ہو۔ یہاں امام مثل جمعہ کے دو خطبے پڑھیگا انہیں سنے بعد خطبہ تکبیر فریضہ ظہر کی ہوگی۔ اور امام نماز کے لئے کھڑا ہوگا۔ اس کے ساتھ ظہر ادا کرے۔ فرض کا سلام پھیرتے ہی معاً دوسری تکبیر عصر کی ہوگی۔ امام نماز عصر پڑھائیگا۔ فوراً کھڑے ہو کر شریک نماز عصر ہونا چاہئے۔ ان دونوں فرضوں کے بیچ میں اوراد وظائف تو کیا دو رکعت ظہر کی سنت بھی نہ پڑھینگے۔ آج ظہر و عصر کا فرض بلافصل ادا کرینگے اس اعلان کے لئے کہ اب نماز عصر ہوتی ہے

دونوں نمازوں کے بیچ میں صرف تکبیر ہوگی ؛

ظہر وعصر جمع کرنے کی اجازت آج چند شرائط کیساتھ ہے۔ نویں ذوالحجہ ہو۔ مقام عرفات ہو۔ نماز جماعت کیساتھ ہو۔ جماعت کا امام امیر المومنین یا اوس کا نائب ہو۔ اگر کسی نے امام کیساتھ نہیں پڑھی تنہا پڑھی یا اپنی جماعت علیحدہ قائم کی تو اس کے لئے جمع کرنا ہرگز جائز نہیں۔ آج عصر کی نماز قبل از وقت پڑھنا اسی وقت جائز ہے جبکہ جمع کی ساری شرطیں پائی جائیں ؛

(۲) بعد نماز امام موقف کو روانہ ہوگا یہ جگہ جبل رحمت کے قریب ہے۔ سیاہ پتھر کا فرش جہاں بچھا ہوا ہے وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا مصلیٰ ہے۔ امام اسی مقام پر آکر ٹھہرے گا اگر یہ بزمانہ ترک تھا امام سے حتی الامکان قریب جگہ ملنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اگر قرب میں اپنی تکلیف یا غیر کی اذیت دیکھے تو امام کے پیچھے کھڑا ہو تاکہ رخ قبلہ کی طرف رہے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو پھر امام کے داہنی طرف ورنہ بائیں جانب اگر ان سمتوں میں سے کوئی بھی سمت کھڑے ہونے کو نہ ملے تو سارا میدان عرفات کا موقف ہے۔ اس نیت وعزم کے ساتھ کہ میں بھی اسی جماعت میں شریک ہوں۔ جہاں جگہ پائے کھڑا ہو۔

(۳) اس وقت سے غروب آفتاب تسبیح۔ تحمید۔ تہلیل اور تکبیر یعنے سبحان اللہ الحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کی کثرت کرے۔ درود شریف پڑھے کلام مجید کی تلاوت کرے اس جلیل وجبار کی قدرت قاہرہ کو یاد کرکے لرزاں وترساں ہو۔ اس کی رحمت ومغفرت سے نجات وآمرزش کی امیدوں میں لائے لبیک کی بار بار کثرت کرے۔ اپنے لئے مسلمانوں کے لئے امت محمدی کے لئے دعائیں مانگے۔ کوشش کرے کہ دعا دل سے نکلے خشوع وخضوع تضرع والحاح میں مبالغہ کرے۔ اگر آنکھوں سے آنسوں جاری ہوں تو اسے دلیل مقبولیت سمجھے۔ کچھ دیر تلاوت کلام مجید یا تسبیح وتحمید میں مشغول ہو پھر درود شریف پڑھے۔ اب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگے۔ پھر ہاتھوں کو چھوڑ دے۔ اور تلاوت وتسبیح میں مشغول ہو جائے پھر دست بدعا ہو۔ غرض تا غروب آفتاب اسی طرح مناجات میں وقت گزر جائے

(۴) مطوف ڈراتے ہیں کہ آدمیوں کا ہجوم ہے۔ سواری کے جانوروں کی کثرت ہے۔ جاؤ گے مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ ان کی ہرگز نہ سنئے۔ آج موقف کی حاضری چھوڑنا

بڑی محرومی ہے۔ ہزاروں کے حج آج قبول کئے جائیں گے۔ ہزاروں کی خطائیں آج معاف کی جائینگی مقبولوں کے طفیل میں ہزاروں کی مقبولیت ہوگی۔ پھر ایسی رحمت کا موقع چھوڑ دینا ذلیل نادانی ہے۔ ہاں بیمار۔ ضعیف اور عورتوں کے لئے اپنی فرودگاہ پر مصروف دعا اور ذکر رہنا مناسب ہے۔ لیکن وہ بھی یہی خیال رکھیں کہ اسی مجمع میں اس وقت ہم حاضر ہیں جو رحمت و مغفرت کہ وہاں نازل ہو رہی ہے۔ وہ ہم بھکاریوں تک بھی انشاءاللہ ضرور پہنچے گی۔ معذوری و مجبوری نے جسمانی شرکت سے محروم رکھا ہے۔ لیکن دل اور مشغولی سے ان کی معیت ہے۔

(۵) دنیا کی باتیں اور تن پروری و تن آسانی سے احتراز کلی کرے۔ بعض ناآشنا چائے قہوہ کا جرعہ لیتے ہیں۔ کوئی حقہ و سگار سے اپنی غفلت کا اظہار کرتا ہے۔ کوئی ہنسی و قہقہہ میں وقت عزیز برباد کرتا ہے۔ یہ سب نادانی و بے علمی کی باتیں ہیں اس ساعت میں دعا و ذکر کا اس قدر اہتمام ہے۔ کہ نماز ظہر و عصر کی بہ یک وقت ادا کی گئی تاکہ نماز کا بھی خیال آکر یکسوئی میں فرق پیدا نہ کرے اور ایک وسیع فرصت اپنے رب سے مناجات کے لئے مل جائے۔ پھر کس قدر تاسف و تحسر کا مقام ہے۔ جو ہم اس وقت کی قدر نہ کریں۔ اور چائے نوشی و حقہ کشی میں وقت ضائع کردیں زندگی باقی ہے تو اس کے بہت مواقع ملیں گے۔ آج کے چند گھنٹے تو عجز و نیاز۔ گریہ زاری کے لئے مخصوص ہیں۔ اسی طرح غروب سے قبل روانہ ہونا بڑی محرومی ہے۔ خوب سمجھ لو کہ آج خاص رحمت الٰہی نازل ہونیوالی ہے۔ نماز کے بعد سے تاغروب آفتاب اس کا وقت ہے کیا معلوم کس وقت نازل ہو اگر تمہاری روانگی کے بعد نازل ہوئی تو کیسی محرومی ہے۔ متعدد احادیث میں گوناگوں فضیلت آج کے دن کی مروی ہیں۔

(۱) طلحہ بن عبیداللہ سے امام مالک روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن سے زیادہ ذلت زیادہ خواری اور زیادہ مایوسی شیطان کو اور کسی دن نہیں ہوئی۔ اس نے دیکھا کہ رحمت الٰہی نے نزول فرمایا اور بندوں کی بڑی بڑی خطائیں معاف ہوئیں۔

(۲) حضرت جابر سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن رب العالمین کی رحمت گنہگار بندوں سے بہت ہی قریب ہو جاتی ہے۔ ان کا رب جب انہیں لبیک کی صدا بلند کرتے ہوئے اس

حال میں دیکھتا ہے کہ سر برہنہ ہے گرد و غبار سے اٹے ہوئے ہیں۔ دور دراز کے سفر نے انہیں مضمحل کر دیا ہے تو جماعت ملائکہ میں مباہات فرماتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے۔ کہ اے فرشتو گواہ رہو۔ کہ میں نے انہیں بخشا۔

(۳) حجتہ الوداع کے موقع پر خاتم النبیین محبوب رب العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم جبل رحمت کے قریب پہونچکر جب دعائیں مشغول ہوئے ہیں تو اس محویت واستغراق کا نقشہ صحابہ کرام نے ان الفاظ میں دکھایا ہے۔

عن ابن عباس قال رأيته عليه السلام يدعو بعرفة يداه الى صدره كالمستطعم المسكين۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرفات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح دعا کرتے ہوئے دیکھا جیسا کہ ایک بھوکا روٹی کے ٹکڑے طلبگار مسکین اپنا ہاتھ کسی بڑے جواد وکریم کے سامنے پھیلا دیتا ہے۔

فرزندان اسلام تمہیں معلوم ہے کہ وہ کیا دعا تھی جسے اس عجز و الحاح سے وہ مانگ رہے تھے۔ جن کے لئے سمک سے سماک تک کی تخلیق کی گئی۔ جن کی محبوبیت کا پھریرا عرش اعظم پر لہرایا جن کی رسالت کو سارے عالم کے لئے قرآن مجید نے رحمت فرمایا۔ جسے بارگاہ احدیت سے رؤف ورحیم کا تاج کرامت عطا ہوا۔ ہاں ہاں تمہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کوئی ایسی دعا نہ تھی جس کا تعلق تم سے نہ ہو۔ ابن ماجہ کی روایت بتا رہی ہے کہ وہ صرف گنہگاران امت کی آمرزش کی خواستگاری تھی۔ آج کمال عبودیت انتہائی عجز سے میدان عرفات میں امت گنہگاران کی بخشائش چاہی گئی اور کل بعد نماز فجر میدان مزدلفہ میں پھر اسکی تقرار تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ کہ یہ دعا مقبول ہوئی۔ شیطان مردود خائب وخاسر ہوا۔ حدیث شریف کے چند الفاظ یہ ہیں:

دعا لامته عشية عرفة بالمغفرة۔ فلما اصبح بالمزدلفة اعاد الدعاء فاجيب الى ما سال

عرفہ کی شام کو مغفرت امت کی دعا فرمائی مزدلفہ میں جب صبح ہوئی تو اسی دعا کا اعادہ فرمایا پھر جو کچھ مانگا وہ سب عطا ہوا۔

عرفہ کے دن جو دعا مانگی گئی حق اللہ کی بخشش کا مژدہ اس میں آیا۔ دسویں کو مزدلفہ میں جب ہاتھ رحمۃ للعالمین کا اٹھا تو حق العباد کی بھی مغفرت ہوئی۔ الحمد للہ والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء

ن الہ الاصفیا واصحابہ الاتقیا۔ ہ

فیض ہے یا شہ تسنیم نرالا تیرا آپ پیاسوں کے تجسس میں ہے دریا تیرا

وقوف کے آداب و سنن

(۱) جبل رحمت جب نظر آئے تو اس وقت سے تسبیح و تحمید اور تلبیہ کی کثرت
(۲) موقف میں جائے قیام راستہ سے علیحدہ اختیار کرنا۔
(۳) ضروریات سے فارغ ہونا
(۴) غسل کرنا
(۵) بعد نماز موقف پہنچنے میں تعجیل کرنا
(۶) موقف میں امام سے قریب کھڑا ہونا
(۷) دعا میں جد و جہد کرنا
(۸) جمع بین الصلوتین کے شرائط کا لحاظ رکھنا
(۹) امام موقف میں مصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہو

فاذا قرب من عرفات ووقع بصرہ علی جبل الرحمۃ قال سبحان اللہ والحمد للہ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یلبی الی ان یدخل عرفات۔ (فتح القدیر)

(۱) جب عرفات سے نزدیک ہو اور نظر جبل رحمۃ پر پڑے تو سبحان اللہ آخر تک کہے اور پھر تلبیہ کہے یہی کہتا ہوا داخل عرفات ہو (فتح القدیر)

اسی طرح بقیہ کتب متداول کا ترجمہ ذیل میں مندرج کیا جاتا ہے:

(۲) عرفات میں راستے پر نہ اترے تاکہ گذرنے والوں کو تنگی نہ ہونے پائے اور خود بھی آنے جانے والوں سے اذیت نہ پائے۔ (کتب فقہ)

(۳) دل مطمئن ہو اور ایسے امور جو اطمینان قلب میں خارج ہوں۔ ان سے فارغ ہو چکا ہو۔ (عالمگیری)

(۴ و ۵) غسل کرنا اور بعد نماز موقف پہنچنے میں جلدی کرنا مسنون ہے (عالمگیری)

(۶) امام سے جس قدر نزدیک ہو وہی افضل ہے (فتح القدیر)

(۷) دعا میں کوشش کرے اسلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں موقف میں اپنی

امت کے لیئے دعا میں بہت ہی مبالغہ فرمایا تھا۔

(ہدایہ)

(۸) آج عصر کی نماز قبل از وقت ادا کرنے کے لیئے چند شرطیں ہیں من جملہ ان کے یہ ہے کہ نماز کا امام یا تو امیر المومنین ہو۔ یا اس کا نائب اور ایک یہ شرط بھی ہے کہ جماعت کیساتھ نماز ادا کی جائے پس جس نے قیام گاہ پر نماز پڑھی اُسے عصر کی نماز اپنے وقت پر پڑھنی ہوگی

(عالمگیری)

(۹) جبل رحمت کے قریب ان سیاہ چٹانوں کے پاس کھڑا ہو جو وہاں پر بچھی ہوئی ہیں۔ اس لئے گمان غالب یہہ ہے کہ موقف میں اسی جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا تھا۔

(رد المختار)

(۱) نویں تاریخ منیٰ سے روانہ ہوئے مزدلفہ کو طے کرتے ہوئے عرفات میں پہنچے یہاں قبہ قیام گاہ کے لیئے نصب ہوچکا تھا۔ آپ اُس میں تشریف فرما ہوئے۔ جب آفتاب ڈھلا تو اپنی سواری طیار کرنیکا حکم دیا آپ کا ناقہ قصوا پر کجاوہ کساگیا۔ آپ وادی نمرہ میں تشریف لائے اور خطبہ فرمایا۔ پھر بلال نے اذان کہی اور تکبیر اقامت ہوئی اور آپنے عصر کی نماز پڑھی۔ ان دونوں فرضوں کے بیچ میں کوئی نماز سنت نہیں پڑھی گئی۔ پھر آپ سوار ہوکر موقف تشریف لائے ناقہ کا پیٹ بڑی چٹانوں کی طرف تھا اور آپ کے سامنے جبل مشاة تھا (یعنے ایک سلسلہ دراز ریت کا) اور آپ قبلہ رو ہوکر مشغول تسبیح وتہلیل ودعا ہوئے یہاں تک کہ آفتاب کی زردی فنا ہوگئی قرص خورشید غروب ہوگیا۔

(مسلم)

مکروہات وقوف

(۱) یہہ تو معلوم ہوچکا کہ سارا میدان عرفہ سوائے وادی عرنہ سب کا سب موقف ہے۔ جبل رحمت بھی اسی میدان میں ہے۔ لہذا وہ بھی موقف ہے۔ لیکن اس کی کوئی خاص خصوصیت نہیں۔ عوام جبل رحمت پر چڑھ جاتے ہیں۔ اور وہاں سے صدائے لبیک پر رومال ہلاتے رہتے ہیں۔ یہہ محض فعل لایعنی اور اضاعت وقت ہے شریعت میں کوئی اصل اس کی نہیں پائی جاتی۔ رومال ہلانے کی ایجاد ایک انوکھی بدعت ہے چنانچہ حکومت نجدیہ نے بند کردی ہے۔ بلکہ مستحسن رسم امام کا خطبہ پڑھنا وغیرہ بھی نہیں رہا اس قسم کی فضول باتوں کی طرف دھیان بھی نہ کرنا چاہئیے۔ جو طریقہ بیان کردیا گیا اُسے

عمل میں لانا چاہیئے:

(۲) قبل غروب روانہ ہونا مکروہ ہے لیکن اتنا سویرا عرفات سے روانہ ہوا کہ قبل غروب میدان عرفات سے آگے نکل گیا تو یہ حرام ہے۔ کفارہ میں قربانی کرنا ہوگی:

(۳) بعد روانگی امام اتنا توقف کہ ہجوم میں کمی ہو جائے جائز ہے۔ لیکن اس سے زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے۔ یہاں تک کہ اگر امام بھی اگر غروب آفتاب روانہ نہ ہو تو اس کا انتظار بھی نہ کرنا چاہیئے۔ آفتاب ڈوب گیا اب تاخیر فضول ہے۔ آج مغرب کی نماز مزدلفہ میں پڑھیں گے نہ عرفات میں۔ نہ راستہ میں اگر پڑھی تو اعادہ کرنا ہوگا

(۱) جبل رحمت پر چڑھنے کی فضیلت کسی نے اپنی تصنیف میں ذکر نہیں کیا ہے۔ یہ عوام کا معمول ہے اس کا وہی حکم ہے جو ساری زمین عرفات کا ہے۔ طبری و ماوردی نے مستحب کہا ہے۔ لیکن امام نووی نے ان دونوں کا رد کیا ہے۔ مستحب ہونے کے لئے کسی دلیل کا بیان کرنا تھا حالانکہ روایت صحیح تو کجا کہیں کوئی روایت ضعیف بھی نہیں پائی جاتی ہے: (ردالمختار)

(۲) اگر غروب آفتاب سے پہلے روانہ ہوا اور حدود عرفات سے نکل گیا دم لازم ہوا: (ردالمختار)

(۳) بعد روانگی امام بلا عذر دیر تک ٹھہرا رہنا بری بات ہے (از ردالمختار)

اگر امام نے بعد غروب اس قدر تاخیر کی کہ رات شروع ہوگئی تو بغیر انتظار امام روانہ ہو جانا چاہیئے۔ اس لئے اس کا فعل خلاف سنت ہے (ردالمختار)

لہٰذا دعا روانگی عرفات اور دعا داخلہ عرفات و خاص موقف عرفات الواب ادعیہ میں دیکھنا چاہیئے:

مزدلفہ میں شب دہم

میدان عرفات سے بعد غروب آفتاب امام مزدلفہ کی طرف روانہ ہوگا اس کے ساتھ روانہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اگر ازدحام کے خیال سے کچھ توقف کر جائے تو مضائقہ بھی نہیں مگر زیادہ ٹھہرنا مکروہ ہے:

آج مغرب کی نماز مزدلفہ پہنچ کر ادا کرینگے وہاں پہنچتے پہنچتے مغرب کا وقت ختم ہو جائیگا

لیکن آج حج کرنیوالوں کے لئے مغرب کا بھی وقت ہے نہ میدان عرفات میں مغرب پڑھے نہ راستہ میں اگر پڑھیگا تو مزدلفہ پہونچکر اعادہ کرنا ہوگا۔

وہم کو راہ نہ دے ثواب شارع علیہ السّلام کی اتباع میں ہے آج کے لئے جب مغرب کا وقت یہی قرار دیا گیا تو پھر تعجیل ایک فعل عبث ہے

مزدلفہ پہونچکر جماعت مغرب کی قائم ہوگی اور فرض مغرب ادا ہوتے ہی عشا کیلئے کھڑے ہو جائیں گے ان دونوں فرضوں کے بیچ میں تکبیر اقامت بھی نہیں کہینگے نہ دو رکعت مغرب کی سنت پڑھینگے۔ فرض مغرب اور اس کے بعد بلا جواز توقف فرض عشاء

یہاں جمع بین الصلوٰتین کے لئے امام کی معیت شرط نہیں ہے اگر کوئی تنہا پڑھے یا اپنی علیحدہ جماعت قائم کرے جب بھی اُسے دونوں نمازیں ملاکر پڑھنا چاہئیں اور ان دونوں کے بیچ میں سنت و نفل نہ پڑھے۔

نماز سے فارغ ہو کر شاہراہ سے علیحدہ اقامت گزین ہو یہ رات بیداری میں اگر بسر ہو تو خوب ہے۔ ذکر۔ تلاوت کلام پاک۔ صلوٰۃ و سلام میں صبح ہو جائے تو زہے نصیب۔ لیکن اگر خستہ ہو اور تکان غالب ہو تو نماز باجماعت ادا کرکے با وضو سو رہے۔ صبح کی نماز باجماعت ادا کرے۔ انشاء اللہ شب بیداری کا ثواب پائے گا۔

آج مزدلفہ میں نماز صبح ایسے وقت ادا کریں گے کہ ابھی اندھیرا ہوگا۔ اس لئے صبح صادق سے قبل بیدار ہونا چاہیئے تاکہ جماعت صبح فوت نہ ہو۔ نماز باجماعت سنت موکدہ ہے۔ علی الخصوص صبح کی نماز۔ معمولی ایام میں ترک جماعت بدنصیبی ہے۔ چہ جائے کہ ایسے مقام اور ایسے وقت میں بعد نماز امام جبل قزح کے پاس کھڑا ہوگا۔ یہاں بھی اگر امام کے پیچھے جگہ ملے تو بہتر ورنہ جہاں جگہ پائے کھڑا ہو۔ اور مصروف دعا رہے۔

یہہ دوسرا مقام ہے جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک امت گنہگار کی مغفرت خواہی کے لئے اُٹھے تھے۔ اور حق العباد کی معافی کا مژدہ اسی مقام پر پہنچا تھا۔

کوشش کرو کہ دعا میں محویت و استغراق اور کلمات دعائیہ سوز و گداز اور رقت دل

سے نکلیں :۔

جب صبح بالکل صاف ہو جائے اور طلوع آفتاب میں ابھی کچھ تاخیر ہو یہاں سے روانہ ہو جائے۔ وادی محسر راہ میں ملیگی اس سے تیز گذر جائے اور منیٰ پہونچکر وہاں عبادتوں میں مصروف ہو :۔

(۱) آفتاب ڈوب جائیگا امام روانہ ہوگا۔ اور حجاج کا قافلہ اس کے ساتھ ہوگا۔ راستہ سکون و وقار کے ساتھ طے کرینگے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچ جائیں :۔ (قدوری)

(۲) اگر روانگی امام کے بعد ہجوم کی کثرت سے بچنے کے لئے کچھ ٹھہر جائے تو مضائقہ نہیں ہے :۔ (قدوری)

(۳) امام قوم کیساتھ مغرب و عشا پڑھیگا ایک اذان ہوگی اور ایک ہی تکبیر دونوں فرضوں کے بیچ میں سنت و نفل نہ پڑھینگے :۔ (قدوری)

(۴) مزدلفہ میں دونوں نماز جمع کرنے کے لئے امام کیساتھ یا جماعت ادا کرنا شرط نہیں ہے جس نے مغرب راستہ میں پڑھی تو یہہ پڑھنا جائز نہیں اعادہ اس پر ضرور ہے (ہدایہ) اگر مغرب کی نماز بعد غروب آفتاب مزدلفہ آنے سے قبل جہاں کہیں بھی کسی نے پڑھ لی تو مزدلفہ آکر مغرب کا ادا کرنا لازم ہے :۔ (عالمگیری)

اسامہ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر عرفات سے آتے ہوئے جبکہ یہہ عرض کیا کہ نماز مغرب یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا کہ نماز آگے ہے یعنے وقت نماز کا آگے پہنچکر آئے گا۔ اس میں اشارہ ہے کہ آج مغرب میں تاخیر کرنا واجب ہے :۔ (ہدایہ)

(۵) قزح پہاڑ کے قریب اترنا افضل ہے :۔ (قاضی خان)

راستے سے ہٹ کر داہنے بائیں قیام کرے تاکہ آنے جانے والے کو دقت ہو (ہدایہ)

(۶) اس رات کو جاگ کر صبح کرنا نہایت ہی مناسب ہے۔ قرآن پڑھتے۔ خدا کو یاد کرے۔ دعا مانگے۔ روئے۔ درود پڑھے۔ نفل نمازیں ادا کرے :۔ (تبیین الحقائق)

(۷) طلوع فجر ہوتے ہی امام نماز فجر کی قوم کیساتھ پڑھیگا۔ اندھیرا ہوگا۔ نماز سے فارغ ہوکر امام اور قوم دعا کے لئے وقوف کریں گے۔ یہ وقوف حنفی مذہب میں واجب ہے رکن

حج نہیں ہے۔ (ہدایہ)

(۱) ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ عرفات سے مزدلفہ کی طرف آتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیچھے ڈانٹ ڈپٹ اور اونٹوں کے مارنے کی آواز سنی تو آپ نے کوڑے سے اشارہ اُن کی طرف فرماکر ارشاد فرمایا کہ اے لوگو، سکون و وقار اختیار کرو نیکی اونٹوں کے تیز دوڑانے میں نہیں ہے

(۲) اسامہ سے سوال کیا گیا کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا انداز رفتار کیا تھا۔ اسامہ نے کہا آہستہ سے کچھ تیز قدم کشادہ رکھتے ہوئے۔ لیکن جب راستہ کشادہ [illegible] تو پھر تیز تر (بخاری مسلم)

(۳) ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا مزدلفہ میں جمع فرمائی۔ ایک ہی تکبیر کے ساتھ اور ان دونوں فرضوں کے بیچ میں کوئی نماز نہیں پڑھی گئی (بخاری)

(۴) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب مزدلفہ میں فجر طلوع ہوئی تو آپ نے اس وقت نماز فجر ادا فرمائی جبکہ آپ ہی کو معلوم ہوا کہ فجر طلوع ہو گئی۔ پھر قصوا ناقہ پر سوار ہو کر مشعر الحرام کے پاس تشریف لائے (یعنی جبل قزح) اور قبلہ رو ہو کر دعا تکبیر تہلیل اور خدا کی توحید میں مشغول ہوئے اور اس وقت تک آپ کا وقوف ہوا کہ صبح اچھی طرح روشن ہو گئی پھر قبل طلوع آفتاب روانہ ہوئے۔ اور فضیل بن عباس کو اپنے ناقہ پر سوار کیا جب وادی محسّر میں پہنچے تو اونٹ کو کچھ تیز کر دیا۔ (مسلم)

(۵) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سارا میدان عرفات موقف ہے۔ لیکن وادی عُرنہ سے اٹھ جاؤ وہاں نہ ٹھہرو مزدلفہ کا سارا میدان موقف ہے۔ لیکن وادی محسّر سے اٹھ جاؤ وہاں نہ ٹھیرو۔ یہہ دونوں موقف نہیں ہیں۔ (ابن ماجہ وغیرہ)

ایاب و ذہاب اور قیام میں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ اذیت رسانی اور اذیت یابی سے حتی الامکان بہت ہی بچنا چاہئے۔ جہاں کہیں قیام ہو راستہ سے ہٹ کر فرودگاہ مقرر کی جائے۔ جب روانگی ہو تو خواہ اونٹ پر، خواہ پیادہ پا لوگوں کو دھکا دینا ٹھیلنا کسی کو کچل ڈالنا یہہ سب ممنوع ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یہہ روایت خصوصیت سے صحابہ کرام سے مروی ہے لیس ضرب ولا طرد ولا قیل الیک الیک آپ ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف جب روانہ ہوتے تھے تو اس ہجوم خلائق میں نہ کسی کو مارا نہ ہٹایا نہ آپ کے ہٹو بچو کی آواز بلند کی گئی یہہ ادب ہر وقت اور ہمیشہ ملحوظ رہے۔

مزدلفہ کی دعا ابواب ادعیہ میں مندرج ہے۔

وادی مُحَسِّر

منیٰ و مزدلفہ کے بیچ میں ایک نالہ ہے اسی کو وادی مُحَسِّر کہتے ہیں۔ طول اس کا ۵۴۵ ہاتھ ہے۔ ایک حد اس کی منیٰ سے ملتی ہے۔ اور دوسری مزدلفہ سے لیکن یہ وادی دونوں سے خارج ہے نہ منیٰ میں شامل ہے نہ مزدلفہ میں اسلئے حجاج نہ قیام منیٰ ایں یہاں ٹھہرتے ہیں نہ وقوف مزدلفہ میں۔ مزدلفہ سے دسویں کی صبح کو جب منیٰ جاتے ہیں تو بائیں ہاتھ کو جو پہاڑ پڑتا ہے اس کی چوٹی سے وادی شروع ہوتی ہے۔ یہاں سے تیز گذر جانے کا حکم ہے۔ جب وہ مقدار ختم ہو جائے تو پھر معمولی رفتار سے منیٰ تک آجانا چاہیئے۔

ابرہہ ہاتھیوں کی فوج لیکر جب خانہ کعبہ پر حملہ آور ہوا ہے تو وہ اسی وادی مُحَسِّر میں ٹھہرا تھا اور اسی جگہ اسپر عذاب نازل ہوا تھا۔

منیٰ میں دسویں تاریخ

(۱) آج کے دن منیٰ پہنچکر تین عبادتیں علی الترتیب ادا کی جائینگی (۱) رمی جمرۂ عقبہ (۲) شکرانہ حج کی قربانی اور (۳) حلق یعنے سر منڈانا یا قصر یعنے بال کتروانا۔

(۲) رمی اور حلق اور پھر ان دونوں میں ترتیب تو ہر ایک حج کرنے والے پر واجب ہے خواہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع۔

(۳) ہاں شکرانہ حج کی قربانی قارن و متمتع پر ہی واجب ہے۔ اگرچہ مفلس ہو۔ صاحب نصاب نہو اور مفرد کیلئے مستحسن اگرچہ غنی مالدار ہو۔

(۴) ہاں قارن و متمتع اگر اس حد بے بضاعت ہے۔ کہ قربانی کی استطاعت ہی نہیں رکھتا ہے تو اس قربانی کے عوض دس روزے رکھ لے۔ تین روزہ بعد احرام نویں ذی الحجہ تک جب چاہے رکھ لے خواہ پیہم خواہ بیچ میں افطار کر کے۔ مگر بہتر ہوگا اگر ساتویں آٹھویں اور نویں ذی الحجہ کو رکھے بقیہ سات روزے تیرھویں ذی الحجہ کے بعد رکھے خواہ مکہ معظمہ میں خواہ مدینہ طیبہ پہنچکر خواہ وطن آکر لیکن بہتر ہوگا اگر گھر واپس آکر یہ سات روزے رکھے۔

(۵) قارن و متمتع کو تینوں عبادت میں ترتیب محفوظ رکھنا واجب و ضروری ہے۔ یعنی پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی پھر شکرانہ حج کی قربانی پھر حلق یا قصر۔

(۶) مفرد کو صرف دو عبادتوں میں ترتیب محفوظ رکھنا واجب ہے۔ یعنی رمی اور حلق شکرانہ حج

کی قربانی جب اس پر واجب نہیں تو پھر غیر واجب داخل ترتیب من حیث واجب کیونکر ہوگا۔ ہاں یہہ قربانی جو اس کے لئے مستحسن ہے۔ اگر ذبح کیا چاہتا ہے تو یہہ بہت ہی بہتر ہوگا۔ کہ وہ بھی ترتیب قائم رکھے رمی جمرہ پھر ذبح پھر حلق۔

(۷) حلق کے لئے جیسا کہ یہ ضرور ہے کہ رمی کے بعد ہو ایسا ہی یہہ بھی ضرور ہے کہ ایام نحر میں ہو۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک حلق مکان اور زمان دونوں کیساتھ موقت ہے۔ مکان اس کا حرم ہے اور زمانہ ایام نحر یعنے دسویں۔ گیارہوں اور بارہویں ذی الحجہ

(۸) یہہ ظاہر ہے کہ جس طرح واجب کا ادا کرنا ضروری ہے۔ ایسا ہی ترتیب واجبات بھی ضروری ہے۔ اگر ترتیب قائم نہ رکھی گئی اور ادائے واجب میں تقدیم و تاخیر ہوئی تو اس نقص کا جبر کرنا ہوگا نمازمیں اگر تاخیر واجب سے نقص آجاتا ہے۔ تو اس کا جبر سجدہ سہو سے کرتے ہیں۔ لیکن مناسک حج کے واجبات میں اگر نقص آجائے تو اس کا جبر دم یعنی بکری یا بھیڑ یا مینڈھے کی قربانی سے ہوگا

(۱) منی پہونچکر سب سے پہلے جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکے۔ اس کے بعد اگر قارن یا متمتع ہے تو ذبح کرے۔ پھر سر منڈوائے۔ اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آج کے دن ہماری عبادات یہ ہے کہ ہم رمی کریں پھر ذبح پھر حلق۔ (مبسوط)

(۲ و ۳) حلق سے پہلے رمی کرنا تو مفرد او رغیر مفرد یعنے قارن و متمتع۔ ہر ایک کے لئے واجب ہے۔ لیکن رمی کو ذبح پر اور ذبح کو حلق پر مقدم رکھنا قارن و متمتع پر ہی واجب ہے (رد المحتار)

(۴) قارن و متمتع دسویں تاریخ بعد رمی جمرہ بکری یا گائے یا اونٹ ذبح کرے یا گائے اور اونٹ کے ساتویں حصہ میں شریک ہو جائے لیکن اگر قربانی کی استطاعت نہیں رکھتا تو حج کے مہینوں میں بعد احرام تین روزے نویں ذی الحجہ تک جب چاہے رکھ لے اور سات روزے گھر آکر رکھے۔ اگرچہ قرآن کریم میں یہ حکم متمتع کے لئے نازل ہوا ہے لیکن اس مسئلہ میں قارن بھی اسی کے اندر ہے۔ (ہدایہ)

(ب) افضل یہہ ہے کہ تین روزے جو حج سے قبل رکھیگا۔ انہیں ساتویں آٹھویں اور نویں کو روزہ رکھے۔ (ہدایہ)

(ج) اگر نویں تک تین روزے پورے نہیں کئے تو پھر اس کا وقت فوت ہوگیا اب قربانی کے

اور کچھ جائز نہ ہوگا۔ (ہدایہ)

(۵۱-۶) قارن و متمتع کو رمی۔ ذبح اور حلق تینوں میں ترتیب رکھنا واجب ہے لیکن مفرد کے لئے صرف رمی اور حلق میں ترتیب واجب ہے۔ (ردالمختار)

(ب) لیکن اپنی خوشدلی سے وہ ذبح کرنا چاہے تو خوب ہے۔ رمی کے بعد ذبح پھر حلق اس کے لئے مستحسن ہوگا۔ (مبسوط)

(۷۱-۸) نقائص حج کی اصلاح دم یعنی قربانی سے ہوتی ہے (مبسوط وعالمگیری)

حلق کا مستحب طریقہ

(۱) قربانی سے فارغ ہو کر رو بقبلہ بیٹھ جائے۔ مرد حلق کرائے یعنے سارا سر منڈائے یہی پسندیدہ سرکار آقائے دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یا قصر کرے یعنے بال کترائے کہ رخصت ہے۔ مسلم شریف میں یہ حدیث مروی ہے کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر سر منڈانے والوں کے لئے تین مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے رحمت فرمائی اور بال کترانے والوں کے لئے ایک مرتبہ۔

ہاں عورت کے لئے حلق حرام ہے اُسے انگلی کے پور برابر بال کتروانا کافی ہے

(۲) حلق ہو یا تقصیر اپنے داہنے طرف سے ابتدا کرے۔ یہی مسنون ہے۔ امام اعظم نے جب حج ادا فرمایا ہے تو اس وقت اسی سنت پر عمل فرمایا ہے۔ تفصیل بحث کے دیکھو (ردالمختار اور فتح القدیر وغیرہ)

(۳) حلق کیوقت خاموش نہ بیٹھا رہے تکبیر و تہلیل کہتا رہے۔ اپنے لئے اور مسلمانوں کے لئے دعا بھی کرے۔

(۴) جس کے سر پر بال نہ ہوں اسپر بھی واجب ہے کہ صرف استرا سر پر پھروائے۔

(۵) حلق کے بعد ناخن کتروائے۔ خط بنوائے۔ آج یہی مستحب ہے۔

(۶) حلق و اصلاح کے بعد ناخن اور بال زیر زمین دفن کردینا مستحب ہے۔

(۱) بعد رمی حلق کرے یا قصر اور حلق افضل ہے۔ اس لئے کہ سر منڈوانے میں سر کا میل کچیل اچھی طرح صاف ہوجاتا ہے۔ (ہدایہ)

عورت سر نہ منڈوائے بلکہ بال کتروائے اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے

انہیں منع فرمایا ہے :۔

اور تقصیر یہہ ہے کہ انگل برابر بال سر سے کاٹ دیا جائے (ہدایہ)

(۲) سر منڈوانے میں مسنون یہ ہے کہ سر کا داہنا حصہ پہلے منڈوائے (فتح القدیر)

(۳) حلق کیوقت تکبیر کہتا جائے اور دعا بھی کرے حلق سے فارغ ہو کر بھی تکبیر کہے اور دعا مانگے۔ (عالمگیری)

(۴) یوم النحر آگیا اور حج کرنیوالے کے سر پر بال نہیں وہ صرف استرا پھروالے (مبطو)

اگر کوئی چندلا ہے تو اسپر واجب ہے کہ سر پر استرا پھروائے (ردالمختار)

(۵) سر منڈوانے بعد ناخن کترنا۔ مونچھ تراشنا مستحب ہے (عالمگیری)

(۶) بال اور ناخن کا دفن کرنا مستحب ہے (〃)

حلق کی غلطیاں اور انکا کفارہ

(۱) حلق ایام نحر میں کیا لیکن حرم میں نہیں۔ اس صورت میں توقیت مکان فوت ہوئی دم دے :۔

(۲) اسی کا عکس یعنے حرم میں حلق کیا لیکن ایام نحر گذرنے کے بعد توقیت زماں فوت ہوئی دم دے :۔

(۳) رمی سے پہلے حلق کرلیا ترتیب واجب فوت ہوئی دم دے :۔

ان تینوں مسئلوں میں مفرد۔ قارن۔ متمتع سب کا ایک ہی حکم ہے۔ لیکن دو صورتیں جو آگے ہوتی ہیں۔ وہ مفرد کے لئے نہیں ہیں۔ صرف قارن و متمتع کے ساتھ مخصوص ہیں :۔

(۴) قارن یا متمتع رمی سے پہلے قربانی کرے ترتیب فوت ہوئی۔ ادائے واجب میں تقدیم و تاخیر ہوئی۔ دم دے۔

(۵) قارن یا متمتع قربانی سے پہلے حلق کرے تو پھر وہی نقص تقدیم تاخیر کا پایا گیا دم دے

یہ مسئلہ پہلے بیان ہو چکا کہ مفرد پر قربانی واجب نہیں۔ ہاں مستحسن و مستحب ہے۔ اب اگر امر استحبابی کو وہ رمی سے پہلے کرے یا حلق کے بعد تو اس میں تقدیم و تاخیر واجب کی نہیں پائی گئی اس لئے ایسا کرنے پر اس کے ذمہ کسیطرح کا کفارہ نہیں۔ ہاں اگر بعد رمی قربانی کرے اور اس کے بعد حلق کرائے تو یہہ زیادہ مستحسن ہوگا۔ لیکن قارن و متمتع پر تو قربانی واجب ہے۔ وہ اگر تقدیم و تاخیر کرینگے

توکفارہ میں دم لازم آئے گا :۔

(۱) اگر حلق ایام نحر میں غیر حرم میں کیا دم واجب آیا (ہدایہ)

(۲) حلق میں یہاں تک تاخیر کی کہ ایام نحر گزر گئے دم ہے۔ اس لئے کہ امام ابوحنیفہ کے نزدیک حلق مکان اور زمان دونوں کے ساتھ موقت ہے۔ (ھدایہ)

(۳۔۴۔۵) رمی میں تاخیر کی یا کسی عبادت کو کسی عبادت پر مقدم کر دیا۔ جیسے رمی سے پہلے حلق کیا (اس میں مفرد۔ قارن۔ متمتع سب برابر ہیں) یا قارن نے رمی سے پہلے قربانی کی یا قربانی سے پہلے سر منڈوایا (قارن و متمتع دونوں کا ایک ہی حکم ہے)۔ (ہدایہ)

قارن و متمتع نے اگر ذبح سے پہلے سر منڈوایا تو امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ دو قربانی اُسے کرنا ہوگی۔ اور امام محمد و یوسف رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ ایک (عالمگیری)

(ب) تقدیم و تاخیر کے مسئلہ میں مفرد پر اسی صورت میں کفارہ لازم آتا ہے جبکہ وہ رمی سے پہلے سر منڈائے اسلئے ذبح تو اس پر واجب ہی نہیں ہے (درمختار)

مفرد نے رمی سے پہلے ذبح کیا یا ذبح سے پہلے سر منڈایا تو اس پر کچھ کفارہ نہیں اسلئے کہ قربانی اس پر واجب ہی نہیں تھی۔ یہ تو اس کے لئے ایک امر استحبابی تھا اور اس کی تقدیم و تاخیر سے کفارہ لازم نہیں آتا۔ (نہایہ)

(۱) حضرت انس روایت کرتے ہیں کہ دسویں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منیٰ تشریف لائے اور جمرہ پر جاکر کنکریاں پھینکیں پھر منیٰ اپنی فرودگاہ پر واپس آئے اور اونٹوں کو نحر فرمایا۔ پھر سر منڈنے والے کو بلایا اور سر مبارک کا داہنا حصّہ مونڈنے کا حکم فرمایا۔ اس نے مونڈا تو آپ نے ابو طلحہ انصاری کو بلایا اور وہ موئے مبارک انہیں عطا فرمائے۔ پھر بایاں حصہ حلاق کو مونڈنے کا حکم ہوا جب اس نے مونڈا تو اسے بھی ابو طلحہ انصاری کو عطا فرما کر ارشاد فرمایا کہ لوگوں میں تقسیم کردو۔ (بخاری و مسلم)

(۲) ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو ایک عبادت کو دوسرے پر مقدم کردے تو اس پر کفارہ میں دم واجب ہے۔ (فتح القدیر)

قربانی

(۱) آج دسویں تاریخ ہے شکرانہ حج کی قربانی اگر آج ہی ادا کی جائے تو افضل ہے ورنہ گیارہویں اور بارہویں تک اجازت و رخصت ہے۔ سارا میدان منیٰ کا قربان گاہ ہے جہاں

چاہے قربانی کرے جس طرح عرفات و مزدلفہ کا سارا میدان موقف ہے۔ اسی طرح منیٰ کی ساری وادی منحر و قربان گاہ ہے۔ ہاں یہہ ضرور ہے کہ جس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی ادا فرمائی ہے اس جگہ دیگر حصص پر افضلیت و کرامت ضرور حاصل ہے۔ اسی طرح عرفات و مزدلفہ میں جہاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقوف فرمایا اُسے دیگر قطعات مزدلفہ و عرفات پر افضلیت ہے لیکن موقف و منحر تو ساری وادی ہے۔ جانور اس کی عمر اور اس کے اعضا میں وہی شرطیں ہیں جو عید کی قربانی میں ہیں۔ گوشت کا بھی وہی مسئلہ ہے۔ کہ آپ کھائے۔ غنی کو کھلائے۔ اور فقرا پر تقسیم کرے۔ گائے اور اونٹ میں سات شریک ہو سکتے ہیں اور بھیڑ۔ بکری۔ مینڈھا اور دنبہ ایک ہی کی طرف سے ہوگا۔ ذبح کا بھی وہی مسئلہ کہ آپ ذبح کرے۔ یا ذبح کیوقت موجود ہو۔ ہاں یہہ جو عوام میں مشہور ہے کہ اونٹ تین جگہ سے ذبح ہوتا ہے محض غلط اور خلاف سنت ہے۔ اونٹ کا ذبح کرنا مکروہ ہی نحر کرنا اوس کا سنت ہے۔ اونٹ کو کھڑا کرکے گردن کی انتہا پر سینہ میں بسم اللہ اللہ اکبر کہکر نیزہ مارنا نحر ہے۔ ذبح جب کہ اونٹ کے لئے مکروہ ہے اگرچہ حلال ذبح سے بھی ہوجائیگا تو پھر تین جگہ سے ذبح کرنا اور اسے مشروع جاننا کیسی نادانی و جہالت ہے۔

(۲) جو قربانی کفارہ میں دیجائے وہ حق مساکین ہے۔ اس کا گوشت غربا فقرا اور مساکین ہی پر تقسیم کرنا چاہئے

(۳) ایام نحر میں عید کی قربانی بجز اہل مکہ اور کسی پر واجب نہیں۔ اسلئے کہ آج میدان منیٰ میں جو اجتماع ہے اس میں اہل مکہ کے سوا سب مسافر ہیں اور مسافر پر عید اضحی کی قربانی واجب نہیں اگرچہ مالدار و غنی ہو۔

قربانی کے مسائل عید اضحی کیوجہ سے ہر مسلمان جانتا ہے۔ اس لئے نقل عبارت اور حوالہ کتاب کی حاجت نہیں سمجھی گئی صرف تکمیل مناسک حج کے خیال سے ذکر کردینا مناسب سمجھا گیا۔ اس لئے تبرکاً دو حدیث شریف کے دو جملے منقول ہیں:۔

(۱) حضرت جابر کہتے ہیں کہ جب کل اونٹ قربانی ہو چکے تو آپنے فرمایا کہ ہر ایک میں سے ایک ایک بوٹی لی جائے۔ وہ سب بوٹیاں ایک دیگ میں ڈالکر پکائی گئیں پھر آپنے اور حضرت مولیٰ علی نے اس گوشت میں سے کھایا اور دونوں نے اس کا شوربا نوش فرمایا۔ (مسلم)

(۲) جابر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے یہاں قربانی

کی ہے اور سارا منیٰ قربانگاہ ہے۔ اپنی اپنی فرودگاہ پر قربانی کر لی جائے۔ میں یہاں ٹھہرا اور سارا میدان عرفات موقف ہے اور میں نے یہاں وقوف کیا اور سارا میدان مزدلفہ موقف ہے (مسلم)

رمئ جمار اور اسکے مسائل

مکہ معظمہ اور منیٰ کے بیچ میں تین ستون تھوڑے تھوڑے فاصلے پر بنے ہیں الغیر، ستون کا نام جمرہ ہے۔ عرفات و مزدلفہ کی عبادتوں سے فارغ ہو کر واپس آتے ہیں تو ان پر کنکری پھینکتے ہیں اسی کنکری پھینکنے کو شریعت میں رمئ جمار کہتے ہیں۔ مکہ معظمہ سے جو جمرہ قریب ہے اسے جمرہ عقبہ کہتے ہیں اور منیٰ سے جو جمرہ قریب ہے اوسے جمرہ اولیٰ اور ان دونوں کے بیچ میں جو جمرہ ہے اس کا جمرہ وسطیٰ نام ہے مسجد خیف جو منیٰ میں اس کے باب کبیر سے جمرۂ اولیٰ کا فاصلہ بارہ سو چون ہاتھ ہے۔ جمرۂ اولیٰ سے جمرہ وسطیٰ تک فاصلہ دو سو چھتیر ہاتھ اور جمرۂ وسطیٰ سے جمرۂ عقبیٰ تک دو سو ٹھ ہاتھ کا فاصلہ ہے۔ علامہ زرقانی کی یہی تحقیق ہے

رمی کا نسک دسویں سے شروع ہو کر تیرھویں کو ختم ہوتا ہے۔ ہر روز کی رمی بعض حکم اپنے لئے مخصوص رکھتی ہے۔ کچھ ایسے احکام بھی ہیں جن کی تخصیص کسی تاریخ سے نہیں اس لئے سب سے پہلے عام حکم بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر تاریخ کیبا تھ اس کا خاص حکم بیان کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہر تاریخ کیبا تھ اس کا خاص مسئلہ تاکہ سمجھنے اور عمل کرنے میں آسانی ہو۔

رمی کے مستحباب

(۱) مستحب طریقہ رمی کا یہ ہے کہ جمرے سے کم از کم پانچ ہاتھ ہٹے ہوئے یوں کھڑا ہو کہ منیٰ داہنے ہاتھ پر اور کعبہ بائیں ہاتھ پر ہو رامی یعنے کنکری پھینکنے والے کا مونہہ جمرے کی طرف ہو تاکہ کنکری گرنے کی جگہ وہ دیکھ سکے:۔

(۲) کنکری نہ بہت چھوٹی ہو نہ بہت بڑی باقلا کی مقدار مستحب ہے۔

(۳) کنکریوں کو پھینکنے سے قبل دھو لینا مستحب ہے تاکہ ان کی پاکی کا یقین ہو جائے:۔

(۴) اچھی طرح ہاتھ اٹھا کر پھینکنا چاہئے۔ ہاتھ اتنا اٹھے کہ بغل کھل جائے اور اس کی سپیدی ظاہر ہو۔ کنکریوں کو جمرے کے پاس رکھدینا تو قطعاً ناجائز ہے اور ڈال دینا جسکو عربی میں طرح کہتے ہیں مکروہ ہے:۔

(۵) کنکریاں ہر جمرے پر رمی کے لئے سات سے زیادہ نہوں

(۶) اس انداز سے پھینکے کہ وہ جمرہ پر جا کر پڑے نہیں تو اس سے قریب گرے۔ اگر جمرہ سے

دور گری تو شمار ہوگی ۔

(۷) جمرہ اور کنکری میں اگر تین ہاتھ سے کم فاصلہ ہو تو قریب ہے ۔ ورنہ بعید۔

(۸) مزدلفہ یا اس کی راہ سے کنکریاں چن لینا مستحب ہے ۔

(۹) کنکریاں پے در پے پھینکے

(۱۰) ہر کنکری بسم اللہ اللہ اکبر کہکر پھینکے

(۱) جمرہ سے پانچ ہاتھ یا اس سے زیادہ فاصلہ پر کھڑا ہونا چاہیئے منیٰ داہنے اور کعبہ بائیں ہاتھ پر اور نگاہ کنکری کے گرنے کی جگہ پر ہو۔ (عالمگیری)

(۲) مقدار کنکری میں اختلاف ہے اور مختار مذہب یہ ہے کہ باقلا کے برابر ہو ۔ (عالمگیری)

(۳) کنکریوں کا دھلا ہوا ہونا مناسب ہے (〃)

(۴) جمرہ کے پاس کھڑے ہوکر کنکریاں اس کے پاس رکھدینا تو ناجائز ہے ۔ لیکن ڈال دینا جائز ہے ۔ مگر اس میں سنت کی مخالفت ہے ۔ اس لئے خطاکاری ہے (عالمگیری)

(۵) سات کنکریاں پھینکی جانی چاہئیں ۔ (ھدایہ)

(۶) مناسب ہے کہ کنکریاں جمرے کے پاس یا اس سے قریب جاکر کریں ۔ اگر زیادہ دور جاکر کریں تو ناجائز ہے ۔ عالمگیری)

(۷) تین ہاتھ فاصلہ بعید ہے اور اس سے کم کو قریب شمار کرینگے (درمختار)

(۸) مستحب ہے کہ کنکریاں مزدلفہ یا راستہ سے لے لی جائیں ۔ (عالمگیری)

(۹) رمی جمرات میں موالات شرط تو نہیں ہے ۔ لیکن مسنون ہے اس کا چھوڑنا مکروہ ہے

(۱۰) ہر کنکری تکبیر کہکر پھینکنا چاہیئے ۔ (درمختار)

(۱) عبد اللہ ابن مسعود جمرۃ الکبریٰ کے پاس پہنچے بیت اللہ کو بائیں طرف اور منیٰ کو دائیں طرف کیا اور سات کنکریاں پھینکیں ۔ ہر کنکری پر تکبیر کہتے جاتے تھے ۔ رمی سے فارغ ہوکر انہوں نے کہا کہ اسی طرح رمی کرتے ہوئے میں نے اسے دیکھا ہے جس پر سورہ بقرنازل ہوئی ۔ (بخاری و مسلم)

مکروہات رمی

(۱) نجس کنکری پھینکنا مکروہ ہے (۲) مقدار مختار سے زیادہ چھوٹی یا بہت بڑی مکروہ ہے (۳) بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے (۴) جمرے

کے پاس جو کنکریاں پڑی ہیں انہیں اٹھاکر مارنا مکروہ ہے وہ مردود نامقبول کنکریاں ہیں (۵)، سات سے زیادہ پھینکنا مکروہ ہے (۶) رمی جمرات پے درپے نہ کرنا مکروہ ہے (۷)، جو جہت رمی کے لئے بتائی گئی ہے اس جہت کے خلاف کھڑا ہونا مکروہ ہے (۸)، کنکری جمرے کے پاس ڈال دینا مکروہ ہے (۹)، تکبیر کا چھوڑ دینا مکروہ ہے:

رمی میں جو باتیں مسنون تھیں اُن کا ذکر مع حوالہ وسند ابھی گزرا ہے بعض مکروہات کا حوالہ بھی انہیں کے ذیل میں آگیا۔ اس لئے ان کا اعادہ اب غیر مفید۔ مگر دو ایک جزئیے اپنا حوالہ چاہتے ہیں۔ انہیں کی سند پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ بقیہ کے لئے اوپر کی سند دیکھنی چاہئے:

(۱) کسی بڑے کو پتھر کو توڑ کر چھوٹی چھوٹی کنکریاں بنانا جیساکہ اس زمانے میں لوگوں کا معمول ہوگیا ہے مکروہ ہے۔ (فتح القدیر)

(۲) اگر سات سے زیادہ کنکریاں پھینکیں تو جائز ہے۔ لیکن زیادتی مکروہ ہے (ردالمختار)

(۳) اگر قدر معین سے زیادہ بڑی یا زیادہ چھوٹی کنکریاں پھینکی تو جائز ہے۔ لیکن خلاف استحباب ہے: (عالمگیری)

(۴) جمرے کے پاس کنکری اٹھاکر پھینکنا مکروہ ہے۔ اس لئے کہ وہ مردود کنکریاں ہیں۔ (رواہ دارقطنی والحاکم)

ابو سعید خدری نے کہا یا رسول اللہ ہم ہر سال کنکریاں پھینکتے ہیں اور خیال کرتے ہیں، کہ وہ کم ہوتی جاتی ہیں آپنے فرمایا کہ مقبول کنکریاں اٹھائی جاتی ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو تم ایک پہاڑ کنکریوں کا دیکھتے (ردالمختار)

دسویں کی رمی اور اسکے مسائل

(۱) دسویں تاریخ صرف جمرۂ عقبہ پر کنکریاں ماریں گے (۲) بعد رمی فوراً واپس ہونگے۔ قطعاً وہاں نہ ٹھہرینگے (۳) پہلی کنکری پھینکتے ہی مفرد و قارن لبیک موقوف کردینگے (۴) دسویں تاریخ رمی وقت مسنون بعد طلوع آفتاب تا زوال ہے بعد زوال تا غروب وقت مباح ہے۔ آفتاب غروب ہوگیا۔ اور رات شروع ہوگئی تو یہہ وقت رمی کا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

گیارہویں اور بارہویں کی رمی اور اس کے مسائل

(۱) گیارہویں اور بارہویں تاریخ تینوں جمروں پر کنکریاں پھینکنا چاہیئے شروع جمرۂ اولیٰ سے کرنا چاہیئے۔ پھر وسطیٰ پھر عقبہ۔ جمرۂ اولیٰ پہ پہنچکر سات کنکریاں انہیں آداب کیساتھ جو اوپر بیان ہوئے پھینکے پھر وہاں سے تھوڑا ہٹ کر قبلہ رو کھڑا ہو۔ دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائے کف دست قبلہ کیطرف ہوں۔ یا آسمان کیطرف حمد درود دعا اور استغفار میں اتمدادتک مشغول رہے جس مقدار وقت میں سورۂ بقر کی تلاوت ہوسکتی ہے۔ ورنہ پون پارہ پڑھنے کی مقدار اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم بمقدار تلاوت بیس آیہ ضرور قیام کرے اور مشغول ذکر و مناجات رہے۔

اب جمرۂ وسطیٰ پر جائے اور ایسا ہی کرے یعنے سات کنکریاں اس پہ پھینکے پھر جمرہ سے تھوڑا ہٹ کر کھڑا ہو اور تسبیح تحمید صلوٰۃ وسلام اور دعا میں مشغول ہو۔

پھر جمرۂ عقبہ پر جائے یہاں سات کنکریاں پھینک کر معاً پلٹ آئے۔ اگر چاہے تو راستہ میں دعا کرے۔

مسنون وقت گیارہ اور بارہ کے رمی کا بعد زوال ہے۔ زوال قبل ان دو تاریخوں میں رمی ناجائز ہے۔ بعد غروب آفتاب رات میں رمی مکروہ ہے۔

(۱) گیارہویں کی رمی بعد زوال ہے۔ تینوں جمرات پر آج کنکری مارے شروع اس جمرے سے کرے جو مسجد خیف سے قریب ہے۔ پھر وسطیٰ پر جائے۔ پھر عقبیٰ پہ ہر ایک پہ سات کنکریاں پھینکے۔

مسئلہ یہہ ہے کہ جس رمی کے بعد پھر رمی ہو تو وہاں بعد رمی بمقدار تلاوت سورہ بقر یا پون پارہ یا کم از کم بیس آیت ٹھہرے اور تحمید و تکبیر و تہلیل وغیرہ میں مشغول ہو۔ مثلاً جمرہ اولیٰ اس کے بعد جمرہ وسطیٰ کی رمی ہے۔ لہٰذا جمرہ اولیٰ پہ ٹھہر کر دعا مانگے۔ لیکن جمرۂ عقبہ کے بعد رمی نہیں ہے یہاں رمی کرکے فوراً منی کی طرف روانہ ہو دعا میں ہاتھ اٹھائے خواہ آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرے یا قبلہ کی طرف کف دست رکھے۔ پھر بارہویں کو اسیطرح بعینہ عمل کرے (ردالمحتار)

(۲) گیارہویں اور بارہویں کو رمی کا مسنون وقت بعد زوال ہے۔ جب تک آفتاب غروب نہ ہو۔ بعد غروب وقت تا طلوع صبح صادق وقت مکروہ ہے۔ ایام نحر کے دوسرے

اور تیسرے دن کی رمی یعنی گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کی قبل زوال ناجائز ہے۔ (عالمگیری)

(۱) جابر سے روایت ہے کہ دسویں تاریخ چاشت کیوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمی کا نسک ادا فرمایا اور بعد دسویں زوال آفتاب کے بعد (بخاری و مسلم)

(۲) سالم روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو رمی جمرہ دنیا سے شروع کرتے تھے یعنے جو جمرہ مسجد خیف سے قریب ہے۔ اللہ اکبر کہکر ہر کنکری پھینکتے تھے بعد سات کنکریوں کے کچھ آگے بڑھکر نرم زمین پر قبلہ رو ہو کر بہت دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر جمرہ وسطی پر سات کنکریاں پھینکتے اور ہر کنکری پھینکنے پر تکبیر کہتے تھے بائیں طرف ہٹکر نرم زمین پر کھڑے ہو جاتے اور قبلہ رخ ہاتھ اٹھا کر دیر تک دعا کرتے پھر جمرہ ذات العقبہ پر سات کنکریاں پھینکتے تکبیر ہر کنکری پھینکنے پر کہتے۔ اور اس کے پاس ٹھہرتے نہ تھے منیٰ واپس آجاتے اور کہا کرتے تھے کہ میں نے ایسا ہی عمل کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے (بخاری)

تیرھویں کی رمی

بارہویں ذی الحجہ کو اگر بعد رمی میدان منیٰ سے مکہ معظمہ روانہ ہو جائے تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ شریعت نے اُسے اجازت دی ہے لیکن اگر بارہویں کو رمی سے فارغ ہو کر روانہ نہ ہوا تو اب تیرہویں کو بغیر رمی جمار چلانا شریعت کے نزدیک معیوب ہے آج بھی بعد زوال انھیں آداب کیساتھ رمی ادا کرے اور مکہ معظمہ روانہ ہو جائے لیکن اگر آج زوال سے قبل رمی کرلے تو جائز ہے مگر بکراہت:۔

(۱) چوتھے روز یعنی تیرہویں ذی الحجہ کو زوال سے قبل رمی مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

رمی میں تاخیر اور اس کی قضا

رمی دسویں گیارہویں اور بارہویں کی واجب ہے اور تیرہویں کی مستحب ہے جن تاریخوں کی رمی واجب ہے:۔

(۱) اگر ان ایام میں دن کیوقت رمی کسی عذر سے نہ کرسکا تو رات میں کرے اگرچہ رات کا وقت مکروہ ہے لیکن ترک واجب سے ادائے واجب سے بہر حال اولیٰ و بہتر ہے ایام حج میں رات گذشتہ دن میں شامل ہے نہ کہ آنیوالے دن میں۔

(۲) اگر کسی روز دن کیوقت رمی نہ کرسکا۔ اور رات میں بھی معذور رہا تو دوسرے دن قضا کرے اگرچہ جزا و کفارہ بعد قضا بھی لازم آئے گا۔ لیکن قضا ادا کرنے کی سعادت تو حاصل ہو گی۔

(۳) اگر کسی نے ایام نحر میں ایکدن بھی رمی نہیں کی تو تیرہویں کو آفتاب ڈوبنے سے قبل سب دن کی قضا ادا کرے۔ اگرچہ کفارہ دینا ہوگا۔ مگر اس خاص عبادت کی قضا ہوجائیگی۔

(۴) آخری وقت قضا کا تیرہ تاریخ قبل غروب آفتاب ہے۔ اگر آج بھی قضا نہ کرسکا اور آفتاب غروب ہوگیا تو پھر قضا بھی نہیں کرسکتا ہے رمی کا عبادت ہونا ایام کے ساتھ مخصوص ہے جب وہ ایام گزر گئے تو اب رمی عبادت نہیں ہے بلکہ فعل عبث ہے۔ جزا دیکر ترک واجب کا کفارہ کرلے

(۱) دس گیارہ اور بارہ تاریخوں میں اگر دن کیوقت رمی نہ کرسکا۔ تو ان تاریخوں کی آنیوالی رات میں ادا کرے ایسا کرنے سے کچھ کفارہ لازم نہ آئیگا کراہت کیوجہ سے خطاکاری ہوگی۔ راتیں ایام حج کی گزشتہ دن میں شامل ہیں نہ آنیوالے آئندہ دن میں (ردالمحتار)

(۲) اگر رات میں بھی رمی نہ کی تو دوسرے دن کی قضا کرے اور کفارہ دے (ادائے واجب میں تاخیر ہوئی) (ردالمحتار)

(۳) اگر ایام نحر کے سارے دن گزر گئے اور رمی نہ کرسکا تو تیرہویں کو سب کی قضا کرے اور کفارہ دے۔ اگر تیرہویں کے دن کو قضا نہ کیا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہوگیا تو اب قضا کا وقت بھی فوت ہوگیا اور یہ رات اپنے گزشتہ دن کے تابع نہیں ہے۔ (ردالمحتار)

(۴) رمی کی قضا کا وقت چوتھے دن یعنی تیرہویں کو جب کہ آفتاب ڈوب جائے تو فوت ہوجاتا ہے۔ (ردالمحتار)

رمی کی غلطی اور اسکی جزا

یہ مسئلہ چند بار بیان ہوچکا کہ مناسک حج میں ترک واجب اور تاخیر واجب دونوں موجب دم ہیں۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تاخیر وقت بمنزلہ ترک ہے۔ اور یہی حکم اکثر کے ترک کا ہے۔ اگر اکثر چھوٹ گیا تو گویا کل چھوٹ گیا۔ انہیں اصول کے بنا پر حسب ذیل جزئیات قابل لحاظ ہیں۔

(۱) سارے ایام نحر کی رمی ترک ہوئی دم دینا واجب ہے۔ اسلئے کہ ترک واجب ہوا۔

(۲) کسی ایکدن کی رمی چھوٹ گئی دم دینا واجب ہے۔ اسلئے کہ ہر روز کی رمی واجب تھی جس روز کی ترک ہوئی اسی دن کا واجب ترک ہوا۔

(۳) رمی میں تاخیر ہوئی باین طور کہ دس کی گیارہ کو یا گیارہ کی بارہ کو یا بارہ کی تیرہ کو قضا کی تو تاخیر واجب ہوئی دم دینا چاہیئے تاخیر وقت بمنزلہ ترک ہے۔

(۵) دسویں تاریخ جمرۂ عقبہ کی رمی چھوٹ گئی دم واجب ہوا اس روز اسی ایک جمرہ کی رمی واجب تھی اس کا چھوٹنا پورے واجب کا اسکے چھوٹنا ہے

(۶) گیارہویں یا بارہویں کو دو جمرے رمی سے چھوٹ گئے ادا کم ہوا اور ترک زیادہ دم دینا واجب ہے۔ زیادہ چھوٹنا بمنزلہ کل چھوٹنے کے ہے

(۷) اگر زیادہ حصہ ادا ہوا اور کم چھوٹ گیا تو اس متروک کی قضا کرے اور کفارہ میں صدقہ دے مثلاً گیارہ بارہ کو دو جمرے پر پوری سات سات کنکریاں پھینکیں اور ایک جمرہ چھوٹ گیا۔ تو ادا زیادہ ہوا اور متروک کم تو اس ایک کی دوسرے دن قضا کرے۔ اور تاخیر کے عوض میں ایک صدقہ یعنی پونے دو سیر گیہوں دے۔

(۸) تینوں جمروں پر رمی کی لیکن تعداد کنکریوں کی کچھ کم ہوئی۔ مثلاً بجائے سات کے چھ یا پانچ یا چار پھینکیں تو زیادہ عدد ادا ہوئے اور کم چھوٹے یعنے ایک یا دو یا تین دوسرے دن اعداد متروکہ کی قضا کرے اور کنکری کے عوض ایک صدقہ دے۔ کوشش کرے کہ یہ عبادت ایام تشریق میں ادا ہو جائے۔ اگر ہر روز کی رمی ہر روز ادا ہو تو زہے سعادت لیکن ایام نحر میں قصور ہوا تو ایکدن ابھی باقی ہے جس میں قضا کر سکتے ہیں۔ اگر اس دن کو بھی غفلت و سہل انگاری سے ضائع کر دیا تو ایک اہم عبادت کی برکات سے محرومی ہوئی اور بڑی محرومی ہوئی۔

(۱) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کے نزدیک وقت رمی میں تاخیر بمنزلہ ترک ہے۔ (مبسوط)

یوں ہی اکثر چھوڑ دیا تو کل چھوڑ دیا (مبسوط)

(۲) اگر کسی نے سارے ایام کی رمی چھوڑ دی تو اس پر دم واجب ہے (مبسوط)

اگر رمی ترک ہوئی قضا بھی نہ کیا یہاں تک کہ آخری دن کا آفتاب غروب ہو گیا تو اس سے رمی ساقط ہو گئی۔ اس لئے کہ وقت فوت ہو گیا اور بعد گزرنے وقت کے وہ عبادت نہیں ہے ایک عبث کام ہے اب اس میں مشغول نہ ہو اور سب دن کے عوض ایک قربانی بکری یا مینڈھے کی کرنا واجب ہے۔ (مبسوط)

(۳) اگر کسی ایک دن کی رمی چھوٹ گئی جب بھی ایک دم اسپر واجب ہے۔ اس لئے کہ وہ بجائے خود ایک عبادت کامل ہے۔ (مبسوط)

(۴) پھر یہ بھی ہے کہ تاخیر رمی سے قربانی واجب ہو جاتی ہے (〃)

(۵) اگر جمرہ عقبہ کی رمی دسویں تاریخ ترک ہو گئی تو کفارہ دم واجب ہے (〃)

(۶) اگر کسی ایک جمرے کی تین جمروں میں سے رمی چھوٹ گئی تو اس پر صدقہ ہے۔ اسلئے کہ آج تینوں جمرے ایک عبادت ہیں تو جب ایک چھوٹا تو کم چھوٹا لہذا صدقہ واجب ہوا۔ ہاں اگر نصف سے زیادہ چھوٹتا تو پھر قربانی واجب ہوئی۔ (مبسوط)

(۷) اگر ایک یا دو یا تین کنکریاں چھوٹ گئیں تو دوسرے دن قضا کرے اور ہر کنکری کے عوض نصف صاع گیہوں مسکین پر صدقہ کرے۔ لیکن مجموعہ صدقات اگر ایک دم کے برابر ہو جائے۔ تو اس میں تھوڑے کم کر لے۔ (مبسوط)

فصل نہم طواف زیارت یعنی طواف فرض وغیرہ کا بیان

حضرات مکرمین احکامات حج اکثر بالتفصیل گذر چکے ہیں۔ لہذا اخیری فرض حج جس کے ادا کرنے سے مکمل حج اور زائر حاجی کہلانے کا مستحق بن جاتا ہے۔ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

طواف الزیارت حج کا تیسرا رکن

فرض طواف جسے طواف الزیارت اور طواف اضافہ بھی کہتے ہیں۔ اس کے ادا کا افضل وقت کو دسویں تاریخ ہے۔ حلق یا قصر کے بعد احرام کی پابندیاں ساقط ہو گئیں۔ الا مجامعت و ہمبستری اب مناسب ہے کہ نہا کر خوشبو لگا کر مکہ معظمہ کو روانہ ہو۔ مسجد الحرام پہنچکر پیادہ با طہارت کاملہ اور ستر عورت کیساتھ بلا اضطباع سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف اسی دستور کے مطابق کرے جیسا کہ بیان طواف میں گزرا۔ ختم طواف کے بعد حجر اسود کا استلام کرے اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر آکر قل یاایہا الکفرون اور قل ھو اللہ کیساتھ ادا کرے۔

اب ملتزم پر جائے اور اس سے لپٹ کر دعا مانگے پھر زمزم پر حاضر ہو۔ اور خوب سیر ہو کر اس کا پانی پیئے۔ اس کے بعد منیٰ کو واپس آجائے۔ دسویں، گیارھویں اور بارہویں کی راتیں منیٰ ہی میں بسر کرنا سنت ہے۔ نہ مزدلفہ میں نہ مکہ میں نہ راہ میں جو دس یا گیارہ کو طواف کے لئے گیا واپس آکر رات منیٰ ہی میں گزارے۔ ہاں جو بارہویں کو بعد رمی طواف کے لئے مکہ گیا اس کے لئے واپس منیٰ آنا نہیں ہے۔

یہ مسئلہ چند مقام پر گذر چکا ہے کہ طواف فرض کا افضل وقت دسویں تاریخ ہے اور گیارہ بارہ کو بھی مرخص ہے۔ بلکہ گیارہ تاریخ عورتوں کے لئے زیادہ مناسب ہے۔ اس لئے مطاف میں طواف کرنیوالوں کا ہجوم نہیں ہوتا ہے۔ عورتوں کو ہر پھیرے میں حجر اسود کا استلام و بوسہ بسہولیت میسر آتا ہے۔

طواف فرض میں اضطباع تو ہے نہیں۔ رہا رمل اور طواف کے بعد سعی سو قارن مفرد نے اگر طواف قدوم میں اور متمتع نے کسی طواف نفل میں اگر رمل و سعی کرلی ہے تو اس طواف میں کچھ نہ کریں۔ لیکن اگر ایسا نہیں کیا ہے تو اب اس طواف فرض میں رمل کرنا ہوگا اور بعد طواف سعی صفا

و مروہ بھی کرنا ہوگی۔

منیٰ سے روانگی اور مکہ معظمہ میں قیام

بارہویں کی رمی سے فارغ ہوکر خواہ اسی روز خواہ تیرہویں کو جب روانہ ہو تو راستہ میں جنت المعلیٰ سے قریب وادی مُحَصَّب ہے۔ یہاں پہنچکر سواری سے اترلو یا بے اترے کچھ دیر ٹھہر کر مشغول دعا ہو۔ بلکہ افضل تو یہ ہے کہ عشا تک نمازیں یہیں پڑھو۔ ایک نیند لیکر داخل مکہ معظمہ ہو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے اتنا قیام متعذر ہو تو کچھ دیر ٹھہر کر دعا کرنے سے غافل نہ ہونا چاہئیے۔

جنت المعلیٰ تو مکہ کا قبرستان ہے اس کے پاس ایک پہاڑ ہے اور دوسرا پہاڑ اس پہاڑ کے سامنے مکہ کو جاتے ہوئے داہنے ہاتھ پر نالے کے پیٹ سے جدا ہوا ہے ان دونوں پہاڑوں کے بیچ کا نالہ وادی محصب ہے۔ جنت المعلیٰ محصب میں داخل نہیں ہے اب جب تک مکہ معظمہ میں مقیم رہو عمرے ادا کرتے رہو۔

تنعیم کہ مکہ معظمہ سے شمال یعنی مدینہ طیبہ کی طرف تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں جاکر عمرے کا احرام باندھو اور طواف وسعی حسب دستور کرکے حلق یا قصر کرلو عمرہ ادا ہوگیا۔ اگر اسی دن یا دوسرے دن عمرہ لائے تو صرف استرا پھروالے یہی کافی ہے۔

اے عزیز تین میل کا فاصلہ کچھ زیادہ فاصلہ نہیں۔ صاحب مال سواری پر دو تین پھیرے ہر روز کرسکتا ہے۔ غیر مستطیع بھی پیادہ پا جا سکتا ہے۔ پھر ایسا بیش بہا موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہئیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب وعترت کیطرف سے۔ اپنے شیوخ طریقت کی طرف سے۔ اپنے اساتذہ کی طرف سے۔ اپنے والدین کی طرف سے۔ اپنے ان اولاد کی طرف سے جو انتقال کرگئی ہوں۔ عمرہ ادا کرتے رہو

مکہ معظمہ میں کم سے کم ایکبار ختم کلام مجید سے محروم نہ رہے۔ جنت المعلیٰ حاضر ہوکر ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا و دیگر مدفونین کی زیارت کرے۔ مکان ولادت اقدس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومکان حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ومکان ولادت حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مستفیض ہو۔ اگرچہ نجدیوں نے ظاہری عمارات منہدم کردیں۔ مگر روحانی فیض باقی ہے۔ نیز جبل ثور و غار حرا ومسجد الجن ومسجد جبل ابی قبیس وغیرہ مکانات متبرکہ کی بھی زیارت

کرے اور ہر مقام پر اپنے لئے۔ اپنے ماں باپ کے لئے۔ اپنی اولاد کے لئے۔ اپنے شیوخ طریقت اور اساتذہ کیلئے۔ اپنے سنی مسلمان بھائیوں کے لئے دعا کرے کہ یہ سب مقام اجابت ہیں اور مواقع کے ادعیہ یا مزارات کے متعلق سلام دالواب ادعیہ میں درج ہیں:۔

مکہ معظمہ سے روانگی اور طواف وداع

مکہ معظمہ سے جب رخصت کا ارادہ ہو تو آخری کام خانہ کعبہ کا طواف کرنا اور اس سے رخصت ہونا ہے۔

طواف وداع آفاقی پر واجب ہے۔ اس طواف میں نہ اضطباع ہے نہ رل نہ اس کے بعد سعی صفا مروہ۔ محض سات مرتبہ خانہ کعبہ کے گرد حسب دستور گھومنا ہے حجر اسود کے پاس آؤ طواف کی نیت کرو اس نیت کے بعد کعبہ کو منہ کئے ہوئے اپنے داہنی جانب چلو جب سنگ اسود کا مقابلہ ہو کانوں تک ہاتھ اٹھاؤ اور کہو بسم اللّٰہ والحمد للّٰہ واللّٰہ اکبر والصلوٰۃ والسلام علے رسول اللّٰہ (یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ نیت کے وقت ہاتھ اٹھانا بدعت ہے۔ مکروہ ہے۔ ہاتھ اٹھانے کا یہی موقع ہے جو بیان ہوا ہے)

اب حجر اسود کا استلام کرو اور ادعیہ ماثورہ کے ساتھ طواف پورا کرو۔ ہر چکر پر حجر اسود کا استلام ضرور ہے۔ جب سات پھیرے ہو جائیں تو حجر اسود کا بوسہ دو کہ یہ ختم طواف کی مہر ہے اب مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت پڑھو اس سے فارغ ہو کر آب زمزم پر جاؤ وہاں سے فارغ ہو کر ملتزم سے لپٹو اور دعا مانگو۔ پھر حجر اسود کو بوسہ دو کہ یہ بوسہ وداع کا ہے اور کوشش کرو کہ دو چار قطرے بھی آنسو کے آنکھ سے گریں اور وداع کے متعلق جو دعا ابواب ادعیہ میں مندرج ہے وہ پڑھو۔

پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے یا سیدھے چلنے میں پھر پھر کعبہ کو حسرت سے دیکھتے اس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجد الحرام کے دروازہ سے بایاں پاؤں پہلے بڑھا کر نکلو اور وہی دعا پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الخ

مسجد الحرام کے باہر آنیسے قبل آستانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر چوکھٹ کو بوسہ دے اور قبول حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگے۔

سوار ہونیسے قبل فقرائے مکہ معظمہ پر حسب استطاعت کچھ تصدق کرے اور روانہ ہو جائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝

فصل دھم بطور مجمل و مختصر مناسک الحج و عمرہ کا بیان

قارئین کرام الحمد للہ کہ مناسک الحج کی تشریح و تفصیل بخوبی آپ کے گوش گذار ہو چکی ہے جو انشاء اللہ اکیلے کیلئے معلم مطوف و مزور بلکہ ایک عالم تجربہ کار کا کام دیگی۔ مگر بعض برادر اختصار پسند ہوتے ہیں جنکو صرف نفس مسئلہ کا معلوم ہونا ضرورت ہے لہذا دوبارہ بصورت اختصار مسائل حج ذیل میں درج کئے جاتے ہیں تاکہ نازک مزاجوں کو لمبی ورق گردانی نہ کرنی پڑے۔ بعدہ انشاء اللہ زیارت و ادعیہ کا بیان لکھا جائے گا۔

(۱) فرضیت و فضائل حج کا بیان

ہر مسلمان آزاد بالغ عاقل تندرست دولتمند غنی پر تمام عمر میں ایک دفعہ حج بیت اللہ شریف کرنا فرض ہے۔ تارک حج اور منکر حج کافر ہے وہ شخص اسلام سے خارج ہے باوجود استطاعت ہے و دیگر شرائط کے جو شخص حج نہ کرے عجب نہیں کہ وہ نصرانی یا یہودی ہو کر مرے۔ البتہ شرائط گذشتہ سے متصف ہو ہے۔ واللہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ تک گناہوں سے کفارہ ہے اور خالص حج کرنیوالوں کے لئے نہیں مگر جنت گلزار۔

احرام کا بیان

اس کے معنے اپنے اوپر چند باتوں کا حرام کر لینا ہے۔ مثلاً حجامت کرانا۔ ناخن ترشوانا سلا ہوا کپڑا پہننا۔ شکار کرنا۔ مباشرت کرنا۔ احرام کا طریقہ یہ ہے کہ پاک و صاف سفید کپڑے کی دو چادریں بنائیں۔ ایک چادر بطور تہ بند باندھیں اور دوسری چادر داہنی بغل سے نکالکر بائیں کندھے پر ڈالیں۔ سر ننگا رکھیں۔ چادر سلی ہوئی نہ ہو۔ احرام باندھنے سے پیشتر غسل کریں۔ وضو کریں۔ اگر پانی نہ ملے تو تیمم کر لیں۔ پھر چادریں باندھکر دوگانہ نفل ادا کریں اور لبیک لبیک پکارا کریں۔ ہر نماز کے بعد نیچی اونچی چڑھائی صبح کیوقت۔ کوئی سوار آتا ہو تب لبیک پکاریں احرام کی چادروں میں گرہ لگانا منع ہے۔ اگر احرام میں حاجت غسل ہو جائے تو غسل کر لیں۔ ایسا نہ ہو نہ یہ امر غیر اختیاری ہے۔ احرام کرنے کے بعد شکار کرنا قتل کرنا۔ دنگہ فساد کرنا۔ خوشبو لگانا۔ مباشرت کرنا۔ پگڑی ٹوپی جراب پہننا یا سر پہ کپڑا رکھنا۔ سر اور ڈاڑھی کو خطمی سے دھونا۔ جوئیں مارنا۔ بال کترانا

حجامت کرانا منع ہے۔

عورت احرام میں منہ کو نہ ڈھانکے۔ ہاتھوں میں دستانے نہ ڈالے اگر منہ پر اس طرح کپڑا لٹکائے کہ منہ سے دور رہے تو جائز ہے۔ محرم کا شکار کیا ہوا محرم کو منع ہے۔ حرم شریف کا کوئی درخت سوائے اذخر گھاس کے نہ کاٹے۔ کوّا۔ چیل۔ بچھو۔ چوہا۔ دیوانہ کتا مارنے سے محرم پر کوئی چیز لازم نہیں آتی۔

احرام کے فرائض احرام کے دو فرض ہیں جن کے ترک کرنے سے احرام صحیح نہیں ہوتا۔

(۱) حج کی نیت کرنی خواہ تمتع ہو یا افراد یا قران۔

(۲) لبیک پکارنا یا کلمہ تمجید پڑھنا

احرام کی سنن (۱) حج کیواسطے حج کے مہینوں۔ شوال۔ ذیقعدہ۔ ذی الحجہ میں احرام باندھنا

(۳) غسل کرنا

(۴) بغیر سلی ہوئی دو چادریں پہننا

(۵) سب سے اول خوشبو لگانا

(۶) مرد کو بلند آواز سے لبیک پکارنا

واجبات احرام میقات سے احرام باندھنا۔ اور عورتوں کی مباشرت سے بچنا

میقات احرام مدینہ والوں کے لئے ذوالحلیفہ۔ شام والوں کے واسطے جحفہ۔ نجدیوں کے لئے قرن المنازل۔ عراق والوں کے واسطے ذات عرق۔ یمن اور ہندیوں کے واسطے یلملم ہے۔

مستحبات احرام مفصلہ ذیل امور سے دم لازم نہیں آتا۔ امر مستحب ہے۔ مگر بہتر یہ ہے۔ کہ ان سے پرہیز رکھے۔

(۱) غسل کرنا۔ غوطہ لگانا۔ حمام کرنا۔ تلوار یا ڈھال باندھنا۔ یا روپیہ کی تھیلی و ہمیانی لٹکانا۔

(۲) بلا خوشبو کا سرمہ لگانا۔ مسواک کرنا۔ آئینہ دیکھنا۔ آہستہ آہستہ سر کھجلانا کہ بال نہ ٹوٹے

(۳) کان. گردن. ہاتھ کا چھپانا بسوائے سر اور منہ کے۔ رکابی یا طباق یا دیگ سر پر اٹھانا۔

(۴) زخم پر مرہم لگانا تیل لگانا۔ بدن پر گھی ملنا۔ پالتو جانوروں کا ذبح کرنا۔ درندہ جانوروں کا مارنا۔ سلے ہوئے کپڑوں کو حفاظت سے اٹھانا۔

مکروہات احرام جن سے ثواب کم ہوتا ہے

مکروہات سے دم یا بدلہ لازم نہیں آتا۔ مگر ثواب گھٹ جاتا ہے۔ وہ امور حسب ذیل ہیں:

(۱) بدن سے میل چھڑانا۔ سر اور ڈاڑھی کو خطمی سے دھونا۔ بالوں میں کنگھی کرنا۔

(۲) بدن پر خوشبو لگانا۔ بال اکھاڑنا۔ جوئیں مارنا۔ احرام کی چادر میں گرہ یا سوئی لگانا۔ چادروں کو سیکر باندھنا۔ بخور شدہ کپڑا پہننا۔ ناک ٹوری اور رخسارہ کو چھپانا۔ کچا خوشبودار کھانا۔ لحاف توشک یا تکیہ سر پر اٹھانا۔

(۲) طواف کا بیان

کسی متبرک جگہ یا زیارت کے گرد گھومنے کو طواف کہتے ہیں۔ اس کے کئی اقسام ہیں:

طواف القدوم۔ طواف الوداع۔ طواف الزیارت۔ طواف العمرہ۔ طواف النذر۔ طواف تحیۃ المسجد طواف تطوع۔

(۱) طواف القدوم۔ یعنی مکہ معظمہ میں آنے کا طواف۔ جب حاجی مکہ معظمہ میں داخل ہو تو اپنے مکان میں تھوڑا سا دم لیکر بیت اللہ شریف کے گرد سات دفعہ طواف کرے اس میں اکڑ کر چلنا کندھے ہلانا۔ اور صفا و مروہ کا دوڑنا لازمی نہیں۔

(۲) طواف الوداع یا طواف الصدر۔ جب حج کے کل مناسک ختم ہولیں۔ تو وطن کو لوٹنے سے بیت اللہ شریف کے گرد طواف کرے۔ اس میں رمل اور سعی صفا مروہ نہیں ہے:

(۳) طواف الزیارت۔ یہہ طواف دسویں تاریخ قربانی کے روز کیا جاتا ہے۔ زوال کے بعد منیٰ سے چلکر مکہ معظمہ میں آتے ہیں اور طواف کرکے پھر واپس منیٰ کو چلے جاتے ہیں۔ اگر طواف القدوم میں رمل اور سعی صفا مروہ نہ کیا تو اب اس طواف میں کر لینا چاہیئے۔

(۴) طواف العمرہ۔ جب مسجد تنعیم سے عمرہ لاتے ہیں تب بھی بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔ اس میں رمل، اضطباع اور سعی صفا مروہ بھی کرنا ہوتا ہے۔

(۵) طواف النذر۔ جب کوئی نذر مانے کہ میں طواف کرونگا۔ تو طواف لازمی ہو جاتا ہے اس میں صفا و مروہ دوڑنا نہیں پڑتا۔

(۶) طواف تحیۃ المسجد۔ جب اول ہی اول بیت اللہ شریف میں داخل ہو تو طواف کرنا مستحب ہے۔

(۷) طواف تطوع یا یہ نفلی طواف ہیں رات اور دن میں جس قدر چاہے۔ طواف کرے

واجبات طواف طواف کرنے والے کا بدن پاک ہو۔ ستر عورت ڈھکا ہو۔ پیدل طواف کرنا۔ حجر اسود سے طواف شروع کرنا۔ اور حطیم کو طواف کے اندر لے لینا۔ بعدہٗ مصلیٰ ابراہیمی پر دو رکعت نماز پڑھنا۔

سنن طواف حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر دہنی طرف کو طواف کرنا اور پے در پے طواف کرنا۔ حجر اسود کو چومنا۔ یا اسکی طرف ہاتھ سے اشارہ کرنا۔ بعد اختتام دوگانہ پڑھنا۔

مستحبات طواف ادعیہ ماثورہ آہستہ آہستہ پڑھنا۔ عجز و انکساری سے چلنا۔ کسی طرف دھیان نہ کرنا۔ حجر اسود و رکن یمانی کو پے در پے بوسہ دینا۔

مباحات طواف سلام کرنا۔ مسئلہ پوچھنا۔ حاجت ضروری کو چلے جانا۔ قرآن شریف پڑھنا۔ موزہ و جوتے سمیت طواف کرنا۔ عذر کیساتھ سواری پر طواف کرنا۔

(۳) صفا مروہ کی سعی کا بیان سعی کے معنے ہیں دوڑنا۔ صفا اور مروہ مکہ معظمہ میں دو پہاڑیاں تھیں مگر اب اس جگہ سوائے دو ٹیلوں برآمدن کے اور کچھ نہیں۔ نشانات قائم کیئے گئے ہیں۔ صفا چھوٹی اور مروہ بڑی پہاڑی ہے۔ قریب ۷۰۰ قدم کے فاصلہ ہے۔ ایک پہاڑی سے چلکر دوسری پہاڑی پر جانا اور راستہ میں سبز مینار و میلین اخضرین کے قریب دوڑنے کا نام سعی صفا و مروہ ہے۔ سات بار دوڑنا پڑتا ہے۔ سعی سے اول احرام اور طواف ضروری ہے۔ سعی کے بعد بال کترواکر عمرہ کا احرام کھولتے ہیں۔

واجبات سعی واجبات کے ترک سے ہمیشہ صدقہ یا دم لازم آتا ہے۔ وہ تعداد میں پانچ ہیں۔

(۱) پوری سات دفعہ دوڑنا (۲) پیدل چلنا۔ بلا عذر سواری پہ نہ چڑھنا (۳) احرام کا ہونا۔ (۴) دونوں پہاڑیوں کی مسافت طے کرنا (۵) صفا سے شروع کرکے مروہ پہ ختم کرنا۔

سنن سعی (۱) طواف کرتے ہی سعی کرنا (۲) ایک پھیرے کیساتھ ہی دوسرا پھیرا کرنا (۳) صفا اور مروہ دونوں بلندیوں پر چڑھنا (۴) ایک سبز مینار سے دوسرے سبز مینار تک دوڑنا (۵) ستر عورت ڈھانپنا۔

مستحبات سعی (۱) نجاست سے پاک رہنا (۲) عاجزی و فروتنی کرنا (۳) نیت کرنی (۴) دعا کو تین تین بار دہرانا (۵) پہاڑیوں کو دیکھنا (۶) دعائیں پڑھنی (۷) اگر درمیان میں دفعہ ہو جاوے تو پھر سعی کرنا (۸) سعی سے فارغ ہوکر دوگانہ پڑھنا۔

مباحات سعی نماز فرض یا جنازہ کے لئے چلا جانا۔ کھانا پینا۔ بات چیت کرنا جائز ہے۔

(۴) وقوف عرفہ کا بیان نویں تاریخ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں زوال سے لیکر مغرب تک الٰہی میں شاغل رہنے پر خطبہ سنکر اسی روز واپس ہونے کو وقوف عرفہ کہتے ہیں یعنی وقوف سوار و پیدل دونوں طرح درست ہے۔ عورت کو بیٹھکر وقوف کرنا درست ہے

واجبات وقوف غروب آفتاب تک عرفات میں ٹھہرنا واجب ہے۔ اگر پہلے چلا جاوے تو قربانی بکرا لازم ہوگا۔

سنن وقوف عرفہ کے روز غسل کرنا۔ مسجد نمرہ میں ظہر و عصر کا جمع کرنا۔ خطبہ سننا۔ بعد زوال عرفات میں داخل ہونا۔ بعدہٗ وقوف عرفات کے لئے متوجہ ہونا۔ عرفات سے امام کیساتھ پھرنا۔

مستحباب وقوف ذکر اذکار میں شاغل رہنا۔ استغفار کا پڑھنا۔ لبیک کا بلند پکارنا۔ امام کے قریب ہونا امام کا سوار ہونا۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ زوال سے اول وقوف کی تیاری کرنا۔ نیت کرنا۔ دعا کے واسطے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھانا۔ تین بار دعائیں مانگنا۔ درود شریف بکثرت پڑھنا

روزہ رکھنا۔ دھوپ سے سایہ ڈھونڈھنا۔ نیک کام کرنا۔ لڑائی جھگڑا نہ کرنا۔ خویش واقارب کے واسطے دعائیں مانگنی ؛۔

(۵) حج کا بیان

تین طرح کا حج ہوتا ہے۔ افراد۔ قران۔ تمتع

اول۔ افراد یہ ہے کہ میقات احرام سے صرف حج کی نیت کی جائے

(دوم) قران یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھی نیت کی جائے

(سوم) تمتع یہ ہے کہ اول صرف عمرہ کی نیت کر کے احرام باندھا جائے ؛۔
مکہ معظمہ میں جا کر حج کے دنوں میں عمرہ کے احرام کو کھولا جائے۔ پھر آٹھویں حج کو حج کا احرام باندھا جائے۔ مفرد پر قربانی لازم نہیں۔ اگر دیوے تو ثواب پاوے۔ مسافر قارن پر ہدی کا ذبح کرنا لازم ہے۔ مقیم مکہ پر واجب نہیں۔ متمتع پر قربانی لازم ہے ؛۔

فرائض حج

اول۔ احرام باندھنا میقات سے۔ اگر میقات گذر جائے تو حج میں نقص ہے

دوم۔ عرفات میں کھڑا ہونا جسکو وقوف عرفہ کہتے ہیں

سوم۔ طواف الزیارت کرنا

واجبات حج

(۱) عرفات سے واپس آکر مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنا اور ۴۹ کنکریاں چن لینا۔

(۲) جمرات پر کنکریاں کا ترتیب سے مارنا۔

(۳) صفا اور مروہ کی سعی کرنا

(۴) قربانی کر چکنے کے بعد بال منڈوانا یا کتروانا

(۵) طواف الصدر یا طواف الوداع کرنا

سنن حج کا بیان

(۱) آٹھویں تاریخ مکہ معظمہ سے منیٰ کا جانا۔ نویں رات منیٰ میں رہنا اور صبح کو بعد از نماز عرفات کو روانہ ہونا۔ عرفہ کے روز عرفات میں غسل کرنا۔

(۲) دسویں تاریخ رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا صبح وہاں سے روانہ ہو کر منیٰ آنا۔

(۳) گیارہویں تاریخ کی رات کو مکہ شریف میں آکر طواف الزیارت کرنا اور واپس منیٰ کو چلے جانا

جنایات حج کی تفصیل

جنایت کے معنی جرم کے ہیں۔ اگر کوئی امر ممنوع حج میں واقعہ ہو جائے تو اس کے لئے دم یعنی ذبح بکرا اور صدقہ لازم آتا ہے ؛۔

(۱) مفصلہ ذیل ممنوعات سے ایک بکری کی قربانی لازم آتی ہے۔ سیاہ کپڑا ایک دن رات پہنے رہنا۔ احرام کی حالت میں سر کو مہندی لگانا۔ زیتون ڈالنا۔ اعضا کو خوشبو لگانا۔ سر کو دن بھر چھپائے رکھنا۔ ڈاڑھی منڈوانا۔ گردن اور بغل کے بال منڈوانا۔ دن رات موزہ پہنے رہنا۔ ہاتھ پاؤں کے ناخن کاٹنا۔ عورت کو مس کرنا۔ یا بوسہ دینا۔ طواف رکن میں صرف تین پھیرے دینا۔ عمرہ میں سعی بے وضو کرنا۔ میقات سے آگے بغیر احرام چلا جانا۔

عورتوں کیلئے حج کے احکام صرف سر پر ایک رومال باندھے اور منہ کھلا رہے۔ یا جالیدار نقاب رکھ لے۔ بغیر محرم حج کو نہ جائے۔ لبیک پکار کر نہ کہے۔ طواف میں اگر کرنہ ملے ہجوم میں حجر اسود کو بوسہ نہ دے۔ ہجوم مقام ابراہیم پر دوگانہ نہ پڑھے۔ صفا و مروہ میں آہستہ جائے۔ اور ہرگز نہ دوڑے۔ سر منڈانا نہیں چاہیئے۔ اگر حیض و نفاس ہو تو طواف نہ کرے۔ ایسا طواف الوداع بھی نہ کرے۔ عورتوں کے لئے سلے ہوئے کپڑے پہننا اور موزہ پہننا جائز ہیں۔

حج بدل اگر کوئی مالدار قریب المرگ ہو یا بہت نحیف و ضعیف و بیمار ہو وہ حج کو نہ جا سکے تو اپنی جگہ دوسرے شخص کو حج پر روانہ کر سکتا ہے۔ دوسرا شخص تمام ارکان حج بجا لاوے اور نیت میں فلانے کیواسطے حج کرتا ہوں کہے۔ معلموں و مطوفون کے ہاں ملازم ہوتے ہیں وہ لوگ حج بدل میں چالیس روپیہ لیکر بجا لاتے ہیں۔ آخر میں معلم ایک چھپا ہوا فارم و تصدیق حج بدل کے لئے دیتا ہے۔ مگر ان ملازموں کو اپنے ہمراہ رکھکر تمام ارکان حج بجا لانے چاہیئے۔ ورنہ یہ لوگ گھر میں بیٹھے بقول رفیق الحجاج روپیہ بٹور لیتے ہیں۔ واللہ اعلم

ایک جید عالم سیاح ملک عرب کی رائے حج بدل کے متعلق

وہ فرماتے ہیں کہ ہر عبادت کا خواہ مالی ہو جیسے مساکین کو نقد دینا یا کھانا یا کپڑا وغیرہ دینا۔ یا بدنی ہو جیسے نماز روزہ و تلاوت قرآن وغیرہ سب کا ثواب دوسرے مسلمان کو پہنچایا جا سکتا ہے۔ خواہ وہ زندہ ہو یا انتقال کر چکا ہو۔ اور اس کی صورت یہ ہے کہ اول عبادت

کرے اور محض اللہ واسطے بقاعدۂ شریعت کرے اور اس کے بعد نیت کرے کہ یا اللہ اس کا ثواب فلاں شخص کو دیدیجئے۔ البتہ حج وعمرہ میں نیابت بھی درست ہے۔ بشرطیکہ عاقل بالغ مسلمان ہی حج یا عمرہ کرائے اور وہ احرام ہی کیوقت نیت کرے کہ فلاں کی طرف سے کرتا ہوں۔ اور تلبیہ میں بھی اس کا نام لے کہ فلاں کی طرف سے تلبیہ پکارتا ہوں۔ پس یہہ ایسا ہوگا گویا اسی نے حج وعمرہ کیا۔ پھر کرنیوالے کو سفرخرچ یا کچھ زائد تبرعاً دیدے تو مضائقہ نہیں۔ لیکن ٹھیکہ صورت نہو کہ لوئی روپیہ میں میریطرف سے حج کردو۔ کہ اس صورت میں حج گویا فروخت ہورہا ہے۔ اور یہی ہوئی عبادت اجر سے خالی ہوگئی۔ آجکل اکثر لوگوں نے حج بدل کو پیشہ بنالیا ہے۔ اور تم کو کثرت سے لوگ ملینگے جو حج بدل تم سے مانگیں گے۔ اس لئے پیشہ وروں کو چھوڑ کر یا تو اپنے والدین اور اعزا کی طرف سے خود حج وعمرہ کرو۔ ورنہ کسی دیندار کو تلاش کرو کہ وہ اخلاص کیساتھ نیابتاً حج کرے اور تم لوجہ اللہ اس کی خدمت کردو۔ اور اگر حج فرض ہو تو اس کی نیابت کے لئے چند شرطیں ہیں:

(۱) جس کی طرف سے حج کیا جائے (کہ اس کا نام امر ہے) اس پر حج فرض ہو۔

(۲) خود حج کرنے سے عاجز ہو (۳) عجز اس کا تا موت باقی رہے (۴) اس نے حج کرنے کا حکم صادر کیا ہو (۵) حج کے سارے مصارف یا اکثر حصہ اسی کے مال سے خرچ کرے (۶) امر ہی کی طرف سے احرام کی نیت کرے (۷) ایک ہی امر کی طرف سے حج کرے (۸) وہی شخص حج کرے جس کو امر نے مقرر کیا ہے (۹) اسی میقات سے احرام باندھے۔ جو امر کا بجانب وطن میقات ہے (۱۰) حج کرنیوالا شخص مسلمان ممیز ہو کہ مجنون اور لڑکا نہ ہو (۱۱) امر نے افراد یا قران جس کا بھی حکم دیا ہے وہی کرے (۱۲) اجرت وٹھیکہ کی صورت نہ ہو۔ بلکہ یوں کہئے کہ تمہارا یہہ سفر خرچ ہے اگر کم پڑا تو باقی ادا کرونگا۔ ہاں اگر بچ رہے تو وہ میریطرف سے ہبہ ہے:۔

بہتر یہ ہے کہ حج بدل اس شخص سے کرائے جو دیندار اور مسائل سے واقف ہو کہ عوام پر مسائل سے ناواقفیت کے سبب تاوان واجب ہوجاتا ہے اور حج بدل ادا نہیں ہوتا۔ تاوان واجب ہوجاتا ہے۔ اور حج بدل ادا نہیں :۔ اور پہلے اپنا حج کرچکا ہو کہ جس نے اپنا حج نہیں کیا اگرچہ صحیح روایت کے موافق وہ حج بدل کرسکتا ہے اور اس پر اس سفر سے اپنا حج بھی فرض نہ ہوگا۔ مگر اختلاف سے بچنا افضل ہے۔ حج بدل کرنیوالے کو آمد ورفت اور امر کی حیثیت پر تمام سفر کی

خوراک وسواری کا خرچ دینا چاہیئے۔ انتہیٰ

(۶) رمی جمرات کا بیان رمی کے معنے پھینکنا۔ جمرات جمع ہے جمرہ کی جس کے معنی کنکر کے ہیں قیام منا میں تینوں شیطانوں کو کنکر مارنے کو رمی جمرات کہتے ہیں جو عبادت حج میں شامل ہے۔ منی کے بازار میں تین برجیاں بطور نشان کے بنی ہوئی ہیں۔ ان کو جمرہ اولی۔ جمرہ اوسط۔ اور جمرہ عقبیٰ کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ ۱۰ تاریخ کو صرف جمرہ عقبیٰ پر جو کہ مکہ معظمہ کی طرف ہے۔ کنکر مارتے ہیں اور باقی دو دنوں میں تینوں جمرہ اولیٰ اوسط و عقبیٰ پر کنکر پھینکتے ہیں۔ جس کا نقشہ یہ ہے:۔

تاریخ	جمرہ اولیٰ	جمرہ اوسط	جمرہ عقبیٰ	کیفیت
۱۰ ماہ ذی الحجہ	۰	۰	۷ کنکر	فارغ ہو کر قربانی کرو اور طواف الزیارت بجالاؤ
۱۱ "	۷ کنکر	۷ کنکر	۷ کنکر	بعد زوال کنکر پھینکو
۱۲ "	۷ "	۷ "	۷ "	بعد زوال کنکر پھینکر مکہ معظمہ واپس آجاؤ
میزان	۱۴ "	۱۴ "	۲۱ "	کل انچاس کنکر ہوئے

بعض لوگ تیرہ (۱۳) تاریخ تک منیٰ میں رہتے ہیں مگر زیادہ حجاج ۱۲ تاریخ کی شام کو واپس مکہ معظمہ آجاتے ہیں۔ منا سے پھر کر وادی محصب میں نماز عصر۔ مغرب عشا پڑھتے ہیں۔

واجبات رمی ترک واجبات سے صدقہ لازم آتا ہے ساتوں کنکریاں بترتیب پھینکنا۔ وقت پر مارنا۔ جمرہ عقبیٰ کے کنکرے مارنے کے بعد سر منڈانا۔

سنن رمی ۱۰۔۱۱۔۱۲۔۱۳ تاریخ کو بالترتیب کنکر مارنا۔ جمرہ سے ۵ ہاتھ دور ٹھہر کر مارنا۔ چنے کے برابر کنکر ہوں۔ کنکر انگوٹھے پر انگشت شہادت سے رکھے بعد دیگرے مارنا وقت مسنون پر مارنا۔ جمرہ اولیٰ اور وسطی کے رمی کے بعد وقف کرنا اور دعا پڑھنی۔ کنکر مارتے وقت لبیک کہنا موقوف کرنا اور یہ دعا پڑھنی:۔ رجماً للشیطان الرضاً الرحمٰن بسم اللہ اللہ اکبر

(۷) احکام ہدی کا بیان جو گائے اونٹ بکری وغیرہ حاجی ذبح کرنیکو ساتھ لیجاتے ہیں اسکو ہدی کہتے ہیں صرف حج یا صرف عمرہ کرنیوالیکو ہدی دینا

مستحب ہے. اگر متمتع ھدی نہ پاوے تو دس روزے رکھے اور جسپر کوئی جنایت ہو اس کو بھی بقدر جنایت ھدی دینا لازم ہے سب طرح کی قربانی کا گوشت محرم اور اوس کے رفیقوں کو کھانا درست ہے. جو ہدی راہ میں مرنے لگے اور ذبح کیجاوے اس کا گوشت خود ہدی لانیوالے اور اس کے رفقا ہمراہی کو کھانا درست نہیں. ہدی کا شعار کرنا اور اس کے گلے میں قلادہ ڈالنا سنت ہے. ہدی کے دہنی طرف کی ہان کا ذرا سا چمڑہ چھیل کر خون بہا کر اس پر ملکر نشانی کرنیکو اشعار کہتے ہیں. ہدی کے گلے میں جوتیوں کا ہار ڈالنے کو تقلید کہتے ہیں. اگر اپنے ہدی راہ میں ہلاک ہو جائے تو اس کے عوض اور ہدی دینا چاہئے. اور وہیں ذبح کر کے دونوں جوتیاں اس کے خون میں آلودہ کر کے کوہان پر مارنی چاہئیں جو کسی کے ہاتھ ہدی بھیجے اسپر احرام لازم نہیں. لانیوالے کو احرام باندھنا لازم ہے. ہدی کو بیچنا یا اس سے کوئی بہتر بدلنا جائز نہیں. ہدی پر وقت ضرورت کے سوار ہونا یا اسپر اسباب رکھنا جائز ہے. مگر نرمی سے سواری کرنی چاہئے. اگر ہدی راہ میں بچہ جنے تو بچے کو بھی ذبح کرنا چاہئے:.

(نوٹ) یاد رہے کہ عرب میں اونٹ بکرا. دنبہ کی زیادہ قربانی کیجاتی ہے. گائے کی نہیں

(۹) عمرہ کا بیان

مقام جعرانہ یا تنعیم یا حدیبیہ سے احرام باندھکر بیت اللہ شریف کا سات بار طواف کرنا اور صفا و مروہ میں دوڑ کر بال کترواکر یا منڈواکر احرام کھولنے کو عمرہ کہتے ہیں. عمرہ ہر وقت ہو سکتا ہے. مگر حج سوائے ماہ حج کے نہیں ہوتا. ماہ رمضان شریف اور حج کے مہینوں میں عمرہ لانا افضل ہے. ان دنوں حاجی لوگ ۱۴ یا ۱۵ ذوالحج کو مکہ معظمہ سے باہر جاکر مسجد عائشہ یا تنعیم سے احرام باندھکر طواف وسعی کرتے ہیں. سواری کے واسطے گدھے موجود رہتے ہیں. آمد رفت کا کرایہ آٹھ آنہ فی گدھا ہے:.

فرائض عمرہ

عمرہ کی نیت کرنی. مسجد عائشہ سے احرام باندھنا. طواف خانہ کعبہ

واجبات عمرہ

سعی صفا مروہ. سر کو منڈوانا یا کتروانا. رمضان شریف میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہوتا ہے. عمرہ ایام کی تشریق کے بعد جائز ہے. آگے ہرگز نہیں. یعنی ۹-۱۰-۱۱-۱۲-۱۳ تاریخہائے کو عمرہ نہ لائیں:.

ضروری انتباہ اس سفر میں جتنا میلا کچیلا کم حیثیت غبار آلودہ شکستہ حال غریب وضع مسکین صورت ہوگا اتنا ہی بہتر ہوگا۔ یہہ آداب سفر حج سے ہے بلکہ اپنے ہمراہیوں سے باخلاص پیش آنا حتی المقدور خبر گیری کرنا۔ پیاسے کو پانی بھوکے کو کھانا کھلانا۔ نرمی سے بات کرنا اور زبان و تمام اعضا کو برے کاموں سے روکنا۔ جفاکشوں کی جفا اٹھانا۔ موذی کی ایذا سہنا۔ ایذا رسانی سے بچنا نہایت ضروری ہے۔ ورنہ حج میں نقصان کا خطرہ ہے (رحلۃ الصدیق)

احرام کے احکام حج کی قسمیں یعنی حج کا احرام تین طرح باندھ سکتے ہیں۔ پہلا افراد اس کا طریقہ یہ ہے کہ حاجی میقات سے اکیلے حج کی نیت کا احرام باندھے اور مکہ مکرمہ میں آتے ہی سب کاموں سے پہلے طواف قدوم کرے پھر صفا و مروہ دوڑ کے احرام نہ کھولے یعنی حجامت نہ کرائے نہ سلے ہوئے کپڑے پہنے بلکہ میقات سے مکہ شریف تک جس حالت سے رہا۔ اب بھی حج تک اسی حالت میں رہے (مشکوٰۃ)

دوسرا قران۔ یہہ یوں ہوتا ہے کہ حج و عمرہ دونوں کی نیت کرکے میقات سے احرام باندھیں۔ مکہ معظمہ میں پہنچکر عمرہ پورا کریں یعنی طواف۔ اور صفا و مروہ کرکے اسی حالت احرام میں رہیں یہاں تک کہ حج ختم کریں۔ (مشکوٰۃ)

تیسرا تمتع۔ اس طرح ہوتا ہے کہ اکیلے عمرہ کا میقات سے احرام باندھکر مکہ شریف آکر عمرہ ادا کریں۔ یعنی طواف اور صفا مروہ دوڑ کر پھر حجامت کراکر احرام کھول ڈالیں پھر آٹھویں ذی الحجہ کو حج کا احرام باندھیں۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ:۔ احرام کے کپڑوں کو دھونا یا نئے بدلنا درست ہے۔ مگر اس مبارک سفر میں میلا کچیلا انہیں کپڑوں کے ساتھ رہنا بہتر ہے۔

مسئلہ۔ بارشاد الحج اشہر معلومات حج کے مہینے شوال ذیقعدہ و دس دن ذی الحجہ کے ہیں۔ جو شخص بارادہ حج ان مہینوں سے پہلے میقات پر پہونچے تو صرف عمرہ کا احرام باندھے۔ حج کا احرام باندھنا درست نہیں ہے حج کا احرام شوال سے شروع ہوتا ہے (درمختار)

مسئلہ میقات ان جگہوں کو کہتے ہیں جہاں سے حاجی احرام باندھا کرتے ہیں (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ بیت اللہ شریف کے اردگرد سات بار گھومنے کا نام طواف ہے۔ صفا و مروہ دو پہاڑیوں کا نام ہے۔ بیت اللہ شریف کے جنوب کی طرف صفا پہاڑی ہے اور شمال کی طرف مروہ

پہاڑی ہے۔ ان دونوں پر سیڑھیاں بنی ہوئی ہیں۔ قدرے نشان پہاڑیوں کے باقی
مسئلہ:۔ بعد احرام باندھنے کے (مرد سر نہ ڈھانکے نہ ہاتھ پاؤں میں موزے
پہنے۔ ہاں جوتی نہ ہونے پہ موزوں کو بصورت جوتی بنا کر پہننا جائز ہے:۔ (مشکوٰۃ)
مسئلہ۔ عورت دستانے نہ پہنے اور منہ پہ نقاب ڈالے اور نقاب یعنی جسے خرید کر عورتیں
اپنے منہ پر لگا لیتی ہیں یہ کام بدعت ہے۔ سخت منع ہے۔ جیسے مرد کو سر ڈھانکنا منع ہے ویسے
ہی عورت کو منہ ڈھانکنا منع ہے۔ ہاں چہرے سے کپڑا دور رکھ کر پردہ کر سکتی ہے (بخاری)
مسئلہ:۔ اگر عورت حیض و نفاس میں ہو تو اسی حالت میں احرام کی نیت کر کے لبیک
کہتی رہے۔ احرام کی دو رکعت اگر رہ جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں۔ احرام میں کسی قسم کا نقص نہیں
آئے گا اور نہ دم لازم آئے گا۔ (بخاری)
وہ کام جن کی اجازت:۔ محرم کو سر دھونا اور اوپر سایہ وغیرہ خالی پھول سونگھنا
دوکھتی آنکھ پر لیپ کرنا۔ حاجت سنگی کھچوانا پھر ایذا دہندہ مثل سانپ وغیرہ کا مارنا۔ دریائی شکار
کرنا محرم کو بوجہ جوؤں کے سر منڈوانا درست ہے لیکن فدیہ ایک جانور ذبح کرنا۔ یا چھ مساکین
کو کھانا دینا یا تین روزے رکھنا ضروری ہے:۔ (بخاری)
وہ کام جو منع ہیں:۔ محرم کو نکاح کرنا۔ نکاح پڑھانا اور منگنی کرنا۔ صحبت کرنی۔ بوسہ لینا
مساس کرنا۔ شہوت سے چھونا یا بہ نظر شہوت دیکھنا۔ جنگلی شکار کرنا یا اوس میں کسی قسم کی شرکت کرنی۔
سر میں تیل ڈالنا کنگھی کرنا۔ جوؤں کو مارنا۔ جوئیں دیکھنا اور حرم کے درخت کاٹنا۔ کانٹا توڑنا۔
گھاس اکھیڑنا۔ پڑی ہوئی چیز اٹھانا۔
جس کا سال تک اعلان کرنا مشکل ہو یہ سب کام منع ہیں۔ نیز مرد کو سر عورت کو منہ
ڈھانکنا درست نہیں ہے۔ (مشکوٰۃ و بخاری)
(فائدہ) جو کام احرام کی حالت میں منع ہیں ان کے کرنے سے فدیہ دینا لازم آتا ہے
مسئلہ:۔ فدیہ ادا کرنے کی تین صورتیں ہیں (۱) تین روزے رکھنا (۲) چھ مساکین
کو کھانا دینا (۳) یا ایک جانور ذبح کرنا۔ حج میں جب کبھی یوں کہا جاتا ہے کہ دم لازم آگیا تو اس
سے یہی فدیہ مراد ہے۔ (مشکوٰۃ فتح الباری)

حد حرم۔ جدہ کے راستہ میں جب کہ شہر مکہ مکرمہ دس میل باقی رہ جاتا ہے تو یہاں پر دو دیواریں آمنے سامنے کئی گز چوڑی لمبی اونچی بنی ہوئی ہیں۔ ان کے درمیان سے قافلہ گزرتا ہے۔ اس مقام کا نام حد حرم ہے۔ یہاں سے بیت اللہ کی حد شروع ہو جاتی ہے۔ جب حاجی اس مقام پر پہنچے تو دعا ماثورہ کو جو ابواب ادعیہ میں مندرج ہے ضرور پڑھے اکثر اوقات رات کو قافلہ حد حرم کو گذرتا ہے۔ لوگ بیخبر اپنی اپنی سواریوں پر سوئے رہتے ہیں۔ انہیں حد حرم کا پتہ نہیں چلتا اور یہ دعا ترک ہو جاتی ہے۔ تو ایسے بے خبر نہ رہنا چاہیئے۔ پھر یہ وقت بار بار کب نصیب ہوتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے کسی دعا کو ہاتھ سے نہ جانے دیں اور ہر ایک کام سنت کے موافق کریں۔

کس راستہ سے مکہ معظمہ میں آنا چاہیئے۔ شہر مکہ کے متصل ایک جگہ ذی طوی ہے۔ جہاں پر ایک پانی کا کنواں ہے۔ یہاں غسل کر کے بیت اللہ شریف کی طرف چلیں۔ تھوڑی سی دور چلکر دو راستہ ہو جاتے ہیں۔ بائیں طرف کو جو راستہ ہے اسی راستہ کو لئے ہوئے باہر باہر بطحا کے راستہ سے معلی ہو کر سیدھے باب السلام پر پہونچیں (بخاری مسلم)

مسئلہ۔ مکہ شریف میں پہنچکر جو لوگ بغیر طواف و سعی کئے اپنی قیام گاہ یا معلم کے ہاں بیٹھے رہتے ہیں کھانا کھا کر پھر طواف کرتے ہیں۔ سو ایسا کرنا بدعت ہے اور خلاف سنت ہے۔ ان لوگوں نے خدا کے گھر کی کچھ تعظیم نہیں سمجھی۔ خدا کے گھر کی یہی عزت اور وقعت ہے کہ پہونچتے ہی سب کاموں سے پہلے خدا کے گھر کی زیارت اور طواف و سعی کرنی چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے۔ اور اپنی امت کو ہدایت فرمائی ہے کہ میری طرح حج کرو۔ (مشکوٰۃ)

بیت اللہ شریف میں باب السلام سے جانا

اور بیت اللہ پر پہلی نظر پڑنے کی دعا۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ شہر مکہ مکرمہ میں پہونچتے ہی اسباب وغیرہ کسی کے حوالے کر کے سب کاموں سے پہلے باوضو لبیک کہتے ہوئے بیت اللہ میں باب السلام سے آنا چاہیئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی دروازہ سے آئے تھے باب السلام کے اندر داخل ہوتے ہی بیت اللہ شریف پر نظر پڑیگی۔ وہیں ٹھہر کر دعائے ماثورہ جو ابواب ادعیہ میں ہے پڑھنی چاہیئے۔

مسئلہ۔ اس دعا کو پڑھکر یہاں کچھ دیر تک ہاتھ اٹھا کے دین و دنیا کی بہت ہی دعائیں کرنی چاہئیں۔ یہہ مقام دعا مقبولیت کا ہے۔ خاکسار مولف ہذا کو بھی اپنی نیک دعاؤں میں شامل رکھیں بیت اللہ شریف کی دعا۔ اوپر کی دعا سے فارغ ہو کر لبیک کہتے ہوئے مقام ابراہیم کی طرف آئیں مقام ابراہیم کے نزدیک بغیر اصلی دیواروں کے کمانیدار دروازہ بنا ہوا ہے۔ اس کو باب بنی شیبہ کہتے ہیں۔ اصلی دروازہ بیت اللہ شریف کا یہی تھا اس میں داخل ہوتے وقت وہ دعا پڑھنی چاہئے۔ جو مقام ادعیہ میں درج ہے۔

مسئلہ مقام ابراہیم اس مصلی کا نام ہے جسکو خداوند تعالیٰ نے خود مقرر کر کے قرآن پاک میں یوں ارشاد فرماتا ہے۔ وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ اے مسلمانوں تمہارا مصلی مقام ابراہیم ہے

مسئلہ۔ حجر اسود جنت کے ایک پتھر کا نام ہے۔ جنت سے لاکر خانہ کعبہ کے دائیں طرف لگا دیا گیا جو بنی آدم کے بوسہ لینے کے باعث گناہوں کیوجہ سے سیاہ ہو گیا۔ (عون الباری)

مسئلہ۔ رمل کے یہہ معنے ہیں کہ ذرا عادت سے تیز اکڑ کر لپکتے ہوئے اس طریق پر چلیں قدم نزدیک نزدیک پڑیں اور کاندھے ہلتے نظر آئیں اور یہہ رمل حجر اسود سے رکن یمانی تک ہے (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ رمل و اضطباع صرف طواف قدوم میں ہے۔ ماسوائے طواف قدوم کے اور کسی طواف و رمل کرنا نہیں چاہئے۔ (بخاری)

مسئلہ۔ حیض و نفاس والی عورت صرف … طواف نہ کرے۔ باقی تمام حج کے کام بجا لائے۔ اگر حالت حیض و نفاس میں طواف کر لیا تو طواف ہو گیا۔ مگر فدیہ ایک بکری یا اونٹ ذبح کرنا ضروری ہے۔ (فتح الباری)

مسئلہ۔ مستحاضہ عورت اور سلسل بول والیکو طواف کرنا درست ہے (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ احرام عمرہ سے حلال ہونے کے وقت بعد طواف و سعی صفا مروہ کے عورت ذرا سے چوٹی کے بال کتر لے اور مرد بھی سر کتروالے چہارم حصہ منڈوائے نہیں۔ کیونکہ دسویں ذی الحجہ کو منیٰ میں سارا سر منڈوانا بہت بڑی فضیلت رکھتا ہے۔ وہاں منڈوانا چاہئے۔ ویسے جائز تو یہاں بھی ہے۔

طواف کی کثرت۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

کہ اللہ تعالیٰ ہر دن بیت اللہ شریف کے حاجیوں پر ایکسو بیس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ساٹھ طواف کرنے والوں، چالیس نمازیوں پر، بیس خانہ کعبہ کی طرف دیکھنے والوں پر۔ اس جگہ طواف والے نمازیوں سے زیادہ فضیلت میں رہے۔ کیونکہ طواف ایک ایسی عبادت ہے جو سوا بیت اللہ شریف کے دوسری جگہ میسر نہیں آسکتی۔ لہٰذا طواف بہت کرنے چاہئیں حدیث شریف میں طواف کی بہت فضیلت آئی ہے۔ آپ نے فرمایا جس نے ایک طواف کیا اس نے گویا ایک غلام آزاد کیا۔ ہر قدم کے رکھنے اٹھانے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔ دس گناہ مٹائے جاتے ہیں۔ دس درجے بلند کئے جاتے ہیں:

دوسری جگہ یوں ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بیت اللہ شریف کے پچاس طواف کئے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ (حاکم ترمذی)

(الوشا) مؤلف خاکسار کتاب ہذا کے لئے اگر ممکن ہو طواف کیجئے گا۔

مسئلہ: مردوں کی طرف سے طواف کرنا درست ہے۔ نیز اپنے اقربا غیروں کے لئے بھی طواف کرنا جائز ہے۔ کسی حدیث شریف میں تو نہیں دیکھا مگر ایک عالم کا قول ہے کہ ایک طواف میں جس قدر شخصوں کو چاہو شامل کر سکتے ہو۔ سب کو برابر کا اجر ملیگا۔ واللہ اعلم

مسئلہ۔ مکہ شریف سے آٹھویں تاریخ کو منیٰ جانا چاہیئے پہلے جانا خلاف سنت ہے (مشکوٰۃ)

مسئلہ: نویں کی صبح سے سورج نکلنے کے بعد کچھ دیر تک منیٰ میں رہنا ضروری ہے (رر)

جب سورج پہاڑ شبیر پر چمکے یعنے قدر بلندی پر آجائے تو منیٰ سے عرفات کو کوچ کریں اور راستہ میں دعا جو ابواب ادعیہ میں مندرج ہے اور تکبیریں اور لبیک کہتے ہوئے چلیں:

مسئلہ۔ منیٰ سے کچھ دور جاکر عرفات کے دو راستہ ہو جاتے ہیں۔ ایک کا نام طریق ضب ہے، اسی راستہ سے حاجیوں کو عرفات جانا چاہیئے۔ دوسرے کا نام طریق مازمین ہے۔ اس سے واپس آنا چاہیئے۔ مگر اب تمام لوگ طریق مازمین سے عرفات کو جاتے ہیں۔ افسوس یہ سنت بھی متروک ہو گئی ہے نمرہ میں قیام کرنا۔ عرفات میں طریق ضب سے آنا چاہیئے۔ عرفات سے مشرقی جانب کے میدان کا نام نمرہ ہے وہاں سب حاجیوں کو ٹھہرنا چاہیئے۔ زوال سے پہلے کسی حاجی مرد عورت کو میدان عرفات میں جانا درست نہیں ہے بلکہ تا زوال نمرہ میں رہنا ضروری ہے مگر افسوس اس سنت کو بھی قریب قریب تمام حاجیوں نے ترک کر دیا۔ (مشکوٰۃ)

ممکن ہو تو غسل کریں۔ ورنہ خیر۔ بعد زوال کے تمام مرد عورتیں با وضو نمرہ سے بطن وادی میں جہاں اب مسجد ابراہیم ہے۔ اس کے دروازوں کے سامنے رخ نشیب میں پہونچکر دو خطبوں کے بعد اذان کہی جائے ؛۔

پھر تکبیر کہکر دو رکعت ظہر و عصر نماز پڑھائی جاوے بعدہ چلے جاویں بعنداٰ اہلحدیث وسلم، عرفات میں جہاں جگہ ملے۔ وہی کافی ہے۔ مگر بڑے کالے پتھروں کے پاس کھڑا ہونا بہتر ہے۔ یہاں پر روبقبلہ کھڑے ہو کر ہاتھ سینہ تک اٹھا کر دعا شروع کریں جو اپنے مقام پر درج ہے

مسئلہ۔ اگر مرد عورت ایسے اُمّی ہوں کہ ان کو اس جگہ کی کوئی بھی مسنون دعا یاد نہ ہو تو ان کا صرف رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پڑھنا کافی ہے کیونکہ یہہ سب دعا کو شامل ہے ؛۔

مسئلہ۔ عرفات میں مرد کو کھڑا رہنا چاہئے۔ بحالت عذر یا تھک جائے تو بیٹھنا بھی درست ہے ؛۔

مسئلہ۔ عورت حائضہ حالت حیض و نفاس میں بھی عرفات کے اندر جائے اور طریق مذکورہ دعا کرے قرآن شریف و کتاب کو ہاتھ نہ لگائے۔ حفظ پڑھتی رہے یا بغیر ہاتھ لگائے دیکھکر پڑھے۔ تو بھی درست ہے۔ (مشکوٰۃ)

مشعر الحرام۔ میدان مزدلفہ میں ایک مکان بنا ہوا ہے۔ جس کے اردگرد احاطہ ہے۔ اس میں ایک منارہ ہے۔ اور بھی قدرے کچھ عمارت بنی ہوئی ہے اس کا نام مشعر ہے بعد نماز فجر یہاں آکر روبقبلہ کھڑے ہو کر نہایت تضرع عاجزی زاری سے تکبیر تہلیل۔ تحمید تسبیح اور دعائیں جتنی کوشش سے ہو سکے کریں یہ جگہ بھی قبولیت کی ہے بحکم فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ؛۔ اس عاجز مصنف کو بھی اس دعا میں شریک کریں ؛۔

مزدلفہ سے منیٰ کو۔ سورج نکلنے سے پہلے چلنا چاہئے۔ راستہ میں دعا ذکر اور لبیک بہت کثرت سے کہنی چاہئے۔ کیونکہ یہ آخری وقت ہے پھر نہ معلوم دوبارہ یہاں آنے کا موقع ملے یا نہ ملے

مسئلہ۔ یہی راستہ منیٰ کے قریب جاکر تقریباً پانچسو ہاتھ کے فراخ ہو جاتا ہے۔ اس میں موٹا موٹا ریتہ بجری کے قسم تھوڑا تھوڑا میلا رنگ کا سا ہوتا ہے۔ اس جگہ کا نام وادی محسر ہے

جب یہ آوے تو یہاں سے کچھ دور تک تیز چلنا چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)
نیز اس راستے کے متصل سے کنکریاں چنے کے برابر ہر شخص کو لے لینی چاہئیں (مشکوٰۃ)
منیٰ کے قریب پہنچکر کئی ایک راستے ہو جاتے ہیں ان میں ایک کا نام طریق وسطیٰ ہے اس میں سے سیدھے لبیک کہتے ہوئے رمی کے لئے جمرہ عقبہ پر پہنچیں اور کنکری پر لگانے سے لبیک ترک کر دیں۔

مسئلہ۔ جمرہ عقبیٰ کو جمرہ کبریٰ اور جمرہ آخری بھی کہتے ہیں اس کی رمی بجائے عید کے ہے نماز عید نہ پڑھنی چاہیئے۔ اس رمی کا وقت بعد طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ مجبوراً بعد زوال بھی جائز ہے۔ (کتب حدیث)

قربانی کی ترکیب گائے۔ بکری وغیرہ کو دائیں پہلو زمین پر لٹاکر اور اونٹ کا بایاں پاؤں باندھکر رو بقبلہ کھڑا کر کے بسم اللہ واللہ اکبر ھذا منک والیک تقبل منی کما تقبلت من ابراھیم خلیلک پڑھکر گائے بکری کو ذبح اور اونٹ کو نحر یعنے گلے میں تیز برچھا ماردیں اب یہ خود گر کر ٹھنڈا ہو جائے گا۔ ذبح کرنیکی ضرورت نہیں۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ اونٹ کو نحر نہ کرنا بلکہ ذبح کرنا خلاف سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنت مردہ ہو چکی ہے۔ حاجیوں کو چاہیئے کہ اس مردہ سنت یعنے اونٹ کو نحر کر کے سو شہیدوں کا ثواب لیں۔ (کتب حدیث ابوداؤد)

جانور کیسا ہو۔ دنبہ۔ بھیڑ بڑے بڑے سینگ والا۔ منہ و پیر سیاہ یا چت کبرہ قربانی کے لئے ہونا بہتر ہے۔ کوئی عیب دار۔ لنگڑا۔ لولا۔ اندھا۔ کانا۔ کان کترا کان کٹا۔ دبلہ۔ سوکھا خارشی بیماری والے کی قربانی نہ کرنی چاہیئے۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ حج کے دن جتنی اور جہاں تک ہو سکے بہت قربانی کریں۔ یہ دن خدا کے ہاں بہت زیادہ تر محبوب ہے۔ خون گرنے سے پہلے اس قربانی کو خدا تعالےٰ قبول فرما لیتا ہے۔ یہ قربانی سینگ کھر وغیرہ سمیت ترازو میں رکھی جائیگی۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ۔ قربانی کا کھانا اور تقسیم کرنا درست ہے۔ اس میں کوئی چیز مزدوری میں نہ دی جائے۔ (مشکوٰۃ)

بعد قربانی کے ۔ مرد حجامت کرالے ۔ سر منڈوائے ۔ عورت بھی ناخن ۔ پاکی و بغل کے بال لے لے ۔ اور سر کی چوٹی میں سے قدرے نوک کترواے ۔ اس کی یہی حجامت ہے ۔ (مشکوٰۃ)

مسئلہ ۔ یوم نحر کے دن حجامت وغیرہ سے فارغ ہو کر طواف افاضہ یا زیارت کے لئے مکہ شریف جانا چاہیئے ۔ اگر واپسی میں بوجہ تاخیر رات ہو جائے تو بھی واپس آنا چاہیئے کیونکہ رات کو منیٰ میں سونا ضروری ہے ۔ (مشکوٰۃ)

محصب ۔ بارہ یا تیرہ کنکریاں مارتے ہوئے سیدھے محب کو چلے جائیں ۔ منیٰ سے واپسی کیوقت مکہ مکرمہ کے نزدیک دو پہاڑیوں کے درمیان ایک مقام ہے اس کا نام محصب ہے اور حصیب ۔ ابطح و بطحا اور خیف بنی کنانہ بھی اس کے نام ہیں ۔ یہاں اتر کر نماز ظہر و عصر ۔ مغرب عشا پڑھیں ۔ اور کچھ رات کو سو کر پھر بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہیئے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا تھا (لیکن یہ ارکان حج سے نہیں ہے) (مشکوٰۃ ابو داؤد)

مسئلہ ۔ حالت حیض میں طواف وداع عورت کو معاف ہے ۔ مگر اس حالت میں جبکہ کسی عذر شرعی مثل حیض و نفاس کیوجہ سے طواف افاضہ نہ کر سکی ہو تو اب اسکو طواف وداع کرنا ضروری ہے ۔ (بخاری)

مسئلہ ۔ بعض اہل علم نے کہا ہے کہ بھول چوک نسیان کے عوض چلتے وقت صدقہ خیرات کرنی چاہیئے ۔

مسئلہ ۔ اپنے شہر یا گاؤں میں پہنچکر مکان میں جانے سے پہلے مسجد میں دو رکعت نماز پڑھیں ۔ پھر گھر میں بھی دو رکعت پڑھیں ۔ اپنے مع الخیر واپس آنے کا شکریہ ادا کریں اور حسب مقدار دعوت کرنا بھی سنت ہے ۔ (مشکوٰۃ)

قبولیت حج کی علامت ۔ یہ ہے کہ پہلی جیسی بُری خصلت ۔ بدعات ۔ اور شرک ۔ کفر بدعات کا عامل نہ رہے ۔ بلکہ اس سے برعکس گناہوں سے نفرت ہو جائے ۔ خراب عادات شرک و بدعت کبائر و صغائر بد صحبت وغیرہ سے بچنا ضروری ہے ۔ بیت اللہ شریف میں جو اللہ عزوجل سے اقرار کیا ہے اسکو مد نظر رکھکر نماز روزہ فرائض الٰہیہ کو کما حقہ بجا لانا چاہیئے کبھی کسی کا تارک نہ بنے ۔ اگر کوئی خلاف شرع ہو بھی جائے ۔ تو فی الفور توبہ کرنی چاہیئے ۔ پھر آئندہ کبھی سرزد نہ ہونے پائے اللھم اغفرلی

لہذا ذیل میں احکامات حج کا نقشہ بنظر مذاہب اربعہ بطور مختصر دکھایا جاتا ہے۔ نقل از مجلۃ الحجازۃ مصری:

(الف) حکم الحج والعمرۃ والطواف الخ

جدول بمعظم احکام الحج فی المذاہب الاربعہ

العمل	حکم الحنفیۃ	حکم الشافعیۃ	حکم المالکیۃ	حکم الحنبلیۃ
الحج	فرض فوراً	فرض تراخیاً	فرض فوراً	فرض فوراً
العمرۃ	سنۃ مؤکدۃ	"	سنۃ مؤکدۃ	"
الاحرام بالحج أی نیتہ	شرط ورکن (۲)	رکن	رکن	رکن
" بالعمرۃ أی نیتہا	شرط قبل رکن	"	"	"
قرن الاحرام بالتلبیہ	سنۃ (۳)	سنۃ	سنۃ وقیل واجب	مستحب
الاحرام من المیقات	واجب (۴)	واجب	واجب	واجب
الغسل للاحرام	سنۃ	سنۃ	سنۃ	ستحب
التطیب للاحرام	"	"	مکروہ	مستحب
التلبیۃ	"	"	واجبۃ	سنۃ

(۱) عند محمد علی التراخی (۲) أی شرط ابتداء حیث یصح حصولہ قبل اشہر الحج ورکن انتہاء حیث لا یتم استدامتہ بعد أشہر الحج لیحج بہ من قابل والفرق بین الشرط والرکن أن الشرط خارج عن الشئ والرکن جزء منہ وکل منہا لابد منہ لصحۃ الشئ (۳) السنۃ لا یلزم بترکہا شئ ولکن یفوت الثواب (۴) یلزم بترکہ دم۔

(ب) والطواف ؛

جدول يضبط احكام الحج في المذاهب الاربعة

العمل	حكم الحنفية	حكم الشافعية	حكم المالكية	حكم الحنبلية
طواف القدوم (٣)	سنة	سنة	واجب	سنة
نية الطواف	شرط	شرط (٥)	//	شرط
بدء الطواف من الحجر الاسود	واجب	//	//	//
جعل البيت عن يسار الطائف	//	//	شرط	//
المشي في الطواف لقادر عليه	//	سنة	واجب	//
الطهارة من الحدثين في الطواف	//	شرط	شرط	//
طهارة البدن والثوب والمكان في الطواف	سنة	//	//	//
كون الطواف من وراء الحجر	واجب	//	//	//
// // // في المسجد	//	//	//	//
// // سبعة اشواط	واجب (٦)	//	//	//

(٥) في الوداع والتطوع فقط (٦) الاربعة الاشواط الاولى وهي ركن و الثلاثة الاخيرة واجبة في طواف الزيارة (٧) سنة في الطواف الواجب ؛

(تابع) جدول بمعظم احكام الحج في المذاهب الاربعة

العمل	حكم الحنفية	حكم الشافعية	حكم المالكية	حكم الحنبلية
الموالاة بين اشواط الطواف	سنة	سنة	واجب	شرط
ستر العورة في الطواف	واجب	شرط	شرط	"
ركعتا الطواف	واجب (1)	سنة وقيل واجب (1)	واجب (2)	سنة
الطواف للعمرة	ركن	ركن	ركن	ركن
السعي بين الصفا والمروة في الحج والعمرة	واجب	"	"	"
وقوع السعي بعد طواف	"	شرط	واجب	شرط
نية السعي	"	"	شرط	"
بدء السعي بالصفا وختمه بالمروة	"	"	"	"
المشي فيه مع القدرة	"	سنة	واجب	"
كون السعي سبعة أشواط	"	شرط	شرط	"

(1) ولكن يعادان ولا يجبران بالدم (2) ويجب فيهما عند المالكية أن يكونا بوضوء الطواف كما يجب أن لا يصليا بالحجر أو الكعبة وأن لا يفصل بينهما وبين الطواف فاصل طويل.

(ب) امكان السفر والوقوف بعرفة

تابع جدول بمعظم احكام الحج في المذاهب الأربعة

العمل	حكم الحنفية	حكم الشافعية	حكم المالكية	حكم الحنبلية
الموالاة بين أشواط السعي	سنة	سنة	واجب	شرط
〃 〃 السعي والطواف	〃	〃	〃	سنة
الحلق أو التقصير في العمرة	واجب	واجب	〃	واجب
المبيت بمنى ليلة عرفة	〃	سنة	〃	مستحب
الوقوف بعرفة	ركن	ركن	ركن	ركن
وقت الوقوف بعرفة	من بعد الزوال الى طلوع فجر يوم النحر			
مد الوقوف الى ما بعد الغروب ان وقف نهاراً	واجب	واجب وقيل سنة	ركن	واجب
الدفع من عرفة مع الامام أو نائبه	〃	سنة	واجب	سنة
الجمع بمزدلفة بين صلاتي المغرب والعشاء	〃	〃	سنة	〃
المبيت بمزدلفة (3)	〃	واجب	واجب	واجب

(3) ولكن يكفي في تحصيل الواجب المكث لحظة في النصف الثاني من الليل عند الشافعي ولحظة بعد الفجر عند الحنفية ومقدار حط الرحال وصلاة العشائين وتناول شيء من الطعام والشراب عند مالك.

الوقوف بمزدلفة والرمي والحلق وطواف الافاضة الخ

(تابع) جدول بعض أحكام الحج في المذاهب الأربعة

العمل	حكم الحنفية	حكم الشافعية	حكم المالكية	حكم الحنبلية
الوقوف بمزدلفة (المشعر الحرام) في وقته (1)	واجب	واجب	سنة أو مستحب	واجب
رمي جمرة العقبة يوم النحر (2)	″	″	واجب	″
الحلق أو التقصير في الحج	″	ركن	″	″
الترتيب بين الرمي والذبح والحلق	″	سنة	سنة	سنة
كون الحلق في الحرم وأيام النحر	″	″	″	″
طواف الافاضة	ركن أكثره	ركن	ركن	ركن
كونه في أيام النحر	واجب	″	واجب في ذي الحجة	سنة يوم العيد
تأخير طواف الافاضة عن الرمي	سنة	سنة	واجب	سنة
رمي الجمار الثلاث في أيام التشريق	واجب	واجب	″	واجب
عدم تأخير الرمي الى الليل	سنة	سنة	″	سنة
المبيت بمنى ليالي أيام التشريق	″	واجب	″	واجب
طواف الوداع	واجب	″	مستحب	″

(1) وقته من طلوع الفجر الى شروق الشمس (2) وقتها المستحب من طلوع الشمس الى الزوال ولا يجوز رميها قبل الفجر خلافاً للشافعي ويجوز رميها الى غروب شمس يوم النحر فان رماها بالليل وجب عليه دم عند مالك وان أخرها الى الغد عليه دم عندهما مالك وأبي حنيفة (3) وذلك في يومين فقط لمن تعجل وفي ثلاثة لغيره

فصل یازدھم متعلق حجۃ الوداع وفضائل مکہ مکرمہ وغیرہ

قبل اس کے کہ باب احکام حج کو ختم کردں اور ادعیہ وزیارات معرض تحریر میں لاؤں۔ ایک دو متبرکہ امور کا لانا لحضا ضروریات سے ہے اور انشاء اللہ فوائد سے خالی نہ ہو خاص کر بیاں گذشتہ کے لئے تصدیقی مہر۔ وماتوفیقی الا باللہ العلی العظیم

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حجۃ الوداع

نویں سال ہجرت میں حج فرض ہوا تھا اُس سال بہ سبب شغل تعلیم وفود وامور غزوات کے آنحضرت خود حج کو تشریف نہ لے جا سکے۔ حضرت ابوبکرؓ کو امیر الحجاج مقرر کرکے روانہ کردیا۔ تاکہ لوگوں کو شریعت اسلامی کے موافق حج کرائیں اور حضرت علیؓ سورۂ توبہ کا مضمون سنائیں۔ اب دوسرے سال سنہ ۱۰ میں آنحضرت صلعم بنفس نفیس خود حج کو تشریف فرما ہوئے اور مختلف قبائل عرب سے لاکھ آدمی سے زیادہ آپ کے ساتھ اور شامل ہوئے۔ اس حج میں آپ نے ایسی باتیں فرمائیں جیسے کوئی لوگوں کو وداع اور رخصت کرتا ہے اسی وجہ سے اس کا نام حجۃ الوداع ہوا۔ حجۃ الوداع میں اس طرح پر جس طرح حضرت موسیٰ نے پہاڑ پر چڑھکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے اقرار لیا تھا۔ جناب سرور عالم صلعم نے بھی ٹیلے پر چڑھکر اپنے خدام کو دھنیں کئیں۔ مواعظ حسنہ اور نصائح مفیدہ سے مستفیض کیا اور فرمایا کہ شاید اگلے سال میں تم میں نہ ہوں۔ اس لئے تبلیغ رسالت کا کام ختم ہو چکا۔ دین الٰہی کامل ہو چکا۔ ان مواعظ کتاب اللہ کی تعمیل کی سخت تاکید فرمائی۔ عورتوں کے ساتھ مردوں اور مردوں کے ساتھ عورتوں کا کمال سلوک اور احسان کرنے کی تاکید کی (اور اہلبیت عظام کی عظمت ومحبت حسن سلوک کیواسطے تین بار فرمایا۔ حدیث الثقلین بخاری شریف میں ہے) آخر میں فرمایا کہ جب قیامت کے دن تم سے خدا میری تبلیغ رسالت کی بابت سوال کریگا۔ تو تم کیا جواب دوگے سبھوں نے بالاتفاق جواب دیا کہ ہم کہیں گے آپ نے خدا کے احکام بخوبی پہنچائے اور امت کو کامل طور پر نصیحت کی اور تبلیغ رسالت کا پورا حق ادا کیا۔ تب آپ نے آسمان کی طرف منہ کرکے فرمایا اللّٰھم اشھد۔ اللّٰھم اشھد۔ اللّٰھم اشھد۔ اے اللہ تو گواہ رہو کہ میں نے تیرا فرض رسالت ٹھیک طور پر ادا کر دیا۔ عرفہ کے دن کہ جمعہ تھا۔ یہ آیت نازل ہوئی۔ الیوم اکملت

دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا ط آج میں نے اپنا دین تمپر کامل کیا۔ اور تمپر اپنا احسان پورا کیا۔ اور تمہارے دین اسلام کو پسند کیا۔ اس آیت سے آپنے سمجھ لیا کہ اب رسالت بالکل مکمل ہوگئی۔ دنیا میں جو میرا کام تھا کر چکا خدا سے ملنے کا اشتیاق غالب ہوا۔ چنانچہ اس آیت کے نزول سے ۸۲/۸۱ دن بعد آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ط

پیارے نبیؐ کے پیارے حالات

(۱) قربانی کے روز جناب سرور عالم اور حضرت علیؓ نے اونٹ کی قربانی کی۔

(۲) سر مبارک کو منڈوایا۔ تمام بال اصحابہ میں تقسیم ہوئے۔

(۳) واپسی حج پر جب حضرت علی کے متعلق یمنی لوگ شاکی پائے گئے ان کی رفع کدورت کیلئے آپ نے مقام خم غدیر پر اونٹوں کے پالان رکھکر جناب صلعم نے خطبہ فرمایا اور لاکھوں کے سامنے من کنت مولاہ فعلی مولاہ کی حدیث بیان فرمائی جس سے حضرت علی کی عزت و عظمت بزرگی اونکے دل میں جاگزیں ہوئی۔ اور سخت نادم ہو کے معافی طلب ہوئے۔ اور رفع کدورت مکمل طور ہو چکا۔

(۴) آپ کے اصحاب میں سے ایک اصحاب اونٹ سے گر کر فوت ہو گیا۔ جناب نے اسکو احرام ہی میں دفن کرایا۔ اور فرمایا کہ یہہ قیامت کو بھی لبیک پکارتا ہوا اٹھیگا۔ الصلوۃ والسلام علی رسولہ الکریم خاتم النبیین۔ شفیع المذنبین محمد المصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ واصحابہ اجمعین امین برحمتک یا ارحم الراحمین ط

فضائل مکہ مکرمہ

مکہ شریف ھدایت اللہ رحمت اللہ اور برکت اور امن کا گھر ہے۔ اور وہاں ہمیشہ خدا کی رحمت اترتی ہے۔ وہاں ہر طرف سے اناج اور میوے آتے ہیں۔ وہ اللہ کے نزدیک سب زمینوں سے پیاری ہے۔ وہاں شیطان کا بھی دخل نہیں۔ اور دجال گم گلتی ہے۔ وہ ہمیشہ سے عزت والا مکان ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا۔ وہاں تکرار حرام ہے صرف ایک گھڑی کیواسطے دن فتح مکہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیئے لڑائی جائز ہوئی تھی وہاں کی پڑی چیز اٹھانا۔ شکار کرنا اور سبز درخت یا گھاس وغیرہ کا کاٹنا منع ہے۔ صرف اذخر کا کاٹنا ضرورت کے لیئے جائز ہے۔ وہاں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب ہوتا ہے

اللہ والے لوگ بیت اللہ شریف کی زیارت سے بہت کچھ مزا پاتے ہیں اور ان کے چمکارے نوری نظر آتے ہیں۔ اور اس کی محبت میں فنا ہو جاتے ہیں۔ جو شخص مکے کے حرم میں فوت ہوا قیامت کے دن بے خوف اٹھے گا۔ اور آنحضرت اول اوسکی شفاعت کریں گے۔ جب تک امت محمدیہ مکہ معظمہ کی تعظیم کرتی رہیگی سلامت رہے گی۔ جب اس کی تعظیم چھوڑ دیگی ہلاک ہو جاویگی۔ جو کوئی مکہ شریف کو پہلی نظر دیکھتا ہے رو پڑتا ہے یا ہنس پڑتا ہے۔ اور مکہ شریف کی عمارت جس قدر ٹھہری ہے کوئی عمارت نہیں ٹھہر سکتی۔ اس کو دیکھتے ہی مسلمان کے دل میں ہیبت بیٹھ جاتی ہے۔ مکہ شریف کے اوپر سے جانور نہیں گزرتے۔ جس بچہ کی زبان نہ کھلے اگر اس کے منہ میں کعبہ کی تالی دیجاوے۔ تو جلدی کلام کرنے لگ جاتا ہے مکہ شریف کے حرم میں دو جانور یا حیوان اگرچہ دشمن ہوں اکٹھے پھرتے ہیں۔ جب حرم سے باہر ہوتے ہیں ایک دوسرے کی صورت سے بھاگ جاتے ہیں رہنے کے دنوں میں کھانے پر مکھی نہیں بیٹھتی نماز کے وقتوں میں آدھی رات کو خانہ کعبہ فراخ ہو جاتا ہے۔ وہاں دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ باوجودیکہ جمروں پر مدت سے بکثرت کنکر پھینکتے جاتے ہیں پھر وہاں کنکر کم نظر ہیں۔ وہاں مدت تک آدمی بھوکا رہ سکتا ہے۔ جو شخص خانہ کعبہ کا طواف کرے اور اس میں بیہودہ نہ بکے ایک روایت میں ہے کہ دو رکعت نماز بھی پڑھے۔ اسکو ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔ مکہ شریف میں خدا تعالیٰ ہر دن اور رات میں ایکسو بیس نیکی اتارتا ہے ساٹھ طواف کرنیوالے کو چالیس نماز پڑھنے والیکو ملتی ہے۔ اور بیس دیکھنے والے کو۔ طواف کہاں میں نماز کا ثواب ملتا ہے۔ جو پچاس دفعہ طواف کرے۔ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ماں کے پیٹ سے آج پیدا ہوا۔ اور ہر قدم کے رکھنے اور اٹھانے میں ایک ایک نیکی ملتی ہے یا ایک ایک گناہ دور ہوتا ہے اور ایک درجہ بڑھتا ہے۔ مکہ شریف میں رہنے کے بڑے فائدے ہیں۔ وہاں رہنا نیک بختی ہے۔ وہاں سے نکلنا بدبختی ہے۔ جو وہاں ایک ساعت بھی تکلیف اٹھائی۔ قیامت میں دوزخ کی آگ سے پانسو برس تک دور رہیگا۔ جس کو وہاں کا رہنا نصیب ہو اسکو خدا کا شکر ادا کرنا چاہیئے (اسلام کی تیسری کتاب) خانہ کعبہ وہ مقدس مقام ہے جس کی بزرگی اور بڑائی خود خداوند کریم نے کی ہے

حضرت آدم سے لیکر خاتم المرسلین تک سب نبیوں نے اس کا پاس ادب کیا۔ اس جگہ تین سو نبیوں کی قبریں ہیں جو دعا صدق دل سے کی جائے فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ خانہ کعبہ کبھی طواف سے خالی نہیں رہتا۔ ملائکہ۔ جن۔ روحانیت۔ آدمی و دیگر حیوانات میں سے کوئی نہ کوئی ضرور طواف کرتے رہتے ہیں۔

ایکدفعہ حضرت پیران پیر قدس السرہ العزیز نے ارادہ کیا کہ جب خانہ کعبہ خالی ہوگا تب میں اکیلا طواف کرونگا۔ چنانچہ ایکدن ایسا موقعہ دیکھکر آپ جو طواف کرنے لگے تو کیا دیکھا کہ ایک سانپ آپ کے آگے آگے طواف کر رہا ہے۔ آپ حیران رہ گئے۔ سانپ نے کہا یا حضر میں بڑی مدت سے اس آرزو میں تھا کہ اکیلا طواف کروں۔ غیب سے آواز آئی کہ یہہ خانہ کعبہ طواف سے کبھی خالی نہیں رہتا۔ جب طوفان نوحؑ ہوا ہے تب کشتی نوحؑ نے بھی یہاں طواف کیا اور ٹھہر کر پھر چلی تھی۔

ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ مکہ معظمہ میں سخت بارش ہوئی تمام دوکانات و مکانات پانی سے بھر گئے۔ بیت اللہ شریف میں بہت جگہ پانی بھر گیا ایسے وقت میں بھی دیکھا گیا۔ کہ ایک شخص کشتی پر سوار ہو کر طواف کر رہا ہے۔

اختتام مسائل حج بردعا

اے رب ستار غفار۔ رؤف الرحیم تیری رحمت عامہ کے آگے میرے گناہوں کی کوئی ہستی نہیں ہے۔ میں کیا میرے گناہ کیا۔ مجھکو اقرار ہے کہ زمین و آسمان میرے ہی قصوروں سے پر ہیں۔ مشرق سے مغرب تک میری ہی خطاؤں کا انبار ہے۔ مگر تیری رحمت عامہ جو غضب پر سابق ہے تم پر متقدم غصے پر غالب ہے۔ اس کے آگے کیا حقیقت ہے۔ کچھ بھی تو ہستی نہیں ہے تو اپنے فضل سے بطفیل نبی علیہ السلام میرے جلی خفی اگلے پچھلے کبیرہ صغیرہ گناہوں پر پردہ ڈالکر بخش دے۔ اور میری موت اسلامی موت کرا اور اپنے بندہ محمد غوث عفی عنہ مؤلف کتاب ہذا کی عمر و مال و جان میں برکت دے اور فرزند صالح حیاتی درانہ والا عطا فرما آمین اور اس کتاب کے عوض جنت الفردوس ان کو عنایت فرما۔

آمین الٰہ الحق آمین رب توفنی مسلما والحقنی بالصالحین۔ آمین برحمتک یا

ارحم الراحمین ۵

فصل دوازدہم حرم مدینہ یعنی بارگاہ نبوت کی حاضری وغیرہ

الحمدللہ مناسک حج سے فارغ ہوکر اب آداب زیارت مدینہ مطہرہ اس فصل میں بیان کیا جاتا ہے. اگرچہ حصہ سوم خاص طور پر آداب زیارت سے بھرا ہوا ہے اور اس حصہ اول میں بھی باب دوم ہدایات سفر میں من وجہ گزر چکا ہے. مگر پھر بھی غنیمت ہے. جہاں ذکر پاک سید لولاک آوے روح کی تازگی اور حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہے:

خوشا آن کہ بندم در رہت بر ناقہ محمل از وطن
خیزم چو درد ۔ افتم چو اشک ۔ آیم بجان عظیم نہ تن

مدینہ طیبہ یا حرم مدینہ

مدینہ طیبہ کا قدیم نام یثرب تھا. وجہ تسمیہ کچھ بھی ہو. لیکن اس لفظ کا جو مادہ ہے اس کے معنی فساد یا مواخذہ وعتاب ہیں. اس لئے اب اسے یثرب کہنا اہل سنت کے مذہب میں مکروہ ہے. سردار دو جہاں نے اس کا نام مدینہ طیبہ رکھا.

سب سے پہلے جو قوم یہاں آکر سکونت پذیر ہوئی اور جس نے یہاں زراعت شروع کی وہ قوم عمالقہ اور اس کے بعد موسیٰ علیٰ نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنی امت کیساتھ سرزمین حجاز پر گذر ہے. یثرب پہنچکر بنی اسرائیل کے ایک گروہ نے اس جگہ متوطن ہونیکا فیصلہ کرلیا. چنانچہ تاریخ گزر چکی ہے. بقیہ بنی اسرائیل اپنے پیغمبر کے ہمرکاب ملک شام کی طرف واپس چلے گئے.

بنی اسرائیل یعنی یہودیوں کے بعد اوس وخزرج کی اولاد یہاں آکر سکونت پذیر ہوئی. جنہیں آئندہ چلکر انصار کا لقب عطا ہوا. جس زمانہ میں انصار یثرب آکر آباد ہوئے ہیں. اس وقت عمالقہ کی یثرب میں حکومت تھی نہ بستی گویا یثرب کے اب اصل باشندے صرف انصار و یہود تھے

اوس وخزرج کے باپ کا نام ثعلبہ بن عمرو تھا. ثعلبہ کے باپ کا عمرو بن عامر تھا. یہ شخص اپنے زمانہ میں یمن کا بڑا سردار تھا. اہل یمن کی تباہی کے آثار جیسا اس نے اور اس کی بی بی نے اپنے فراست سے محسوس کئے تھے

اپنے خاندان کو لیکر ملک یمن سے رخصت ہو گیا۔ وطن چھوڑنے کے بعد عمرؔ بن عامر نے اپنی اولاد کے سامنے مختلف بلاد و امصار کے اوصاف و احوال بیان کئے۔ بیٹوں نے اپنے اپنے مذاق و طبیعت کے موافق ایک ایک شہر کو پسند کیا اور اس کی طرف روانہ ہو گئے۔ لیکن ثعلبہ جو عمرو بن عامر کا سب سے بڑا بیٹا تھا اس نے اپنی اقامت کے لئے سرزمین حجاز کو پسند کیا۔ ثعلبہ کے دو بیٹے ہوئے ایک اوس دوسرا خزرج۔ انہیں دونوں کی اولاد سے انصار ہیں یثرب کے باشندوں میں انقلاب و تغیر کا عظیم سے عظیم تر دور گزر گیا اور فضائے مادی میں اس تغیر کا اثر بھی نمایاں ہوتا رہا۔ لیکن فساد و عقاب جس کی طرف لفظ یثرب کے حروف اشارہ کر رہے ہیں تغیر ہو کر صلح و خیر کی صورت اختیار نہیں کرتے تھے اس لئے کہ اس کا تغیر تو اس وقت ہو گا جس وقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلین پاک یثرب کی تاج کرامت ہونگی۔ چنانچہ جب وہ ساعت سعید آپہونچی اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ سے یثرب کی طرف ہجرت فرمائی تو اب یثرب یثرب نہ رہا بلکہ وہ مدینہ طابہ طیبہ اور طیبہ بن گیا۔

جغرافیہ نویسوں کی تحقیق دیکھو تو معلوم ہو جائے گا کہ یہہ شہر اپنے مخصوص خصوصیات میں اب دنیا کے سارے شہروں پر فوقیت رکھتا ہے۔ معجم البلدان میں ہے۔

ومن خصائص المدینۃ انہا طیبۃ الریح وللعطر فیہا فضل رائحۃ لا توجد فی غیرھا۔

یعنے مدینہ کی یہہ خصوصیت ہے کہ اس کی ہوا نہایت ہی پاکیزہ ہے۔ اسی لئے یہاں عطر کی خوشبو کو جب ہوا پھیلاتی ہے تو اس کے تعطر میں ایسا اضافہ ہو جاتا ہے۔ جو کہیں اور پایا نہیں جاتا۔

یہ کیفیت جبکہ آب و ہوا کی ہے تو پھر یہاں کے ایمان افروز اور روح افزا اثر کا کیا پوچھنا۔ کتب احادیث فضائل مدینہ سے بالا مال ہیں۔ اہل ایمان کے لئے اس قدر کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس شہر کو ایسی عزت و عظمت عطا فرمائی کہ اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام گاہ ہونیکی کرامت اسی شہر کو بخشش فرمائی ؎

فرخندہ منزلے کہ درو کردہ مقام ۔۔۔ خوش وادئ کہ سودہ بہ سم براق تو

صاحب وفاء الوفا مدینہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ کثرۃ الاسماء تدل علی شرف المسمیٰ۔

یعنی ناموں کی کثرت مسمیٰ کے بزرگی پر دلیل ہے۔ نوے سے زیادہ نام شمار کئے ہیں۔ پھر ہر ایک نام کی وجہ اور مناسبت بھی بیان کی ہے۔ جن کے مطالعہ سے یہہ امر روشن ہو جاتا ہے کہ برکات مدینہ طیبہ کا احاطہ کرنے سے انسان عاجز ہے۔ اگر عقیدہ صحیح اور ادب کامل ہے۔ تو انشاءاللہ آرزو اور حوصلہ سے اتنا زیادہ پائے گا ؎

داماں نگہ تنگ گل حسن تو بسیار   گل چین بہار تو ز داماں گلہ دارد

کا حرف بحرف صادق آئے گا۔

سچ تو یہہ ہے کہ یہاں ایک ایک ذرہ برکات عظیمہ کا گنجینہ ہے۔ لیکن بعض کو بعض پر یوں فضیلت حاصل ہے کہ کوئی مخصوص نسبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس کی پائی جاتی ہے۔ اس لئے ان مخصوص مقامات کا علم زائر کے لئے سعادت ہے۔ مبارک ہے۔ حصہ سوم سفرنامہ ہذا میں شیدائی حرم الرسول صلعم کی تفصیلی حالات دیکھ سکتا ہے جس طرح گزر چکا ہے کہ مدینہ طیبہ کا نام قبل اسلام یثرب تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ طیبہ رکھا۔ یہہ شہر محترم ہے مثل مکہ مکرمہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میری مسجد میں نماز پڑھنا بہتر ہزار درجہ اور مسجدوں سے سوائے مسجد الحرام کے (مسلم)

بعض روایتوں میں یوں آیا ہے کہ میری مسجد میں نماز پڑھنا پچاس ہزار نماز کا ثواب ہے۔ اور مسجد الحرام میں لاکھ نماز کا۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں (فرض) پڑھیں اور کوئی نماز فوت نہ کی اس کے لئے تین براءتیں ہیں۔ جہنم کی آگ سے۔ عذاب سے۔ نفاق سے۔ (احمد)

آداب حاضری مدینہ

مکہ معظمہ سے طواف وداع کرتے ہی مدینہ طیبہ کے لئے روانہ ہو جاؤ تمہارے آقا تمہارے سردار حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ولولہ انگیز الفاظ میں تمہیں اپنے حضور بلا رہے ہیں چنانچہ ایک حدیث میں یوں ارشاد ہے۔ من حج ولم یزرنی فقد جفانی دوسری حدیث میں من زار قبری وجبت لہ شفاعتی۔ تیسری حدیث من زارنی بعد موتی فکانما زارنی

فی مخیاتی ۔ چوتھی حدیث من زار قبری فکا نما زارنی فی حیاتی ۔ اس سے ثابت ہوا کہ زائر کو غیر زائر پر ہزار ہا حصہ فضیلت ہے ۔

منزل جس قدر طے ہو جائے کوشش اس کی ہو کہ ادب احترام اور جذبہ شوق افزوں ہوتا جائے ۔ زبان پر صلوٰۃ وسلام اور دل پر تصور حبیب پاک جب شہر پناہ کے اندر داخل ہو تو پیادہ پا ہو لو اور اگر ہو سکے تو ننگے پاؤں چلکر در اقدس تک حاضر ہو داخلہ شہر کی دعا ابواب ادعیہ میں مندرج ہے ۔ جس وقت قبہ انور سے نگاہ شرف اندوز ہو ۔ الصلوات والسلام علیک یا رسول اللہ کی کثرت کرو ۔

ضروریات سے فارغ ہو کر کہ سکون قلب میں خلل انداز نہ بنے بہتر ہے کہ غسل ورنہ بعد مسواک وضو کر کے نفیس کپڑے مع خوشبو لگانے کے پہنکر اب فوراً آستانہ اقدس کی طرف بصد خشوع خضوع متوجہ ہو ۔ دروازہ مسجد پر چند لمحات توقف کرو گویا حاضری کی اجازت لے رہے ہو ۔ پھر بسم اللہ کہکر داخلہ مسجد کی دعا جو ابواب ادعیہ میں مندرج ہے پڑھکر داہنا پاؤں بڑھا کر بکمال ادب داخل ہو ۔ بصورت یکسوئی مسجد اقدس میں پہونچکر دوگانہ تحیۃ المسجد صرف قل یاایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد سے رعایت سنت کیساتھ پڑھو وسط مسجد میں جہاں محراب النبی ہے ۔ اگر یہ دو رکعت ادا کرسکو بہت مبارک ہے ۔ اور اگر وہاں جگہ نہ ملے تو اوس کے قریب نماز پڑھکر سجدۂ شکر میں کرو ۔ اور دعا کرو ۔

اب تحیۃ المسجد اور سجدۂ شکر سے فارغ ہو چکے ادب میں ڈوبے گردن جھکائے سر گوں گناہوں کی ندامت سے شرمسار اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے عفو و کرم کے امیدوار سرکار والا کے بائیں یعنی مشرق کی طرف سے مواجہ عالیہ میں حاضر ہو ۔ صلوٰۃ سلام باب ادعیہ میں مندرجہ ہے خاص طور حاضری زیارات کا طریقہ دعا وغیرہ سب کچھ کے موقع پہلے بیان ہو چکے ہیں اب تبرکاً دوبارا لکھا ہے تاکہ ادعیہ کیوقت یہ مواقع بھول نہ جائیں ۔

اسی طرح حضور پر نور صلعم کی حاضری اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر سلام عرض کر کے بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا پر سلام دعا عرض کرتے بعد فراغت سلام منبر اطہر کے

کے قریب آؤ اور دعا مانگو پھر روضہ جنت کی کیاری میں داخل ہو۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھکر یہاں دعا مانگو مسجد نبوی کے ہر ستون کے پاس جاؤ جنہیں اسطوانات رحمت کہتے ہیں مفصل ذکر حصۂ سوم میں ہے۔ ان ستونوں کے پاس نماز نفل اور دعا مانگنے سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ نہیں معلوم تمہاری قسمت کا حصّہ کہاں ہے۔

پنجگانہ یا کم از کم صبح و شام مواجہ شریف میں عرض سلام کے لئے ضرور حاضر ہوتے رہو شہر میں یا بیرون شہر جہاں گنبد مبارک پر نظر پڑے فوراً دست بستہ ادھر منہ کرکے صلوٰۃ و سلام عرض کرو۔ بغیر اس کے گذرنا خلاف ادب ہے۔ اور ترک ادب محرومی کی دلیل۔ کم از کم ایک ختم قرآن مجید کا مسجد نبوی میں ضرور کر لو۔ اگر ختم کلام پاک ریاض الجنۃ میں نصیب ہو تو زہے نصیب ورنہ جہاں جگہ پاؤ چالیس نماز با جماعت پورا کرنے کی ریاض الجنۃ میں کوشش کرو۔ ویسا ترک جماعت بلا عذر ہر جگہ گناہ ہے۔

قبر کریم کو ہرگز پیٹھ نہ کرو بلکہ نماز میں ایسی جگہ تلاش کرکے کھڑے ہو کہ پیٹھ قبر کریم کو ہرگز نہو۔ یاد رکھو کہ جسطرح کعبہ معظمہ اور قرآن کریم کا دیکھنا عبادت ہے اسطرح مقصورہ انور پر بھی نظر کرنا عبادت ہے۔

مسجد النبی اور مقصورہ شریفیہ پر حاضر ہونے کی سعادت جب حاصل ہو جائے تو مسجد قبا و جنت البقیع اور احد کی زیارت کرو کہ سنت ہے۔

مدینہ سے دو ڈھائی میل پر مسجد قبا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اکثر دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے کبھی آپ سواری پر تشریف لاتے تھے۔ کبھی پیدل (بخاری و مسلم)

دوسری روایت میں اس طرح آیا ہے کہ آپ ہفتہ وار مسجد قبا میں تشریف لیجایا کرتے تھے جس شخص نے وضو کرکے مسجد قبا میں نماز پڑھی اسکو عمرہ کے برابر ثواب ہوگا (طبرانی)

دوسری روایت میں ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے اچھی طرح وضو کیا اور مسجد قبا میں داخل ہو کر چار رکعتیں پڑھیں تو اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملیگا (طبرانی)

علاوہ مسجد قبا کے کچھ اور مساجد ہیں جن کی حاضری برکت سے خالی نہیں۔ زمانہ مہلت دے تو ان مساجد میں بھی ہو کر کم از کم دو رکعت نفل پڑھکر دعا کرو جن کا مفصل بیان حصۂ سوم میں گذر چکا ہے۔ اسی طرح ہر زیارت آثار شریف و مزارات منورہ پر جا کر جن کی

تفصیل سابقاً معرض تحریر میں آچکی ہے۔ دعا سلام پڑھنا چاہئے۔ جوکہ ابواب ادعیہ میں آچکی ہے۔ دعا سلام پڑھنا چاہیئے۔ جوکہ ابواب ادعیہ میں مندرج ہیں،

محبوب خدا کا وطن

ایک بزرگ کا قول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مزار پاک اگر چوتھے آسمان بھی ہوتا تو مسلمانوں کو کوشش کرنی پڑتی کہ کسی طرح وہاں تک پہنچ جائیں چہ جائیکہ اسی زمین پر ہے اور افسوس کہ مسلمان بے زیارت کئے عمر گذار دے۔ اور بات حقیقت میں یہی ہے کہ جس مسلمان نے دنیا میں آکر اپنے پیشوا اور راہبر پیغمبر کے مدفن مبارک کی بھی زیارت نہ کی اس نے کیا دیکھا اور کیا کیا۔ افسوس ان مسلمانوں کو ہونا چاہیئے جو مالی استطاعت رکھتے ہوئے بھی حاضری آستانۂ رسول سے محروم رہے اور اس بد قسمت کے افسوس کا تو پوچھنا ہی کیا ہے جو مکہ معظمہ ہو کر اپنے گھر واپس ہو جائے اور صرف دو سو میل کی مسافت سے منہ موڑ کر شرف عظیم سے محروم رہے۔ جس مقدس شہر میں اللہ کے پیارے پیغمبر نے اپنی مبارک زندگی کے تیرہ برس گزارے ہوں اوس کے شرف کا کیا پوچھنا ہے۔ اس کی گلی گلی اور کوچہ کوچہ آنکھوں کے بل چلنے کے قابل ہے اور جس پاک زمین میں سینکڑوں صحابہ اور ہزاروں اقطاب اور ابدال اور لکھوکھا اولیاء اللہ و صلحاء و شہداء مدفون ہیں اس کے فضل و کمال کا کیا کہنا ایک بزرگ نے مدینہ منورہ حاضر ہو کر خوراک اس قدر کم کر دی تھی۔ کہ ضعف کے سبب چلنا مشکل پڑ گیا اور جب خدام و مریدین نے عرض کیا کہ اتنا مجاہدہ نفرمایئے تو رو کر کہا کہ جتنا زیادہ کھاؤنگا۔ اسی قدر زیادہ بول و براز پیدا ہوگا۔ اور مجھے شرم آتی ہے کہ جس زمین پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک پاؤں پڑے اس کو اپنی نجاست سے گندہ بناؤں،

زیارت روضۂ اطہر سے محرومی بڑی غفلت اور سنگدلی کی علامت ہے حج کر کے ایسے نادان نہ بنجانا کہ وطن کی فکر غالب ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ دن بار بار نصیب ہونا دشوار ہے شہر مدینہ کے باشندوں میں آپکو خلق و ہمدردی و رقت و مسکنت کی وہ خاص بات نظر آئے گی جو شاید دنیا بھر میں کہیں نہ دیکھی ہوگی۔ تواضع محبت۔ انکسار۔ صبر۔ قناعت وغیرہ اوصاف حمیدہ یہاں کے بچہ بچہ میں کھلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہاں مکان بھی بہ نسبت

مکہ معظمہ کے ارزاں ملتے ہیں۔ اگر حرم شریف کے قریب مکان لوگے تو حاضری میں سہولیت ہوگی اور چار پانچ نفر کی رہائش کے قابل مکان ایک ماہ تک کی سکونت کے لئے صرف چار پانچ روپیہ میں ملجائیگا۔

یہاں حیدر آباد۔ بھوپال و بہاولپور و دیگر اسلامی ریاستوں اور روسا اہل اسلام کی وقف کردہ رباطیں بھی بکثرت ہیں۔ جن میں مساکین بلاکرایہ قیام کرتے ہیں۔

تنبیہ:۔ مدینہ کے ایام اقامت کو غنیمت سمجھکر اکثر اوقات مسجد شریف میں رہاکرو اور نماز پنجگانہ بجماعت اداکرو اور تکبیر اولی میں شریک ہوکر پہلی صف میں امام کی داہنی جانب جگہ لینے کی کوشش کرو۔ اگر ہوسکے تو اعتکاف بھی کرو اور ختم قرآن اور شب بیدار کرتے رہو قبہ شریف پر بخشوع خضوع نظر کرتے رہو۔ اور پنجوقتہ بلکہ جب مسجد میں آؤ یا ادھر سے گذرو سلام صلوٰۃ زرین پر عرض کیاکرو۔ اور قبر کی طرف پشت نہ کرو اور مدت اقامت میں درود سلام روزہ و صدقہ کی کثرت کرو خصوصاً مساکین و مجاورین و باشندگان مدینہ کو صدقہ دینا اور افضل ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ یہاں پر کسی شے کا خریدنا چونکہ وہاں کے تاجروں دوکانداروں اور باشندوں کی اعانت ہے۔ اس لئے سب صدقہ کے حکم میں ہے۔ جو کچھ خرید و خیال کرکے خریدو کہ ان کی معاش یہی ہے۔ اسی طرح کمائینگے تو باطمینان یہاں رہ سکیں گے۔ ہم لوگ ان کی اس جگہ پر سکونت کے ذریعہ اور سبب بنجائینگے تو ہم بھی ثواب میں داخل ہو جائینگے۔

وطن کی طرف واپسی

آداب و احترام کے ساتھ جب تک رہنا نصیب ہو۔ فضول و لایعنی امور سے احتراز رکھو۔ زندگی کی تباہی کب جائز ہوسکتی ہے۔ لیکن یہاں علاوہ تباہی کے بڑی محرومی ہے اگر سانس غفلت میں گزر جائے۔ ایسا مکان ایسا مکین ایسا شہر اور ایسا شہر یار۔ پھر کہاں نصیب ہوگا۔ شعر

مبارک منزلے کاں خانہ را ماہے چنیں باشد ہمایوں کشورے کاں عرصہ را شاہے چنیں باشد

زیارت وداع

اب جبکہ وطن کا عزم ہو سامان سفر سے فارغ ہو کر سواری پر سوار ہونے سے پہلے اس کریم رؤف و رحیم کے آستانہ پاک پر حاضر ہو اور مانگو جو کچھ مانگنا چاہتے ہو۔ ؎

اگر خیریت دنیا و عقبیٰ آرزو داری — بدرگاہش بیاؤ ہرچہ میخواہی تمنا کن

مسجد نبوی میں حاضر ہو دو رکعت نفل محراب النبی کے پاس یا اس سے قریب پڑھکر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہوئے حجرۂ شریفہ پر حاضر ہو کر پہلے اپنے آقا سید الانبیا پر سلام و صلوٰۃ عرض کرو پھر دونوں خلیفوں پر گویا سلام کا وہی طریقہ جو حصّہ سوم میں بیان ہو چکا ہے اور الوداع جمعہ میں مندرج ہے عمل میں لاؤ پھر اپنے لئے اپنے بزرگوں اور عزیزوں کے لئے حصول سعادت کونین کی دعا مانگو۔ پھر اللہ تعالیٰ سے وطن کی عافیت و سلامت کیساتھ پہنچنے کی دعا کرو۔ اب یہہ دعا مانگ کر انہیں آداب کے ساتھ جو سفر کے لئے بتائے گئے روتے ہوئے سرور عالم سے رخصت ہو کر روانہ ہو جاؤ اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما تحب وترضی. اللھم لا تجعل ھذا آخر العھد بنبیک و مسجدہ وحرمہ ویسر لنا العود الیہ والعلوف لدیہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین امین ۵

نادیدہ رخت عمرے سودائے تو درزیدم — فارغ ز تو کے باشم اکنوں کہ ترا دیدم

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ وصحبہ اجمعین۔ امین ::

فضائل مدینہ منوّرہ حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رشک کھاتے ہیں جسے دیکھ کے جنت کے چمن
ہے مدینہ کا وہ گلزار کہ سبحان اللہ
در مقصود سے بھر جاتا ہے دامن سب کا
ہے شہ دین کا وہ دربار کہ سبحان اللہ

مدینہ شریف کی بزرگی قرآن شریف اور حدیث میں کثرت سے ہے۔ وہاں رہنے میں بڑے فائدے ہیں حضور صلعم فرماتے ہیں جو کوئی مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کریگا اور وہاں مصیبتوں پر صبر کریگا۔ میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کرونگا اور شہادت دونگا۔ (مسلم)

جو شخص مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کرنیکی طاقت رکھے اور وہاں فوت ہو جائے

تو میں قیامت کے دن اوس کی سفارش کرونگا (بیہقی، ابن حبان فی صحیحہ وغیرہ)
وہاں مرنا تو پھر سبحان اللہ۔ جو وہاں مرے اس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے شفاعت کریں گے۔ اس لئے حضرت عمر یہ دعا اکثر پڑھا کرتے تھے۔ اللھم ارزقنی شھادۃ فی سبیلک واجعل موتی فی بلد رسولک (رواہ بخاری و مالک) مدینہ شریف کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر ہیں دجال اور وبا وغیرہ کو اس میں نہ آنے دیں گے۔
وہاں کا غبار مریض کی شفا ہے۔ وہاں کے حرم کی بزرگی مکہ شریف کے حرم کے برابر ہے۔ اے قادر قیوم الہ العالمین بہ برکت سید الکونین وحرم رسول اللہ فرزند صالح حیات دراز بمع دولت و عزت عطا فرمائیے۔ اور خاکسار کے دل یہی آرزو ہے کہ اپنے پیارے سید المرسلین کے آستان مقدس کی چوکھٹ چوموں۔ از مولف عفی عنہ

اڑ چلوں سوئے مدینہ رات دن ہے آرزو　　پائے بند دوستاں ہوں کیا کروں لاچار ہوں

(۱) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من زار قبری بعد موتی فکانما زارنی فی حیاتی۔ فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا۔ اس نے مجھے حیاتی میں دیکھا؛

(۲) فرمایا رسول خدا صلعم نے جس نے حج بیت اللہ کا کیا اور میری زیارت نہ کی۔ اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ جب تک مدینہ منورہ کی زیارت نہ کی جائے حج قبول نہیں ہوتا۔

(۳) فرمایا رسول خدا صلعم نے سوائے تین جگہوں کے کجاوے اونٹوں پر نہ رکھے جائیں۔ ایک مسجد الحرام۔ دوم مسجد النبوی۔ سوم بیت المقدس؛

(۴) فرمایا سرور عالم صلعم نے جو شخص مدینہ منورہ میں وفات پائے میں اس کی شفاعت کا ضامن ہوں؛

(۵) جنت البقیع کے مدفون بہشتی ہیں سب سے اول وہ لوگ بہشت میں جائیں گے ہمیشہ مکان کو مکین سے شرف ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ میں خاتم النبیین۔ سید المرسلین۔ امام المتقین۔ شفیع المذنبین۔ محب الفقراء والمساکین۔ انیس الغریبین۔ سید الثقلین وسیدنا فی الدارین۔ صاحب قاب قوسین۔ جد الحسن والحسین صاحب الجود والکرم۔ صاحب

البراق والمعراج والعلم سر الأسرار نور الانوار احمد مجتبیٰ۔ محمد مصطفیٰ روحی لہ الفدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مزار مقدس ومطہر ہے جس کی طرف تمام دنیا کے مسلمان مقناطیسی کشش سے چلے آتے ہیں اور حیات النبی صلعم پر درود وصلوٰۃ پہنچاتے ہیں۔ ہر جمعہ کو اعمال امت سرور عالم کے پیش کئے جاتے ہیں۔ جب رب متعال ومحبوب لایزال کے یمن وبرکت سے مدینہ شریف گلزار ہو رہا ہے ؎

آنکھوں میں جگہ دوں میں اسے پتلی کی صورت — آئے جو نظر صورت زیبائے مدینہ
مسکن ہے رسول شہ لولاک کا طالب — کیوں کر نہ ہو پھر دل کو تمنائے مدینہ

محبوب کی ہر چیز ہمیشہ محبوب ہوتی ہے اس رمز عشقیہ کو وہی لوگ جانتے ہیں جو صاحب سلوک وتصوف ہیں۔ عشق مجازی کے لوگ قصوں ناولوں ناٹکوں میں فاحشہ عورتوں کی کیا کیا صفت کرتے ہیں۔ ایک ضعیف النسان کو کہاں تک پہنچاتے ہیں۔ عشق ومحبت میں بعض لوگ اپنی عزت وحرمت جاہ ودولت سب کچھ گنواتے ہیں۔ اپنی جان تک کھپاتے ہیں یہ سب کچھ محبت کا نتیجہ ہے۔ اسیطرح عاشق حقیقی اور فنا فی الرسول ہو جاتے ہیں فرمایا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے المرء مع من احب۔ جو شخص جس کے ساتھ زیادہ محبت رکھے گا روز قیامت کو اسی کیساتھ اس کا حشر ہوگا۔ بس خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو سرور عالم سے اپنی اولاد۔ والدین۔ مال اور متاع سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ چونکہ سردار دوجہاں زندہ موجود ہیں۔ اس لئے عاشقان حقیقی کی داد وفریاد کو پہنچتے ہیں کسی نبی مقدس کا مزار دنیا میں ایسا ظاہر نہیں جیسا کہ سرور عالم کا روضہ مطہرہ دنیا میں عیاں ہے۔ اشعار

مجھ کو تو ہے روضۂ پاک شہ ابرار خلد — میرے دلکو زاہد دکھاتا نہیں زنہار خلد
جب یہاں ہو روضۂ شاہ زمین وآسماں — کیوں مدینہ کا نہو ہر کوچہ و بازار خلد
گلشن طیبہ کی جانب ہو اگر ان کا گزر — بھول جائیں حور وغلماں واعظو اکبار خلد

جو شخص حیات النبی صلعم کے روضہ مطہرہ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اس کا جواب سرور عالم صلعم خود فرماتے ہیں۔ دور دراز ممالک کے درود خواں کے درود کو

فرشتے پہنچاتے ہیں۔

حکایت ایکدفعہ ایک اعرابی سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کے روضہ مطہرہ پر آیا۔ بعد درود شریف کے لقد جاءکم رسول الخ پڑھکر آپ کو وسیلہ گردانا اور اپنے گناہوں کی مغفرت چاہی اور غش کھاکر گویا مرگیا جب ہوش میں آیا تو خوش ہوکر کہا کہ خداوند کریم نے بجاہ رسول کریم میرے تمام سابقہ گناہ بخش دیے۔ اشعار

الٰہی نجینی من کل ضیق بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع

وھب لی فی مدینۃ قرار بایمان ودمنٍ فی البقیع

ہندوستان کے لوگوں پر کمال افسوس ہے کہ باوجود وسعت و فراخی دولت کے حج بیت اللہ شریف و زیارت مدینہ منورہ سے مشرف نہیں ہوتے۔ اپنی دولت لہو لعب و اسراف میں بے جا لٹاتے ہیں۔ میلوں ٹھیلوں۔ جلسوں جلوسوں۔ شادی غمی مقدمہ بازی پر دور دراز کا سفر اختیار کرکے ہزاروں دولت خرچ کرتے ہیں۔ اگر متنبہ کیا جاوے کہ اے بندہ خدا اتنی بیجا اسراف۔ ٹکا سا جواب ملتا ہے۔ کہ ناک کی لاج رکھی ہے۔ میاں برادری یا مجلس کا شرمندہ کوئی بھی نہ بنے چاہیئے جورو بیچنی پڑے بلکہ تفہیم کنندہ پر اعتراض اور بخیل و کنجوس وغیرہ ناجائز الفاظوں کی بھرمار۔ ہمارے ارد گرد کی چند امراء جن سے ہماری جان پہچان یا سنی سنائی ہے لاکھ یا زائد سے مقروض اور وہ سب انہی رنگ رلیوں میں اگر پوچھا جاوے کہ ماشأ اللہ ان صاحبان نے شاید حرمین الشریفین یا دیگر مقامات مقدس کے زیارات کئے ہوں گے۔ جواب صاف ملیگا بلکہ اولتا طعن ورنہ یوں پوچھینگے بیت اللہ شریف یا روضہ مطہرہ کی کیا شکل ہے۔ اتنا روپیہ برباد اور ایسا مبارک سفر بھی حصہ میں نہ آیا۔ حالانکہ باوجود دولتمند ہونے کے اللہ تعالیٰ عزوجل نے حج ایکبار عمر میں فرض فرمایا اور صرف اسی مقدس سفر حرمین کے لئے خرچ کرنے کا ارشاد ہوا۔ کوئی ان مجہول العقل بھائیوں سے پوچھے کہ کیا خداوند تعالیٰ نے جب تم کو غنی امیر صاحب استطاع بنایا اور دولت انعام کی۔ کیا اس کا شکر یہی ہے۔ کہ باوجود فرمان کے یعنی حج و زیارت روضہ مطہرہ شریف سے بدنصیبی سے گریز اور اپنی رنگ رلیاں منانے میں تیز بلکہ جو جا بیجا اداما نت گ

سپرد تھی اوس کا تحس نحس کر کے دوالا نکالدیا۔ کیا خدا منتقم حقیقی نہیں پوچھے گا۔ نہیں ضرور پوچھے گا۔ ضرور بازپرس ہوگی اللہ تعالیٰ و تقدس ہکو اور جمیع برادران کو راہ راست کی ہدایت فرماوے آمین۔ ہم ناعاقبت اندیشوں کی حالت قابل افسوس ہے۔ آوارگی پر کمائی خرچ کرتے ہیں صرف نام نمود کی خاطر کیا قیامت میں نام نمود کی ضرورت نہیں۔ ارے میاں وہاں بھی سرخرو ہونیکی سخت ضرورت ہے۔ افسوس واحسرتا۔ آیۃ لاتسرفوا ان اللہ لا یحب المسرفین کی تعمیل سے گریز کر رہے ہیں۔ مگر اپنے سردار اپنے مولائے نامدار اور شفیع روز محشر سید الجن والبشر ساقی حوض و کوثر کی خدمت میں حاضر نہیں ہوتے۔ جسپر اسراف بیجا کا دھبہ بھی نہیں آتا۔ ایسی دولت سے کیا فائدہ جو کار خیر سے روکے رکھے اور شیاطین کے مشاغل میں صرف ہو ؎

چیست دنیا از خدا غافل شدن ‏ نے قماش و نقرہ و فرزند و زن

فتفکروا یا اولی الالباب — رباعی

ابروئے نبی قبلہ ایماں ہے ہمارا ‏ قرآن رخ سرور ذیشان ہمارا

دکھلائے اللہ کہیں گیسوئے مشکیں ‏ اے سرور دیں حال پریشاں ہمارا

شعر

یا صاحب الجمال و یا سید البشر

من وجہہ المنیر لقد نور القمر

لایمکن الثناء کما کان حقہ ‏ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین۔ والحمد للہ رب العلمین

آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

باب چہارم دربیان ادعیہ ماثورہ طواف خانہ کعبہ و زیارت حرمین الشریفین

الحمد للہ و المنۃ کہ احکامات حج و آداب زیارت سے فارغ ہوگئے اب باب ادعیہ شروع کیا جاتا ہے قبل اس کے کہ ادعیہ حرمین مقدس شروع کیا جاوے پہلے ان کے ملحقات کا فصل باندھا جاتا ہے یعنی روانگی وطن سے اس نیک کام کے لئے جس طرح طریقہ مسنون مقرر ہے وہی معرض تحریر میں لایا جاتا ہے ۔ وماتوفیقی الا باللہ

فصل اول آداب روانگی سفر حرمین بیت اللہ شریف معہ ادعیہ مواقع

لہذا اس فصل میں روانگی گھر سے لگا کر تا شرف ہونے حرم بیت اللہ شریف تک بطریقہ مسنونہ سفر حج کے لئے معہ ادعیہ مواقع ذیل میں لکھا جاتا ہے ۔ ہر صاحب زائر کو چاہیئے کہ اس تحریر پر کاربند ہو خاصکر مکمل اور ضروری حج کی دعائیں و مسائل وغیرہ لکھے گئے ہیں جس کا علم ہونا حاجی کیلئے ضروریات سے ہے لکھا گیا ہے جن کے طریقہ پر چلنے سے حج سنت کے موافق ادا ہو جائے علاوہ ازیں ہر ضروری دعا کا ترتیب وار لحاظ رکھا گیا ہے : تاکہ اس کے ہوتے معلم وغیرہ سے پوچھنے کی ضرورت نہ رہے وباللہ التوفیق ۔

ابتدائے سفر حج

(۱) اس مبارک سفر کا جس وقت بھی دل میں ارادہ پیدا ہو تو تاخیر اور سستی نہ کرو کہ شیطان اس موقع پر راہزنی کرتا ہے ۔ اور تجربہ ہوا ہے کہ بہتیرے مواقع پیش آتے ہیں جو خیال کو بدل لیتے اور آئندہ سال پر ملتوی کرنیکا مشورہ دیا کرتے ہیں ۔ لہذا یوں سمجھکر کہ خدا جانے پار سال کو زندہ رہیں یا نہ رہیں جو کچھ ٹھان لیا ہے اوس پر جمے رہو ۔ اور سوچو کہ اگر آج دم نکل گیا تو جو ضرورتیں میرے سامنے پیش کی جا رہی ہیں آخر کس طرح پوری ہونگی ۔ مردانہ وار اپنے عزم کو پورا کرو اور ہمت کر کے گھر سے نکل کھڑے ہو

(۲) مال حرام سے حج قبول نہیں ہوتا ۔ اس لئے سب سے پہلے حلال روپیہ تلاش کرو ۔ اگر اپنے پاس پوری مقدار مال حلال نہ ہو تو کسی سے بلا سود قرضہ لے لو اور بندوبست بلا سود ملجائے تو بھی بہتر ہے اس کا قرض اپنے روپیہ سے ادا کر دینا ۔

(۳) نیت خالص اللہ واسطے سفر کرنے کی کرو اور لوگوں میں حاجی صاحب کہلانے سیر و سیاحت میں دل بہلانے کا خیال دل سے نکال دو۔ بس یوں سمجھ لو کہ آقا کی طلبی غلام اوس کے آستانہ کی حاضری کا قصد کرتا ہے اور قبولیت کا امیدوار بنکر وطن کو چھوڑتا ہے

حق العباد (۴) کسی کا مالی یا بدنی حق تیرے ہو تو اوس کو ادا کرو یعنے جس کا قرض آتا ہو یا امانت کسی کی پاس ہو تو اُسے ادا کرو۔ اگر کسی کا مال ناحق لیا ہو تو اسے واپس دو معاف کراؤ۔ اگر صاحب حق کا یا اوس کے وارثوں کا پتا نہ چلے تو اس قدر مال فقیروں کو دے دو۔ خلاصہ معاملات صاف کر لو خطائیں معاف کرا لو اور بی بی بچوں یا دوسرے رشتہ داروں میں جن کا نفقہ تیرے واجب ہو وہ سب ادا کر دو یعنے جانے والا حق العباد سے بری اپنی نیت کو فخر و ریا سے پاک کرے اللہ کیواسطے خالص بنائے صرف اخلاص شیطان کی دسترس سے بالا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس کی توفیق عطا کرے صدق دل کسی ساتھ اللہ تعالیٰ سے صبر و توکل بلکہ شکر و رضا کی دعا کرے کہ سفر میں یہی اعتبارات اس کے قلب میں طاری و ساری رہیں:۔

قصور کی معافی (۵) دوبارہ لکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کا دل دکھایا ہو یا غیبت کی ہو یا چغلی کھائی ہو تو اس سے معافی مانگے لیکن اگر زندہ نہ ہو تو توبہ کرے اور صدق دل سے خدا کی جناب میں معافی چاہیئے۔

حق اللہ (۶) نماز۔ روزہ۔ زکوٰۃ جتنی عبادات اپنے ذمہ ہوں انہیں ادا کرے اور اس تاخیر پر توبہ کرے اپنے رب کریم سے بصد تضرع و الحاح آمرزش چاہے:۔

اجازت (۷) اب کہ حق العباد اور حق اللہ سے فارغ ہو چکا ہے سفر کے لئے حسب ہدایت شارع علیہ السلام آمادہ ہو۔ والدین اگر زندہ ہوں تو ان سے اجازت طلب کرے بی بی اپنے شوہر سے اجازت چاہیے اس لئے کہ بغیر ان کی اجازت کے سفر کرنا مکروہ ہے۔ اگر یہ خوشی سے اجازت دیدیں تو فہو المراد ورنہ بغیر اجازت ملے فرض ادا کرنے کے لئے روانہ ہو جائے۔

عورت کیلئے محرم ضروری (۸) عورت کیساتھ جب تک شوہر یا محرم بالغ قابل اطمینان نہ ہو۔ سفر حرام ہے۔ اگر کریگی حج ہو جائے گا۔ مگر ہر قدم پر گناہ

لکھا جائے گا محرم وہی ہے جس سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہے۔ ہمارے ائمہ احناف کی یہی تحقیق ہے اور یہی مسئلہ حق ہے۔ آجکل یہہ مسئلہ بنا لیا گیا ہے کہ اگر عورت کسی ایسی عورت کیساتھ حج کے لئے جائے جس کے ساتھ اس کا محرم ہو تو سفر جائز ہو جائے گا۔ ہرگز یہ مسئلہ احناف کے نزدیک قبول نہیں ایسے مفتی جنہیں اپنے مذہب کے لطائف و نفائس کی خبر نہیں ان کے فتاوے سے احتراز چاہیئے ؛

طلب استخارہ (۹) کسی دیندار تجربہ کار اہل الرائے سے مشورہ کرے اور نیز حق تعالیٰ سے استخارہ کرے کہ کون سے راستے کن دنوں میں چلنا بہتر ہے۔ ورنہ خاص حج کے لئے کہ کار خیر ہے استخارہ کی حاجت ہی نہیں۔ مثل مشہور ہے۔ در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست ؛

(۱۰) استخارہ کا مسنون طریق یہ ہے کہ دو رکعت نفل پڑھو پہلی رکعت میں بعد الحمد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور بعد سلام کے حق تعالیٰ کی حمد و ثنا اور درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَ اَسۡئَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَا اَقۡدِرُ وَ تَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ (یہاں اپنے قصد حج کی نیت دل میں کرے) خَیۡرٌ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ فَاقۡدُرۡہُ لِیۡ وَیَسِّرۡہُ لِیۡ وَبَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ (یہاں بھی وہی نیت دل میں رکھو) شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدُرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ اَرۡضِنِیۡ بِہٖ ؛

(۱۱) تین روز یا سات روز اسی طریق سے استخارہ کرے اور بہتر ہے کہ اس دعا کو نماز کے بعد تین بار پڑھ لیا کرے۔ استخارہ میں یہہ ضرور نہیں کہ خواب میں برائی بھلائی اس کو دکھائی جائے ہاں جو امر حق تعالیٰ کے علم میں اس کے لئے بہتر ہوگا اس پر اس کا دل جم جائیگا اور جو کچھ وقوع میں آئے گا۔ وہی اس کے لئے بہتر ہوگا ؛

(۱۲) علامہ قطب الدین حنفی نے ایک طریقہ استخارہ کا یہہ بھی لکھا ہے کہ شب جمعہ کو وضو

کرکے دو رکعت نفل بطریق مذکور پڑھے اور پاک وصاف بستر پر باوضو قبلہ رُخ داہنی کروٹ پر لیٹ جائے اور ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ یَا کَائِنًا قَبْلَ الْکَوْنِ اَنْتَ کُنْتَ وَلَاکَوْنَ نَامَتِ الْعُیُوْنُ وَ ذَھَبَتِ النُّجُوْمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ لِیْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ (یہاں مقصود کی نیت دل میں رکھے) خَیْرٌ فَارِنِیْ فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ بِیَاضًا بِخُضْرَۃٍ وَ اِنْ لَمْ یَکُنْ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ (یہاں وہی نیت کرے) خَیْرٌ فَارِنِیْ فِیْ لَیْلَتِیْ ھٰذِہٖ سَوَادًا بِحُمْرَۃٍ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعْجِزَہٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ اِنَّہٗ کَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا۔ اگر وہ امر بہتر ہوگا تو سفیدی سبزی ملی ہوئی اور اگر بہتر نہ ہوگا تو سیاہی سرخی ملی ہوئی اللہ تعالیٰ خواب میں دکھلائیگا۔ اگر دونوں امر مساوی ہونگے تو کوئی رنگ دکھلائی نہ دیگا۔

(۱۳) استخارہ سے فارغ ہوکر اپنی تمام خطاؤں سے توبہ کرے اور جو عبادات یعنے نماز روزہ وغیرہ فوت ہوگئے ہوں ان کی قضا کرے اور عہد کرے کہ اب کبھی قضا نہ کریگا۔ اس کے بعد عہد کے نباہ کا خیال رکھے ایسا نہ ہو کہ ایک فرض حج کا ادا کرنے چلی اور بیسیوں فرض نماز قضا کرتا چلے۔ حج کے مسافر نماز میں بہت سستی کرتے ہیں۔ ایک بزرگ نے لکھا ہے کہ بلا وجہ فرض نماز قضا کرنے سے جو گناہ ہوتا ہے اوسکی تلافی ستر حج سے بھی نہیں ہوسکتی۔ لہٰذا نماز کے بہت پابند رہئے اور ٹھیک ٹھیک غرض جس طرح سے بنے حق تعالیٰ کا فرض ادا کرے کہ یہی پابندی اوس کے حج قبول ہونیکی علامت ہے۔

(۱۴) سفر کے لئے کسی ایسے ہمراہی کو تلاش کرے جو صالح اور دیندار ہو۔ اگر عالم باعمل ملجائے تو زہے نصیب کہ مسائل حج بھی معلوم کرتا جائیگا۔ اور ہر وقت دینی تعلیم اور صحبت نیک سے مستفیض ہوتا رہیگا۔

(۱۵) رفاقت سفر کے لئے اجنبی شخص بہتر ہے۔ رشتہ دار سے۔ اور تجربہ بھی اس کا گواہ ہے کہ امتحان کا سفر ہے اس لئے تحمل دشوار ہوتا ہے تو لڑائی ہوجاتی ہے پس اگر رشتہ دار ہوا تو لڑائی کے ساتھ قطع رحم کا دوسرا گناہ بھی ہوگا۔ اسی طرح دیکھا گیا کہ مرید اپنے پیر سے دی ہوئی چارپائی تک دینے کا ذمہ دار نہ نباہ۔ اور بلا ضرورت نیچے سے نکالی۔ اور نقیر اپنے محسن سے جو قدرے

خرچ کا بھی کفیل کار بنا ہوا تھا۔ معمولی گنڈی پر بیٹھنے تک کا روادار نہ ہوا۔ یا للعجب نفسی نفسی

(۱۶) سفر میں اتباع شریعت کا بہت لحاظ رکھو کہ عبادت میں بھی اگر معصیت شامل رہی تو پھر معصیت سے بچنے کا وقت کونسا ہوگا۔ ریل میں اسباب مقدار معین سے زیادہ بلا کرایہ ہرگز مت لیجائیے۔ اور جس سے معاملہ کرے ایسا صاف معاملہ کرے جس میں ذلت و رسوائی اور جھگڑا بالکل نہ ہو۔

(۱۷) سارے راستہ میں متحمل و بردبار رہے کہ غصہ نہ آئے رفقا کے ساتھ خوش خلقی سے پیش آئے۔ فضول اور بیہودہ باتوں سے بچے۔ حتی الوسع علیحدہ رہے اور اللہ کی یاد میں زیادہ مشغول رہے خواہ تلاوت کلام اللہ ہو یا تسبیح و تحمید اور تہلیل و درود شریف وغیرہ۔

(۱۸) ممکن ہو تو خرچ ضرورت سے زیادہ لیوے کہ دوسروں کی مدد اور سلوک کا موقع ملے اور کھانے پینے کی جنس وغیرہ میں کسی کو شریک نہ کرے تو بہت اچھا ہے کہ اکثر منازعت اسی کی بدولت ہوتی ہے۔ اور پھر ایسی رنجش پیدا ہو جاتی ہے جس کا نکلنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر ہمارے اخی المکرم الحاج سید محمد عالم شاہ صاحب جیسا منتظم کار ہو تو اوسطاً لازان ولے رفقا اگر شریک خوراک ہوں تو بھی نہایت حسن سلوک سے سفر طے ہوگا۔ تاکہ اعلیٰ گزران صاحب دول ہے

خویش و اقارب سے دعا کی طلب

(۱۹) جب معافی حقوق و استخارہ وغیرہ سے فارغ ہو جاوے تو چلتے وقت سب بزرگوں۔ عزیزوں۔ دوستوں اور خدام وغیرہ سے ملکر اپنے قصوروں کو معاف کرائے اور سلامتی سفر اور قبول حج کے لئے دعا کا طالب ہو۔

اور اب ان پر لازم ہے کہ دل سے معاف کردیں۔ صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جس کے پاس اس کا مسلمان بھائی معذرت لائے اسے قبول کرنا واجب ہے۔ ورنہ حوض کوثر پر آنا نہ ملیگا۔

ادعیہ ماثورات

یعنی وہ دعائیں جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے وارد ہیں۔ اور موقع بموقع بیان ہوتی جائینگی

سفر کا دن یعنی روانگی کا وقت

(۱) شروع مہینہ میں جمعرات یا دوشنبہ کے دن سفر کرنا افضل ہے:

(۲) ہفتہ کے دن یا نماز ظہر کے یا جمعرات کو صبح کو وقت سفر حج کرنا سنت ہے۔

نیل الاوطار۔ مشکوٰۃ)

(۳) جمعرات یا سینچر یا دوشنبہ کا دن مبارک ہے۔ ہاں جمعہ کے روز اہل جمعہ کو قبل نماز جمعہ سفر کرنا اچھا نہیں۔ ان ایام کے علاوہ اتوار۔ منگل۔ بدھ ان میں بھی سفر کرنے کا مضائقہ نہیں یہ خیال محض عامیانہ ہے کہ بدھ کا دن منحوس ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ حضرت محبوب الٰہی سیدنا نظام الدین اولیا قدس سرہٗ کی اس دن کیساتھ عجب خصوصیت یہ ہے۔ کہ آپ کی ولادت چہارشنبہ کو ہوئی۔ آپ کی بیعت کا دن چہارشنبہ ہے۔ شیخ نے جس روز خرقہ خلافت عطا فرمایا وہ چہارشنبہ کا دن تھا۔ آپ نے جس روز رحلت فرمائی۔ وہ چہارشنبہ تھا۔

(۴) یوں تو سب دن اللہ کے ہیں کچھ مضائقہ نہیں۔ قرعہ بازی نہ کرتا ہم حدیث شریف کے رو سے۔ جمعرات۔ ہفتہ۔ اور پیر یہ تین دن سفر کیواسطے مبارک ہیں:۔

گھر سے چلتے وقت بار روانگی

(۱) گھر سے چلتے وقت جملہ امور سے فارغ ہو کر گھر سے نکلنے سے پہلے باوضو دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے پوری قل یا ایہا الکفرون۔ دوسری رکعت میں قل ہو اللہ احد پڑھے بسلام پھیر کر آیۃ الکرسی الخ و سورہ لایلاف قریش الخ پڑھے۔ بعدہٗ گھر والوں کی طرف متوجہ ہو کر (بلند آواز سے) ان کے لئے یہ دعا کرے:۔ (اذکار نووی بزاز بیہقی) عند اہل حدیث

اَسْتَوْدِعُ کُمُ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ وَدَائِعَہٗ تم کو اللہ کے حوالے کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا۔ (طبرانی)

(۲) اور یہ دعا بھی بعد نفل پڑھی جاتی ہے۔

بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔ بسم اللہ علی نفسی ومالی ودینی۔ اللھم بک انتشرت والیک توجھت وبک اعتصمت وعلیک توکلت۔ اللھم زدنی التقوی واغفرلی ذنوبی ووجھنی للخیرات اینما توجھت۔

(۳) جب گھر سے چلنے کا وقت آئے غسل یا وضو کر کے بعد دو رکعت نفل آیۃ الکرسی تین بار پڑھے (اور بعض کے نزدیک انا انزلناہ) اور یہ آیۃ تین بار پڑھے حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم (۹/۱۱) اس کے بعد ایک مرتبہ کہے۔ انی توکلت علی اللہ۔ (۱۱/۱۲) ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہٗ (۲۸/۲) ان اللہ لا یخلف المیعاد (۹/۳) اس کے بعد

سفر کو ذہن میں لا کر دعا کرے۔ اللھم بیمہ وتمم بالخیر عزمت بنبیک محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انک علی کل شئ قدیر ٥ یہ دعا پڑھکر اٹھے کسی سے گفتگو کئے بغیر سورہ انا انزلنا پڑھتا ہوا سواری کی طرف بڑھے

(۴) سفر کا لباس پہنکر چار رکعت نفل ادا کرے پہلی و دوسری رکعت مثل بیان گزشتہ اور دو اخیر میں معوذ تین پڑھے اور بعد دعا مانگنے کے پھر اللھم کن لنا صاحبنا فی سفرنا وخلیفتہ فی اھلنا پڑھکر جا نماز سے اٹھے انشاء اللہ یہ نماز واپس آنے تک اس کے اہل و مال کی نگہبانی کریگی :۔

مکان کا دروازہ یا گھر سے چلنے کی دعا

(۱) جب مکان کے دروازہ پر پہونچے تو قدم باہر رکھتے ہی یہ دعا پڑھے۔ بسم اللہ توکلت علی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ اللھم انا نعوذ بک ان نزل او نزل او نضل او نضل او تظلم او نظلم او نجھل او یجھل علینا احد :۔ (ترجمہ) اللہ کے نام اور اللہ کی مدد سے اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا اور نہ گناہوں سے پھرنا۔ نہ طاعت کی طاقت مگر اللہ کی توفیق سے آلہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ خود لغزش کریں یا دوسرا ہمیں لغزش دے یا خود بہکیں یا دوسرا بہکائے۔ یا ظلم کریں یا ہم پر ظلم کیا جائے۔ یا جہل کریں یا ہم پہ کوئی جہل کرے اور اس طرح بھی دعا پڑھے۔

اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او زل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذ بک من الخیبۃ فی السفر وکابۃ المنقلب اللھم اقبض لنا الارض و ھین علینا السفر ٥

اور اس طرح بھی پڑھے۔

(۳) اللھم انی اعوذ بک ان اضل او اضل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی بسم اللہ توکلنا علی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللھم وفقنی لما تحب وترضی واعصمنی من الشیطان الرجیم۔ اس کے بعد آیۃ الکرسی قل اعوذ

ومعوذتین پڑھکر کچھ صدقہ کر دے۔

اور اہلحدیث کے نزدیک اس طرح بھی ہے کہ بعد نوافل گھر والوں کے لیئے دعا کرکے گھر سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیئے بر

(۴) بسم اللہ توکلت علی اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ (ترمذی) یعنی اللہ کا بھروسہ کرکے اسی کا نام لیکر سفر کرتا ہوں۔

مسجد سے رخصت ہونا اب اپنی اس مسجد میں آیئے جس میں نمازیں پڑھا کرتا تھا۔ دو رکعت نفل قل یا ایہا الکفرون اور قل اللہ احد کے ساتھ پڑھے اور مسجد سے رخصت ہو جس طرح عزیزوں۔ دوستوں سے معافی مانگی اسی طرح ان فروگذاشتوں کی جو حق مسجد کی اس سے ہوئی ہوں معافی مانگے اور روانہ ہو جائے۔

وقت روانگی کی دعاء مسجد سے رخصت ہونے کے بعد اس سے قبل کہ سواری پر سوار ہو یا سفر کے لئے قدم بڑھائے حسب ترتیب دعائے ماثورہ اور بعض سورہ قرآنیہ کی تلاوت کرلے انشاء اللہ برکات گوناگون سے سرفراز ہوگا سب سے پہلے یہہ دعا پڑھے۔ اللھم انا نعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب و سوء المنظر فی المال والاھل والولد (ترجمہ) الہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں۔ سفر کی شقت اور واپسی کی بد حالی اور مال یا اہل یا اولاد میں کوئی بری حالت نظر آنے سے۔

اب حسب ذیل سورہ و آیات کی تلاوت کرے۔

قل یا ایہا الکفرون۔ اذا جاء نصر اللہ۔ قل ہو اللہ۔ قل اعوذ برب الفلق۔ قل اعوذ برب الناس۔ سورہ فاتحہ شروع سورہ بقر کی آیات الم سے مفلحون تک۔ آیۃ الکرسی ختم سورہ بقر کی آیات امن الرسول سے فانصرنا علی القوم الکافرین تک پھر ان کے بعد انا الذی فرض علیك القرآن لرادك الی معاد ۵ (ترجمہ) بیشک وہ جس نے تجھپر قرآن فرض کیا ضرور تجھے پھرنے کی جگہ واپس لائیگا۔ ایک بار پڑھکر بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر چل کھڑا ہو۔

رخصت کرنیکی دعا جب عزیزوں دوستوں سے رخصت ہووے تو قصور معاف

کراکے دعا کی درخواست کرے اور یہ دعا پڑھے:

استودعکم اللہ الذی لا یضیع ودائعہٗ (ابن السنی)

(ترجمہ) میں تم کو اس ذات پاک کے حوالے کرتا ہوں جو امانتوں کو ضائع نہیں کرتا

رخصت کرنیوالوں کو یہہ دعا پڑھنی چاہیئے

(۱) فی حفیظ اللہ و کنفیہ زودک اللہ التقویٰ وجنبک الذی الہادیٰ۔ اور اس طرح بھی ہے۔ کہ حاجی کے رخصت کے وقت یہ دعا ذیل بلند آواز سے پڑھنی چاہیئے۔ اور وہ دعا یہ ہے:

استودع اللہ دینک وامانتک و خواتیم عملک (ابوداؤد)

(ترجمہ) یعنے تم کو اور دین تمہارے کو اور تمہاری اسلامی موت کو اللہ کے حوالے کرتے ہیں

رخصت کے بعد کی دعا

جب حاجی رخصت ہو کے چلے تو رخصت کرنیوالے حاجی کے لئے یہہ دعا کریں۔

اللھم اطولہ البعد و ھون علیہ السفر (ترمذی) (ترجمہ)

اے اللہ ان کے سفر کی دوری کو کم کرا دو۔ اس سفر کو ان کے لئے آسان کر۔

سواری پہ سوار ہونیکی دعا

جس سواری پہ سوار ہو خواہ موٹر ہو یا ریل۔ گھوڑا یا اونٹ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہکر سوار ہو پھر بیٹھکر اللہ اکبر اور الحمد للہ اور سبحان اللہ تین تین بار۔ لا الہ الا اللہ ایکبار کہے

اس کے بعد اس آیۃ الکریمہ کی تلاوت کرے:

سبحان الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین ہ و انا الیٰ ربنا لمنقلبون

(ترجمہ) پاکی ہے اُسے جس نے اسے ہمارے بس میں کر دیا اور ہم میں اس کی طاقت نہ تھی۔ بیشک ہم ضرور اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں:

انشاء اللہ عافیت نصیب ہو اور سواری کی آفت وشر سے امان میں رہے:

اور اس طرح بھی پڑھتے ہیں:

(۲) الحمد للہ الذی سخر لنا الخ اور اس کے بعد الحمد للہ تین بار۔ اللہ اکبر تین بار

لاالٰہ الا اللہ ایکبار اور یہ دعا پڑھے۔ سبحانک انی ظلمت نفسی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت۔

اور بصورت ذیل بھی پڑھتے ہیں:

(۳) یعنے مکان کے دروازہ پر آکے کچھ صدقہ تقسیم کرے نصر من اللہ و فتح قریب پڑھتا ہوا سواری کی طرف بڑھے اور سوار ہوتے وقت پڑھے۔ بسم اللہ و باللہ من اللہ الی اللہ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحان الذی سخرلنا ھذا الخ۔ صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ و سلم اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین۔ اور ہمیشہ کسی پر سوار ہوتے وقت یہی دعا پڑھا کرے۔

ایضاً یہ دعا بھی پڑھتے ہیں:

(۴) اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطولنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل (مسلم)

(ترجمہ) اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ پاک ذات ہے وہ جس نے ہمارے بس میں یہ سواری کی۔ اور ہم نہ تھے اس کو قابو میں لانے والے اور ہم کو اپنے رب کی طرف پھر جانا ہے۔ یا اللہ ہم مانگتے ہیں تجھ سے اپنے سفر میں نیکی اور پرہیزگاری اور کام تیری رضامندی کے یا اللہ آسان کر ہم پر ہمارا یہ سفر اور لپیٹ دے ہمارے واسطے اس کی دوری۔ یا اللہ تو رفیق ہے ہمارے سفر میں اور خلیفہ ہے ہمارے گھر والوں پر:

منازل کی دعا

بلندی پر چڑھے یعنے جب کسی پہاڑ یا ٹیلے پر چڑھنے کا اتفاق ہو تو اللہ اکبر کہے ڈھال میں اترے یعنے جب اوپر سے نیچے اترے سبحان اللہ کہے۔ جب جنگل میں گذر ہو تو لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے

صبح کی دعا

اس میں بعد نماز صبح کے حاجی کو یوں دعا کرنی چاہیئے۔

سمع سامع بحمد اللہ — سن لیا سننے والے نے ہمارے بیان کرنیکو

وحسن بلائہ علینا ربنا صاحبنا فافضل علینا عائذا باللہ من النار۔ تعریف ہے اللہ کی ساتھ نعمت اور اچھے انعام کے جو ہم پر کئے ہیں اے ہمارے رب ہماری حفاظت کر اور فضل کر ہم پر پناہ چاہتا ہوں ساتھ اللہ کے عذاب دوزخ سے۔

شام کی دعا

مغرب کی نماز کے بعد حاجی اس طرح دعا پڑھے۔

یا ارض ربی وربک اللہ اعوذ باللہ من شرک و شرما فیک وشر ما خلق فیک وشر ما یدب علیک واعوذ باللہ من اسد واسود ومن الحیۃ والعقرب ومن شر ساکن البلد ومن والد وما ولد (ابوداؤد)

اے زمین رب میرا اور رب تیرا اللہ ہے پناہ چاہتا ہوں اللہ کی تیرے شر سے اور شر اوس چیز کے سے جو تجھ میں ہے اور تجھ سے پیدا ہوئی ہے اور تجھ پر چلتی ہے اور اے اللہ مجھکو شیر کالے سانپ بچھو سے پناہ دے اور شہریوں کے شر اور ان کی جننے والی کی بدی سے محفوظ رکھ۔

(۱) کسی شہر میں جانیکی دعا

جب وہ بستی نظر آئے جہاں ٹھہرنا یا جانا چاہتا ہے۔ کہے۔

اللھم انا نسالک خیر ھذہ القریۃ وخیر ما فیھا ونعوذ بک من شر ھذہ القریۃ وشر اھلھا وشر ما فیھا۔

الٰہی ہم تجھ سے مانگتے ہیں اس بستی کی بھلائی اور اس بستی والوں کی بھلائی اور تیری پناہ مانگتے ہیں اس بستی کی برائی اور اس بستی والوں کی برائی اور اس بستی میں جو کچھ ہے اسکی برائی سے

(۲) ایضاً دعائے نظر شہر

جب کوئی شہر نظر آوے تو پھر اس میں جانا بھی ہو تو یہ دعا پڑھے

اللھم رب السموٰت السبع وما اظللن ورب الارضین وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذ بک من شر اھلھا وشر ما فیھا

داخل ہونے کی دعا

داخل ہونے کے وقت یہ دعا پڑھے

اللھم بارك لنا فیھا تین بار پھر اللھم حبنا ھا وحبب لی اھلھا وحبب صالحی اھلھا الینا۔

قیام گاہ کی دعا یعنے منزل پر

اس سفر میں حاجی جس جگہ پر قیام کے لئے اترے اوس جگہ دعا کو پڑھے۔ گویا منزل پر ٹھہر کر پڑھے

اعوذ بکلمات پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے کلموں کے

اللہ التامات من شر ما خلق (بخاری) ساتھ ہر چیز کے شر سے۔

ایضاً۔ جب کسی نئے مقام پر جاکر اترے تو یہ دعا پڑھے۔

رب انزلنی منزلاً مبارکاً وانت خیر المنزلین (پ ۱۸)،

سمندر ودریا کی سواری اور اس کی دعا

جب جہاز یا کشتی پر سوار ہو تو چلتے وقت یہ دعا پڑھے

بسم اللہ مجریہا و مرسٰھا ان ربی لغفور رحیم (پ ۱۲)، وما قدروا اللہ حق قدرہ والارض جمیعا قبضتہ یوم القیامۃ والسموٰت مطویٰت بیمینہ۔ سبحانہ وتعالیٰ عما یشرکون (پ ۲۴) ترجمہ۔ اللہ کے نام سے ہے اس کشتی پر چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا رب ضرور بخشنے والا مہربان ہے (کافروں نے) خدا کی ہی قدر جیسی چاہیئے تھی نہ پہچانی حالانکہ ساری زمین قیامت کے دن بہت ہی حقیر چیز کی طرح اوس کی مٹھی میں ہوگی اور سب آسمان اس کی قدرت سے لپیٹے جائینگے وہ پاک وبلند ہے ان کے شرک سے۔ (ابن السنی)

سرکش جانور کی دعا

اگر جانور بدخو ہو تو یہ دعا پڑھے اور اس کے کان میں دم کرے۔ آسان ہوگا۔

افغیر دین اللہ یبغون ولہٗ اسلم من فی السمٰوٰت والارض طوعاً وکرھاً والیہ یرجعون۔

خطرہ یا خوف کیوقت کی دعا

جب کوئی خطرہ یا خوف پیش آئے تو سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھکر اپنے اوپر دم کرے اور یہ دعا پڑھے

اللھم انا نجعلک فی نحورھم ونعوذ بک من شرورھم۔ اور بہتر ہے کہ اسمائے بدر اپنے پاس رکھے اور اس طریق کے لئے مجرب ہے اور ارزاں قیمت پر مطبوعہ خیریہ میرٹھ سے ملیگا ؎

ایضاً۔ اگر کسی موقع پر کوئی خاص وحشت یا دہشت ہو تو آیۃ الکرسی یا سورہ لایلاف پڑھنا باعث تسکین و امان ہوتا ہے۔ زیادہ سخت وقت آپڑے تو لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (۱۷/۶) اس کے ورد سے کشود کار ہوجاتا ہے ؎

ایضاً غم الم کیوقت یہ پڑھے۔

لا الہ الا اللہ العظیم الحکیم لا الہ الا اللہ رب العرش الکریم

طوفان کی دعا طوفان کی بابت کوئی خاص دعا نہیں آئی ایسے وقت میں خدا ہی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور نہایت عاجزی کے ساتھ توبہ استغفار دعائیں کرنی چاہئیں۔ بعض اہل علم نے لکھا ہے کہ اس موقع پہ کتاب حصن حصین اور حزب الاعظم کا ختم کرنا نہایت ہی مفید ہے ؎

شب کو سوتے وقت رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی ایکبار ضرور تلاوت کرے چور اور شیطان سے امان میں رہے گا ؎

دشمن یا راہ زن اگر دشمن یا راہزن کا خوف ہو تو سورۂ لایلاف پڑھے ہر بلا سے امان میں رہے گا ؎

بھوک پیاس یا صمد ایک سو چونتیس بار ہر روز کسی وقت پڑھ لیا کرے۔ کھانے پینے کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

حل مشکل کوئی مشکل پیش آئے تو تین بار کہے یا عباد اللہ اعینونی۔ غیب سے مدد ہوگی۔ صادق مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم کا وعدہ ہے خاصکر سفر میں درود شریف کا جس قدر ورد رہے۔ افضل ہے۔ یوں تو بہتر

سی دعائیں بزرگوں سے منقول ہیں اور ان میں بعض دعائیں خیر جاریہ کی نیت سے درج کردی گئی ہیں اللہ تعالیٰ دوسروں کو بھی ان دعاؤں سے حسب دلخواہ برکات عطا فرمائے اور فائز المرام کرے آمین :۔

گھر میں داخل ہونیکی دعا

اللھم انی اسئلک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا۔

واپسی واپسی کیوقت بھی وہی طریقے ملحوظ رکھے جو یہاں تک بیان ہوئے۔ مکان پر پہنچنے کی اطلاع پہلے سے دیدے۔ بغیر اطلاع ہرگز نہ جائے۔ شریعت نے ہمیں ادب سکھایا ہے۔ مکان پر دن کیوقت پہنچے۔ رات میں آنے سے پرہیز کرے گھر میں پہونچکر سب سے پہلے اپنی مسجد سے ملے۔ اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نفل اس میں پڑھے کہ یہی اس سے ملنا ہے۔ اب گھر میں داخل ہو اور دو رکعت نفل یہاں پڑھے۔ پھر احباب اعزہ اور خدام وغیرہ سے کشادہ پیشانی ملے۔ عزیزوں اور دوستوں کے لئے کچھ نہ کچھ تحفہ بھی ضرور لائے کہ یہ سنت رسول اللہ صلعم ہے حاجی کا تحفہ حرمین شریفین کے تبرکات سے زیادہ اچھا اور کیا تحفہ ہے۔ دوسرا تحفہ دعا ہے کہ مکان پر پہنچنے سے پہلے استقبال کرنیوالوں اور سب مسلمانوں کے لئے کرے کہ قبول ہے :۔

یہ مسئلہ یاد رکھنا چاہیئے کہ غائبانہ دعا خاص اثر رکھتی ہے۔ اسی طرح مسافر کی حالت سفر میں دعا مقبول ہے پھر ایک ایسا مسلمان جس نے ابھی ابھی حج کا فرض ادا کیا ہے وطن سے دور حالت سفر میں ہے وہ جس وقت مسلمانوں کے لئے اپنے اعزہ اور اقربا کے لئے۔ اپنے احباب اور ملنے والوں کے لیے دعا کریگا تو رحمت الٰہی کیونکر اسے قبول نہ کریگی۔ لہٰذا مکان پہنچنے سے قبل حاجی کو دعا کرنے میں دریغ نہ کرنا چاہیئے :۔

سفر کے آداب اور اس کی دعائیں جو اوپر مذکور ہیں اگرچہ ان کی خصوصیت کچھ

سفر حج کے ساتھ مخصوص نہیں اس لئے کہ شریعت غرہ کی یہ ایسی پاک اور بابرکت تعلیمات ہیں جنہیں ہر مسلمان دیندار کو اپنی زندگی کا دستور العمل بنانا حقیقی لطف ایمان و اسلام کا حاصل کرنا ہے۔ اس مقام پر انہیں یاں خیال لکھدیا گیا کہ اگر ہر وقت ان کی تعمیل سے محرومی رہی تو آج اور لئے محروم نہ رہے۔ جبکہ اس اہم عبادت کے بجالانے کے لئے سفر کر رہا ہے۔ جس کی ادائیگی اگر آپ سے آداب و شرائط کے ساتھ کامل ہو جائے تو گناہوں سے ایسی پاکی نصیب ہو جیسا کہ اس دن پاک معصوم تھا جبکہ ماں کے پیٹ سے اس خاکدان عالم آیا تھا۔

فصل دوم ادعیہ الطواف و السعی و زیارت المعلیٰ وغیرہ مکہ معظمہ

مہربانان احقر۔ فصل اول میں ادعیہ روانگی جہاز کی سواری تک غرض طے منزل وغیرہ کی کماحقہ بیان ہو چکے ہیں اب جبکہ مسافر سفر حج کا بن چکا ہے تو اس کو گھر سے چلنے کے بعد ہی لقب حاجی سے ملقب ہونیکا شرف حاصل ہو جائے گا۔ بلکہ اس دیار قدس کے جوں جوں قریب ہوتا جائے گا نئے نئے احکام جاری ساری حتی کہ اشکال تک بدل جائے گا۔ حاضری دربار کے لباس سے ملبوس ہو کے آداب کورنش کے متعلقہ الفاظ کا ورد کرتا جائے گا۔ یہہ اسی دربار کی شان ہے کہ دربار کی اندرون بیرون خلوص سے یکسوئی کا درجہ حاصل کر کے پیش ہووے تاکہ بیرون خلوص سے یکسوئی کا درجہ حاصل کر کے پیش ہووے تاکہ بیرونی نام نمود لہذا ذیل میں تبرکاً لکھے ادعیہ شروع کی جاتی ہیں:۔

نیت احرام حج یا عمرہ۔ جب میقات سے حاجی گذرے گا یا اوس کے محاذ پر حاضری دربار کا لباس پہنے گا یعنے احرام از سر نو غسل یا وضو کر کے بطریق مسنون اگر وقت مکروہ نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھے گا۔ رکعت اول میں الحمد کے بعد سورۃ کافرون اور دوم میں سورۃ اخلاص یا سورۃ چاہے پڑھ لے اور بعض علما نے لکھا ہے کہ یہ آیت پڑھے۔ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ۔ انک انت الوھاب

اور بعد قل ہو اللہ کے یہ آیت پڑھے ۔ ربنا اتنا من لدنک رحمۃ وھیئ لنا من امرنا رشدا ۔ سلام پھیرنے کے بعد سر کھول دے اور قبلہ رخ بیٹھکر دل میں نیت کرے کہ میں احرام باندھتا ہوں حج کا یا عمرہ کا یا دونوں کا اور صرف حج کی نیت ہے تو زبان سے کہے گا ۔ اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی نویت الحج واحرمت بہ للہ تعالیٰ اور اگر ارادہ حج وعمرہ دونوں کا کرے تو یوں کہے ۔ اللھم انی ارید الحج والعمرۃ للہ تعالیٰ فیسرھما لی وتقبلھما منی نویت الحج والعمرۃ واحرمت بھما للہ تعالیٰ اور اگر عمرہ یا بطریق تمتع حج کرنا مقصود ہے تو کہے اللھم انی ارید العمرۃ للہ تعالیٰ فیسرھا لی وتقبلھا منی نویت العمرۃ واحرمت بھا للہ تعالیٰ عزوجل اور ایکبار ذکر کہنا کوئی ذکر ہو احرام زبانی میں فرض ہے اور تلبیہ ماثورہ کہنا سنت ہے اور وہ یہ ہے ۔ لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک ۔ اس میں سے کوئی لفظ کم کرنا مکروہ ہے ۔ اور زیادہ کرنا لفظ ماثورہ اول آخر میں مستحب ہے ۔ جیسے مثلاً یہ بڑھایا ۔ لبیک الہ الخلق یا یہ بڑھاوے لبیک وسعدیک والخیر بیدیک والرغباء الیک والعمل اور اگر لفظ غیر ماثور اول آخر میں بڑھاوے تب بھی جائز ہے تلبیہ کے پڑھتے ہی اب باقاعدہ احرام بندھ گیا ۔ نیت حج وعمرہ کے بعد یہ دعا بھی شامل کرے

۱۱ اللھم احرم لک شعری وبشری ودمی وجمیع جوارحی من الطیب والنساء وکل شیء حرمتہ علی المحرم ابتغی بذلک بوجھک الکریم یا رب العلمین

بعد تلبیہ جو ادنیٰ درجہ تین بار ہے اور اس کی کثرت رہے ۔ پھر درود شریف پڑھے ۔ اور جو چاہے دعا مانگے ۔ مگر منقول ماثورہ دعا یہ ہے ۔ اللھم انی اسئلک رضاک والجنۃ واعوذ بک من غضبک والنار ۔ اسی طرح ایک دعا یہ بھی ہے ۔ اللھم اجعلہ حجاً مبروراً وسعیاً مشکوراً ۔

حرم محترم کی دعا یعنے جدہ کے راستہ میں جبکہ شہر مکہ مکرمہ دس میل باقی رہ جاتا ہے تو دو ستون مٹی کے سفید نظر آئیں گے ۔ یہ حد حرم اور دربار

شہنشاہی کا داخلہ ہے۔ دعا ذیل پڑھنی چاہئے

اللھم ان ھٰذا امنک وحرمک	الٰہی یہ تیرے امن کی جگہ اور تیرا ایسا حرم ہے
الذی من دخلہ کان امنا فحرم	کہ جو اس میں داخل ہوا وہ سارے آفات
لحمی ودمی وعظمی وبشری علے	سے محفوظ و مامون ہو گیا۔ پس میرے
النار اللھم امنی من عذابک	گوشت خون ہڈی اور چمڑے کو آگ کے اوپر
یوم تبعث عبادک فانک انت	حرام فرما دے۔ الٰہی مجھے اپنے عذاب
اللہ لا الٰہ الا انت الرحمن الرحیم	سے مامون رکھ۔ جس روز تو اپنے بندوں
واسالک ان تصلی علے محمد و	کو قبروں سے اٹھائے۔ بیشک تو ہی اللہ ہے
علی الہ۔	بجز تیرے کوئی معبود نہیں تو رحمٰن و رحیم

ہے۔ اور میرا تجھ سے یہ سوال ہے کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اولاد پر درود بھیج :۔

ایضاً۔ اس طرح بھی دعا پڑھتے ہیں۔

اللھم ان ھٰذا حرمک وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علے النار اللھم امنی من عذابک یوم تبعث عبادک واجعلنی من اولیائک واھل طاعتک وتب علی انک انت التواب الرحیم ط

ایضاً عند اھلحدیث

اللھم ھٰذا حرمک و امنک	اے اللہ یہ حرم ہے تیرا اور امن ہے تیرا پس
فحرم لحمی ودمی وبشری علی النار	حرام کر دے گوشت میرا اور خون میرا اور چمڑا میرا
وامنی عذابک یوم تبعث عبادک	اوپر آگ کے اور امن میں رکھ مجھکو اپنے عذاب
واجعلنی من اولیائک واھل طاعتک	سے جس دن اپنے بندوں کو اٹھائے گا اور
(راحلۃ الصدیق)	کر تو مجھکو اپنے دوستوں اور فرمانبرداروں میں سے

(ادعیۂ ماثورہ مکۂ معظمہ)

ھٰذہ ادعیۃ تطلب من الحاج

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

ارادعین بیوت مکۃ قل

جب مکہ دیکھے

اللھم اجعل لی بھا قرارا ولا رزقنی فیھا رزقاً حلالاً ولا یرفع یدیہ حالۃ الدعاء

ایضاً۔ جب مکہ معظمہ کے مکانات نظر آویں تو یہ دعا بھی پڑھتے ہیں

اللھم انا ھذا حرمک وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار۔ اللھم امنی من عذابک یوم یبعث عبادک اسئلک بانک انت اللہ الذی لا الہ الا انت الرحمن الرحیم ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ واصحابہ وسلم وتسلیما کثیراً ابداً۔ اللھم اجعل لی بھا قراراً وارزقنی فیھا رزقا حلالاً۔

ایضاً۔ شہر مکہ معظمہ کی عمارتوں کو جب حاجی دیکھے تو یہ دعا پڑھے۔

اللھم رب السموت السبع وما اظللن ورب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین واضللن ورب الریاح وما ذرین فانا نسئلک خیر ھذہ القریۃ وخیر اھلھا ونعوذ بک من شرھا وشر اھلھا وشر ما فیھا۔ (نسائی حاکم)

اے اللہ رب ساتوں آسمانوں کے اور اس چیز کے جس پر وہ سایہ کرتے ہیں اور رب تمام زمینوں کے اور اس چیز کے کہ جس کو وہ اٹھاتی ہے اور رب شیطانوں کے جن کو وہ بہکاتے ہیں اور رب ہواؤں کے اور اس چیز کے جس کو وہ بکھیرتی ہیں۔ سوال کرتے ہیں ہم تجھ سے بھلائی اس بستی کی اور بھلائی رہنے والوں اس کے کی اور پناہ چاہتے ہیں ہم تجھ سے اس کی بدی سے اور اس کے رہنے والوں کی بدی سے اور اس چیز کی بدی سے جو اس میں ہے۔ (عندا اھل الحدیث)

مقام مدعیٰ کی دعائیں

یہ وہ جگہ ہے کہ جس کو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے بلند کیا تھا اور وہاں سے بیت اللہ شریف کی چھت نظر آتی تھی۔ ایک ہزار برس کے بعد بلند مکانات بن جانے کی وجہ سے اب کعبہ وہاں سے نظر نہیں آتا مگر دعا مانگنا

اب بھی مستحب ہے۔ اور بڑا اجابت دعا کا مقام ہے۔ یہ دعا ہے۔

(۱) اللھم زد بیتک ھٰذا تعظیماً وتشریفاً وتکریماً ومھابۃ وزد من شرفہ وعظمہ وکرمہ ممن حجہ اواعتمرہ تشریفاً وتکریماً وتعظیماً وبراً	(۱) الٰہی اپنے اس گھر کی بزرگی اور بڑائی اور اس کی تکریم وہیبت کو اور زیادہ کر۔ اور اس کی بزرگی بڑائی عظمت اور نیکی زیادہ فرما۔ جو اس کو معظم اور مکرم سمجھے اور اس مکان میں آکر حج یا عمرہ کرے۔
(۲) اعوذ برب البیت من الدین والفقر ومن ضیق الصدر وعذاب القبر۔	(۲) میں اس ذات پاک سے جو اس گھر کا مالک ہے پناہ مانگتا ہوں قرض سے۔ محتاجی سے تنگدلی سے اور قبر کے عذاب سے۔
(۳) اللھم انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام۔	(۳) الٰہی تیرا نام سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے ہمیں سلامتی کیساتھ زندہ رکھ

ایضاً۔ یہ دعا بھی بہتر ہے۔

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔ اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذبک من شر ما استعاذک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

(۴) ھٰذا الدعاء عند دخول مکۃ المشرفۃ

جب مکہ میں داخل ہو پڑھے

اللھم ان ھٰذا الحرم حرمک والبلد بلدک والامن امنک والعبد عبدک جئتک من بلاد بعیدۃ بذنوب کثیرۃ واعمال سیئۃ اسئلک مسئلۃ المضطرین الیک المشفقین من عذابک ان تستقبلنی بمحض عفوک وان تدخلنی فی فسیح جنتک جنت النعیم۔ اللھم ان ھٰذا حرمک وحرم رسولک فحرم لحمی ودمی وعظمی علی النار۔ اللھم امنی من عذابک یوم تبعث عبادک اسئلک بانک انت اللہ الذی لا الٰہ الا انت الرحمٰن الرحیم

ان تصلی وتسلم علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیراً ابداً

ایضاً ۔ داخلی مکہ کی دعا

اللھم انت ربی وانا عبدک جیئت لاودی فرائضک واطلب رحمتک والتمس رضاک متبعاً لامرک راضیا بقضائک اسالک مسئلۃ المضطرین الیک المشفقین من عذابک الخائفین من عقابک ان تستقبلنی الیوم بعفوک و تحفظنی برحمتک وتجاوز عنی بمغفرتک وتعنی علی اداء فرائضک اللھم افتح لی ابواب رحمتک وادخلنی فیھا واعذنی من الشیطان الرجیم

الٰہی تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں میں محض اس غرض سے آیا ہوں کہ تیرے فرائض ادا کروں اور تیری رضامندی چاہوں اور تیرے حکم کی پابندی کروں اور تیرے فیصلہ پر راضی رہوں میں تجھ سے بیقراروں جیسا سوال کرتا ہوں اوران کی طرح جو تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں ۔ اور تیرے عذاب سے خوف کھاتے ہیں میری التجا یہ ہے کہ آج تیرے ساتھ معافی سے پیش آ اور اپنی رحمت سے میری حفاظت فرما اور اپنی بخشش کیوجہ سے میری خطاؤں سے درگذر کر اور اپنے فرائض ادا کرنے میں میری مدد فرما۔ الٰہی میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے اور ان میں مجھے داخل فرما اور مجھکو شیطان رانده درگاہ کے شر سے بچا۔

ایضاً اوراس طرح بھی دعا آئی ہے کہ حدود حرم میں پہونچکر ہو سکے تو پیدل چلے تلبیہ اور استغفار کی کثرت کرے غسل کرے تو سنت ہے ۔ صبح کیوقت باب المعلیٰ کی راہ سے مکہ میں داخل ہونا مستحب ہے ۔ وقت داخلہ چاہیے تو یہ دعا پڑھے ۔

اللھم ھذا حرمک وامنک قلت من دخلہ کان امنا فحرم لحمی ودمی وبشری وعظمی علی النار ۔ وقنی عذابک یوم الحساب ۔

ایضاً ۔ داخلہ شہر مکہ مکرمہ کی دعا ۔

اللھم بارک لنا فیھا اللھم بارک لنا فیھا اللھم بارک لنا فیھا اللھم

اے اللہ ہمیں برکت دے اس شہر میں اور میوے کھانے کو دے اور محبت ڈال ہمارے

اذ قنا جناها و جبنا الی اهلها و حبب صالحی اهلها الینا ۔ (طبرانی) | دل میں یہاں کے رہنے والے نیک صالحین کی۔ (عند اهلحدیث)

(۳) هذا الدعاء یقرأ عند الدخول من باب السلام

باب السلام میں داخل ہونے وقت پڑھے

اللهم انت السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام فحینا ربنا بالسلام و ادخلنا الجنة دار السلام تبارکت ربنا و تعالیت یا ذوالجلال والاکرام ۔ اللهم افتح لی ابواب رحمتک و مغفرتک و ادخلنی فیها ۔ بسم الله والحمد لله والصلوة والسلام علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ؛

ایضاً یہہ دعا بھی پڑھتے ہیں بوقت دخول مسجد الحرام

بسم الله والحمد لله والسلام علی رسول الله ۔ اللهم صلی علی سیدنا محمد و علی آل سیدنا محمد و ازواج سیدنا محمد ۔ اللهم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک ؛

(شروع کرتا ہوں) اللہ تعالی کے نام سے اور سب خوبیاں خدا کو اور رسول اللہ پر سلام الٰہی درود بھیج ہمارے آقا محمد اور ان کی آل اور ان کی بیبیوں پر ۔ الٰہی میرے گناہ بخشدے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھولدے ۔

پڑھے اور داہنا قدم اندر رکھے ۔ چوکھٹ پر قدم رکھنے سے احتراز چاہئے ۔ یہہ وہ دعا ہے کہ جسے مسلمان کو ہر مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پڑھنا چاہئے ۔ علی الخصوص مسجد الحرام کی حاضری ؛

جب مسجد الحرام سے یا کسی اور مسجد سے باہر آئے جب بھی اسی دعا کو پڑھے لیکن اس وقت لابواب رحمتک کے ابواب فضلک کہے اور سهل لی ابواب رزقک کا جملہ اور بڑھا وے ۔

ایضاً ۔ حرم شریف میں اول مرتبہ باب السلام سے داخل ہونا مستحب ہے ۔

قیام گاہ سے تلبیہ کہتا ہوا چلے جب داخل ہو تو کوئی دعائے داخلہ پڑھے۔ مثلاً

بسم اللہ الحمد للہ والصلوٰۃ علی رسول اللہ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا (۳)

۴۔ اذعائیں البیت الشریف

جب بیت اللہ شریف کو دیکھے تین مرتبہ تہلیل و تکبیر کے بعد پڑھے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد و ھو علی کل شیٔ قدیر اعوذ برب البیت من الکفر والفقر و من عذاب القبر و ضیق الصدور و صلی اللہ علی سیدنا محمد و علی آلہ و صحبہ وسلم اللھم زد بیتک ھٰذا تشریفا و تکریما و تعظیما و مھابۃ و رفعۃ و برا و زد یا رب من شرفہ و کرمہ و عظمہ ممن حجہ و اعتمرہ تشریفا و تکریما و تعظیما و مھابۃ و رفعۃ و برّاہ

ایضاً۔ حرم شریف میں داخل ہونے کے بعد بیت اللہ پر نظر پڑے تو فوراً تین مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد۔ اس کے بعد کوئی دعا مانگے۔ دعا ماثورہ یہ ہے۔ اللھم انت السلام ومنک السلام فحینا ربنا بالسلام وادخلنا دار السلام تبارکت و تعالیت یاذوالجلال والاکرام اس کے بعد کہے اللھم زد بیتک ھٰذا تعظیما و تشریفا و تکریما و مھابۃ و برا و زد من حجہ او عتمرہ تعظیما و تشریفا و تکریما و مھابۃ و برا اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے یہ وقت مقبولیت ہے۔

ایضاً۔ بیت اللہ پر پہلی نظر پڑتے ہی ٹھہر کر یہ دعا پڑھنی چاہئے۔

لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللھم زد ھٰذا البیت تشریفا و تعظیما و تکریما و مھابۃ۔ (طبرانی)	نہیں کوئی معبود سوائے خدا کے اے اللہ تو بہت بڑا ہے زیادہ کر اس گھر کو شرافت و عظمت و بزرگ اور نیکی اور بدی میں (عندا اھلھیبا)

(۵) واذا اتی باب بنی شیبۃ لیقول

باب بنی شیبہ میں داخل ہوتے وقت رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعلنی من لدنک سلطانا نصیرا۔ وقل جاء الحق و ذھق الباطل ان الباطل کان ذھوقا وننزل من من القران ما ھو شفاء و رحمۃ للمومنین ولا یزید الظلمین الا خسارا

ایضاً جب بیت اللہ شریف کے دیکھنے کی دعا سے فارغ ہو تو دعا مانگے کہ یہ مقام دعا کی قبولیت کا ہے۔ پھر فارغ ہو کے لبیک کہتے ہوئے مقام ابراہیم کیطرف آئیں مقام ابراہیم کے نزدیک بغیر اصلی دیواروں کے کمانی دار دروازہ بنا ہوا ہے اس کو باب شیبہ کہتے ہیں اصلی دروازہ بیت اللہ شریف کا یہی تھا اس میں داخل ہوتے وقت یہ دعا بھی پڑھتے ہیں:

اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم (مشکوٰۃ)	پناہ پکڑتا ہوں ساتھ اللہ عظمت والے کے اور ساتھ چہرہ عزت والے کے اور ساتھ سلطنت قدیم والے کے شیطان راندے ہوئے سے۔ (عند اھلحدیث)

طریق طواف بیت شریف یہ ہے۔ کہ جب حاجی باب بنی شیبہ سے گذریگا تو سیدھا مطاف میں داخل ہو کر یہی راستہ مسنون ہے۔ مطاف میں پہونچکر طواف شروع کرے البتہ نماز جماعت یا وتر یا سنت موکدہ فوت ہو جانے کا اندیشہ ہے تو پہلے اس سے فراغت حاصل کرلے پھر طواف میں مشغول ہو۔ طواف کا طریق احکام الحج کے باب میں بیان ہو چکا ہے اُسے غور سے سمجھ لے نیت طواف فرض ہے خواہ دل میں کرلے خواہ یوں کہے۔ یعنے اگر احرام عمرہ کا ہو تو یوں نیت کرے اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط طواف العمرۃ فیسرہ لی وتقبلہ منی۔ اور اگر حج کا ہو تو مذکورہ بالا نیت میں لفظ اشواط کے بعد طواف الحج کہے اور نیت مطلق طواف یعنے طواف نفل کی یوں کرے۔ اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام سبعۃ اشواط فیسرہ لی وتقبلہ منی گویا بیت اللہ کے سامنے جس طرف حجر اسود

ہے۔ ایسے کھڑا ہو کہ دہنا مونڈھا اس کا بائیں کنارہ حجر اسود کے مقابل ہو اور سارا حجر اسود داہنے طرف اس کے رہے پھر نیت طواف کی مذکورہ بالا کرے دہنی طرف کو ذرا ایک چلے ایسا کہ حجر اسود کے خوب مقابل میں ہو جاوے اور جان لے کہ طواف کی نیت دل میں کرنی فرض ہے۔ اگر بغیر نیت طواف کے بیت اللہ کے گرد سات بار پھر جاوے تو طواف معتبر نہ ہوگا پس سامنے حجر اسود کے کھڑا ہو کر ہاتھ اٹھا کر جیسا نماز میں اٹھاتے ہیں کہے بسم اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وللہ الحمد والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ اللھم ایمانا بک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ہاتھ اٹھانے تکبیر سے پہلے اور پہلے استقبال حجر اسود سے بدعت ہیں بلکہ استقبال کے تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھاوے پھر ہاتھ چھوڑ کر استلام کرے یعنے دونوں کف دست حجر اسود پر رکھکر مونہہ اپنا دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھکر نرمی بوسہ دے اور چٹا خے بھرنے نہ چاہئیں اور بعض کے نزدیک سر رکھنا حجر اسود پر بعد بوسہ کے پھر دوسرا بوسہ پھر سجدہ پھر تیسرا بوسہ پھر سجدہ کرنا بھی مستحب ہے ؛ اور استلام سنت اگر بسبب ازدحام بوسہ یا لکڑی سے مس نہ ہو سکے تو دونوں ہاتھوں کو کانوں تک اٹھا کر کف دست دونوں ہاتھ کے حجر اسود کی طرف اور پشت ہاتھوں کی چہرہ کی طرف کرے گویا کہ حجر اسود پر رکھے ہیں اور تکبیر و تہلیل جو بیان ہوئی پڑھکر پھر ہاتھوں کو بوسہ دے لے اور بعد استلام واجب ہے کہ دہنی طرف کو دروازہ کی طرف چلے بیت اللہ بائیں مونڈھے رہے۔ اس طرح چوگرد کعبۃ اللہ سات بار طواف کرے۔ رکن یمانی یعنے کونہ جنوبی بیت اللہ کو فقط دونوں ہاتھ یا دہنا ہاتھ لگاوے یہی استلام مستحب ہے۔ بوسہ سجدہ نہیں ہے۔ ہاں البتہ جب گرد پھر کر حجر اسود پر آوے تو استلام کرے جیسا مذکور ہوا لیکن ہاتھ اٹھانا پہلی ہی دفعہ میں ہے۔ پھر ہاتھ نہ اٹھاوے اور اس ایکدفعہ حجر اسود سے حجر اسود پھر آنے کو شوط کہتے ہیں۔ اسی طرح سات شوط پورے کریگا جس طرح مناسک میں گزر چکا ہے ؛

(۶) ھذہ لانیۃ الطواف

نیت الطواف

اللھم انی ارید طواف بیتک الحرام فیسرہ لی وتقبلہ منی سبعۃ اشواطٍ طواف الحج اوالعمرۃ ان کان معتمراً للہ تعالیٰ عزوجل ثم تقبل الحجرالاسود ویرفع یدیہ ویقول بسم اللہ اللہ اکبر وللہ الحمد

(۷) دعاء الشواط الاول

طواف کے پہلے دور کی دعا

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ایمانابک وتصدیقا بکلماتک ووفاءبعھدک واتباعاً لسنۃ نبیک وحبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم. اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ الدائمۃ فی الدین والدنیا والاخرۃ والفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار ویقول فی کل شوط ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار وادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار یا رب العالمین:۔

(۸) دعاء الشواط الثانی

دوسرے دور کی دعا

اللھم ان ھذا البیت بیتک والحرم حرمک والامن امنک والعبد عبدک وانا عبدک وابن عبدک وھذا مقام العائذ بک من النار فحرم لحومنا وبشرتنا علی النار اللھم حبب الینا الایمان وزینہ فی قلوبنا وکرہ الینا الکفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین. اللھم قنی عذابک یوم تبعث عبادک اللھم ارزقنی الجنۃ بغیر حساب ربنا اٰتنا

(۹) دعاء الشواط الثالث

تیسرے دور کی دعا

اللہم انی اعوذ بک من الشک والشرک والشقاق و النفاق وسوء الاخلاق و سوء المنظر والمنقلب فی المال والاھل والولد اللہم انی اسئلک رضاک والجنۃ و اعوذ بک من سخطک والنار اللہم انی اعوذ بک من الفقر واعوذ بک من فتنۃ المحیا والممات ۔ ربنا اتنا الخ

(۱۰) دعاء الشوط الرابع

چوتھے دور کی دعا

اللہم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا و ذنبا مغفورا وعملا صالحا مقبولا و تجارۃ لن تبور یا عالم ما فی الصدور اخرجنی یا اللہ من الظلمات الی النور اللہم انی اسئلک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والسلامۃ من کل اثم والغنیمۃ من کل بر والفوز بالجنۃ والنجاۃ من النار رب قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیما اعطیتنی واخلف علی کل غائبۃ لی منک بخیر ۔ ربنا اتنا

(۱۱) دعاء الشوط الخامس

پانچویں دور کی دعا

اللہم اظللنی تحت ظل عرشک ولا باقی الا وجھک واسقنی من حوض نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ ھنیئۃ مریئۃ لا نظماء بعدھا ابدا اللہم انی اسئلک من خیر ما سئلک منہ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واعوذ بک من شر ما استعاذک منہ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہم انی اسئلک الجنۃ ونعیمھا وما تقربنی الیھا من قول او فعل او عمل واعوذ بک من النار وما یقربنی الیھا من قول او فعل او عمل ۔ ربنا اتنا الخ

۱۲۔ دعاء الشوط السادس

چھٹے دور کی دعا

اللہم ان لک علی حقوقا کثیرۃ فیما بینی وبینک

وحقوق کثیرۃ فیما بینی و بین خلقك اللھم ما کان لك منھا فاغفرہ لی و ما کان لخلقك فتحملہ عنی و اغننی بحلالك عن حرامك و بطاعتك عن معصیتك و بفضلك عن سواك یا واسع المغفرۃ اللھم ان بیتك عظیم و وجھك کریم وانت یا اللہ حلیم کریم عظیم تحب العفو فاعف عنی ربنا اتنا

(۱۳) دعا الشوط السابع

سانویں دور یا پھیرے کی دعا

اللھم انی اسئلك ایمانا کاملا و یقینا صادقا و رزقا واسعا و قلبا خاشعا و لسانا ذاکرا و حلالا طیبا و توبۃ نصوحا و توبۃ قبل الموت و راحۃ عند الموت و مغفرۃ و رحمۃ بعد الموت و العفو عند الحساب و الفوز بالجنۃ و النجاۃ من النار برحمتك یا عزیز یا غفار رب زدنی علما و الحقنی بالصالحین ۔ ربنا اتنا الخ

دعا شوط اول کو بعد رفع یدین سے لیجئے بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد الخ سے جو حجر اسود سے بعد استلام شروع کرکے رکن یمانی تک ختم کرے اور رکن یمانی سے حجر اسود تک یہ دعا پڑھے ۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ۔ و ادخلنا الجنۃ مع الابرار یا عزیز یا غفار ۔ پھر بدستور بالا حجر اسود کو بوسہ دے یا اژدہام ہو تو ہاتھوں کو اٹھا کر بطریق مذکورہ بوسہ دے اور پڑھتا چلے ۔ دعا شوط دویم بدستور حجر اسود سے رکن یمانی تک اور رکن یمانی سے حجر اسود تک اوپر کی دعا ربنا اتنا الخ پڑھے پھر بدستور حجر اسود بوسہ دیکر چلے اور دعا شوط سویم رکن یمانی تک ختم اور پھر وہی دعا ربنا اتنا الخ پڑھے پھر بدستور حجر اسود کو بوسہ دیکر چلے ۔ اور دعا شوط چہارم رکن یمانی تک پھر بعد اوس کے اوپر لکھے ہوئے کے موافق دعا پڑھے ربنا اتنا الخ اور جب حجر اسود کے سامنے پہنچے تو بدستور ہاتھوں کو اٹھا کر بسم اللہ اللہ اکبر کہے اور پانچواں شوط شروع کرے پھر رکن یمانی سے بدستور ربنا اتنا الخ حجر اسود تک پڑھے اور حجر اسود کے پاس سے ہاتھ اٹھا کر بسم اللہ اللہ اکبر و للہ الحمد کہے اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیکر چھٹا شوط شروع کرے پھر رکن یمانی سے

بدستور ربنا اتنا الخ حجر اسود تک پڑھے۔ اور حجر اسود سے بدستور بالا ساتواں شوط شروع پھر رکن یمانی سے حجر اسود تک ربنا اتنا الخ پڑھے۔ جب ساتوں شوط پورے ہو جاویں تو پھر آٹھواں استیلام حجر اسود کا کرے اور سنت موکدہ ہے اور بعدہ مقام ابراہیم پہ دوگانہ نفل و دعا مانگے گا۔ بعدہ ملتزم کے پاس آکر دعا طلب ہوگا جس طرح مناسک حج میں گزر چکا ہے اور دوگانہ نفل بعد ہر طواف کے فرض ہو یا نفل ہو واجب ہوتا ہے اور خلف مقام یعنی اسی طرح پڑھنا کہ مقام ابراہیم درمیان مصلے اور بیت کے ہو مستحب ہے اور یہ افضل مواقع ہے بعد اس کے بیت کے اندر اور پھر حطیم میں میزاب کے نیچے پھر حطیم میں قریب میزاب کے اور پھر باقی حطیم میں پھر قریب بیت کے اور طرف میں پھر ساری مسجد حرام میں پھر سارا حرم برابر ہے اور حرم سے باہر مکروہ ہے مگر ادا ہو جاتا ہے اور الحمد کے بعد قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد اس دوگانہ میں پڑھنا مستحب ہے اگر طواف کرنے میں اقامت فرض کی ہو جاوے اور خوف رکعت کا ہو تو طواف کو چھوڑ کر نماز پڑھ لے پھر اسی جگہ سے آکر طواف پورا کرے۔ ایسا ہی اگر وضو ٹوٹ جائے یا نماز جنازہ کو چلا جائے تو پھر آکر وہیں سے تمام کرے مگر چار شوط سے کم کر کے گیا تو از سر نو شروع کرنا افضل ہے اور اگر چار شوط کے بعد گیا ہے تو وہیں سے باقی پورے کرے اور بدوں حاجت طواف کرتے ہوئے چلا جانا مکروہ ہے۔ اگر چلا گیا آکر باقی شوط پورے کر لے۔ اور دو طواف کو جمع کرنا بدوں فصل دوگانہ کے مکروہ ہے۔ پھر دوگانہ طواف پڑھ کر مستحب ہے۔ کہ چاہ زمزم کے پاس جا کر آب زمزم پیوے اور دعا کرے کہ یہ موقع اجابت دعا ہے۔ پھر دیوال حجر اسود اور بیچ باب کی دیوار کو کہ ملتزم اوس کا نام ہے لپٹ کر دعا کرے کہ مقام اجابت دعا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اول ملتزم کے پاس آوے پھر دوگانہ طواف پڑھے پھر زمزم کے پاس جاوے اور یہ طریق سہل اور افضل لکھا ہے اور یہ طواف قدوم ہے۔ چنانچہ ہم بھی اسی سہل طریق سے ادعیہ کا سلسلہ لکھتے ہیں۔ ادعیہ اشواط جامع تو یہی ہے جس طرح گزر چکی ہے۔ مگر بعض علما نے دوسری دعائے طواف لکھا ہے جو ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے:۔

ایضاً۔ دعائے طواف۔ نیت طواف کے بعد شوط کے شروع میں حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اللھم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ پھر حجر اسود کو استلام کرے ہر شوط میں خوب دعائیں پڑھے جو دعائیں چاہے پڑھے اختیار ہے رکن یمانی اور رکن اسود کے درمیان یہ دعا پڑھنا مسنون ہے۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار (پ۲)، طواف میں یہ دعا بھی پڑھتے ہیں اللھم اجعلہ حجا مبرورا وسعیا مشکورا وذنبا مغفورا۔ یہ بھی پڑھتے ہیں لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء قدیر۔ تسبیح وتحمید وتہلیل وتکبیر کی بھی کثرت کرتے ہیں البتہ طواف میں تلبیہ نہیں کہتے۔ ساتویں شوط کے ختم پر حجر اسود کا استلام کرتے ہیں اور یہ استلام سنت مؤکدہ ہے۔

ایضاً دعائے طواف۔ بعد نیت طواف حجر اسود کے سامنے کھڑے ہو کر نماز کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر کہو۔ بسم اللہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وللہ الحمد والصلوۃ علی رسول اللہ۔ اللھم ایمانا بک ووفاء بعھدک واتباعا لسنۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ اٹھا کر تکبیر اور استقبال حجر اسود کے پہلے خلاف سنت ہے اس لئے استقبال کے بعد تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ چھوڑ کر حجر اسود کو بوسہ دو اگر بباعث اژدحام نہ ہو سکے تو دور ہی کھڑے ہو کر اپنے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاؤ اور ہتھیلیاں حجر اسود کی طرف کر کے یہ دھیان کرو کہ گویا حجر اسود پر رکھے ہیں اور اللہ اکبر لا الہ الا اللہ والحمد للہ تعالی والصلوۃ علی نبیہ المصطفی پڑھ کر اپنی ہتھیلیوں کو چوم لو کہ استلام ہو گیا۔ نیز صفا

صفا و مروہ دوڑنا اس طواف کے بعد منظور ہو تو اس طواف میں اضطباع اور رمل بھی کرو۔ اضطباع یہ ہے کہ احرام کی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکالکر بائیں شانہ پر ڈالو اور رمل سے یہ مطلب ہے طواف سے پہلے تین پھیروں میں ذرا اکڑ کر شانہ ہلاتے ہوئے تیز چلو۔ اگرچہ سعی صفا و مروہ کی بعد طواف زیارت کے افضل ہے۔ مگر اس خیال سے کہ طواف الزیارت کے دن بہت سے مناسک ادا کرنے ہوں گے اور زیادہ ہجوم بھی ہوگا۔ اگر بعد طواف قدوم کے سعی کرلی جائے تو جائز ہے۔ رمل فقط تین شوط میں کرنا چاہئیے اور رکن یمانی و حجر اسود کے درمیان حصہ میں اور نیز باقی چار شوطوں میں معمولی چال سے چلنا چاہئیے۔

جب طواف شروع کرے تو لبیک کہنا موقوف کردے اور واجب ہے کہ داہنی جانب دروازہ کی طرف چلے تاکہ بیت اللہ بائیں مونڈھے کی طرف رہے اور طواف میں حطیم ضروری شامل ہو ورنہ کافی نہ ہوگا۔ اور اعادہ طواف واجب ہوگا جب طواف کرتے ہوئے ملتزم پر یعنی حجر اسود اور دروازۂ کعبہ کے درمیان پہنچو تو دعا پڑھے

طواف میں مقابل ملتزم کی دعا

ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار ط و سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ط ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ۔

ایضاً طواف و مقابل ملتزم کی دعا

عند الحجر ت نیت طواف پر اس طرح پڑھنا چاہئیے۔

بسم اللہ اکبر اللھم ایمانا بک و تصدیقا بکتابک و وفاءً بعھدک و اتباعا لسنۃ نبیک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (عقیلی) ترجمہ۔ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بہت بڑا ہے۔ اے اللہ تیرے پر ایمان لائے اور تیری کتاب پر تصدیق کی اور پورا کیا عہد تیرا ساتھ پیروی کرنے رسول تیرے کے (حجر اسود کا بوسہ لیتا ہوں) بعد بوسہ حجر اسود کے عند اٹھنا بیٹھنا نہیں سے درمیانی آواز میں دعا ہذا پڑھنی شروع کردیں

رکن یمانی تک جتنی دفعہ ہو سکے پڑھیں گویا مقابل ملتزم کی دعا بھی یہی سمجھیں۔ سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔ اللہم قنعنی بما رزقنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیر (حاکم) ترجمہ۔ پاک ہے اللہ سب تعریف اللہ کو ہے سوا خدا کے کوئی معبود نہیں۔ پھرنا گناہ سے اور عبادت کی طاقت سوا اللہ کی مدد کے نہیں ہے۔ اے اللہ روزی دی ہوئی پر قناعت دے اور اس میں برکت کر اور ہر حال میں تو میرا نگہبان رہ انتہیٰ۔ اس دعا کے علاوہ تسبیح وتہلیل۔ تحمید اور دین ودنیا کی دعائیں اپنی زبان میں کرنی درست ہیں۔ یہ قبولیت کی جگہ ہے:۔

آمدم برسر مطلب۔ طواف کرتے ہوئے ملتزم کے مقابل سے گذر کے جب دروازہ بیت اللہ کے سامنے آوے تو پڑھے۔

اللہم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا المقام مقام العائذ بک من النار۔ اللہم قنعنی بما رزقتنی وبارک لی فیہ واخلف علی کل غائبۃ لی بخیرۃ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر:۔

ایضاً باب کعبہ کی دعا

اللہم ھذا البیت بیتک وھذا الحرم حرمک وھذا الامن امنک وھذا مقام العائذین بک من النار فاعذنی منہا۔

الہیٰ یہ تیرا گھر ہے تیرا حرم ہے تیرا امن ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں دوزخ سے پناہ مانگنے والے تجھ سے پناہ مانگتے ہیں میں تجھ سے آتش دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں پس مجھے اس سے بچالے:۔

اور جب طواف کرتے ہوئے مقام ابراہیم پر بازو کے مقابل ہووے تو یہ دعا پڑھے۔

طواف میں مقام ابراہیم کی دعا

اللہم ان ھذا مقام ابراھیم العائذ الا

لذا بك من النار حرم لحومنا وبشرتنا على النار ۔ ترجمہ ۔ آلہی یہ تیرے خلیل حضرت ابراہیم کا مقام ہے جنہوں نے تیری ہی پناہ چاہی تھی اور تیرا ہی سہارا سہارا پکڑا تھا جب کہ کفار نے انہیں آگ میں ڈالا تھا بس ان کی برکت سے ہمارے گوشت و پوست کو آگ پر حرام کردے انہیں ہے ۔ اور جب رکن عراقی کے سامنے پہنچے تو یہ دعا پڑھے۔

طواف میں رکن عراقی کی دعاء

اللهم انی اعوذبك من الشك والشك والنفاق والشقاق وسوء الاخلاق وسوء المنقلب فی المال والاهل والولد۔

آلہی میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں شرک اور شک اور نفاق اور مسلمانوں میں پراگندگی ڈالنے سے اور بری عادتوں سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے کہ بُری واپسی اپنے مال اور اہل کی طرف ہو

اور جب میزاب کے مقابل پہنچے تو یہ دعا پڑھے یعنے بیرون حطیم کے پڑھتے ہیں

طواف میں میزاب رحمت کی دعا

اللهم اظلنی تحت ظل عرشك يوم لاظل الاظلك ولا باقی الا وجهك واسقنی بكاس محمد صلى الله عليه وسلم شربة لااظماء بعدها ابدا۔

ایضاً دعائے میزاب رحمت طواف میں اور بعد طواف حطیم کے اندر داخل ہو کے پرنالہ شریف کے محاذ نیچے کھڑے ہو کے دعا مانگتے ہیں یہاں کی دعا مقبول اور دعا مانگنے والا مسعود ہے ؛

اللهم انی اسئلك ايمانا لايزول ويقينا لاينفد ومرافقة نبيك محمد صلى الله عليه وسلم اللهم اظلنی تحت ظل عرشك يوم لاظل الاظل عرشك يوم لاظل الاظل عرشك

آلہی میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جو ہل نہ سکے اور ایسا یقین جو ختم نہ ہو سکے اور آخرت میں تیرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا سوال کرتا ہوں ۔ آلہی مجھے حشر کے روز اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا فرمانا اس روز

واسقنی بکاس محمد صلی اللہ علیہ وسلم شربۃ لا اظماء بعدھا ابداً
تیرے عرش کے سوا اور کہیں سایہ نہ ہوگا۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حوض کوثر سے مجھے ایسا جام پلانا کہ پھر کبھی میں پیاسا نہ ہوں۔
اور رکن شامی کے پاس پہنچے تو پڑھے۔

طواف میں رکن شامی کی دعا

اللھم اجعلہ حجا مبرورا و سعیا مشکورا و ذنبا مغفورا وتجارۃ لن تبور یا عزیز یا غفور ربِ اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرم ربنا یا عالم فی الغدر اخرجنی من الظلمت الی النور ط (ترجمہ) الٰہی اس حج کو ہر ایک گناہ سے پاک وصاف رکھنا اور میری سعی کو مشکور فرمانا۔ میرے گناہ کو بخشدے اور ایسی تجارت نصیب فرما جسمیں کسی طرح کا نقصان نہ ہو تو ہی غالب اور مغفرت فرمانیوالا ہے:
اور رکن یمانی کے پاس یعنے سامنے پہونچے تو پڑھے۔

طواف کے وقت رکن یمانی کی دعا

اللھم انی اعوذبک من الکفر واعوذ بک من الفقر ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات واعوذ بک من الخزی فی الدنیا والاخرۃ۔
الٰہی میں تیری پناہ میں آیا کفر سے اور میں تیری پناہ میں آیا محتاجی اور عذاب قبر سے اور زندگانی وموت کے فتنہ سے۔ میں تیری پناہ میں آیا دنیا اور آخرت کی رسوائی سے۔

رکن یمانی بیت اللہ کی جنوب کی طرف کا کونا ہے۔ اوس کا استلام بھی کرنا چاہئے مگر اوس کا استلام یہ ہے کہ فقط دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ اس کو لگادو بوسہ دینا اور سجدہ کرنا یا ہجوم کے وقت اشارہ کرنا یہاں نہیں چاہیئے۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے سوا کسی دوسرے کونے یا دیوار کو استلام کرنا مکروہ ہے۔ اور جب حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان پہنچے تو پڑھے:۔

درمیان رکن یمانی اور حجر اسود یا خاتمہ ہر شوط کی دعا	ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ	اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچا لے ؛

حسنۃ وقنا عذاب النار ؛

عن ابی ھریرۃ اَنّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وکل بہ سبعون ملکا یعنی الرکن الیمانی فمن قال اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

(رواہ ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں جو شخص یہاں پہنچکر یہ دعا مانگتا ہے کہ الٰہی میں تجھ سے خطاؤں کی معافی اور عافیت جسمانی و روحانی دنیا اور آخرت میں مانگتا ہوں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے تو وہ ستر فرشتے اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

پھر جب چکر ختم کرکے حجر اسود کے پاس پہنچے تو حجر اسود کو بوسہ دے جیسا پہلے مذکور ہوا۔ مگر ہاتھ پہلی دفعہ کے سوا کسی دفعہ نہ اٹھائے حجر اسود سے حجر اسود تک چکر لگانے کا نام شوط ہے غرض اسی طرح طواف کے سات شوط پورے کرے اور ساتوں شوطوں کے بعد پھر آٹھویں بار حجر اسود کو بوسہ دے ان سات چکر کا نام ایک طواف ہے اب ملتزم یعنے درمیان حجر اسود و باب کعبہ کے پاس دعا مانگو یعنے ملتزم کے پاس آئو اور سینہ اور پیٹ اور داہنا رخسارہ کبھی بایاں رخسارہ غلاف کعبہ یا دیوار کعبہ سے لگا کر دونوں ہاتھ سر سے اوپر سیدھے دیوار پر پھیلا کر دعا کرو کہ یہ اجابت دعا کا مقام ہے۔ بعد طواف کی دعائیں ؛

۱۴۰۔ دعاء الملتزم

بعد طواف ملتزم کی دعا	اللھم یارب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب اٰبائنا وامھاتنا واخواتنا واولادنا من النار یاذالجود

الکرام۔ والفضل والمن والعطاء والاحسان۔ اللھم احسن عاقبتنا فی الامور کلھا واجرنا من خزی الدنیا وعذاب الاخرۃ اللھم انی عبدک وابن عبدک واقف تحت بابک ملتزم باعتابک متذلل بین یدیک ارجو رحمتک واخشی عذابک من النار یا قدیم الاحسان اللھم انی اسئلک ان ترفع ذکری وتضع وزری وتصلح امری وتطھر قلبی وتنور لی فی قبری وتغفرلی ذنبی واسئلک الدرجات العلی من الجنۃ امین۔

ایضاً۔ بعد طواف ملتزم کی دعا

یا واحد یا ماجد لاتزل عنی نعمۃ انعمتھا علی۔ — اے قدرت والے عزت والے مجھ سے اپنی وہ نعمت زائل نہ فرما جو تو نے مجھے عطا فرمائی۔

ایضاً۔ یہ دعا بھی افضل ہے۔

اللھم یا واحد یا ماجد لاتنزع منی نعمۃ انعمتھا علی اللھم انی وقفت علی بابک العالی والتزمت باعتابک وارجو رحمتک واخشی عذابک۔ اللھم حرم شعری وجسدی علی النار۔ اللھم کما صنت وجھی عن سجود غیرک فصن وجھی عن مسئلۃ غیرک اللھم یا رب البیت العتیق اعتق رقابنا ورقاب ابائنا وامھاتنا واصحابنا واحبائنا من النار۔ یا کریم یا غفار یا عزیز یا جبار۔ تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم۔

ایضاً۔ ملتزم کی دعا

السائل ببابک یسئلک من فضلک ومغفرتک بحرمۃ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔

ایضاً۔ ملتزم پر ہاتھ پھیلا کر یہ ذکر کرکے خوب دین و دنیا کی دعائیں مانگیں مگر اس دعا کو پڑھ لیں۔

اللھم لک الحمد حمدا یوافی نعمک — اے اللہ تیرے لیے وہ تعریف جو کافی

و یکافی مزیدك احمدك بجمیع محامدك	جو نعمتوں تیری کا تعریف کرتا ہوں تیرے ساتھ
ماعلمت ومالم اعلم علی جمیع نعمائ ماعلمت	ان تمام تعریفوں نعمتوں کے جنکو میں جانتا ہوں
منہا ومالم اعلم وعلی کل حال اللھم	اور نہیں جانتا اور ہر حال میں اے اللہ درود
صلی علی محمد وعلی ال محمد اللھم اللھم	بھیج محمد وآل محمد پر پناہ دے مجھکو شیطان اور ہر
اعذنی من الشیطان الرجیم واعذنی	برائی سے قناعت دے روزی دی ہوئی میں اور
من کل سوءٍ وقنعنی بما رزقتنی وبارك	برکت کر میری لئے اس میں اے اللہ کہ مجھکو اپنے
لی فیہ اللھم لجعلنی اکرم وفدك عندك	اپنے بزرگ وفدیں سے ہمیشگی کی توفیق دے
والزمنی سبیل الاستقامة حتی القاك	سیدھے راستہ کی یہاں تک کہ ملاقات کروں
یارب العالمین (اذکار نووی)	میں تجھ سے اے رب جہان کے وعند الحدیث

پھر واتخذوا من مقام ابراھیم مُصَلّٰی پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کی طرف چلے اور دو رکعت نماز پڑھے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد قل یایہا الکفرون اور دوسری رکعت میں قل اللہ الاحد بعد نماز کے دعائے آدم علیہ السّلام پڑھے کہ مستحب ہے:

۱۵. ھذا دعاء مقام ابراھیم علیہ السلام

بعد طواف ونفل مقام ابراہیم پر پڑھنے کی دعاء	اللھم انك تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی وتعلم حاجتی فاعطنی ولی وتعلم مانی نفسی فاغفرلی ذنوبی اللھم انی اسئلك ایمانا یباشر قلبی ویقیناً صادقاً حتی اعلم انہ لایصیبنی الا ماکتبت لی ورضاءً منك بما قسمت لی انت ولیی فی الدنیا والاخرۃ

توفنی مسلما والحقنی بالصلحین اللھم لاتدع لنا فی مقامنا ھذا ذنبا الا غفرتہ ولاھما الا فرجتہ ولا حاجۃ الا قضیتہا ویسرتہا فیسر امورنا واشرح صدورنا ونور قلوبنا واختم بالصالحات اعمالنا اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصالحین غیر خزایا ولا مفتونین:

ایضاً ـ دعا آدم علیہ السلام (اگر اختیار ہے تو اسکو کہدلکر) مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے حسب بیان گذشتہ تشہیک اپنے اور دوسروں کے لئے دعا مانگے پہلے اس دعا کو

پڑھ لے حدیث مسلم شریف میں اس طرح ہے:

اللھم انک تعلم سری وعلانیتی فاقبل معذرتی و تعلم حاجتی فاعطنی سؤلی و تعلم ما فی نفسی فاغفر لی ذنوبی اللھم انی اسئلک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی ورضا بما قسمت لی یا ارحم الراحمین۔ یا ذا الجلال والاکرام۔

یا اللہ تو جانتا ہے میرا چھپا اور کھلا پس قبول کر میرا عذر اور تو جانتا ہے اور تو جانتا ہے میری حاجت پس دے مجھکو میری مانگی چیز اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے سو بخشدے میرے گناہ یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے ایمان جو رچ جاوے میرے دل میں اور یقین سچا یہانتک کہ جان لوں میں کہ بیشک بات یہ ہے کہ نہیں پہونچتا مجھکو مگر جو لکھدیا تو نے میرے واسطے اور راضی ہوتا ساتھ اوس چیز کے جو مقسوم کیا تو نے اسکو واسطے میرے اور بہت رحم کرنے والے (مجھپر رحم فرما) (عند اہلحدیث بھی ہے)

پھر درود شریف پڑھے اور چاہ زمزم پہ آکر قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب سیر ہو کر تین بار دم لیکر آب زمزم پیوے اور بچے ہوئے پانی کو اپنے اوپر ڈالے ہر مرتبہ سانس لینے میں بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ علی رسول اللہ اور آخری مرتبہ یہ پڑھے:

۱۷۔ ھذا دعا ایضا عند شرب ماء زمزم

آب زمزم کے پینے کی دعا

اللھم انی اسئلک علما نافعا و رزقا واسعا و شفاء من کل داء وسقم برحمتک یا ارحم الراحمین۔

ایضاً آب زمزم پینے کی دعا۔ ایک ایک گھونٹ رک رک کر پئے اور پیتے وقت بیت اللہ شریف کو دیکھتا جائے یہ بھی دعا کی قبولیت کا مقام ہے۔ زمزم پینا سنت ہے۔ رو بقبلہ کھڑے ہو کر یہ دعا پڑھکر پیئے۔

اللھم انی اسئلک علما نافعا و رزقا واسعا و شفاء من کل داء (بسم اللہ) (دار قطنی)

اے اللہ علم دے نفع دینے والا۔ اور رزق دے بہت اور شفا ہر بیماری سے بخش (عند اہلحدیث)

اور بعض کتب میں اس طرح لکھا ہے کہ بعد اسکے نوافل مقام ابراہیم کے حجر اسمٰعیل علیہ السلام

یہ دوگانہ پڑھے اور دعا یہ پڑھے۔

(۱۶) هذا دعاء حجر اسمعیل علیہ السلام

حجر اسمعیل علیہ السلام پر پڑھنے کی دعا

اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عھدک ووعدک ما استطعت اعوذبک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اللھم انی اسئلک من خیر ما سئلک بہ عبادک الصلحون واعوذبک من شر ما استعاذک بہ عبادک الصلحون اللھم بجاہ نبیک المصطفٰی ورسولک المرتضٰی طھر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاھدتک ومحبتک وامتنا علی السنۃ والجماعۃ والشوق الی لقائک یا ذالجلال والاکرام اللھم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتک بدنی وخلص من الفتن سری واشغل بالاعتبار فکری وقنی شر وساوس الشیطان واجرنی منہ یا رحمٰن حتی لا یکون لہ علی سلطان ربنا اننا اٰمنا فاغفرلنا ذنوبنا وقنا عذاب النار۔

پھر حجر اسود کا استلام کرے اگر سعی کرنا چاہیے۔ اور یہ طواف جو کر کیا گیا طواف قدوم کہلاتا ہے جو کہ آفاقی یعنے باہر والوں کے لئے سنت ہے اور جو مکہ میں یا میقات کے اندر رہتے ہیں ان کو سنت نہیں اور جو عمرہ کی نیت سے مکہ میں آوے اس پر بھی طواف قدوم نہیں پس اگر ابھی سعی کرنا چاہو تو حجر اسود کا اٹھواں استلام کر کے باب الصفا کے راستہ مسجد حرام سے باہر آئے اور پہلے بایاں قدم نکالے صفا تک پہونچنے کے راستہ میں یہ پڑھے

(۱۸) هذا دعاء الصفا

صفا پر جانے کی دعا

ابدا بما بدا اللہ ورسولہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بھما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاکر علیم۔

ایضاً۔ بیت اللہ شریف سے باہر نکلنے کی دعا۔ جیسے زمزم یا حجر اسمعیل کے بعد حجر اسود

کا بوسہ دے کر اسی کمانیدار دروازہ یعنے باب بنی شیبہ سے نکلکر سیدھے باب صفا کی طرف جائیں اور باب صفا سے نکلتے وقت اس دعا کو پڑھیں۔

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک۔ شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے اور سلامتی و درود رسول پر ہو۔ اے اللہ بخشدے گناہ میرے اور کھولدے میرے لئے دروازے فضل اپنے کے۔ (عند اہلحدیث)

ایضاً۔ دروازہ مسجد الحرام باب الصفا پر پہونچکر اس دعا کی تلاوت کرنا چاہئے جیسے مسجد سے باہر آتے ہیں پڑھنا مسنون ہے۔

بسم اللہ والحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ اللھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ ال سیدنا محمد و ازواج سیدنا محمد ط اللھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک و فضل لی ابواب رزقک۔

یہہ دعا پڑھکر بایاں پاؤں پہلے نکالے اور جوتے پہن داہنا پاؤں پہلے داخل کرے اب صفا کی طرف روانہ ہو۔ قریب پہنچنے پر آیہ کریمہ ان الصفا الخ ابدا ء بما بدا اللہ تلاوت کرتے ہوئے سیڑھیوں سے صفا پر چڑھکر باب الصفا سے خانہ کعبہ کو دیکھے اور بیت اللہ کی طرف رخ کئے ہوئے دونوں ہاتھ کندھے تک اٹھائے جیسا کہ دعا مانگنے میں ہتھیلیاں آسمان کی طرف رکھتے ہیں اور پھر یہ دعا پڑھے:۔

صفا کی دعا اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد الحمد للہ علیٰ ما ھدانا الحمد للہ علیٰ ما اولانا الحمد للہ علیٰ ما الھمنا۔ الحمد للہ الذی ھدانا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لا یموت بیدہ الخیر وھو علیٰ کل شئی قدیر۔ لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ لا الہ الا اللہ ولا نعبد الا ایاہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکافرون۔ اللھم انک قلت قولک الحق ادعونی استجب لکم وانک لا

تخلف المیعاد۔ وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ منی حتی تتوفانی و انا مسلم۔ سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ اللھم صلی و سلم علی سیدنا محمد و علی آلہ وصحبہ واتباعہ الی یوم الدین اللھم اغفرلی ولوالدی ولمشائخی والمسلمین اجمعین وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ؁

ایضاً۔ صفا پر پڑھنے کی دعا۔

لا الہ الا اللہ وحدہ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت وھو علی کل شیٔ قدیر لا الہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ (مسلم)

نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے وہ اللہ بہت بڑا ہے نہیں کوئی معبود لائق عبادت مگر اللہ وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اس کی بادشاہت ہے اور سب تعریف اوسی کے لئے ہے وہ حیات بخشتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا اوس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندے اپنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح ونصرت عطا کی اور غزوہ خندق میں کافروں کو شکست دی۔ (مسلم)

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پڑھکر دعا کی اور پھر دوبارہ پڑھکر دعا کی پھر تیسری بار پڑھکر دعا کی اور یوں بھی روایت ہے۔ کہ تین بار اللہ اکبر فرما کر لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیر ایک بار فرمایا اسی طرح سات بار تکرار فرمایا تو کلمہ سات بار اور اللہ اکبر اکیس بار ہوا اور دعا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفا پر یہ ہے۔

اللھم انک قلت ادعونی استجب لکم انک لا تخلف المیعاد وانی اسئلک کما ھدیتنی للاسلام ان لا تنزعہ حتی تتوفانی وانا مسلم (ترجمہ) اے اللہ تو نے دعا قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے بس سوال کرتا ہوں تیرے سے اسلامی موت کا جیسے تو نے زندگی اسلام میں بسر کرائی اسی طرح موت بھی اسلامی حالت میں مجھکو دے۔ (انتھی)

اور دیر تک صفا پر ٹھہرے اور ذکر و دعا کرتا رہے کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر صفا سے اتر کر مروہ کی طرف دعا مانگتے اور ذکر اللہ کرتے ہوئے باآرام چلے:۔

صفا سے اترنے کی دعا اللہم استعملنی بسنۃ نبیک وتوفنی علیٰ ملتہ واعذنی من مضلات الفتن برحمتک یا ارحم الراحمین۔ الٰہی موافق اپنے نبی کی سنت کے مجھ سے کام لے اور ان کے مذہب پر مجھے مار اور گمراہ کرنے والے فتنوں سے مجھے بچا لے اپنی رحمت کے طفیل سے اے رحم کرنیوالوں میں سب سے زیادہ مہربان:۔

جب مینار سبز (جو بائیں طرف مسجد حرام کی دیوار سے ملی ہوئی منصوب ہے) کے پاس پہونچو تو وہاں سے دوسرے مینار تک (جو کہ حضرت عباس کے گھر کے مقابل ہے) دوڑ کر چلو مگر بہت تیز نہ دوڑو دوسرے مینار کے بعد پھر معمولی چال چلو اور دوسری دعائیں یاد نہ ہوں تو صفا و مروہ کے درمیان دعا ذیل بار بار پڑھتا رہے:۔

میلین یعنی مسعیٰ کی دعا رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک انت الاعز الاکرام۔ اے رب بخشش اور رحمت فرما ان لغزشوں سے جسے تو جانتا ہے درگذر کر بیشک تو بڑی عزت والا اور بڑا ہی کرم کرنیوالا ہے:۔

ایضاً۔ درمیان صفا و مروہ کے دعا۔ یعنے صفا سے ذکر کرتا ہوا مروہ کی طرف اپنی چال چلے اور یہ دعا پڑھتا چلے۔

رب اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم انک تعلم مالا تعلم انک انت الاعز الاکرام واھدنی للتی ھی اقوم۔ اللھم اجعلہ حجاً مبرورًا سعیاً مشکورًا ذنبًا مغفورًا۔ اللھم اغفرلی ولوالدی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات یامجیب الدعوات ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار بار بار پڑھتا رہے کافی ہے۔ جب مروہ پر پہونچے تو پہلی بار یا دوسری سیڑھی چڑھکر بیت اللہ کی جانب رخ کرکے کھڑا ہووے اور تھوڑا داہنی جانب مائل ہو جاوے (اگرچہ یہاں

سے بیت اللہ بوجہ عمارات کے نظر نہیں آتا، پھر ہاتھ اٹھا کر دعا و ذکر دیر تک کرے جیسا کہ صفا پر کیا تھا کہ یہ بھی محل اجابت ہے۔

نیز مروہ پر چڑھتے کی بھی دعا ہے جو صفا سے اترنے کے وقت پڑھتے ہیں۔ صفا سے مروہ تک آنا سعی کا ایک شوط کہلاتا ہے۔ پھر مروہ سے اتر کر اپنی چال چلے اور ایک مینار سے دوسرے مینار تک دوڑے جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا۔ جس وقت صفا پر پہنچے گا تو سعی کا دوسرا شوط پورا ہو جائیگا۔ اسی طرح سات شوط پورے کرے کہ ساتواں شوط مروہ پر ختم ہوگا۔ ہر شوط میں جو بھی دعا یاد ہو وہ پڑھے اور تسبیح و تہلیل و تحمید جس میں بھی خوب جی لگے وہ کرے۔

ایضاً۔ افضل و اکمل طریق سعی صفا مروہ اور اونکی جامع دعاؤں کا یہ ہے کہ نمبر ۱۸ دعا صفاء کے بعد بصورت ذیل عمل کرے۔ یعنی دعائیں پڑھے۔

(۱۹) ھٰذا نیۃ السعی

نیت سعی کی دعا اللھم انی ارید ان اسعی ما بین الصفا والمروۃ سبعۃ اشواط سعی الحج او العمرۃ للہ عزوجل یا رب العالمین ثم یرفع علی درج الصفا ویقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

(۲۰) وھٰذ دعاء السعی

سعی کی دعا اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ العظیم وبحمدہ الکریم بکرۃ واصیلا ومن اللیل فاسجد لہ و سبحہ لیلا طویلا لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہ و نصر عبدہ و ھزم الاحزاب وحدہ لا شیٔ قبلہ ولا بعدہ یحیی و یمیت وھو حی دائم لا یموت ولا یفوت ابداً بیدہ الخیر والیہ المصیر وھو علی کل شیٔ قدیر رب اغفر وارحم واعف وتکرم وتجاوز عما تعلم انک تعلم ما لا نعلم انک انت اللہ الاعز الاکرم رب نجنا من النار سالمین غانمین فرحین مستبشرین مع عبادک الصالحین مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا ذلک

الفضل من الله وكفى با لله عليما لا إله الا الله حقا حقا لا اله الا الله تعبدا و رقا لا إله الا الله ولا نعبد الا اياه مخلصين له الدين ولو كره الكافرون لا اله الا الله الواحد الفرد الصمد الذى لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولم يكن له شريك فى الملك ولم يكن له ولى من الذل وكبره تكبيرا اللهم انك قلت فى كتابك المنزل ادعونى استجب لكم دعوناك ربنا فاغفر لنا كما امرتنا انك لا تخلف الميعاد ربنا اننا سمعنا مناديا ينادى للايمان ان آمنوا بربكم فامنا فاغفر لنا ذنوبنا وكفر عنا سيأتنا وتوفنا مع الابرار ربنا وآتنا ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيمة انك لا تخلف الميعاد ربنا عليك توكلنا واليك انبنا واليك المصير ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل فى قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك رؤف رحيم ربنا اتمم لنا نورنا واغفر لنا انك على كل شئ قدير اللهم انى اسئلك الخير كله عاجله واجله واعوذ بك من الشر كله عاجله واجله استغفرك لذنبى واسئلك رحمتك اللهم زدنى علما ولا تزغ قلبى بعد اذ هديتنى وهب لى من لدنك رحمة انك انت الوهاب اللهم عافنى فى سمعى وبصرى لا اله الا انت اللهم انى اعوذ بك من عذاب القبر لا اله الا انت سبحانك انى كنت من الظلمين. اللهم انى اعوذ بك من الكفر والفقر اللهم انى اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك واعوذ بك منك لا احصى ثناء عليك انت كما اثنيت على نفسك فلك الحمد حتى ترضى اللهم انى اسئلك من خير ما تعلم واعوذ بك من شر ما تعلم واستغفرك من كل ما تعلم انك انت علام الغيوب لا اله الا الله الملك الحق المبين محمد رسول الله الصادق الوعد الامين اللهم انى اسئلك كما هديتنى للاسلام ان لا تنزعه منى حتى تتوفانى وانا مسلم اللهم اجعل فى قبرى نورا وفى سمعى نورا وفى بصرى نورا اللهم اشرح لى صدرى ويسر لى امرى واعوذ بك من شر وساوس الصدر وشتات الامر وفتنة القبر اللهم انى اعوذ بك من شر ما يلج فى الليل يا ارحم الراحمين سبحانك

ماعبدناك حق عبادتك یا اللہ سبحانك ماذكرناك حق ذكرك یا اللہ سبحانك ماشكرناك حق شكرك یا اللہ سبحانك ماقصدناك حق قصدك یا اللہ اللھم حبب الینا الایمان وزینه فی قلوبنا وكره الینا الكفر والفسوق والعصیان واجعلنا من الراشدین اللھم قنی عذابك یوم تبعث عبادك اللھم اھدنی بالھدیٰ ونقنی بالتقویٰ و اغفرلی بالاخرة والاولی اللھم ابسط علینا من بركاتك ورحمتك وفضلك ورزقك اللھم انی اسئلك النعیم المقیم الذی لایحول ولایزال ابدا اللھم انی عائذ بك من شرما اعطیتنا ومن شرما منعتنا اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین غیرخزایا ولامفتونین رب یسر ولاتعسر رب تمم بالخیر ان الصفا والمروة من شعائرالله فمن حج البیت او اعتمر فلاجناح علیه ان یطوف بھما ومن تطوع خیرا فان اللہ شاكرعلیم ربنا تقبل منا وعافنا واعف عنا وعلی طاعتك وشكرك اعنا وعلی الایمان والسلام الكامل جمعا توفنا وانت راض عنا اللھم ارحمنی بترك المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتكلف مالایعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیك عنی یا ارحم الراحمین :

۲۱۔ ھذہ نیتہ العمرة

عمرہ کی نیت اللھم انی ارید العمرة واحرمت بھا للہ تعالیٰ عز وجل

۲۲۔ نیۃ الحج

حج کی نیت اللھم انی ارید الحج فیسرہ لی وتقبلہ منی نویت الحج واحرمت به للہ تعالیٰ عزوجل لبیك اللھم لبیك لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لاشریك لك اللھم احرم لك شعری وبشری وجلدی وجمیع جوارحی من الطیب والنساء وكل شیٔ حرمته علی المحرم ابتغی بذلك وجھك الكریم یارب العالمین ۔

بیت اللہ شریف کی داخلی کی دعا بیت اللہ شریف کے اندر خاص کر عمر کیوقت داخلہ کیوقت جائیں تو یہ دعا پڑھیں مسنون ہے :-

جاالحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً (پ ۱۵)

ایضاً۔ داخلی کی دعا۔ بیت اللہ شریف کی داخلی ارکان حج میں سے تو نہیں مگر نیکی وفضیلت کی بات ہے اندر جاکر حمد وثنا دعا استغفار کرنی اور دو رکعت نماز وہاں پڑھنی چاہیئے جہاں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھی تھی۔ دروازے سے سیدھے چلکر جب سامنے کی دیوار تین ہاتھ رہ جاوے وہی جگہ جائے نماز نبوی ہے (الحفظ از روایت بخاری)

داخل ہونے وقت یہ دعا پڑھنی چاہیئے۔

اللھم انک وعدت الامان لداخلی بیتک وانت خیر منزول بہ اللھم فاجعل امانی ان یکفنی مونۃ الدنیا وکل ھول دون الجنۃ حتی ابلغھا برحمتک (رحلۃ الصدق)

اے اللہ تحقیق تو نے وعدہ کیا ہے اس کے لیئے امان کا جو داخل ہونے والے ہیں گھر تیرے میں اور تو بہتر اترا ہوا ہے اس گھر میں اے اللہ پس کر دے امان میرے کو یہ کافی ہو جاوے تو دنیا کی تکلیف سے اور ہر خوف سے سوائے جنت کے یہاں تک کہ پہنچ جاؤں میں اس میں ساتھ رحمت تیری کے۔ (عند المحدیث)

جن کو داخلی کا موقع نہ ملے اون کے لیئے حطیم کے اندر دوگانہ ادا کرنا بطور داخلی ہے کیونکہ حطیم میں شمالی دیوار سے ملا ہوا ہے چھ سات عرض علاقہ دراصل بیت اللہ شریف میں داخل ہے اور وہاں ہر کوئی آسانی سے جا سکتا ہے اور جاتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ ذکر اذکار کرتا ہے کوئی دشواری نہیں ہے۔ اگر بیت اللہ شریف میں داخل ہو جاویں تو دروازے سے چند قدم آگے چلکر بیٹھ جائیں بیٹھ کر خدا کی حمد وثنا اور استغفار کریں۔ پھر سامنے کی دیوار یعنی پشت کعبہ پہ منہ رخسار سے رکھکر حمد وثنا سوال استغفار اور دعائیں مانگیں۔ پھر اسی جگہ یعنی جائے نماز نبوی مذکورہ پر رسول اللہ صلعم کی طرح دو رکعت نماز پڑھکر باہر نکل آویں (بخاری)

مسئلہ۔ بیت اللہ شریف کے اندر دعا قبول ہوتی ہے بخشش کی جاتی ہے۔

انسان مغفور ہو کر باہر نکلتا ہے یہاں بہت سی دعا کرنی چاہیئے اور بندہ گنہگار مصنف سفرنامہ غوثیہ کو بھی اپنی دعائیں شریک رکھیں اور ان کے لئے استغفار کریں موقع موقع پر بہت سی ادعیہ ماثورہ اوپر درج ہو چکی ہیں ان کے علاوہ قرآن میں حدیث میں اور اولیاء اللہ کے وظائف میں بہت سی دعائیں موجود ہیں حسب ذوق اور حسب حال یاد کرلیں۔ کوئی تخصیص نہیں ہے ایسے موقع مبارک کے لئے کارآمد ہو دیں۔ چند مزید ادعیہ ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطأنا ج ربنا ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا ج ربنا ولا تحملنا مالا طاقة لنا به ج واعف عنا وقف واغفر لنا وقف وارحمنا وقف انت مولنا فانصرنا علی القوم الکافرین ۰ (۳/۳)

(۲) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمة ج انک انت الوھاب ۰ (۹/۳)

(۳) ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار (۱۱/۳)

(۴) ربنا فاغفر لنا ذنوبنا وکفر عنا سیاتنا وتوفنا مع الابرار ۰ (۱۱/۴)

(۵) حسبی اللہ لا الہ الا ھو ط علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم (۱۱/۱)

(۶) فاطر السموٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرة توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ۰ (۵/۱۳)

(۷) رب زدنی علما ۰ (۱۵/۱۶)

(۸) رب لا تذرنی فردا وانت خیر الوارثین ۰

(۹) رب انی مغلوب فانتصر ۰ (۸/۲۷)

(۱۰) ربنا علیک توکلنا والیک انبنا والیک المصیر ۰ ربنا لا تجعلنا فتنة للذین کفروا واغفر لنا ربنا انک انت العزیز الحکیم ۰ (۷/۲۸)

(۱۱) اللھم انی اسئلک ایمانا کاملا ویقینا صادقا وقلبا خاشعا ولسانا ذاکرا و رزقا واسعا حلالا طیبا وتوبة نصوحا۔

(۱۲) اللهم انی اسئلك من خیر ماسئلك منه نبیك سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واعوذ بك من شر ما استعاذ ك منه نبیك سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

(۱۳) اللھم صلی علی سیدنا محمد صلوۃ تنجینا بھا من جمیع الاحوال والآفات وتقضی لنا بھا جمیع الحاجات وتطھرنا بھا من جمیع السیّات وترفعنا بھا عندك علی الدرجات وتبلغنا بھا اقصی الغایات من جمیع الخیرات فی الحیات وبعد الممات انك علی کل شیئً قدیر ۔

حصن حصین مولفہٗ شیخ الاسلام شمس الدین ابوالخیر محمد علیہ الرحمۃ دعاؤں کا بہترین ذخیرہ ہے۔ اس میں تمام مسنون اور ماثورہ دعائیں جمع کر دی ہیں۔ مولانا شاہ محمد معصوم نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ نے حصن حصین کا خلاصہ مع ترجمہ فوائد کہف المتین کے نام سے ۱۳۱۴ھ میں مرتب فرمایا اور وہ نہایت خوبی کے ساتھ ۱۳۱۴ھ میں مطبع دہلی سے شائع ہوا۔ دعاؤں کا اس سے بہتر انتخاب اور مجموعہ ملنا مشکل ہے۔ اہل ایمان کیواسطے بڑی نعمت ہے۔ علی ہذا مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم دہلوی نے تمام دعائیں اور دعاؤں کے احکام ولوازم سب کو قرآن کریم سے اخذ کر کے نہایت خوبی سے یکجا مرتب کر دیا ہے اور ساتھ ہی اردو ترجمہ بھی درج کیا ہے اس مجموعہ کا نام ادعیہ قرآن ہے۔ بہت مقبول ہے مولوی بشیر الدین صاحب (بتاسہ گلی۔ دہلی) کے ہاں سے ملسکتا ہے۔ آمدم بر سر مطلب

آٹھویں ذالحج کو (جس کو یوم الترویہ کہتے ہیں) جہاں کہیں ٹھہرا ہو۔ وہاں سے احرام باندھکر لبیک کہتے ہوئے منیٰ کا راستہ لے۔ طلوع آفتاب کے بعد ایسے وقت منا میں جاوے کہ نماز ظہر کی مستحب وقت میں پڑھ سکے اور منا کے نظر آتے ہی دعا ذیل پڑھے۔

منیٰ کی دعا	اللھم ھٰذی منیٰ فامنن علی بما مننت بہ علی	الٰہی یہ منا ہے تو مجھپر وہ احسان کر جو تونے اپنے دوستوں پر کئے ہیں۔

اولیائك ۔

(یہہ دعا اوسوقت پڑھے جبکہ منا نظر آوے)

جب سورج پہاڑ ثبیر پر چمکے یعنے قدرے بلندی پہ آجاوے تو منیٰ سے عرفات کو کوچ کرے اور راستہ میں مندرجہ ذیل دعا و تکبیریں اور لبیک کہتے ہوئے چلے۔ یعنی ظہر آٹھویں سے نویں کی فجر کی نماز پڑھنا منیٰ اور شب باش ہونا سنت ہے۔ پانچ نماز ضروری ادا کرے

منا سے چلنے وقت کی دعا

اللھم اجعلھا خیر غدوۃ غدوتھا واقربھا الی رضوانک وابعدھا من سخطک۔ اللھم الیک توجھت ووجھک الکریم اردت فاجعل حجی مبرورا وسعیی مشکورا وذنبی مغفورا ارحم الراحمین۔ (رحلۃ الصدیق)

اے اللہ کر میری صبح کو بہتر صبح کا جو صبح کی میں نے اور قریب تر اوس کا طرف رضا اپنی کے اور دور کر اس کا غصہ اپنے سے۔ اے اللہ طرف تیرے متوجہ ہوا میں اور تیری ذات بزرگ کا ارادہ کیا میں نے پس کر حج میرے کو پاک اور میری کوشش کو پسند اور میرے گناہوں کو بخش اے سب سے زیادہ رحم کرنے والا۔ (عند اہلحدیث)

اور تکبیریں یہ ہیں

اللہ اکبر۔ اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر کبیرا (منصور ابن کثیر) (ترجمہ) اللہ بہت بڑا ہے سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں ہے۔ سب تعریف اللہ کو ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔

ایضاً۔ دعا روانگی عرفات۔

اللھم الیک توجھت وعلیک توکلت ووجھک اردت فاجعل ذنبی مغفورا وحجی مبرورا وارحمنی ولا تخیبنی وبارک لی فی سفری واقض بعرفات حاجتی انک علی کل شیٔ قدیر

آلہی میں نے تیری طرف رخ پھیرا اور تجھ پر بھروسہ کیا اور تیری توجہ کی خواستگاری ہے میرے گناہوں کی مغفرت کرنا اور میرے حج کو حج مقبول کر مجھ پر رحم فرما اور محروم و بے نصیب مجھے نہ واپس کر میرے سفر میں برکت

عطا کر اور عرفات میں میری حاجت پوری کر تو ہر چیز پر قدرت والا ہے۔ (انتہیٰ)

داخلہ عرفات کی دعا

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر — پاک ہے اللہ اور سب تعریف اوس کے لئے ہے اور کوئی معبود نہیں مگر اللہ اور سب سے بڑا ہے۔

عرفات میں مستقبل قبلہ کھڑا ہووے اور نیت کرنی وقوف کی اور کھڑا رہنا شرط اور واجب ہے بلکہ مستحب ہے اگر بیٹھا رہے جب بھی وقوف ہو گیا کیونکہ موقف میں ہونا چاہیئے اگرچہ سوتا ہوا موقف کو چلا جاوے یا زبردستی کوئی لے جاوے اگرچہ نہ جانے کہ یہ موقف ہے پاک ہو یا ناپاک ہو دوڑتا ہوا موقف میں گذر جائے سب صورت میں وقوف معتبر ہو جاتا ہے اور فرض ادا ہوتا ہے اور افطار یہاں اولیٰ ہے۔ روزہ رکھنے سے تلاوت قرآن شریف و درود شریف اور تکبیر و تہلیل اور استغفار و تلبیہ وغیرہ اذکار بہت کریں ہرگز ہرگز کوتاہی نہ کریں کہ پھر تدارک اسدن کا ممکن نہیں۔ گریہ زاری اور استغفار میں ہرگز قصور نہ کرے بلکہ اسدن میں کلام مباح سے بھی اجتناب اور حذر کر۔ عرفات میں جہاں تک ممکن ہو خوب دل بھر کے دعائیں مانگے کہ یہ دن عبادت کے واسطے سب سے افضل ہے ایک لمحہ ضائع نہ ہونے دے وقوف عرفات میں کل وقت اللہ کی یاد کیواسطے وقف کر دے خوب یاد کرے۔ واذکروا اللہ کثیرا لعلکم تفلحون۔ (۱۲/۱۸) یہاں پہنچتے تک نفس میں خوب شکستگی پیدا ہو جانی چاہئیے کہ اللہ کا ذکر سنتے سناتے دل لرزنے لگے تکلیف و راحت کا فرق دل سے نکل جاوے۔ صبر میں لذت ملنے لگے۔ نماز میں دل لگے اور باوجود بے سروسامانی کا ولولہ پیدا ہو اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کو سورہ حج میں بشارت دیتا ہے وبشر المخبتین الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم والصٰبرین علےٰ ما اصابھم والمقیمی الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون

(۲۴) **ھٰذا دعاء عرفۃ**

دعائے عرفہ

لبیک اللھم لبیک وسعدیک والخیر فی یدیک ومنک والیک اللھم ما قلت من قول او حلفت من حلف او نذرت من

نذار فمشیئتک بین یدی ذلک کلہ ما شئت کان و مالم تشالایکون لا حول ولاقوۃ الا بک انک علی کل شئی قدیر اللھم ما صلیت من صلاۃ فعلی من صلیت و مالعنت من لعن فعلی من لعنت انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ہ

ایضا عرفات کی دعا

لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو حی لایموت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر ہ

نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا وہی اکیلا تنہا معبود ہے کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہ آئے گی ۔ نیکیاں اسی کے قبضے میں ہیں اور وہی ہر چیز پر قدرت والا ہے ۔

ایضاً عرفات کی دعائیں (عند اھلحدیث وغیرہ)

عرفات میں جہاں کہیں جگہ ملے وہی کافی ہے مگر بڑے کالے پتھروں کے پاس کھڑا ہونا افضل ہے یہاں پر رو بقبلہ کھڑے ہوکر ہاتھ سینہ تک اٹھاکر یوں دعا شروع کرے پہلے سو بار لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شئی قدیر ۔ پھر سو بار قل ھو اللہ احد اللہ الصمد الخ پھر سو بار اللھم صل علی محمد کما صلیت علی ابراھیم وال ابراھیم انک حمید مجید وعلینا معھم ۔

یہ دعائیں حدیث شریف سے عرفات کے لئے منقول نہیں :۔

دعا اول ۔ اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر وللہ الحمد لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد اللھم اجعلہ حجا مبرورا وذنبا مغفورا (ابن ابی شیبہ)

اللہ بہت بڑا ہے اور اسی کیواسطے ہے سب تعریف اللہ بہت بڑا ہے اور اوسی کیواسطے ہے سب تعریف ۔ اللہ بہت بڑا ہے اوس کے واسطے ہے سب تعریف نہیں کوئی لائق عبادت کے سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ اوس کا کوئی

شریک نہیں اوسی کی ہے بادشاہت اور اوسی کی ہے سب تعریف یا اللہ کر اس کو حج مقبول اور گناہ سے بخشا ہوا (عندالمحدیث)

دعا دوم۔ لبیک اللھم لبیک انما الخیر خیر الاخرۃ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار شھد اللہ انہ لا الہ الا ھو والملائکۃ واولوا العلم قائماً بالقسط (طبرانی مسند احمد)

حاضر ہوں میں یا اللہ حاضر ہوں میں سوا اس کے نہیں کہ پوری خوبی آخرت کی ہے اے رب ہمارے دے ہکو دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا ہکو دوزخ کے عذاب سے گواہی دی اللہ نے یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر وہ اور گواہی دی فرشتوں نے اور صاحب علموں نے حال یہ کہ اللہ قدیم ہے ساتھ انصاف کے (عندالمحدیث)

تیسری دعا۔

ربنا لا تؤاخذنا ان نسینا او اخطانا ربنا ولا تحمل علینا اصراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا فانصرنا علی القوم الکافرین (آمین) ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ربنا انک جامع الناس لیوم لا ریب فیہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ربنا اننا امنا فاغفر لنا ذنوبنا وقنا عذاب النار (مناسک)

اے رب ہمارے مت پکڑ ہکو اگر بھول گئے ہم یا چوک گئے ہم اے رب ہمارے اور مت رکھو اوپر ہمارے بوجھ جیسا رکھا تونے اس کو اوپر ان لوگوں کے کہ ہم سے پہلے تھے۔ اے رب ہمارے اور مت اٹھوا ہم سے وہ چیز کہ نہیں طاقت واسطے ہمارے ساتھ اس کے اور معاف کر ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہے دوستدار ہمارا پس مدد دے ہکو اوپر قوم کافروں کے یا اللہ دعا قبول کر ہماری اے رب ہمارے نہ کر گمراہ دل ہمارے کو پیچھے اس کے کہ راہ دکھائی تونے ہکو اور دی ہکو اپنے پاس سے رحمت بتحقیق تو ہی ہے دینے والا۔ اے رب ہمارے بتحقیق تو اکٹھا کرنیوالا ہے لوگوں کو اس دن کہ نہیں شک بیچ اس کے۔ بتحقیق اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو۔ اے رب ہمارے بتحقیق ہم ایمان لائے

پس بخش واسطے ہمارے گناہ ہمارے اور بچا عذاب آگ سے ۔انتہیٰ (عندالحدیث ،

چوتھی دعا:

رب اعوذ بك ان اسئلك ما لیس لی به علم و الا تغفرلی وترحمنی اکن من الخاسرین فاطر السموٰت والارض انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصالحین ان ربی لسمیع الدعاء رب اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذریتی ربنا وتقبل دعاً ربنا اغفرلی ولوالدی وللمومنین یوم یقوم الحساب ۔ ربنا اتنا من لدنك رحمۃ وھی لنا من امرنا رشدا (مناسک)

اے رب تیرے تحقیق میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے یہ کہ سوال کروں تجھ سے وہ چیز کہ نہیں مجھکو ساتھ اس کے علم اور اگر نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کریگا تو مجھپر ہو جاؤں گا میں ٹوٹا پانے والوں سے اے پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے تو ہی ہے دوست میرے کارساز میرا بیچ دنیا اور آخرت کے قبض کر مجھکو فرمانبردار ا پنا اور ملا دے مجھکو ساتھ نیکوں کے تحقیق رب میرا البتہ سننے والا دعا کا ہے اے رب میرے مجھکو قائم رکھنے والا نماز کا اور اولاد میری کی اے رب ہمارے اور قبول کر تو دعا میری اے رب ہمارے بخش مجھکو اور ماں باپ میرے کو اور سب ایمان والوں کو جس دن قائم ہو حساب اے رب

ایضاً۔ یہ دعا بھی عرفات کے لئے مسنون ہے۔

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر۔

ایضاً ادعیہ ماثورہ یہ ہیں۔

اللھم اعطنی نوراً واجعل لی نوراً وفی عصبی نوراً وفی لحمی نوراً وفی دمی نوراً وفی شعری نوراً وفی بشری نوراً وفی لسانی نوراً واجعل فی نفسی نوراً واعظم لی نوراً واجعلنی نوراً ۔ دوسری دعا۔ اللھم اشرح لی صدری ویسرلی امری ۔ واعوذ بك من شر وساوس الصدر وشتات الامر وفتنۃ القبر ۔تیسری دعا۔ اللھم اھدنی بالھدی ونقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولیٰ ۔

اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفات پر یہ پڑھا ہے ۔لا الٰہ الا اللہ والحمد واللہ اکبر

له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير۔ اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا اللهم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذبک من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنة القبر اللهم انی اعوذبک من شر ما یلج فی اللیل و شر ما یلج فی النهار وشر ما تهب به الریاح لبیک اللهم لبیک انما الخیر خیر الاخرة اور روایت ہے کہ دست مبارک اٹھا کر اللہ اکبر وللہ الحمد تین بار فرما کر پڑھا لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد اللهم اهدنی بالهدی ونقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرة والاولی پھر ہاتھ چھوڑ دیے جتنی دیر میں الحمد پڑھیں پھر ہاتھ اٹھا کر یہی فرمایا اور پھر ہاتھ چھوڑ دیے بقدر الحمد کے پس اسی طرح کرتے رہیے اور ہاتھ اٹھاتے اس طرح بھی دعا کی طرح ہیں۔ الغرض سورج کے غروب تک وہیں رہنا واجب ہے اگر قبل غروب آفتاب کے حد عرفہ سے نکل آوے تو دم واجب ہوگا۔ مگر جو قبل غروب آفتاب کے پھر کر چلا آوے تو دم ساقط ہوتا ہے۔ اگر بعد غروب کے واپس سمت میدان عرفات گیا تو دم ساقط نہیں ہوتا۔

ایضاً۔ حضرات معلمین ذمہ ورین اہل عرب بصورت ذیل ادعیہ وغیرہ طریق عرفات شریف کے لیے کارمند ہیں جو ہو بہو لکھا جاتا ہے جن کا سلسلہ شروع دخول عرفات ہے

هذا دعا عرفة

(یقوله الحاج عند دخوله الیها حال کونه ذاکرا مستغفرا ملبیا)

اللهم الیک توجهت وبک اعتصمت وعلیک توکلت اللهم اجعلنی ممن تباهی به الیوم وعلیک توکلت اللهم اجعلنی ممن تباهی به الیوم ملائکتک انک علی کل شئ قدیر۔

هذا دعا عرفة

(یقوله الحاج بعد زوال الشمس وبعد صلاة الظهر والعصر)

یقف اسفل جبل الرحمة عند الصخرات الکبار موقف النبی صلی الله علیه وسلم وعرفة کلها موقف ویکثر الدعوة ویکثر من قول لا اله الا الله وحده لا شریک

لہ الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو حي لا يموت بيده الخير وهو على كل شيء
قدير. اللهم انك وفقتني وحملتني على ما سخرت لي حتى بلغتني باحسانك الى زيارة
بيتك والوقوف عند هذا المشعر العظيم اقتداء ولسنة خليلك واقتفاء بآثار خيرة
من خلقك سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم وان لكل ضيف قرى ولكل وفد
جائزة ولكل زائر كرامة ولكل سائل عطية ولكل راج ثوابا ولكل ملتمس لما
عندك جزاء ولكل راغب اليك زلفة ولكل متوجه اليك احسانا وقد وقفنا
بهذا المشعر العظيم رجاء لما عندك فلا تخيب الهنا رجاءنا فيك يا سيدنا
يا مولانا يا من خضعت كل الاشياء لعزه وعنت الوجوه لعظمته اللهم اليك
خرجنا وبفنائك انخنا واياك املنا وعندك طلبنا ولاحسانك تعرضنا ولرحمتك
رجونا ومن عذابك اشفقنا ولبيتك الحرام حججنا يا من يملك حوائج السائلين و
يعلم ضمائر الصامتين يا من ليس معه رب يدعى ولا اله ولا فوقه خالق يخشى
ولا وزير يؤتى ولا حاجب يرشى يا من لا يزداد على السوال الا كرما وجودا وعلى
كثرة الحوائج الا تفضلا واحسانا يا من صحبت بين يديه الاصوات بلغات مختلفات
يسالونك الحاجات وسكبت الدموع بالعبرات والزفرات ملحين بالدعوات
فحاجتي اليك يا رب مغفرتك ورضائك ومنك على لا سخط بعده وهدى لا ضلال
بعده وعلما لا جهل بعده وحسن الخاتمة والعتيق من النار والفوز بالجنة وان
تذكرني عند البلاء اذا نسيني اهل الدنيا وارانى التراب وانقطع عني الاحباب
وتقطعت بي الاسباب يا عزيز يا وهاب يا ارحم الراحمين اللهم انك ترى مكاني
وتسمع كلامي وتعلم سري وعلانيتي ولا يخفى عليك شيء من امري انا البائس
الفقير المستغيث الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه اسالك مسألة المسكين وا
بتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير دعاء من
خضع لك عنقه وذل لك جسده وفاضت لك عيناه ورغم لك انفه لا تجعلني
بدعائك رب شقيا وكن بي رؤفا رحيما يا خير المسؤلين ويا خير المعطين

رب اهدنا بالهدى وزيّنّا بالتقوى واغفرلنا فى الآخرة والاولى اللهم اجعل فى قلبى نورا وفى سمعى نورا وفى بصرى نورا وفى لسانى نورا وعن يمينى نورا وعن يسارى نورا ومن فوقى نورا ومن تحتى نورا ومن امامى نورا ومن خلفى نورا واجعل لى فى نفسى نورا واعظم لى نورا رب اشرح لى صدرى ويسرلى امرى اللهم انى اسئالك الهدى والتقى والعفاف والغنى اللهم لك الحمد كالذى تقول وخيرمما نقول اللهم انى اسالك رضاك والجنة واعوذ بك من سخطك والنار وما قرب اليها من قول او فعل او عمل اللهم اجعله حجا مبرورا وذنبا مغفورا وعملا صالحا مقبولا ربنا اتنا فى الدنيا حسنة وفى الاخرة حسنة وقنا عذاب النار الهى لاقوة لى على سخطك ولاصبرلى على عذابك ولاغنى لى عن رحمتك ولاقوة لى على البلاء ولاطاقة على الجهد عوذ برضاك من سخطك ومن فجاة نقمتك يا املى ويارجائى ياخير مستغاث يا اجود المعطين يامن سبقت رحمته غضبه يا سيدى ومولائى يا ثقتى ورجائى ومعتمدى اللهم يا من لا يشغله سمع عن سمع ولا تشتبه عليه الاصوات يا من لا تغلطه المسائل ولا تختلف عليه اللغات يامن لا تبرمه الحاح الملحين ولا تعجزه مسالة السائلين اذقنا برد عفوك وحلاوة مغفرتك يا ارحم الراحمين اللهم انى قد وفدت اليك ووقفت بين يديك فى هذا الموضع الشريف رجاءً لما عندك فلا تجعلنى اليوم اخيب وفدك فاكرمنى بالجنة ومن على بالمغفرة والعافية واجرنى من النار وادرا عنى شر خلقك انقطع الرجاء الا منك واغلقت الابواب الا بابك فلا تكلنى الى احد سواك فى امور دينى ودنيائى طرفة عين ولا اقل من ذالك وانقلنى من ذل المعصية الى عز الطاعة ونور قلبى وقبرى واعذنى من الشر كله واجمع لى الخير كله يا اكرم من سئل واجود من اعطى اللهم بنورك اهتدينا وبفضلك استغنينا وفى كنفك وانعامك وعطائك واحسانك اصبحنا وامسينا انت الاول فلا شئ قبلك والآخر فلا شئ بعدك والظاهر

فلا شئ فوقك والباطن فلا شئ دونك نعوذ بك من الفلس والكسل وعذاب القبر وفتنة الغنى اسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم والفوز بالجنة والنجاة من النار اللهم يا عالم الخفيات ويا سامع الاصوات يا باعث الاموات يا مجيب الدعوات يا قاضى الحاجات يا خالق الارض والسموٰت انت الله الذى لا اله الا انت الواحد الاحد الفرد الصمد الوهاب الذى لا يبخل والحليم الذى لا يعجل لا راد لامرك ولا معقب لحكمك رب كل شئ ومليك كل شئ ومقدر كل شئ اسالك ان ترزقنى علما نافعا ورزقا واسعا وقلبا خاشعا ولسانا ذاكرا وعملا زكيا وايمانا خالصا وهب لنا انابة المخلصين وخشوع المخبتين واعمال الصالحين ويقين الصادقين وسعادة المتقين ودرجات الفائزين يا افضل من قصد واكرم من سئل واحلم من اعصى ما احلمك على من عصاك واقربك الى من دعاك واعطفك على من سالك لا هادى الا من هديت ولا ضال الا من اضللت ولا غنى الا من اغنيت ولا فقير الا من افقرت ولا معصوم الا من عصمت ولا مستور الا من سترت اسالك ان تهب لنا جزيل عطائك والسعادة بلقائك والمزيد من نعمائك والائك وان تجعل لنا نورا فى حياتنا ونورا فى مماتنا ونورا فى قبورنا ونورا فى حشرنا ونورا نتوسل به اليك ونورا نفوز به لديك فانا ببابك سائلون وبنوالك معترفون وللقائك راجون اللهم اجعل خير عمرى اخره وخير عملى خواتمه وخير ايامى يوم لقائك اللهم تبتنى بامرك وايدنى بنصرك وارزقنى من فضلك ونجنى من عذابك يوم تبعث عبادك فقد اتيتك لرحمتك راجيا وعن وطنى نائيا ولنسكى موديا ولفرائضك قاضيا ولكتابك تاليا ولك داعيا ولقسوة قلبى شاكيا ومن ذنبى خاشيا ولنفسى ظالما وبجرمى عالما دعاء من جمت عيوبه

و كثرت ذنوبه و نفرمت امانه و بقيت آثامه و انبلت و معته وا نقطعت مدته دعاء من لا يجد لذنبه غافرا غيرك ولا لمالو له من الخيرات معطيا سواك ولا لكسره جابرا الا انت يا ارحم الراحمين ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم اللهم لا تفد منى بعذابك ولا تؤخرنى لشئ من الفتن مولاى فما انا ادعوك راغبا وانصب اليك وجهى طالبا واضع لك خدى مهينا راهبا فتقبل دعاى واصلح الفاسد من امرى واقطع من الدنيا همى وحاجتى واجعل فيما عندك رغبتى واقلبنى منقلب المذكورين عندك القبول دعاؤ هم القائمة حجتهم المغفور ذنبهم المبرور حجهم المحطوط خطايا هم المحو سيئا تهم الراشد امرهم منقلب من لا يعصى لك امرا ولا ياتى بعده ماثما ولا يحمل بعده وزرا منقلب من عزرت بذكرك لسانه وطهرت من الادناس بدنه واستودعت الهدى قلبه وشرحت بالاسلام صدره واقررت برضاك وعفوك قبل الممات عينه وغضضت عن الماثم بصره واستعملت فى سبيلك نفسه واسالك ان لا تجعلنى اشقى خلقك المذنبين عندك ولا اخيب الراجين لديك ولا احرم الآملين لرحمتك ولا اخسر المنقلبين من هذا الموقف العظيم مولاى رب العالمين اللهم وقد دعوتك بالدعاء الذى علمتنيه فلا تحرمنى الرجاء الذى عرفتنيه يا من لا تنفعه الطاعة ولا تضره المعصية وما اعطيتنى مما احب فاجعله لى عونا فيما تحب واجعله لى خيرا وحبب طاعتك لى والعمل بها كما حببتها الى اوليائك حتى ارى ثوابها وكما هديتنى للاسلام فلا تنزعه منى تقبضنى اليك وانا عليه اللهم حبب الى الايمان وزينه فى قلبى وكره الى الكفر والفسوق والعصيان واجعلنى من الراشدين اللهم اختم بالخيرات آجالنا وحقق بفضلك آمالنا وسهل البلوغ رضاك سبلنا وحسن فى جميع الاحوال اعمالنا يا منقذ الغرقى يا منجى الهلكى يا شاهد كل نجوى يا منتهى كل شكوى

یا قدیم الاحسان یا دائم المعروف یا من لا غنی لشی عنہ ولا بد لکل شی منہ
یا من رزق کل شی علیہ ومصیر کل شی الیہ الیک رفعت ایدی السائلین
وامتدت اعناق العابدین نسالک ان تجعلنا فی کنفک وجودک وحرزک و
عیاذک وسترک وامانک اللہم انا نعوذ بک من جھد البلاء ودرک الشقا
وشماتۃ الاعداء وسوء المنقلب والمنقاب فی الاھل والمال والولد اللہم لا تدع
لی مقامنا ھذا ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا غائبا الا رددتہ ولا کربا
الا کشفتہ ولا دینا الا قضیتہ ولا عدوا الا کفیتہ ولا فسادا الا اصلحتہ ولا مریضا
الا عافیتہ ولا خللہ الا سددتہا ولا حاجۃ من حوائج الدنیا والاخرۃ لک فیہا
رضا ولنا فیہا صلاح الا قضیتہا فانک تھدی السبیل وتجبر الکسر وتغنی الفقیر
اللہم انہ لابد لنا من لقائک فاجعل عندک صدرنا مقبولا وذنبا مغفورا
وعلما سرورا وسعیا مشکورا اصبح وجھی الفانی مستجیرا بوجھک الباقی القیوم
ذی العزۃ والجبروت اللہم لا یمنعنی منک احد اذا اردتنی ولا یعطینی احد
اذا حرمتنی فلا تحرمنی بقلۃ شکری ولا تخذلنی بقلۃ صبری اللہم اجعل
یا لحد الاخیر النا منہ رب اغفر لی ولوالدی ولابنای ولاخوانی واھل بیتی
وذریتی وللمومنین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات
اللہم انی اسالک ایمانا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ماکتبت
لی ورضنی بقضائک واعفنی علی الدنیا بالعفۃ والقناعۃ وعلی الدین بالطاعۃ وطھر
لسانی من الکذب وقلبی من النفاق وعملی من الریا وبصری من الخیانۃ فانک تعلم
خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور اللہم ارحم غربتی فی الدنیا ومصرعی عند
الموت ووحشتی فی قبری ومقامی بین یدیک اللہم انت السلام ومنک
السلام وتبارکت وتعالیت یاذا الجلال والاکرام اللہم انت الملک لا الہ الا انت
وانا عبدک ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر
الذنوب الا انت واصرف عنی سیئھا فانہ لا یصرف سیئھا الا انت لبیک

وسعديك والخير كله بيديك واتوب اليك اللهم احيني ما علمت الحياة خيرا لي وتوفني اذا علمت الوفاة خيرا لي واهدني لارشد امري واجرني من شر نفسي اللهم احسن عاقبتنا في الامور كلها واجرنا من خزي الدنيا وعذاب الآخرة وارحم غربتي في الدنيا وتضرعي عند الموت ووحدتي في القبر ومقامي بين يديك اللهم اني اسالك باسمك الطيب الطاهر المبارك الاحب اليك الذي اذا دعيت به اجبت واذا استرحمت به رحمت واذا استفرجت به فرجت ان تعيذني من الكفر والفقر والقلة والذلة والعلة وكافة الامراض والاعراض وسائر الاسقام والآلام واسالك فواتح الخير وخواتمه وجوامعه واوله وآخره وظاهره وباطنه والدرجات العلى اللهم اني اسالك فرجا قريبا واجرا عظيما وصبرا جميلا وفتحا مبينا وعلما كثيرا نافعا ورزقا واسعا مباركا في عاقبة بلا بلاء واسالك العافية من كل بلية واسالك تمام العافية والشكر على العافية اللهم اقسم لنا من خشيتك ما تحول به بيني وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغني به جنتك ومن اليقين ما تهون به علي مصائب الدنيا ومتعني اللهم بسمعي وبصري وديني واجعلها الوارث مني واجعل ثاري على من ظلمني وانصرني على من عاداني ولا تجعل الدنيا اكبر همي ولا مبلغ علمي ولا الى الناس مصيري اللهم اني اسالك بنور وجهك الكريم وسلطانك العظيم توبة صادقة وادبة خالصة وانابة كاملة ومحبة غالبة وشوقا اليك ورغبة فيما لديك وفرجا عاجلا ورزقا واسعا ولسانا رطبا بذكرك وقلبا منعما بشكرك وبدنا هينا لينا بطاعتك واعطنا ما لا عين رات ولا اذن سمعت ولا خطر على قلب بشر اللهم انا نعوذ بك من الفقر الا اليك ومن الذل الا لك ومن الخوف الا منك واعوذ بك ان اقول زورا او اغشى فجورا او اكون بك مغرورا واعوذ بك من شماتة الاعداء وعضال الداء وخيبة الرجاء وزوال النعم وفجاءة النقم يا من فتح بابه للطالبين واظهر غناه للراغبين واطلق السنة الراغبين اليك الهمنا ما الهمت عبادك الصالحين

ن ايقظنا من رقدة الغافلين انك اكرم منعم واعز معين اللهم ان عيوبنا لا يسترها الا محاسن عطفك وذنوبنا لا يغفرها الا واسع احسانك وعفوك واجعلنا من المتقين الابرار واسلك بنا سبيل عبادك الاخيار والهمنا رشدنا واجزل من رضوانك حظنا ولا تحرمنا بذنوبنا ولا تطردنا بعيوبنا ولا تقطعنا من برك ولا تنسنا ذكرك ولا تهتك عنا سترك واغفر لنا ما اقترفناه من ذنوبنا واعف عن تقصيرنا فى طاعتك وشكرك وادم لنا لزوم الطريق اليك وهب لنا نورا نهتدى به اليك وارزقنا حلاوة مناجاتك واسلك بنا سبيل مرضاتك واقطع عنا كل ما يبعدنا عن خدمتك وطاعتك وانقذنا من دركاتنا وغفلاتنا والهمنا رشدنا وحقق فيك قصدنا واسترنا فى دنيانا واخرتنا واحشرنا فى زمرة المتقين والحقنا بعبادك الصالحين اللهم اجعلنا من الائمة الابرار واسكنا معهم فى دار القرار ولا تجعلنا من المخالفين الفجار ووفقنا لحسن الاقبال عليك والاصغاء اليك والمبادرة الى خدمتك وحسن الادب فى معاملتك والتسليم لامرك والرضى بقضائك والصبر على بلائك والشكر لنعمائك واعذنا من احوال الشقاء ووفقنا لاعمال اهل التقى وارزقنا الاستعداد ليوم اللقاء يا من عليه الاعتماد والمتكل اللهم انهج بنا مناهج المفلحين والبسنا خلع الايمان واليقين وخصنا منك بالتوفيق المبين ووفقنا لقول الحق واتباعه وخلصنا من الباطل وابتداعه وكن لنا مؤيدا ولا تجعل لفاجر علينا يدا واجعل لنا عيشا رغدا ولا تشمت بنا عدوا ولا حاسدا وارزقنا علما نافعا وعملا متقبلا وفهما ذكيا وطبعا صفيا وشفاء من كل داء اللهم عاملنا بغفرانك وامنن علينا بفضلك واحسانك ونجنا من النار وعافنا من دار الخزى والبوار وادخلنا بفضلك الجنة دار القرار واجعلنا مع الذين انعمت عليهم فى دار رضوانك يا من ظهرت معرفته للقلوب فلا تخفى وجوده وعم جميع خلقه كرمه وجوده اللهم لا تجعل هذا اخر عهدى من هذا الموقف

العظیم وارزقنی الرجوع الیه مرات کثیرۃ بلطفك العمیم واجعلنی فیه مفلحا مرحوما مستجاب الدعاء فائزا بالقبول والرضوان والتجاوز والغفران والرزق الحلال الواسع وبارك لی فی جمیع اموری وما ارجع الیه من اهلی ومالی واولادی ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار واغفر لنا ولوالدینا ولوالدینا وذریاتنا واخواننا واهلینا والحاضرین والغائبین من المسلمین اجمعین برحمتك یا ارحم الراحمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی اٰلہ وصحبہ اجمعین

ایضاً خبری فوائد مزید متعلق منا و عرفات

شب ۹ ذی الحجہ کو منا کے قیام میں رات کو لبیك اور دعا و استغفار میں مشغول رہئے اور اس شب کو اس دعا کی بھی فضیلت منقول ہے :

سبحان الذی فی السماء عرشہ سبحان الذی فی الارض موطئہ سبحان الذی فی البحر سبیلہ سبحان الذی فی النار سلطانہ سبحان الذی فی الجنۃ رحمتہ سبحن الذی فی القبر قضائہ سبحن الذی فی الھواء روحہ سبحان الذی رفع السماء وسبحن الذی وضع الارض لاملجا ولا منجاء منہ الا الیہ ۞ پھر ۹ ذالحجہ کو اسفار میں نماز فجر پڑھ کے سورج نکلنے پر براستہ ضب کو مسجد خیف کے متصل پہاڑ پر ہے تلبیہ اور تکبیر کہتے ہوئے عرفات کو چلے اور یہ دعا پڑھے اللھم الیك توجھت وعلیك توکلت ووجھك الکریم اردت فاجعل ذنبی مغفورا وحجی مبرورا وارحمنی ولا تخیبنی وبارك لی فی سفری واقض بعرفات حاجتی انك علی کل شئ قدیر. اور جب جبل رحمت نظر آوے پڑھے دعا تسبیح و تہلیل و تحمید و استغفار و تکبیر کی کثرت چاہیئے خاصکر وقوف عرفات کے لئے غسل سنت موکدہ ہے. عرفات پر پہونچ جانے ہی سے وقوف فرض ادا ہو جاتا ہے جب امام خطبہ پڑھے تو سب امام کے پیچھے قبلہ رخ ہو کر خشوع کیا تھ خطبہ سنیں اور مسکین و محتاج کی طرح ہاتھ پھیلا کر دعا مانگیں. سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ

اور جو دعائیں بھی یاد آئیں حفظ یا کتاب میں دیکھکر پڑھتا رہے کہ پھر عمر بھر یہ دن نصیب ہونا مشکل ہے مختصر پڑھو تو یہ دعائیں بھی بزرگوں سے منقول ہیں:۔

ایضاً مزید ادعیہ مختصرہ متعلق وقوف عرفات شریف

(۱) اللهم لك الحمد كالذي نقول وخيرا مما نقول اللهم لك صلوتي ونسكي ومحياي ومماتي واليك مآبي ولك رب تراثي اللهم اني اعوذبك من عذاب القبر ووسوسة الصدر وشتات الامر اللهم اني اسئلك من خير ما تجئ به الريح واعوذبك من شر ما تجئ به الريح۔

(۲) اللهم انك ترى مكاني وتسمع كلامي وتعلم سرى وعلانيتي ولا يخفى عليك شئ من امري انا البائس الفقير المستغيث المستجير الوجل المشفق المقر المعترف بذنبه اسئلك مسئلة المسكين وابتهل اليك ابتهال المذنب الذليل وادعوك دعاء الخائف الضرير من خضعت لك رقبته وفاضت لك عيناه ونحل لك جسده ورغم انفه اللهم لا تجعلني بدعائك رب شقيا وكن لي رؤفا رحيما يا خير المسؤلين ويا خير المعطين

(۳) بیہقی کے شعب الایمان میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال عرفات پر قبلہ رخ ہو کر لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير سو مرتبہ اور سورۂ قل هو الله احد سو مرتبہ اور اللهم صل على محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد وعلينا معهم سو مرتبہ پڑھیگا اللہ تعالی فرمائے گا اے فرشتو اس بندہ کی کیا جزا جس نے میری تسبیح و تہلیل و تکبیر و تعظیم و تعریف و ثنا کی اور میرے رسول پر درود پڑھا۔ اے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے اس بخشدیا اور اس کی شفاعت قبول کی اور اگر وہ تمام اہل عرفات کے لئے شفاعت کرتا تو وہ بھی میں قبول کرتا۔

(۴) ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے عرفہ

کے دن دونوں ہاتھ اٹھاکر تین مرتبہ اللہ اکبر وللہ الحمد پڑھتے پھر تین مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد ۰ اللھم اھدنی بالھدی و نقنی بالتقوی واغفرلی فی الاخرۃ والاولی ۰ پھر دونوں ہاتھوں کو چھوڑ کر بقدر سورہ فاتحہ چپ رہتے اور پھر دونوں ہاتھوں کو اٹھاکر سابق مثل پڑھتے اور شام تک ایسا ہی کرتے۔

(۵) اللھم اھدنا بالھدی واعصمنا بالتقوی واغفرلنا فی الاخرۃ والاولی ۰ ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۰ یا من لا یشغلہ سمع عن سمع ولا تشتبہ علیہ الاصوات یا من لا تغلطہ المسائل ولا تختلف علیہ اللغات یا من لایبرمہ الحاح الملحین ولا تعجزہ مسئلۃ السائلین اذقنا برد عفوک یا ارحم الراحمین ۰

(۶) حضرت علی سے روایت ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میری اور پہلے نبیوں کی دعا عرفہ کے روز یہ رہی ہے۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک و لہ الحمد وھو علی کل شیٔ قدیرہ ۰ اللھم اجعل فی قلبی نورا وفی سمعی نورا وفی بصری نورا ۰ اللھم اشرح لی صدری ویسر لی امری واعوذ بک من وساوس الصدر وشتات الامر وفتنۃ القبر ۰ اللھم انی اعوذ بک من شر مایلج فی اللیل وشر مایلج فی النھار وشر ماتھب بہ الریاح ۰ الغرض عرفات پر نہایت الحاح کے ساتھ شام تک دعا واستغفار کرتا رہے اور بار بار لبیک پڑھے جب آفتاب غروب ہوجائے تو لبیک اور دعائیں پڑھتے ہوئے امام کے ساتھ مزدلفہ کی جانب دو پہاڑوں کے بیچ کی راہ سے سکینہ ووقار کیساتھ چلے چونکہ انبوہ زیادہ ہوتا ہے اگر دھکم دھکا کا خوف نہو تو جلد چلے اور جب مزدلفہ کے نزدیک پہونچے تو مستحب ہے کہ غسل یا کم از کم وضو کرے اور پاپیادہ چلے اور مشعر الحرام کے قریب راستہ سے داہنی جانب اترے کہ عین راستہ میں ٹھہرنا مکروہ ہے وہاں جگہ نہ ملے تو سوائے وادی محسر کے مزدلفہ میں جہاں چاہے ٹھہر جائے۔ کہ تمام مزدلفہ

میں ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ مغرب عشا یہاں اکٹھی پڑھنی چاہیئے جماعت ہو یا اکیلا
اگر عشا سے پہلے مزدلفہ میں پہنچے تو جب تک عشا کا وقت نہ ہو جائے مغرب کی
نماز بھی نہ پڑھے تمام شب جاگنا وسوین شب کو مزدلفہ میں خواہ اور کہیں مستحب ہے
کہ یہ شب بعض کے نزدیک شب جمعہ اور شب قدر سے بھی افضل ہے۔ رات عبادت
میں گذارے بعد نماز فجر مشعر الحرام کے پاس جس کو قزح بھی کہتے ہیں قبلہ رو ہو کر لبیک
تسبیح وتہلیل وتکبیر وتحمید ودرود میں مشغول رہے اور ہاتھ دعا میں مثل دعاؤں کے
اٹھائے چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام وہ
اسی جگہ کی نسبت فرمایا ہے۔ ادعیہ ذیل اس جگہ پڑھنا چاہیئے:

وھذا دعاء المشعر الحرام بعد صلاۃ الصبح

مزدلفہ میں پڑھنے کی دعا

یرقی علیہ ان امکن او یقف عندہ فیحمد اللہ تعالیٰ و یھلل و تکبر و یدعو ہ فیقول:

اللھم کما وقفتنا فیہ وارتنیا ایاہ فوفقنا لذکرک کما ھدیتنا واغفرلنا وارحمنا کما وعدتنا بقولک وقولک الحق فاذا افضتم من عرفات فاذکروا اللہ عند المشعر الحرام واذکروہ کما ھداکم وان کنتم من قبلہ لمن الضالین ثم افیضوا من حیث افاض الناس واستغفروا اللہ ان اللہ غفور رحیم، اللھم انا نسألک یا غفور یا رحیم ان تفتح لادعیتنا ابواب الاجابۃ یا من اذ سالہ المضطر اجابہ یا من یقول للشئ کن فیکون اللھم انا جئناک بجمعنا متشفعین الیک فی غفران ذنوبنا فلا تردنا خائبین واجعلنا افضل ما نولی عبادک الصالحین ولا تفرقنا من ھذا المشعر العظیم الاٰئمین مصلحین غیر خزایا ولا نادمین ولا ضالین ولا مضلین یا ارحم الراحمین اللھم وفقنا نتھدی واعصمنا من اسباب الجھل والردی وسلمنا من افات النفوس فانھا شر العدی واجعلنا ممن اقبلت علیہ فاعرض عمن سواک وخذ بایدینا الیک وارحم تضرعنا بین یدیک الھنا قومنا اذا اعوں

حجنا واعنا اذا ستقمنا وکن لنا ولاتکن علینا واحینا فی الدنیا مومنین طائعین وتوفنا مسلمین تائبین واجعلنا عند السوال تا ئبین واجعلنا من یاخذ کتا بہ بالیمین وجعلنا یوم الفزع الاکبر من الامنین و متعنا اللھم بالنظر الی وجھک الکریم برحمتک یاارحم الراحمین و یکثر بعد ذلک من الذکر ومن قول ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ؛

ایضاً ۔ مزدلفہ کی دعا ۔

اللھم انت خیر مطلوب وخیر مرغوب اللھم ان لکل وفد جائزۃ وقری فاجعل قرای فی ھذا المکان قبول توبتی والتجاوز وان تجمع علی الھدی امری اللھم حجت لک الاصوات بالحاجات وانت تسمعھا ولا یشغلک شان عن شان وحاجتی ان لاتضیع تعبی ونصبی وان لاتجعلنی من المحرومین ۔ اللھم لاتجعلہ اخر العھد من ھذا الموقف الشریف وارزقنی ذلک ابدا ما ابقیتنی فانی لا ارید الا رحمتک ولا ابتغی الا رضاک واحشرنی فی زمرۃ المختبین والمتبعین لامرک والعاملین بفرائضک التی جاء بھا کتابک وحث علیہا رسولک علیہ الصلوٰۃ والسلام ۔

الٰہی میرا سب سے بہتر مطلوب و مرغوب تو ہی ہے آلٰہی ہر آنیوالے کیلئے انعام اور مہمان نوازی ہے تو آج کے دن اس جگہ میری مہمانی یہ فرما کہ میری توبہ قبول فرما اور میری خطاؤں سے درگذر فرما اور میرے کام کو ہدایت پر جمع فرمادے آلٰہی آج آوازیں اپنی حاجتوں کے مانگنے میں بلند ہو رہی ہیں اور تو انہیں سن رہا ہے اور تجھکو ایک حال دوسرے حال سے بے خبر نہیں کرتا ۔ میری حاجت یہ ہے کہ میری تکلیف سفر اور مشقت کو برباد نہ کر اور مجھے ان لوگوں میں نہ رکھ جو تیری رحمت سے محروم ہوئے ۔ آلٰہی اس وقت کی میری حاضری آخری حاضری نہ ہو بلکہ جب تک زندہ رہوں بار بار حاضری کی نعمت پاؤں ۔ میں صرف تیری نعمت کا خواستگار اور تیری رضا کا خواہشمند ہوں میرا حشر اُن لوگوں کیساتھ ہو جو تیری جناب میں عاجزی کرتے ہیں اور تیرے حکم کی پیروی کرتے ہیں اور تیرے وہ فرائض ادا کرتے ہیں جنہیں تیری کتاب قرآن مجید نے بتایا اور تیرے رسول نے ان کی

بجاآوری کی تاکید فرمائی۔ رسول اللہ پر تیری رحمت اور سلام۔

جب طلوع آفتاب میں دو رکعت کی مقدار وقت باقی رہے تو منا کو روانہ ہو جاوے اور وہاں کنکریاں رمی کے لئے چنے کے برابر مزدلفہ سے چنے گا۔ مستحب ہے۔ منا پہونچکر آج تو جمرہ عقبہ کو کنکریاں سات لگائے گا۔ جس طرح مناسک میں گذر چکا ہے اس کا نام رمی ہے اور ہر کنکری پھینکتے وقت یہ دعا پڑھے۔

دعا بوقت رمی جمار مقام منا

بسم اللہ۔ اللہ اکبر رغما للشیطن و حزبه و راضی للرحمن ولطفه اللھم اجعله حجاً مبروراً و سعیا مشکوراً و ذنبا مغفوراً ؕ

کنکریاں پھینکتے وقت ہاتھ اتنا بلند ہو کہ بغل نظر آوے اور لازم ہے کہ کنکریاں جمرۃ العقبیٰ پر لگے یا اس کے آس پاس تین گز تک گرے ورنہ اس کے بدلہ دوسری کنکری پھینکنا پڑیگی اور پہلی ہی لبیک کہنا موقوف کردے خواہ مفرد ہو یا قارن یا متمتع۔

بعد رمی قربانی کرنا مفرد کو مستحب ہے۔ واجب نہیں قربانی کرتے وقت یہ دعا پڑھے

قربانی کی دعا

انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ؕ ان صلوٰتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لاشریك له وبذالك امرت وانا اول المسلمین۔ اللھم تقبل منی ھذا النسك واجعلها قربانا لی بحبك وعظم اجری علیھا۔

ایضاً۔ قربانی کی دعا۔

بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا منك والیك تقبل منی کما تقبلت من ابراھیم خلیلك (مشکوٰۃ)۔ عند اھلحدیث

ایضاً۔ دعا قربانی

اللھم منك ولك تقبل منی کما تقبلت من ابراھیم خلیلك بسم اللہ اللہ اکبر ۔۔

جب قربانی سے فارغ ہو جائے تو قبلہ رخ بیٹھکر داہنی جانب سے شروع کرکے سر منڈوا دے یا ترشوائے پہلے کا نام حلق دوسرے کا قصر ہے۔ بقدر ایک پورا انگلی کے تمام سر کے بال ترشوانا

اس کا نام قصر ہے۔ کیونکہ چوتھائی سر کا حلق یا قصر واجب ہے اور تمام سر کا مستحب ہے اور حلق مردوں کے لئے افضل ہے قصر سے۔ اور عورتوں کے لئے صرف قصر ہے کہ ایک پورا انگشت سے کچھ زیادہ بال کٹواویں۔ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور قصر ایک پور سے کم نہ ہونا چاہئے حلق یا قصد سر کے بعد مونچھیں اور نہ ناخن کتروانے قبل درست نہیں حلق کے وقت یہ دعا پڑھے۔

حلق کی دعا الحمد للہ علی ما ھدانا وانعم علینا وقضی عنا نسکنا اللھم ھذہ ناصیتی بیدک فاجعل بکل شعرۃ نورا یوم القیمۃ وامح عنی سیئۃ وارفع لی درجۃ فی الجنۃ العالیۃ ۰ اللھم بارک لی فی نفسی وتقبل منی اللھم اغفر لی وللمحلقین یا واسع المغفرۃ ۰

پھر ناخن اور بالوں کو دفن کر دے کہ پھینکنا گناہ ہے۔ اگر ہو سکے تو طواف الزیارت دسویں کو ادا کر آوے ورنہ بارہویں کو ضرور کرنا پڑیگا۔ جس طرح مناسک میں گذر چکا ہے۔ بس حاجی ہونے کا خطاب درگاہ معلیٰ سے مل گیا خدا مقبول فرماوے جتنے روز مکہ شریف میں رہنا پڑے طواف کی کثرت رہے اور باقی زیارات سے بھی مستفید ہونا چاہئے جن کے متعلق بطور دعا وسلام آگے لکھا جائے گا۔

اب حج پورا ہو گیا اور عورت بھی حلال ہو گئی۔ پھر جب تک جی چاہے مکہ میں ٹھہرے اور حرم شریف کی نمازوں اور نفل طواف کو جتنے بھی ہو سکیں غنیمت سمجھے اپنے عزیز واحباب کو نفل طواف کر کر کے ثواب پہنچاوے۔ اور اموات کے لئے بھی نیت ایصال ثواب طواف کرے کہ دوہرا اجر ہے۔ پھر جب مکہ معظمہ سے رخصت ہونے کا وقت آوے تو رخصتی طواف کرے جس کا نام طواف صدر اور طواف وداع ہے کہ یہ طواف باہر والوں پر واجب ہے بغیر طواف کے چلے گئے تو میقات کے اندر نہ پہنچے ہوئے واپس آکر طواف کرنا واجب ہے اور میقات سے باہر نکل گئے تو قربانی کرے یا عمرہ کا احرام باندھکر مکہ آوے اور عمرہ پورا کر کے طواف صدر کرے کہ اس صورت میں بغیر احرام باندھے مکہ میں آنا درست نہیں طواف صدر کا وقت طواف زیارت کے بعد ہے۔ جب بھی سفر کا ارادہ ہو پس اگر سفر کا

ارادہ ہوا اور طواف صدر کرلیا مگر پھر ارادہ فسخ ہوگیا تب بھی طواف صدر ادا ہوگیا۔ مگر مستحب یہ ہے کہ چلنے کیوقت پھر طواف صدر کرے۔ کہ آخری دیدار بیت اللہ کے طواف کیساتھ ہو۔ طواف صدر کے بعد دوگانہ طواف مقام ابراہیم کے پاس پڑھکر چاہ زمزم کے نزدیک آوے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر بیٹ بھر کہ پانی تین سانس میں پیوے ہر سانس میں بیت اللہ کی طرف نظر کرے اور آب زمزم پینے کیوقت بدستور کہے بسم اللہ والحمد للہ والصلوۃ والسلام علی رسول اللہ۔ اور آخری دفعہ یہہ کہے۔ اللھم انی اسئلک علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء۔ کچھ آب زمزم سر اور چہرہ اور بدن پر ڈالدے پھر ملتزم کے پاس آکر سینہ اور داہنا گال دیوار کعبہ پر رکھے اور داہنے ہاتھ کو دروازہ کے چوکھٹ کی طرف بڑھاوے اور جس طرح غلام اپنے مولا کا دامن پکڑکر اپنے قصور اور خطائیں بخشواتا ہے اسی طرح کعبہ کا پردہ ہاتھ میں پکڑکر روتے ہوئے استغفار وتسبیح وتہلیل ودعا ودرود میں دیر تک مشغول رہے اگر رونا نہ آوے تو رونے کی شکل بناوے پھر چوکھٹ کو بوسہ دے اور دعا مانگے اور کعبہ کو حسرت سے دیکھتے ہوئے کہ افسوس یہ مقدس دربار ہم سے چھوٹتا ہے دیکھئے پھر حاضری نصیب ہو یا نہ ہو۔ اُلٹے پاؤں باب الوداع سے باہر آئے مساکین پر کچھ خیرات کرے ادعیہ طواف الوداع اور رخصتی ذیل میں لکھے جاتے ہیں عورت حیض ونفاس والی حرم شریف کے دروازہ ہی پر سے رخصت ہوجاوے کہ طواف وداع ان سے ساقط ہوگیا اگر پاک ہو کر طواف کرکے مکہ سے رخصت ہووے تو بہتر اور افضل ہے۔ اسی طرح نفاس کے متعلق ہے۔

الوداع   الوداع   الوداع

۲۳۔ دعاء طواف الوداع

دعا طواف الوداع ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد یا معید اعذنی ویا سمیع اسمعنی یا جبار اجبرنی یا ستار استرنی یا رحمن ارحمنی یا رادّ ارددنی الی مینائک ھذا وارزقنی

الیہ ثم اللہ و کہ ات نبدم ان تائبین عابدین سائحین لربنا حامدین صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحدہ اللھم اکتب السلامۃ والعافیۃ والغنیمۃ لنا ولعبیدک الحجاج والزوار لبیتک والغزاۃ والمسافرین والمقیمین فی برک وبحرک من امتہ محمد اجمعین اللھم احفظنی عن یمینی عن یساری ومن قدامی ومن وراء ظھری ومن فوقی ومن تحتی حتی توصلنی الی اھلی وبلدی فاذا وصلتنی الی اھلی وبلدی اسئلک ان لا تخلینی من رحمتک طرفۃ عین ولا اقل من ذالک اللھم کن لنا صاحبا فی سفرنا وخلیفۃ فی اھلنا واطمس علی وجوہ اعدائنا وامسخھم علی مکانتھم فلا یستطیعون المضی ولا المجیئ الینا اللھم لا تجعلہ اخر العھد من بیتک ھذا اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدا ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم متعنی ببصری واجعلہ الوارث منی وارنی من العدو ثاری وانصرنی علی من ظلمنی اللھم انی اعوذبک من الجبن والبخل واعوذبک من غلبۃ الدین وقھر الرجال اللھم انا نسئلک فی سفرنا ھذا البر والتقوی ومن العمل ما ترضی اللھم ھون علینا سفرنا ھذا واطولنا بعدہ اللھم انت الصاحب فی السفر والخلیفۃ فی الاھل اللھم انی اعوذبک من وعثاء السفر وکابۃ المنظر وسوء المنقلب فی المال والاھل والولد اللھم اصحبنا بنصحک اقلبنا بذمتک اللھم اطو لنا الارض وھون علینا السفر وکابۃ المنقلب اللھم بلاغا یبلغ خیرا وسترا مغفرتک ورضوانا بیدک الخیر انک علی کل شیئ قدیر اللھم ھون علینا السفر واطولنا الارض اللھم اصحبنا فی سفرنا واخلفنا فی اھلنا اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی واعوذ بعظمتک ان اغتال من تحتی یا ارحم الراحمین یا رب العالمین ۝

الفیا طواف وداع کی دعا۔

بعد فراغت طواف حجر اسود کو بوسہ دیوے کہ یہ ختم طواف کی مہر ہے - اب
مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت پڑھے اس سے فارغ ہو کر آب زمزم پر جائے وہاں
سے فارغ ہو کر ملتزم سے لپٹے اور دعا مانگے. پھر حجر اسود کو بوسہ دے کہ یہ بوسہ
وداع کا ہے اور کوشش کرے کہ دو چار قطرے بھی آنسو کے آنکھ سے گریں اور
یہہ دعا پڑھے :

یا یمین اللہ فی ارضہ انی اشہدك وکفی باللہ شہیدا انی اشہد
ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا رسول اللہ وانا اودعك ھذہ الشہادۃ
لتشہد لی بہا عند اللہ فی یوم القیامۃ یوم الفزع الاکبر اللھم انی اشہدك
علی ذلك واشہد ملائکتك الکرام وصلی اللہ علی سیدنا محمد واٰلہ وصحبہ
اجمعین :

پھر الٹے پاؤں کعبہ کی طرف منہ کر کے یا سیدھے چلنے میں پھر کر کعبہ کو حسرت
سے دیکھتے اوس کی جدائی پر روتے یا رونے کا منہ بناتے مسجد الحرام کے دروازہ
سے بایاں پاؤں پہلے نکالے اور وہی دعا پڑھے - بسم اللہ والحمد للہ الخ
مسجد الحرام کے باہر آنے سے قبل آستانہ کعبہ کے سامنے کھڑے ہو کر
چوکھٹ کو بوسہ دے اور قبول حج و زیارت اور بار بار حاضری کی دعا مانگے - سوار
ہونے سے قبل فقراء مکہ معظمہ پر حسب استطاعت کچھ تصدق کرے اور روانہ ہو جائے

وھذا الدعاء یدعو بہ بعد طواف الوداع

اذا اراد الخروج من مکۃ یقف بالملتزم ویلصق بہ جمیع بدنہ
یقول اللھم ھذا بیتك وانا عبدك وابن عبدك وابن امتك حملتنی
علی ما سخرت لی من خلقك وسیرتنی فی بلادك حتی بلغتنی بنعمتك
الی بیتك واعننی علی اداء نسکی فان کنت رضیت عنی فازدد عنی
رضاء والا فمن الان قبل ان تنئی عن بیتك داری وھذا اوان
انصرافی ان اذنت لی غیر مستبدل بك ولا ببیتك ولا راغبا عنك

ولا عن بينك اللهم فاصحبنی العافیۃ فی بدنی والصحۃ فی جسمی والعصمۃ فی دینی واحسن منقلبی وارزقنی طاعتک ما ابقیتنی واجمع لی بین خیری الدنیا والآخرۃ انک علی کل شئ قدیر وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

فصل دوم ادعیہ وسلام بقیہ آثار متبرکہ مکہ مکرمہ

حضرات ادعیہ مناسک حج طواف بیت اللہ وسعی وغیرہ سے فارغ ہو کے لہذا اس فصل میں بقیہ زیارات مکہ معظمہ کی حاضری اور وہاں سے دعا طلبی وغیرہ کا طریقہ جس طرح سلف سے منقول ہے لکھا جاتا ہے انشاء اللہ اگر زندگی باقی آئندہ فصل زیارت مدینہ منورہ کے متعلق پیش خدمت ہوگا۔ والسلام

۳۵۔ یوم الجمعۃ زیارۃ المعلی

یہ دعا زیارت المعلی وسیدہ خدیجہؓ وسیدہ آمنہؓ اور تمام ماثورہ زیارات پر داخل ہوتے وقت پڑھے:۔

السلام علیکم یا اهل الجنۃ البقیع لا الہ الا اللہ اهل دار قوم مومنین انتم السابقون ونحن ان شاء اللہ تعالیٰ بکم لاحقون اشہد ان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور اودعت عندکم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الفاتحۃ

۳۶۔ دعا یقال عند کل ولی اذا اراد زیارتہ

ہر ولی کی زیارت کے وقت پڑھے	السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جئناک زائرین وعلی مقامک واقفین لا تردنا خائبین واودعت عندک شہادۃ ان

لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ الفاتحہ

لہذا معلی شریف کے بعض مقابر متبرکہ کا سلام علیحدہ بیان کیا جاتا ہے۔

٢٧. هذا دعاء سيدی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق رض

السلام علیك یا سیدی عبد الرحمن بن ابی بکر الصدیق السلام علیك یا ابن صدیق رسول الله رضی الله تعالیٰ عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة مسكنك وماواك اودعت عندك شهادة ان لا اله الا الله وان سیدنا محمدا عبده ورسوله. الفاتحه الی

٢٨. زیارة السیدة خدیجة الکبریٰ

السلام علیك یا سیدتنا یا خدیجة الکبریٰ السلام علیك یا زوجة المرتضیٰ رضی الله تعالیٰ عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة مسكنك وماواك اودعت عندك شهادة ان لا اله الا الله وان سیدنا محمدا عبده ورسوله الفاتحه

٢٩. ویقول عند زیارة السیدة آمنة رضی الله عنها

السلام علیك یا سیدتنا آمنة السلام علیك یا ام المصطفیٰ السلام علیك یا ام المرتضیٰ رضی الله عنك وارضاك احسن الرضا وجعل الجنة مسكنك وماواك اودعت عندك شهادة ان لا اله الا الله وان محمد عبده ورسوله الفاتحه

دعا سیدنا حضرت عبد المطلب وعبد المناف

السلام علیك یا عبد المطلب السلام علیك یا عبد المناف السلام علیك یا جد النبی الله السلام علیكما یا جد الرسول الله رضی الله عنکما الرضا وارضی کما احسن الرضاء الخ

دعا حضرت سیدنا ابی طالب

السلام علیك یا ابی طالب السلام علیك یا ابی علی اسد الله الغالب السلام علیك یا عم الرسول الله السلام علیك یا ناصر رسول الله تعالیٰ عنك وارضاك احسن الرضاء الخ

دعا سیدنا عبداللہ بن زبیر و سیدتنا اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہم

السلام علیک یا سیدنا عبداللہ السلام علیک یا ابن زبیر السلام علیک یا من ولاد فی الاسلام السلام علیک یا من اکثر الصلوٰۃ والصیام السلام علیک یا سیدتنا اسماء السلام علیک یا بنت الصدیق الکریم السلام علیک یا مسلمۃ فی ایام القدیم السلام علیک یا ام عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنکما وارضاکما احسن الرضاء الخ — الفاتحۃ

(ھدایت) واضح ہو کہ صلحا اور اولیا کی مزاروں پر نمبر ۲۰ کی دعا پڑھے جو سابقاً بیان ہو چکی ہے۔

(ھدایت ثانی) واضح ہو کہ ماسوا مزارات ہر ماثرہ مقام میں دوگانہ اور دعا ذیل تمام کرے

(۲۹) وھذا دعاء یقال فی کل ما ثر

اللھم ربنا تقبل منا دعائنا واعف عنا اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصالحین اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ (الفاتحۃ)

لہذا بعض ماثر کے ادعیہ کی تفصیل ذیل میں علیحدہ بھی دیجاتی ہے

(۳۰) وھذا دعاء مسجد الجن یقول بعد صلاۃ رکعتین

اللھم انک ترانی وتری مکانی ولا یخفی علیک شیئ من امری وانا العبد الفقیر الحقیر المعترف المقر بالذنب والتقصیر اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصاً مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔

(۳۱) یوم السبت زیارۃ جبل ابی قبیس دعاء دار الخیزران

اللھم انی اسئلک ایمانا کاملا یباشر قلبی ویقینا صادقا حتی اعلم انہ لا یصیبنی الا ما کتبت لی انت ولی فی الدنیا والاخرۃ اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ (الفاتحۃ)

۳۲۔ دعا ماثر سیدنا بلال رض

وهو هذا۔ اللهم اجرنی من الشیطان حتی لا یکون له علی سلطان اللهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصاً مخلصاً اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله (الفاتحة)

۳۳۔ دعا مولد النبی صلی الله علیه وسلم

اللهم بجاه نبیك المصطفی ورسولك المرتضی وامینك علی وحی السماء طهر قلوبنا من کل وصف یباعدنا عن مشاهدتك ومحبتك وامتنا اللهم علی السنة والجماعة والشوق الی لقائك یاذا الجلال والاکرام اللهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصاً مخلصاً اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله (الفاتحة)

(۳۴) دعاء مولد سیدتنا فاطمة رضی الله عنها

اللهم انی اسئلك بالبضعة الزهرا واولادها الحسن والحسین یسر امورنا واشرح صدورنا واختم الله بالصالحات اعمالنا اللهم انی اودعت فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصاً مخلصاً اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله۔ (الفاتحة)

۳۵۔ دعاء ماثر مکان ابی بکر الصدیق رضی الله عنه

اللهم اکتب لی یا الله عندك براءة من النار وامنا من العذاب وجوازا علی الصراط ونجیبا الی الجنة وعاقبة الی الخیر توفنی مسلما مومنا والحقنی بالصالحین اللهم انی اودعته فی هذا المحل الشریف من یومنا هذا الی یوم القیمة خالصاً مخلصاً اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله (الفاتحة)

(۳۶) دعاء ماثر حجبل نور

اللهم بجاه محمد وانیسه وصدیقه یسر امورنا واشرح صدورنا ونور قلوبنا واختم بالصالحات اعمالنا اللهم انك تعلم سری وعلانیتی زا

قبل معذرتی وتعلم حاجتی وتعلم ما فی نفسی فاغفرلی ذنوبی فانہ لایغفر الذنوب الا انت اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

(۳۷) دعاء ماثر شق القمر وھو ھذا

اللھم صلی علی نبی ھلل وکبر وجح واعف والشق لہ القمر وبایں اللہ امر بالمعروف ونھی عن الفحشا والمنکر اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصاً مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

(۳۸) وھذا دعاء مولد سیدنا علی رضی اللہ عنہ تعالیٰ

اللھم نور بالعلم قلبی واستعمل بطاعتک بدنی وخلص من الفتن سری واشغل بالاعتبار فکری وقنی شر وساوس الشیطان واجرنی منہ یا رحمن واختم بالصالحات اعمالنا اللھم انی اودعت فی ھذ المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

(۳۹) وھذا دعاء یقال فی کل ماثر

اللھم ربنا تقبل منا وعافنا واعف عنا اللھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین اللھم انی اودعت فی ھذا المحل الشریف من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ خالصا مخلصا اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

قبل اس کے کہ میں ادعیہ زیارات مدینہ عالیہ لکھوں جنت المعلی کے زیارات میں سے کچھ حالات حضرت ام المومنین حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰ وجان نثار کمربستہ حاضر دربار نبوی صلعم حضرت ابوطالب کی خدمت میں گزارش کردوں شاید میں تاریخ مکہ میں حصہ دوم میں نہ لکھ سکا ہوں

حضرت خدیجۃ الکبرا رض | یہہ پہلی ام المومنین اور پہلی اسلام لانے والی ہیں۔ ان کا سلسلہ

نسب یہ ہے ۔ خدیجہؓ بنت خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی ۔ قصی پر پہونچکر ان کا خاندان رسول اللہ صلعم سے ملجاتا ہے ۔ آنحضرت کی بعثت سے پہلے وہ طاہرہ کے لقب سے مشہور تھیں ۔ جب رسول اللہ سے ان کا نکاح ہوا ۔ تو ان کی عمر چالیس برس تھی ۔ اور آنحضرت صلعم کی پچیس سال تھی ۔ وہ پہلے دو شوہروں ابو ہالہ بن زرارہ تیمی اور عتیق بن عائذ مخزومی کی بیوہ تھیں آنحضرت صلعم کو ان کے بطن مبارک سے ہی اولادیں ہوئیں ۔ صرف صاحبزادہ ابراہیمؑ حضرت ماریہ قبطیہ سے ہوا نکاح کے بعد وہ پچیس سال تک زندہ رہیں ۔ ان کی زندگی تک حضرت سرور عالم نے دوسری شادی نہیں کی ۔ یہی خاتون ہیں جس کے زمانہ میں وحی شروع ہوا ۔ سورہ مزمل میں تذمیل کا معاملہ اسی مبارک خاتون کے حجرہ میں ہوا ۔ ان کے فضائل کثیرہ ہیں (یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو جبرئیلؑ کی زبانی بوساطت حضرت کریم کے سلام کا اعزاز عطا کیا ۔ یہ متفق علیہ) حضرت حسنین شریفین کی نانی ۔ اور حضرت خاتون جنت بضعۃ النبی کی والدہ شریف ہونے کا بھی فخر ان کو حاصل ہے ۔ ان کی وفات بعمر ۶۵ سال رمضان شریف ۱۰ نبوی ۔ چند روز کے بعد وفات حضرت ابوطالب سے ہوئی ۔ بایں وجہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سال کا نام عام الحزن (سال غم) فرمایا کرتے تھے آنحضرت خود ان کی قبر میں اترے جنازہ اب تک شروع نہ ہوا تھا ۔ ان کا روضۂ مبارک وہاں کے تمام روضات سے خوبصورت تھا (افسوس نجدیوں نے اینٹ سے اینٹ بجا دی) حضرت ام المومنین کے مزار پر دعا ذیل بھی بعض معلم پڑھاتے ہیں :۔

دعاء ۔ زیارت حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ

الصلوٰۃ والسلام علیکم یا اھل الدیار والقبور انتم لنا سلف وانا انشاء اللہ بکم لاحقون الصلوٰۃ والسلام علیک یا ام المومنین حضرۃ خدیجۃ بنت خویلد رضی اللہ تعالیٰ عنھا الصلوٰۃ والسلام علیک یا زوجۃ المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنھا الصلوٰۃ والسلام علیک یا ام حضرۃ سیدۃ فاطمۃ الزھرا ورضی اللہ تعالیٰ عنھا :۔

حضرت ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ حضرت اسد اللہ علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے والد ماجد اور حضرت خاتم المرسلین کے سگے چچا ہیں۔ ان کا نام عبد مناف تھا ابو طالب کنیت ہے۔ انہوں نے آنحضرت کے لئے جو جاں نثاریاں کیں۔ ان سے کون انکار کر سکتا ہے۔ اپنے جگر گوشوں تک کو آپ پر نثار کرتے تھے۔ آپ کی محبت میں تمام عرب کو اپنا دشمن بنا لیا آپ کی خاطر محصور ہوئے۔ فاقے اٹھائے۔ پتھر سینے لگائے گئے۔ تین برس تک آپ کا آب و دانہ بند رہا۔ یہ محبت یہ جاں نثاریاں ضائع ہونیوالی ہیں۔ ایکدفعہ بیمار ہوئے۔ تو سرور عالم عیادت کے لئے گئے۔ ابوطالب نے التماس کی کہ اے بھتیجے جس خدا نے تجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اس سے دعا نہیں مانگتا۔ کہ مجھکو اچھا کر دے۔ آپ نے دعا مانگی۔ اور اسی وقت وہ شفا یاب ہو گئے۔ اور سرور عالم سے کہا کہ خدا تیرا کہنا خوب مانتا ہے۔ جناب نے فرمایا کہ آپ بھی اگر خدا کا کہنا مانیں تو وہ آپ کا بھی کہنا مانے گا۔ بخاری مسلم میں ہے کہ حضور نے ان کو مرض الموت میں کلمہ لا الٰہ الا اللہ پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں۔ سیوطی وغیرہ نے تمام آباء النبی کا اسلام ثابت کیا ہے۔ ابن اسحٰق کی روایت ہے کہ حضرت عباس نے مرتے وقت ابو طالب کے ہونٹ ہلتے دیکھے اور کان لگایا تو وہ کلمہ پڑھ رہے تھے یہ ماجرا آکر حضور کو سنایا۔ اس بناء پر ابو طالب کے اسلام کے متعلق اختلاف ہے چونکہ بخاری میں صحیح تر مانی جاتی ہے۔ اس لئے محدثین زیادہ تر ان کے کفر ہی کے قایل ہیں۔ لیکن محدثانہ حیثیت سے بخاری کی یہ روایت چنداں قابل حجت نہیں کہ آخری راوی مسیب ہیں جو فتح مکہ میں اسلام لائے اور ابو طالب کی وفات پر موجود نہ تھے۔ اسی بنا پر علامہ عینی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ یہ روایت مرسل ہے گو ابن اسحٰق کی روایت میں بھی بیچ کا ایک راوی رہ گیا ہے درمختار میں فتویٰ ہے کہ مسلم کے کفر میں اختلاف ہو گو یہ روایت ضعیفہ ہی سے ہی ان کے کافر ہونے کا فتویٰ نہ دیا جائے۔ رسالہ اسنی المطالب کو بغور دیکھنا چاہئے

یہ بھی سنہ ھ میں حضرت خدیجہ سے چند یوم پہلے وفات پاکر شہر خموشاں میں جا بسے جنازہ شروع نہ ہوا تھا۔ دفن تک آپ تشریف فرما رہے۔ ان دونوں کے اٹھ جانے سے از حد غم والم ہوا۔ اور یہ سال عام الحزن قرار پایا (ان کی قبر پر قبہ بنا ہوا تھا مگر نجدیوں کی دست برد سے نہ بچ سکا) بزار و تبرک انتہیٰ از سفر نامہ مخدوم صاحب گیلانی :۔

فصل سوم ادعیہ زیارات داخلی حرم نبوی صلعم مدینہ منورہ کا بیان

الحمد للہ والمنۃ کہ ادعیہ زیارات مکہ معظمہ سے فارغ ہو کر اب مدینہ مطہرہ کے زیارات کی دعاؤں کا ذکر پیش کیا جاتا ہے۔ جن کے لکھنے سے یہ حصہ مکمل اور قبولیت کے درجے پر انشاء اللہ العزیز فائز المرام ہوگا :۔ آمین :

آداب زیارت روضہ مطہرہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

جس شخص پہ حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے۔ ورنہ اختیار ہے یا ہے حج پہلے کرے یا مدینہ منورہ پہلے آوے جب عزم مدینہ کا ہو تو نیت زیارت قبر مطہر کی کرکے جاوے تا مصداق اس حدیث من زار قبری الخ کا ہو جاوے اور جب مدینہ شریف کو چلے تو کثرت درود شریف کی بہت کرے۔ بلکہ بیر علی سے چلکر جب بلدۃ الرسول کے درخت نظر آئیں تو شوق میں آکر پیادہ ننگے پاؤں روتے ہوئے عجز وانکساری کے ساتھ چلے کہ یہ اللہ کے محبوب اور سارے جہان کے پیشوا کا قیام گاہ ہے جس پہ رات دن اللہ کی رحمت برستی ہے۔ جب حرم مدینہ یعنے وہاں کی عمارت نظر آئیں تو درود پڑھکر کہے :۔

دعا بوقت نظر آنے شہر مدینہ مطہرہ کے

اللھم ھذا حرم نبیک فاجعلہ وقایۃ لی من النار وامانا من العذاب وسوء الحساب ط

اور مستحب ہے کہ غسل کرے یا وضو اور کپڑے نئے پہنے تو بہتر ہے ورنہ پاک اور صاف اور اچھے لباس ہوں اور خوشبو لگاوے اور حسب تحریر گذشتہ پہلے سے پیادہ ہو لے اور خشوع خضوع اور تواضع جس قدر ہو سکے فرد

گذاشت نہ کرے اور عظمت مکان کی خیال کئے ہوئے درود شریف پڑھتا ہوا چلے۔ جب مدینہ منورہ میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

شہر مدینہ منورہ کی داخلی کی دعاء

بسم اللہ ماشاء اللہ ولا قوۃ الا باللہ۔ رب ادخلنی مدخل صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا۔ اللھم افتح لی ابواب رحمتک وارزقنی من زیارۃ رسولک صلی اللہ علیہ وسلم ما رزقت اولیائک و اھل طاعتک واخلصنی من النار۔ واغفر لی وارحمنی یا خیر مسئول۔ اور خضوع قلب سے ادب کیا تھ دعا اور درود شریف بہت پڑھے وہاں جابجا مواقع قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں ہوتے تھے فرماتے تھے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال کروں کہ جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہیں۔ پھر جب مسجد نبوی میں داخل ہو تو چاہیئے کہ باب جبرئیل علیہ السلام سے جاوے اور اول داہنا پاؤں داخل کرے اور دعا مندرجہ بالا اور درود شریف اللھم صل علی محمد و ال محمد اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک پڑھے:۔

ایضاً مسجد نبوی کے داخلی کی دعا

اللھم صلی علی سیدنا محمد وعلی ال سیدنا محمد اللھم اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک۔ اللھم اجعلنی الیوم من اوجہ من وتوجہ الیک و اقرب من تقرب الیک انجح من دعاک و بتغی مرضاتک۔

ایضاً۔ داخلہ مسجد نبوی کی دعا۔ اللھم افتح لی ابواب الخیر۔ پھر جو درمیان منبر اور روضہ انور بہشتی قطعہ مطہر ہے اس میں جا کر تحیۃ المسجد پڑھے یعنے دو رکعت اس طرح کہ منبر داہنے مونڈھے کی سیدھ پر ہو اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق سامنے رہے کہ یہ موقف سید الانام حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بعد

تحیۃ المسجد کے سجدہ شکرانہ ادا کرے کہ حق تعالیٰ نے یہ نعمت اس کے نصیب کی اور دعا جو چاہے ورنہ التجائی سے یہ دعا پڑھے:۔

سجدۂ شکرانہ کی دعاء

اللھم ان ھذہ روضۃ من ریاض الجنۃ شرفتھا وکرمتھا وعظمتھا ونورتھا بنور نبیک وحبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللھم کما بلغتنا فی الدنیا زیارتہ وما ثرہ الشریفۃ فلا تحرمنا یا اللہ فی الاخرۃ من فضل شفاعۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم واحشرنا فی زمرتہ وتحت لوائہ وامتنا علی محبتہ وسنتہ واسقنا من حوضہ المورود بیدہ الشریفۃ شربۃ ھنیئۃ لانظماء بعدھا ابدا انک علی کل شئی قدیر:۔

پھر روضۂ اطہر کے پاس حاضر ہو اور سرہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اوس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے مودب ہو کے کھڑا ہو اور نشیب قبلہ کی طرف کچھ بائیں طرف کو مائل ہو تاکہ چہرہ شریف کے خوب مواجہ ہو وے اور با ادب تمام خشوع کیساتھ کھڑا ہو زیادہ قریب نہ ہو اور دیوار کو ہاتھ نہ لگاوے کہ محل ادب ہے اور ہیبت کا (مگر عاشق جانباز ہاتھ کی بجائے سر آنکھیں تصدق کرتے ہیں) اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے لیٹے ہوئے تصور کرے اور کہے صلوۃ سلام اس طرح پر یعنی چہرہ انور کے مقابل عاجزی سے سائل ہو کر کہے:۔

حاضری دربار سید الکونین کا سلام

السلام علیک یارسول اللہ ۔ السلام علیک یاخیر خلق اللہ ۔ السلام علیک یاخیرۃ اللہ من خلق اللہ السلام علیک یا حبیب اللہ ۔ السلام علیک یا سید ولد آدم السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یارسول اللہ انی اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد انک عبدہ ورسولہ واشھد انک بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ

ونصحہ الامۃ وکشفۃ النعمۃ فجزاک اللہ خیرا جزاک اللہ عنا افضل ماجازی
نبیا عن امتہ اللھم اعط لسیدنا عبدک ورسولک سیدنا محمد ن الوسیلۃ
والفضیلۃ والدرجہ الرفیعۃ وابعثہ المقام المحمود ن الذی وعدتہ انک لاتخلف
المیعاد ط وانزلہ المنزل المقرب عندک انک سبحانک ذوالفضل العظیم :۔

اور وسیلہ پکڑتے یہ پڑھے یارسول اللہ اسئلک الشفاعۃ واتوسل بک
الی اللہ فی ان اموت مسلما علی ملتک و سنتک :۔

ایضاً۔ بارگاہ نبوت کا سلام

السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علیک یا
خیرخلق اللہ السلام علیک یاصفوۃ اللہ السلام علیک یاخیرۃ اللہ
السلام یاصفوۃ اللہ السلام علیک یاخیرۃ اللہ السلام علیک یا سید
المرسلین۔ السلام علیک یاامام المتقین۔ السلام علیک یا من ارسلہ اللہ
رحمۃ للعالمین۔ السلام علیک یا شفیع المذنبین السلام علیک یا مبشر
المحسنین السلام علیک یاخاتم النبیین السلام علیک وعلی جمیع الانبیاء
والمرسلین والملائکۃ المقربین۔ السلام علیک وعلی الک واھل بیتک
واصحابک امتک اجمعین وسائر عباد اللہ الصالحین من التابعین وتابعیھم
الی یوم الدین :۔ پھر طلب وسیلہ کی دعا۔

ایضاً۔ آقائے دوجہاں پر صلوۃ وسلام

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یانبی
اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یا حبیب اللہ۔ الصلوۃ والسلام علیک یاسید
المرسلین۔ الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین الصلوۃ والسلام
علیک یارحمۃ للعالمین انت بالمومنین رؤف رحیم انک لعلی خلق عظیم
انت مولای انت ملجائی یا نبی الھدی سلام علیک یا شفیع الوری سلام
علیک صلی اللہ علیک وسلم دائما ابدا ط :۔

ایضاً بسرورِ دوجہان کی حاضری پر معلم لوگ یہ جامع سلام بھی پڑھاتے ہیں جو رسالہ ادعیہ مکتۃ اللہ سے نقل کیا گیا ہے ذیل:۔

(ذکر مایقال عند زیارۃ قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم)

اذا دخل المسجد الشریف سن لہ ان یصلی تحیۃ المسجد رکعتین ثم یاتی القبر الشریف فیقف مقابلہ تجاہ وجہہ صلی اللہ علیہ وسلم بسکینۃ وادب وخضوع قلب وغض صوت ویقول السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ السلام علیک یا سید المرسلین وخاتم النبیین وقائد الغر المحجلین السلام علیک وعلی اھل بیتک الطیبین الطاھرین۔ السلام علیک وعلی ازواجک الطاھرات امھات المومنین السلام علیک وعلی اصحاب اجمعین وعلی سائر الانبیاء والمرسلین وعبادک الصالحین جزاک اللہ افضل ماجازی نبیا عن امتہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد انک عبدہ ورسولہ وامینہ علی وحیہ وخیر خلقہ واشھد انک قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وجاھدت فی اللہ حق جہادہ اللھم اٰتہ الوسیلۃ والفضیلۃ والدرجۃ العالیۃ الرفیعۃ وابعثہ المقام المحمود الذی وعدتہ انک لا تخلف المیعاد اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد کما صلیت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید۔ اور درود شریف بھی پڑھتے ہیں۔ اللھم اجعل صلوٰتک وبرکاتک ورحمتک علی سید المرسلین وامام المتقین وخاتم النبیین محمد عبدک ورسولک امام الخیر وقاعد الخیر ورسول الرحمۃ یہہ درود نہایت جامع الفاظ کی ہے:

اللھم انزلہ المقعد المقرب عندک یوم القیٰمۃ۔

جو شخص اس کو پڑھے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اس کو نصیب ہوگی:۔

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا یہا الذین امنو صلوا علیہ وسلموا تسلیما ط (پ ۲۲)، السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یا رسول اللہ انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد انک عبدہ ورسولہ واشہد انک قد بلغت الرسالۃ وادیت الامانۃ ونصحت الامۃ وکشفت الغمۃ وجاہدت فی اللہ حق جہادہ فصلوۃ اللہ وملئکتہ وجمیع خلقہ فی سموٰتہ وارضہ علیک یا رسول اللہ۔ اس کے بعد جو دل چاہے دعا مانگے اور طلب وسیلہ وشفاعت کی دعا بھی حسب تحریر گذشتہ آخر میں پڑھے۔ بہت پکار کر کے نہ کہے بلکہ بہ نرمی ادب سے خشوع کیساتھ عرض کرے۔ پھر بقدر ایک ہاتھ کے داہنے ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر یوں سلام کہے:۔

حضرت صدیق اکبر خلیفہ رسول اللہ کی حاضری کا سلام

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ وثانیہ فی الغار ورفیقہ فی الاسفار امینہ علی الاسرار ابابکر الصدیق جزاک اللہ عن امتہ محمد خیرا۔

ایضا۔ بارگاہ صدیق رض کا سلام

السلام علیک یا خلیفۃ رسول اللہ۔ السلام علیک یا صفی رسول اللہ السلام علیک یا صاحب رسول اللہ السلام علیک یا وزیر رسول اللہ السلام علیک یا ثانی رسول اللہ فی الغار ورفیقہ فی الاسفار وامینہ علی الاسرار۔ السلام علیک یا علم المہاجرین والانصار السلام علیک یا من اعتقہ اللہ من النار السلام علیک یا ابابکر الصدیق السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جزاک اللہ عن رسولہ وعن الاسلام واہلہ خیر الجزاء ورضی اللہ عنک احسن الرضیٰ:۔

ایضاً۔ رسالہ ادعیہ مکیہ میں اس طرح بھی مندرج ہے:۔

ثم ینتقل من یمینہ قدر ذراع ویسلم علی ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ فیقول السلام علیک یا خلیفۃ سید المرسلین جزاک اللہ عن السلام والمسلمین خیر اللہم ارض عنہ۔ پھر ایک

داہنے ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر یوں سلام کہے :۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ کی حاضری کا سلام

السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق الذی اعز اللہ بہ الاسلام امام المسلمین مرضیا حیا ومیتا جزاک اللہ عن امۃ محمد خیرا ۃ

ایضاً در بار فاروق اعظم کا سلام

السلام علیک یا امیر المومنین عمر الفاروق السلام علیک یا من کمل اللہ بہ الاربعین۔ السلام علیک یا من استجاب اللہ فیہ دعوۃ خاتم النبیین السلام علیک یا من اظھر اللہ بہ الدین السلام علیک یا من اعز اللہ بہ الدین السلام علیک یا من نطق بالصواب ووافق قولہ محکم الکتاب السلام علیک یا من عاش حمیدا وخرج من الدنیا شھیدا۔ جزاک اللہ عن نبیہ وامتہ خیر الجزاء وسلام اللہ وبرکاتہ علیک

ایضاً بارگاہ فاروق اعظم کا سلام

السلام علیک یا امیر المومنین السلام علیک یا متمم الاربعین السلام علیک یا عز الاسلام والمسلمین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایضاً۔ از رسالہ ادعیہ مکۃ اللہ سے نقل کیا گیا

ثم ینتقل عن یمینہ قدر ذراع فیسلم علی عمر بن الخطاب فیقول السلام علیک یا امیر المومنین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جزاک اللہ عن الاسلام والمسلمین خیرا اللھم ارض عنہ۔

پھر ذرا داہنے سے واپس ہٹ کر کہے یعنی بالشت بھر اپنے بائیں ہاتھ کو مغرب کی طرف ہٹے اور صدیق وفاروق کے درمیان کھڑے ہو کر کہے :۔

دونوں خلفا کا سلام

السلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ ورفیقیہ ووزیریہ جزاکما اللہ احسن الجزا جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع لنا ویدعو لنا ربنا ان یحیینا

علیٰ ملتہ و سنتہ و یحشرنا فی زمرتہ و جمیع المسلمین

ایضاً - دونوں خلفا کا سلام

السّلام علیکما یا خلیفتی رسول اللہ السلام علیکما یا وزیری رسول اللہ - السّلام علیکما یا ضجیعی رسول اللہ علیہ و رحمۃ اللہ وبرکاتہ ورفیقیہ ووزیریہ ومشیریہ والمعاونین لہ علی القیام فی الدین والقائمین بعدہ بمصالح المسلمین جزاکما اللہ احسن الجزاء جئنا کما نتوسل بکما الی رسول اللہ ان یشفع لنا ویسئل ربنا ان یتقبل سعینا ویحیینا علی ملتہ ویمیتنا علیہا ویحشرنا فی زمرتہ ویدخلنا معہ فی اعلی غرف الفردوس اور بعض رحمۃ اللہ وبرکاتہ کے آگے اس طرح پڑھتے ہیں اسألکما الشفاعۃ عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیکما وبارک وسلم۔

اس کے بعد اول مقام میں مواجہ شریف کے مقابل کھڑا ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کرے اپنے اور والدین اور مسلمانوں کے واسطے اور جس کسی نے سلام کہا اس کے لئے یوں عرض کریں:

بارگاہ رسالت میں غائب کا سلام پہنچانا

السّلام علیک یا رسول اللہ من فلان بن فلان یستشفع بک الی ربک (یعنے فلان پر اس شخص کا نام ولدیت لینا چاہیئے۔ مثلاً محمد غوث بن مبارک شاہ)

اور رسالہ ادعیہ مکۃ اللہ نے اس طرح بھی لکھا ہے:

روی عن ابن عمر انہ کان اذا قدم من سفر دخل المسجد ثم اتی القبر فقال السّلام علیک یا رسول اللہ صلعم۔ السّلام علیک یا ابابکر السّلام علیک یا ابتاہ

روی ابن وھب عن مالک قال یقول الزائر

السّلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

بعد دعا منبر اور قبر شریف کے درمیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سرہانے

اگر اللہ تعالیٰ کی حمد ثنا اور درود کے بعد کہے۔

دعا درمیان منبر و مرقد مطہرہ

السلام علیک یا خاتم النبیین۔ السلام علیک یا شفیع المذنبین۔ السلام علیک یا امام المتقین۔ السلام علیک یا رسول رب العلمین۔ السلام علیک یا طٰہٰ۔ السلام علیک یا لیسین۔ السلام علیک یا منة علی المومنین۔ السلام علیک وعلی اهل بیتک وذریتک الطیبین۔ السلام علیک وعلی ازواجک الطاهرات امهات المومنین السلام علیک وعلی اصحابک اجمعین وعلی التابعین الی یوم الدین اللهم اعط کفایتہ ما ینبغی ان یسئله السائلون وغایتہ ما ینبغی ان یامله الآملون۔ اللهم انک قلت وانک اصدق القائلین۔ ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جاؤک فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله توابا رحیما۔ یا حبیب الله یا شفیع الله یا نبی الله یا رسول الله قد اتیناک ظلمین لانفسنا مستغفرین من ذنوبنا فاستغفر لنا انت واشفع لنا الی ربک فنجد الله توابا رحیماہ واسئله ان یمن علینا بسائر مطلوباتنا ویحشرنا فی زمرة عبادة الصالحین ہ اللهم اشهد لک واشهد رسولک وابابکر وعمر صاحبی رسولک واشهد الملئکة النازلین علی هذه الروضة العظیمة بانی اشهد ان لا اله الا انت وحدک لا شریک لک وان سیدنا محمدا عبدک ورسولک واشهد ان ما جاء من عندک الی رسولک من امر ونهی فهو حق لا کذب فیه والی مقر لک بجنایتی ومعترف لخطیئتی وتقصیری من الکبائر والصغائر فاغفرلی جمیعها ولوالدی وللمومنین وامنن علی بالذی مننت به علی اولیائک بتوفیقی الطاعة فانک انت للدنیا ربہ و الفضل والاحسان الغفور الرحیم باهل الایمان۔ ربنا اتنا فی الدنیا حسنة

وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۝ سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون
وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین ۝

اس کے بعد اسطوانہ ابی البابہ کے پاس آکر دو رکعت نماز پڑھکر دعا کرے
پھر روضہ میں آکر نفلیں پڑھے اگر وقت مکروہ ہو اذکار و استغفار و دعا کرتا رہے
پھر منبر کے رمانہ منبریہ ہاتھ رکھے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر دست مبارک
رکھتے تھے۔ پھر اسطوانہ حنانہ پر آوے اور سب جگہ درود شریف اور دعا سے
غافل نہ ہو۔ اسی طرح روضۃ الجنۃ کے محراب النبی اور منبر بڑی قبولیت دعا کی جگہ ہے
ان پر چاہے تو یہ دعا مانگے:۔

منبر اور محراب النبی کی دعا

اللھم انک قلت وقولک الحق۔ قل یعبادی الذین
اسرفوا علی انفسھم لاتقنطوا من رحمۃ اللہ
ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا ط انہ ھو الغفور الرحیم
(۳۹/۵۳) اللھم انی اسئلک العفو والمغفرۃ بحرمۃ نبیک محمد صلی اللہ
علیہ وسلم۔ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک
رحمۃ انک انت الوھاب (۳/۸)

چنانچہ صاحب رسالہ ادعیہ مکۃ اللہ لکھتا ہے

وینبغی ان یکثر الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویکثر التنفل
فی مسجدہ الشریف۔

اسی طرح بقیہ زیارات مسجد قبا و جنۃ البقیع اور احد میں حضرت امیر حمزہ رض اور
شہداء احد رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کرے:۔

فصل چہارم ادعیہ زیارات جنت البقیع و بیرون شہر مدینہ منورہ

الحمد للہ کہ ادعیہ حرم نبوی صلعم روضۂ مطہرہ سے فارغ ہو کر اب بقیہ زیارات
کے ادعیہ پیش خدمت کیے جاتے ہیں۔ جبکہ حجاج زیارت جنت البقیع کو جاویں

تو اول دروازہ قبرستان پر دعائے نمبر ۱۵ پڑھیں اور اسی طرح مزار حضرت امیر حمزہ شہداء احد رضی اللہ عنہم کی زیارت کے وقت دعائے نمبر ۲۵ کو پڑھیں چونکہ یہ دونوں دعائیں حرم نبوی میں پڑھی جاتی ہیں اس لئے ان کا اعادہ ضروری نہ تھا محض تفہیم کے واسطے نمبر بتا دینا کافی ہے۔

ھدایتا - علاوہ مزارات سے ہر ماثرات یعنے زیارت گاہ پر ایک ہی دعا پڑھے:

اللھم تقبل منا وعافنا واعف عنا اللھم توفنا مسلمین واحینا مسلمین والحقنا بالصالحین۔ اللھم انی اودعت فی ھذ المحل الشریف من یوم منا ھذا الی یوم القیامۃ خالصاً مخلصاً اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

ہر ولی کے مزار پر یہہ دعا پڑھے۔

السلام علیك یا ولی اللّٰہ السلام علیك ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ جیئناك زائرین وعلی مقامك واقفین لا تردنا خائبین اودعت عندك شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

اور خاصوں کی مزار پر دعا ساتھ ہی شامل کیجائیگی:

زیارات جنۃ البقیع

جنّت البقیع کی دعا

اول جنت البقیع میں داخل ہو کر یہہ دعا پڑھے۔

السلام علیك یا اھل البقیع یا اھل الجناب الرفیع انتم السابقون ونحن انشاء اللہ تعالیٰ بکم لاحقون ابشر وبان الساعۃ اٰتیۃ لا ریب فیہ وان اللّٰہ یبعث من فی القبور الکم اللّٰہ تعالیٰ شرفکم اللّٰہ تعالیٰ اودعت عندکم شھادۃ ان لا الہ الا اللّٰہ وان محمدا عبدہ ورسولہ:

۴۔ دعائے وقت زیارت حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی

۳۰ شہید ثانی :

السلام علیک یا سیدنا عثمان بن عفان۔ السلام علیک یا من استحیت منک ملئکۃ الرحمٰن السلام علیک یا من زین القرآن تلاوتہ ونور المحراب یا مامتہ وسراج اللہ تعالیٰ فی الجنۃ السلام علیک یا ثالث الخلفاء الراشدین رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک وماواک السلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ اودعت عندک الشہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ :

۴۱۔ دعائے وقت زیارت حضرت سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ ساتھ حضرت عثمان بن مظعون عبد الرحمٰن بن عوف سعد بن وقاص عبد اللہ بن مسعود بن زرارہ صبغۃ اللہ بھی ہیں :

السلام علیک یا سیدنا ابراہیم ابن رسول اللہ السلام علیک یا ابن نبی اللہ السلام علیک یا ابن حبیب اللہ السلام علیک یا ابن المصطفیٰ السلام علیک وعلیٰ من حولک من اصحاب رسول اللہ السلام علیکم یا اصحاب رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضکم احسن الرضیٰ وجعل الجنۃ منزلکم ومسکنکم ومحلکم وماواکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندکم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان سیدنا محمدا عبدہ ورسولہ ۔ زلفا تحفہ

۴۲۔ وقت زیارت ازواج مطہرات پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھے

السلام علیکن یا ازواج رسول اللہ السلام علیکن یا ازواج نبی اللہ السلام علیکن یا ازواج حبیب اللہ السلام علیکن یا ازواج المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکن احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلکن ومسکنکن ومحلکن وماواکن السلام علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندکن

شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ (الفاتحہ)

۴۳۔ وقت زیارت بنات النبی یعنے صاحبزادیاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

السّلام علیکن یا بنات رسول اللہ السلام علیکن یا بنات حبیب اللہ السّلام علیکن یا بنات النبی اللہ السلام علیکن یا بنات المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ وارضاکن احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلکن و مسکنکن و محلکن وما واکن السّلام علیکن ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندکن شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (الفاتحہ)

۴۴۔ وقت زیارت اہلبیت کے

السّلام علیک یا سیدنا عباس یا عم رسول اللہ السّلام علیکَ یا عم نبی اللہ السّلام علیک یا عم حبیب اللہ السلام علیک یا عم المصطفیٰ السّلام علیک یا سیدنا امام الحسن المجتبیٰ کبد نبی اللہ السّلام علیک یا سیدنا امام زین العابدین السّلام علیکَ یا سیدنا امام محمد الباقر سراج السالکین السّلام علیک یا سیدتنا فاطمۃ الزہراء بنت المصطفیٰ السّلام علیک یا اھل بیت النبوۃ ومعدن الرسالۃ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکم احسن الرضیٰ وجعل الجنۃ منزلکم و مسکنکم و محلکم وما واکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندکم شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ (الفاتحہ)

پھر زیارت بیت الحزن میں دوگانہ پڑھے۔ بعد ابی ابن کعب میں دوگانہ پڑھے ان ہر دونوں میں دوگانہ اور دعا شروع صفا سے پڑھے۔

۴۵۔ وقت زیارت سیدتنا حضرت حلیمۃ السعدیہ مرضعۃ یعنے دایہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

السّلام علیک یا سیدتنا یا حلیمۃ السعدیۃ یا مرضعۃ رسول اللہ السلام علیک یا مرضعۃ نبی اللہ السلام علیک یا مرضعۃ المصطفیٰ السّلام

علیک یا مرضعۃ حبیب اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنک وأرضاک احسن الرضیٰ وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک وماوٰیک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحۃ)

۴۶۔ وقت زیارت شہدا البقیع کے حسب روایات

شہدا البقیع کا تہلکہ نجدیہ سے پہلے بھی کوئی مخصوص قبہ نہیں ہے

السلام علیکم یا شہداء یا سعداء یا نجباء یا نقباء یا اہل الصدق والوفا السلام علیکم یا مجاہدین فی سبیل اللہ حق جہادہ سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار السلام علیکم یا شہداء اہل البقیع کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندکم شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ (الفاتحۃ)

۴۷۔ وقت زیارت شیخ القرا سیدنا نافع رضی اللہ عنہ کے

السلام علیک یا سیدنا نافع شیخ القراء السلام علیک یا مولیٰ بن عمر رضی اللہ عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک وماوٰئک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحۃ)

۴۸۔ وقت زیارت حضرت سیدنا امام مالک صاحب مذہب رضی اللہ عنہ کے

السلام علیک یا سیدنا امام مالک صاحب المذہب السلام علیک یا امام دار الہجرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلک وماواک السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحۃ)

۴۹۔ وقت زیارت سیدنا حضرت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے

السلام علیک یا سیدنا عقیل بن ابی طالب السلام علیک یا ابن

عمِ رسول اللہ السّلام علیک یا ابن عم نبی اللہ السّلام علیک یا ابن عم حبیب اللہ السّلام علیک یا ابن عم المصطفیٰ السّلام علیک یا اخا علی المرتضیٰ السّلام علیک وعلی من حولک من اصحاب رسول اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنکم وارضاکم احسن الرضا وجعل الجنۃ منزلکم ومسکنکم ومحلکم السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ (الفاتحہ)

۵۰۔ وقت زیارت حضرت ابی سعید الخدری ابن ھریرہ رضی اللہ عنہ کے:

السّلام علیک یا سیدنا ابا سعید الخدری السّلام علیک یا راوی احادیث النبوی السّلام علیک یا صاحب رسول اللہ السّلام علیک یا صاحب نبی اللہ السّلام علیک یا صاحب حبیب اللہ السّلام علیک یا صاحب المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنک وارضاک احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلک ومسکنک ومحلاک وماواک افاض اللہ تعالیٰ علینا من برکاتک علومک فی الدنیا والاخرۃ السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اودعت عندک شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ (الفاتحہ)

۵۱۔ وقت زیارت حضرت فاطمہ بنت اسد یعنی والدہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ:

السّلام علیک یا سیدتنا فاطمۃ بنت اسد السلام علیک یا زوجۃ عم رسول اللہ السّلام علیک یا زوجۃ عم حبیب اللہ السّلام علیک یا زوجۃ عم المصطفیٰ السلام علیک یا ام علی المرتضیٰ

السلام علیك یا من كفنها النبی بقمیصه و لحدها بیمینه رضی اللہ تعالیٰ عنك وارضاك احسن الرضی وجعل الجنة منزلك و مسكنك و محلك وماؤك السلام علیك و رحمة اللہ و بركاته اودعت عندك شهادة ان لا اله الا اللہ و ان محمدا عبده و رسوله (الفاتحہ) پڑھ کے

(۲۱) وقت زیارت عمات حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

السلام علیکن یا عمات رسول اللہ السلام علیکن یا عمات حبیب اللہ السلام علیکن یا عمات المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنکن وارضاکن احسن الرضی وجعل الجنة منزلکن و مسکنکن و محلکن وماواکن السلام علیکن و رحمة اللہ وبرکاته اودعت عندکن شهادة ان لا اله الا اللہ وان محمدا عبده ورسوله (الفاتحہ)

۳۳۔ وقت زیارت حضرت عبد اللہ والد ماجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے:

السلام علیك یا سیدنا عبد اللہ السلام علیك یا ابا رسول اللہ السلام علیك یا ابا نبی اللہ السلام علیك یا ابا حبیب اللہ السلام علیك ابا المصطفیٰ السلام علیك یا ابا سید المرسلین وخاتم النبیین السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین ورحمة اللہ وبرکاته

۳۴۔ وقت زیارت حضرت مالك انصاری بن سنان بدری کے

السلام علیك یا سیدنا مالك الانصاری البدری السلام علیك یا صاحب رسول اللہ السلام علیك یا صاحب نبی اللہ السلام علیك یا صاحب حبیب اللہ السلام علیك یا صاحب المصطفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنك وارضاك احسن الرضی وجعل الجنة منزلك

و مسکنك و محلك و ماوائك السلام علیك و رحمۃ اللہ و برکاتہ:

۵۵۔ وقت زیارت حضرت اسماعیل ابن امام جعفر صادق کے جو بقیع سے مغرب کی طرف واقع ہے۔ اور نیز وقت زیارت حضرت علی بن امام جعفر صادق کے دعائے ذیل پڑھنی چاہیئے لیکن صرف نام بدل دیا جائے، نیز ولی کی دعا پڑھے:

السلام علیك یا سیدنا اسمعیل بن امام جعفر الصادق السلام علیك یا اھل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ رضی اللہ تعالٰی عنك وارضاك احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلك و مسکنك و محلك و ماولك السلام علیك و رحمۃ اللہ و برکاتہ:

۵۶۔ وقت زیارت حضرت زکی الدین کے جن کا مزار جبل سلع کے قریب واقع ہے:

السلام علیك یا سیدنا زکی الدین السلام علیك یا اھل بیت النبوۃ و معدن الرسالۃ رضی اللہ تعالٰی عنك وارضاك احسن الرضی وجعل الجنۃ منزلك و مسکنك و محلك و ماواك السلام علیك و رحمۃ اللہ و برکاتہ:

اشعار عربی

الٰہی نجنی من کل ضیق ۔۔۔ بجاہ المصطفٰی مولی الجمیع

وھب لی فی مدینۃ قرارا ۔۔۔ وارزق لشم دفنا فی البقیع

چنانچہ صاحب رسالہ ادعیہ مکۃ اللہ والہ لکھتا ہے کہ ندیا قی مسجد قبا فیزورہا کما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا ولیصلی فیہ کان ابن عمر یزورہا کل سبت واللہ اعلم۔

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

۵۸۔ مسجد قبلتین میں پڑھنے کے واسطے یہ دعا مخصوص کی گئی ہے از مسجد قبا موخر ہے:

اللھم ان ھذا المسجد قبلتین و مصلی نبینا و حبینا و سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اللھم انک قلت و قولک الحق فی کتابک المنزل علی صدر نبیک المرسل قد نری تقلب وجھک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضھا فول وجھک شطر المسجد الحرام اللھم کما بلغتنا فی الدنیا زیارۃ و ماثرہ الشریفۃ فلا تحرمنا یا اللہ فی الاخرۃ من فضل شفاعتہ محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم و احشرنا فی زمرتہ و تحت لوائہ و امتنا علی محبتہ و سنتہ و اسقنا من حوضہ المورود بیدہ الشریفۃ شربۃ ھنیئۃ لانظماء بعدھا انک علی کل شئی قدیر:

۵۷۔ مسجد قبا میں دعا ذیل پڑھنی چاہیئے سنیچر کے روز جانا چاہیئے۔ از مسجد قبلتین منبر مقدم ہے:

اللھم ان ھذا المسجد مسجد قباء و مصلی نبینا و حبیبنا و سیدنا محمد صلی اللہ علیہ و الہ وسلم اللھم انک قلت و قولک الحق فی کتابک المنزل علی صدر نبیک المرسل لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیہ فیہ رجال یحبون ان یتطھروا و اللہ یحب المطھرین اللھم طھر قلوبنا من النفاق و اعمالنا من الریاء و فروجنا من الزنا و السنتنا من الکذب و الغیبۃ و اعیننا من الخیانۃ فانک تعلم خائنۃ الاعین و ما تخفی الصدور ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین ؕ

ایضاً یہ دعا بھی مانگتے ہیں:

یا صریخ المستصرخین و یا غیاث المستغیثین یا مفرج کرب

المکروبین یا مجیب دعوۃ المضطرین صلی علی سیدنا محمد وآلہ و
کشف کربی وحزنی کما کشفت عن رسولہ حزنہ وکربہ فی ھذا المقام
یاحنان یا منان یا کثیر المعروف یادائم الاحسان یا ارحم الراحمین

اسی طرح جب جبل احد زیارت سید الشہداء امیر حمزہؓ وشہدائے احد پہ
جاویں توسلام ذیل پڑھیں۔

(وقت زیارت حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہے)

السلام علیک یا سیدنا حمزۃ بن عبد المطلب السلام علیک
یا شہداء یا سعداء السلام علیک یا عم رسول اللہ بما صبرتم
فنعم عقبی الدار اودعت عندکم شہادۃ ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ۔

وقت زیارت شہداء احد کے حاضر ہو کر اس طرح سلام عرض کریں
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار سلام علیکم دار
قوم مومنین وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون۔

اور سورہ اخلاص گیارہ بار پڑھکر ان کے ارواح زکیہ الیصال کرے۔ بعدہ آیۃ الکرسی
تفصیل کے لئے درمختار موجود ہے۔

ایضاً۔ شہداء احد کا سلام

اسلام علیکم یا شہداء احد کافۃ عامۃ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
اودعت عندکم ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ

۵۹۔ مدینہ منورہ سے رخصت کے وقت روضۂ اقدس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر کلمات وداعی اس طرح عرض کرے۔

الوداع یا رسول اللہ الفراق یا نبی اللہ الامان یا حبیب
اللہ لا جعلہ اللہ تعالیٰ اٰخر العھد لا منک ولا من زیارتک ولا من الوقوف
بین یدیک الا من خیرو عافیۃ وصحۃ وسلامۃ ان شئت ان شاء اللہ

تعالیٰ جنتک وان منتا فاودعت عندک شہادتی و امانتی وعہدی و میثاقی من یومنا ھذا الی یوم القیمۃ وھی شہادۃ ان لا الٰہ اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سبحان ربک رب العزت عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین

ایضاً زیارت رخصت کی دعا

یعنے جب رخصت ہو تو دو رکعت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھکر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس حاضر ہو اور جس طرح اوپر مذکور ہو چکا ہے۔ صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔ اور پھر رخصت ہو کر آوے اور یہ دعا پڑھے:۔

اللھم لا تجعل ھذا آخر العھد نبیک و مسجدہ و حرمہ ویسالی العود الیہ والعوف بین یدایہ وارزقنی العفو والعافیۃ فی الدنیا والاٰخرۃ وردنا الی اھلنا سالمین غانمین امنین برحمتک یا ارحم الراحمین

واپسی میں ہر بلندی پر تین بار تکبیر کہنا اور اس دعا کو پڑھنا مسنون ہے۔

واپسی کی دعا

لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر ائبیون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون وصدق اللّٰہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔	سوا خدا کے کوئی معبود نہیں ہے ہم اپنے گناہوں سے رجوع و توبہ اور عبادت و سجدہ و تعریف اللہ ہی کے لئے کرتے ہیں۔ خدا کا وعدہ سچا ہے۔ ضرور مدد کرے گا

ف جب کہ حج و زیارت سے مشرف ہو کر انسان راہ خشکی یا تری کے بعد اپنے ملک کی حد میں پہنچے۔ تو یہ دعا پڑھے گا

اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر اھلھا وخیر ما فیھا اعوذبک من

من شرها وشر اهلها وشر ما فیها اللهم اجعل لنا قرارا وارزقنا
امنون تائبون لربنا حامدون ؛

۶۲۔ وطن یعنے اپنے شہر میں پہنچتے وقت پڑھنے کی دعا :

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ
لا الہ الا اللہ وحدہ وصدق وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ
واعز جندہ فلا شئ بعدہ ۔

اپنے شہر یا گاؤں میں پہنچکر مکان میں جانیسے پہلے مسجد میں دو رکعت پڑھیں اپنے مع الخیر واپس آنے کا شکریہ ادا کریں اور حسب مقدار دعوت کرنا بھی سنت ہے ۔ (مشکوٰۃ)

۶۳۔ گھر میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھنی چاہیئے :

توبا توبا لربنا اوبا لا یغادر علینا حوبا ۔

فصل پنجم فضائل ادعیہ و درود شریف ذکر اذکار وغیرہ

حضرات ! اوشانہ تعالیٰ اگر آپکو یہ سفر مبارک نصیب فرماوے تو اس کی مسافت ورد وظائف تلاوت قرآن شریف درود شریف دلائل خیرات وغیرہ کلمہ شریف بس انہی سے طے ہونا چاہیئے بعد فراغت معاملات ضروریہ کے انہی کی مداومت ہو قبل ختم کرنے الواب ادعیہ کے اس بارہ میں بھی کچھ لکھتا ہوں ۔ وما توفیقی الا باللہ ۔

اللہ کی یاد ادعیہ حج کے ذیل میں دو مسئلوں کو اور سمجھ لینا چاہیئے ۔ ایک تو کثرت سے اللہ کی یاد کرنا ۔ دوسرے محل اجابت پر دعا و مناجات کرنا ہے اپنے رب کی یاد میں مومن کے لئے کیا برکات رکھتی ہے اس کے لئے آیۃ کریمہ فاذکرونی اذکرکم کا مژدہ کفایت کرتا ہے ۔ رب جلیل جس کی ذات غنی وحمید ہے وہ ارشاد فرماتا ہے کہ تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کرونگا ۔ پھر جسے اوس کا مولیٰ تعالیٰ یاد کرتا ہو گیا اسے عالم میں اس کی ضرورت ہو گی کہ کوئی بھی یاد کرے

جن کی یاد قادر و قیوم نے فرمائی کیا وہ اپنی حاجتوں اور کامیابیوں میں کسی اور کا بھی محتاج اور نیازمند ہو سکتا ہے۔

اس لئے ہمارے پیشوا ہمارے آقا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کی تاکید فرمائی کہ جہاں تک ہو سکے خدا کی یاد کرتے رہنا دین کو آراستہ کرنا دنیا کو سنوارنا اور دارین کا فلاح پانا ہے۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم کی روایت ہے کہ مثل الذی یذکر ربہ والذی لایذکر ربہ مثل الحی والمیت یعنے اللہ کی مثال زندہ کی ہے اور خدا کا نہ یاد کرنیوالا مثل مُردہ کے ہے۔

ابن حبان بزاز اور طبرانی میں حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے کہ آخر کلام فارقت علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان قلت ای الاعمال احب الی اللہ قال ان تموت ولسانک رطب من ذکر اللہ یعنے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوتے وقت آخری بات میری یہ ہوئی کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب کاموں میں کون سا کام زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے اس حال میں کہ موت آئے زبان تیری خدا کی یاد سے تر و تازہ ہو۔

طبرانی نے حضرت عبداللہ ابن عباس سے مرفوعاً اور ابن حبان احمد بن حنبل ابو یعلی ابن السنی حاکم اور بیہقی نے حضرت ابو سعید خدری سے یہ روایت ہے کہ اکثروا ذکر اللہ حتی یقولوا مجنون یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا کی یاد اس کثرت سے کرو۔ کہ غافل و آشنا تمہیں دیوانہ اور پاگل کہیں۔

قابل لحاظ یہ امر ہے کہ جب اللہ کی یاد کی تاکید عالم حالت زندگی میں ہے تو رکن حج جو اپنے شان ہی عاشقانہ رکھتا ہے۔ اس میں اگر اس کثرت سے خدا کی یاد نہ ہوئی کہ بیگانہ و ناآشنا نے اس مبارک سفر کے مسافر دل کو رب کا دیوانہ نہ کہا تو شاید یہ کہنا صحیح ہو کہ اس پر شوق رکن کے حق میں کمی کی گئی۔

زائر بیت اللہ کو چاہیئے کہ ذکر خدا سے اپنا دل بہلائے تاکہ بارگاہ شریعت میں اس کا شمار زندوں میں ہو۔ بارگاہ کبریائی میں اس کی یاد ہو اور رحمت کے فرشتے اس کے ساتھ ساتھ ہوں کلام مجید کی تلاوت کرے۔ دلائل الخیرات کا ورد رکھے جو درود یاد ہوا سے پڑھتا رہے تسبیح یعنے سبحان اللہ تحمید یعنے الحمد للہ تہلیل یعنے لا الہ الا اللہ تکبیر یعنے اللہ اکبر کا وظیفہ جاری رکھے۔

جب ایک ورد سے طبیعت سیر ہونے لگے تو دوسرا ورد شروع کردے قصہ کہانی اور فضول باتوں میں وقت برباد نہ کرے۔ ہاں مسائل حج کا دیکھتے رہنے یا فضائل حرمین طیبین کا پڑھنا سننا یا ذکر پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سننا یہ بھی ذکر ہے اور اوس سے بھی فارغ ہو تو اس طرح کے مطالعہ اور شغل سے دل بہلائے غرض اس سے یہ ہے کہ جس مقصد کے لئے جارہا ہے اوسی یاد ہو ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد — بسا کین دولت از گفتار خیزد

محل اجابت پر دعا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ احادیث میں بکثرت دعا کے فضائل مذکور ہوئے ہیں۔ رب کی جناب میں بندے کی نیازمندی اور عاجزانہ خواستگاری بے حد پسندیدہ ہے چند حدیثیں تبرکاً و ترغیباً اس باب میں ذکر کی جاتی ہیں:

امام بخاری اپنی تاریخ میں اور ابو داؤد ترمذی میں۔ ابن ماجہ اور نسائی اپنی صحاح میں۔ طبرانی کتاب الدعاء میں۔ حاکم مستدرک میں۔ نعمان ابن بشیر سے روایت کرتے کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الدعاء هو العبادة ثم تلا وقال ربکم ادعونی استجب لکم الآیۃ۔ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا عین عبادت ہے پھر ثبوت میں آپنے اس آیۃ کریمہ کی تلاوت فرمائی۔ کہ تمہارا رب کہتا ہے کہ تم مجھ سے دعا کرو میں قبول کرونگا۔

ترمذی و ابن ماجہ حضرت سلیمان فارسی سے اور ابن حبان و حاکم حضرت ثوبان سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد القضاء الا الدعاء یعنے

یعنی قضا کو رد کر دینے سے کوئی چیز سوائے دعا کے نہیں ہے۔

امام بخاری الادب المفرد میں ترمذی و ابن ماجہ اپنے صحاح میں، حاکم نے مستدرک میں۔ اور امام احمد حنبل اپنی مسند میں حضرت ابو ہریرہ سے راوی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و لم لیس شئی اکرم علی اللہ من الدعا یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کسی کی عزت نہیں۔

ترمذی و حاکم سے روایت کہ من لم یسال اللہ یغضب علیہ یعنے جو بندہ خدا سے مانگتا نہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرماتا ہے۔

سمجھنے کی بات ہے کہ بندہ کے لئے ہر حال اور ہر مقام پر جب کہ دعا کرنا رحمت الٰہی کا اپنے اوپر نازل کرنا ہے تو ایسی حالت و کیفیت میں جب کہ حج و زیارت کا ولولہ ہو رب جلیل کا گھر ہو۔ اور محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہو کیا ایک لمحہ کے لئے بھی غفلت کرنا ہوشمندی کہی جا سکتی ہے۔

کتب احادیث میں ہر موقع و محل کے لئے خاص خاص دعائیں موجود ہیں چنانچہ بعض معرض تحریر میں بھی لائی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جسے توفیق دے اون دعاؤں کو خوب اچھی طرح سمجھ کر حفظ کرلے۔ لیکن اس زمانہ میں جب کہ عربی سے بیگانگی روز افزوں ہو رہی ہے کم اشخاص ایسے ہونگے جنہیں ان ساری دعاؤں کا یاد کرنا میسر آسکے اس لئے ایک ایسی دعا جس میں جامعیت پائی جاتی ہے اور علماء و فقہاء نے اسے جامع کہا ہے اور باب احکام مناسک الحج میں اوس کا چند بار بیان ہو چکا ہے۔ لہٰذا اسی جگہ یہ حدیث سے نقل کر دیتا ہوں تاکہ کم از کم یہی ایک چھوٹی سی دعا یاد کر لی جائے جس کا ہر موقع و محل پر پڑھ لینا کافی ہو۔

دعا جامع اللھم انی اسئلک العفو والعافیۃ فی الدنیا والاخرۃ ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار۔

اگر کسی وجہ سے یہ دعا بھی یاد نہ ہو سکے تو ہر موقع و محل پر درود شریف کا پڑھنا کافی ہے اس خصوص میں صرف ایک حدیث جلیل کا روایت کرنا کافی سمجھتا ہوں

ترمذی میں ابی بن کعب سے مروی ہے۔

عن ابی ابن کعب قال قلت یا رسول اللہ انی اکثر الصلوٰۃ علیک فکم اجعل لک صلوٰتی فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت النصف قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک قلت فالثلثین قال ما شئت فان زدت فھو خیر لک فقلت اجعل لک صلواتی کلھا قال اذا یکفی ھمک و یکفر لک ذنبک۔

ابی ابن کعب کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ باعتبار دیگر وظائف میں آپ پر درود زیادہ تر بھیجتا ہوں۔ اب حضور ارشاد فرمائیں کہ درود شریف کی بہ نسبت دیگر اوراد کیا مقدار مقرر کروں۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر تم چاہو۔ میں نے عرض کیا کہ سارے وظائف کا چوتھائی ارشاد فرمایا جس قدر تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف ارشاد ہوا جس قدر تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی ارشاد ہوا تم جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اب تو میرا سارا ورد صرف حضور پر درود بھیجنا ہی ہوگا۔ ارشاد ہوا تو پھر اللہ تعالیٰ تیرا کام بنا دیگا۔ اور گناہ معاف فرمائے گا۔

اگر یہ بھی میسر نہ آئے تو پھر سبحان اللہ اور الحمد للہ کہتا رہے اور اگر اس سے بھی محروم رہا تو صرف یا اللہ کا ورد جاری رکھے اگر اس میں بھی کوتاہی ہوئی تو وہ جانے اور اس کے رب کی رحمت۔

کم خوابی و کم خوری یہ کون نہیں جانتا کہ شریعت محمدی نے مسلمانوں کو کم کھانے اور کم سونے کی طرف بہت رغبت دلائی ہے تاکہ قوائے حیوانیہ کا ایسا غلبہ نہ ہونے پائے جو قوائے ایمانیہ کو مغلوب کرلیں۔ لیکن اگر کوئی اس ہدایت پر وطن یا جائے اقامت میں عمل نہیں کرتا تو یہ ایک نقص ہے جس کے مٹانے میں سستی کرتا ہے لیکن حرمین طیبین میں جب تک قیام رہے جس طرح ہو سکے نفس کو قابو

میں لائے اور آدھے پیٹ سے کبھی زیادہ نہ کھائے۔ اسی طرح شب کے اخیر حصے میں ضرور بیدار ہو اور اس بابرکت ساعت کو جسے حرمین کی مقدس زمین نے اور بھی پرانوار بنا دیا ہے ہرگز ہرگز سو کر نہ کھوئے۔

ساتویں ذی الحجہ سے اعمال حج شروع ہو کر بارہ ذی الحج کو ختم ہو جاتے ہیں ان تاریخوں میں اور بھی کمر ہمت مضبوط باندھکر کھانے اور سونے میں تقلیل کرے لیکن نہ اس افراط کیساتھ کہ ضعف مانع عبادت و اذکار ہو جائے یا کثرت بیداری سے دماغ میں خشکی پیدا ہو جائے۔

خدا کے مقرب بندوں کا تجربہ ہے کہ اگر اخلاص و صدق نیت کے ساتھ سخت سے سخت کار خیر کا بھی عزم کر لیا جائے تو رحمت الٰہی اس کے معین ہو کر اسے فائز المرام کرتی ہے۔ واللہ یھدی من یشاء الی صراط المستقیم والحمد للہ رب العالمین واصلی واسلم علی رسلہ النبی الامین وعلی الہ وصحبہ واولیاء امتہ اجمعین

فہرست الفاظ عربیہ ضروریہ مروجہ معہ ترجمہ اردو

الحمد للہ والمنۃ کہ ترتیب تالیف کتاب سفرنامہ حصہ اول سے فارغ ہو کر بہتر معلوم ہوا کہ لغات جدیدہ عربیہ روزانہ بول چال کے متعلق ضروری فہرست معہ ترجمہ اردو کی اسی حصہ میں دیجاوے تاکہ ناواقفین حجاج مروجہ عالیہ لسان عرب کو بغیر گائیڈ کے تکلیف نہ ہووے۔ بلکہ یہی کتاب انشاء اللہ رہبر کا کام دیگی۔ وما توفیقی اللہ باللہ ؕ

فصل اول مفردات میں بعض مرکب بھی مرقوم ذیل ہیں

مہربان من فہرست لغات عربیہ کو بھی دو فصل پر مقرر کیا جاتا ہے۔ ایک میں الفاظ مفردات اور دوسرے میں مرکبات یعنے ایک دوسرے سے باتوں کی طرز نقل وغیرہ لہذا اس فصل میں لفظ معہ معنے شاید کچھ مرکب بھی آجاوے اور دوسرا انشاء اللہ صاف الفاظ مرکب سے مملو پورا جملہ تقریرًا ادا ہوگا۔ والسلام

عربی بول چال کے لئے روزمرہ استعمال کے ضروری الفاظ

عربی کے اعداد اصلی		عربی کے اعداد اصلی		عربی کے اعداد اصلی	
عربی	اردو	عربی	اردو	عربی	اردو
واحد	ایک	عشرون	بیس	خامس	پانچواں
اثنان	دو	ثلثون	تیس	سادس	چھٹا
ثلثة	تین	اربعون	چالیس	سابع	ساتواں
اربعة	چار	خمسون	پچاس	ثامن	آٹھواں
خمسة	پانچ	ستون	ساٹھ	تاسع	نواں
ستة	چھ	سبعون	ستر	عاشر	دسواں
سبعة	سات	ثمانون	اسی	حادی عشر	گیارہواں
ثمانیة	آٹھ	تسعون	نوے	ثانی عشر	بارہواں
تسعة	نو	مائة	سو	ثالث عشر	تیرہواں
عشرة	دس	الف	ہزار	رابع عشر	چودھواں
احد عشر	گیارہ	مائة الف	لاکھ	خامس عشر	پندرہواں
اثنا عشر	بارہ	ملیون	دس لاکھ	سادس عشر	سولہواں
ثلثة عشر	تیرہ			سابع عشر	سترھواں
اربعة عشر	چودہ	عربی کے اعداد ترتیبی		ثامن عشر	اٹھارہواں
خمسة عشر	پندرہ	عربی	اردو	تاسع عشر	انیسواں
ستة عشر	سولہ	اول	پہلا	العشرون	بیسواں
سبعة عشر	سترہ	ثان	دوسرا	الحادی والعشرون	اکیسواں
ثمانیة عشر	اٹھارہ	ثالث	تیسرا	الثانی والعشرون	بائیسواں
تسعة عشر	انیس	رابع	چوتھا	الثالث والعشرون	تیئیسواں

عربی کے اعداد ترتیبی

الرابع والعشرون	چوبیسواں
الخامس والعشرون	پچیسواں
السادس والعشرون	چھبیسواں
السابع والعشرون	ستائیسواں
الثامن والعشرون	اٹھائیسواں
التاسع والعشرون	انتیسواں
الثلاثون	تیسواں

تعداد کسری

عربی	اردو
نصف	آدھا
ثلث	تہائی
ربع	چوتھائی
خمس	پانچواں حصہ
سدس	چھیواں حصہ
سبع	ساتواں حصہ
ثمن	آٹھواں حصہ
تسع	نواں حصہ
عشر	دسواں حصہ

عربی اوقات کے نام

عربی	اردو
عام سنة	سال
سنة الماضية	گزشتہ سال
سنة الآتية	آئندہ سال
شهر	مہینہ
اسبوع	ہفتہ
يوم - نهار	دن
ليلة - ليل	رات
امس	کل گزشتہ
غدٌ	کل آئندہ
اليوم	آج
قبل الامس	پرسوں گزشتہ
بعد الغد	پرسوں آئندہ
بكرة	صبح کل
صباح	فجر
ظهر	دوپہر - ظہر
عصر	عصر
مغرب	مغرب
مساء	شام
عشا	عشا
ساعة	گھڑی
دقيقة	منٹ
ساعتين	دو گھڑی

عربی دنوں کے نام

یعنے ہفتے کے دن

عربی	اردو
یوم السبت	دن سنیچر
یوم الاحد	اتوار
یوم الاثنین	سوموار
یوم الثلثۃ	منگل
یوم الاربعا	بدھ
یوم الخمیس	جمعرات
یوم الجمعہ	جمعہ

عربی سمت اور جہات سند کے نام

عربی	اردو
مغرب	پچھم
مشرق	پورب
شمال	اوتر
جنوب	دکھن
فوق	اوپر
تحت	نیچے
یمین	داہاں
یسار	بایاں
امام	آگا
خلف	پیچھا

عربی مہینوں کے نام

المحرم	صفر
ربیع الاول	ربیع الثانی
جمادی الاول	جمادی الثانی
رجب	شعبان
رمضان	شوال
ذیقعدہ	ذوالحجہ

انگریزی ماہ عربی میں

عربی	اردو
ینائر	جنوری
فبرائر	فروری
مارس	مارچ
ابریل	اپریل
مایو	مئی
یونیو	جون
یولیو	جولائی
اغسطس	اگست
سبتمبر	ستمبر
اکتوبر	اکتوبر
نوفمبر	نومبر
دسمبر	دسمبر

عربی میں فصلوں اور موسم کے نام

عربی	اردو
صیف	گرما۔ ہونالہ
شتاءٗ	سرما۔ سیالہ
ربیع	بہار
خریف	خزاں
حرّ	گرمی
برد	سردی
یبوست	خشکی
رطوبۃ	تری

عربی میں کھانا اور ناشتہ کے اوقات

عربی	اردو
غداءٗ	دن کا کھانا
عشاء	رات کا کھانا
فطور	حاضری
تصبیرا	ناشتہ

عربی میں ضمائر

عربی	اردو
انت	تو مطلق
انتما	یعنے مرد یا عورت
انتنّ	تم دو الفیاً
انا	میں
نحن	ہم تمامی
هو	وہ مرد
هما	وہ دو مرد
هم	وہ تمام مرد
هي	وہ ایک عورت
هما	وہ دو عورتیں
هن	وہ تمام عورتیں
انتم	تم سب مرد

عربی میں اسماء اشارات

عربی	اردو
هٰذا	یہ مرد
هٰذہ	یہ عورت
هٰذان	یہ دو مرد
هتان	یہ دو عورتیں
ذالكٗ	وہ مرد
تلكٗ	وہ عورت
هٰؤلاء	وہ تمام افراد
اولئكٗ	وہ تمام الفیا

موصولات

عربی	اردو
الذی	ایسا مرد

التی	ایسی عورت
الذین	ایسے لوگ

ظروفات

عربی	اردو
این	کہاں
متیٰ	کب
حیث	جہاں
اذا	جب وقت
لما	جب

مختلف چیزوں کے نام

عربی	اردو
صیف	گرما
شتا	سرما
ریح	ہوا
حارٌ	گرمی
برد	سردی
غمامہ	بادل
سما	آسمان
ارض	زمین

مختلف چیزیں

عربی	اردو
نجم	ستارا
شمس	سورج
قمر	چاند
فلک	آسمان
ملک	فرشتہ
جن	جن
شیطان	شیطان
بیر	کنواں
نھر	نہر
ماء یا موایا	پانی
شجر	درخت
ثمر	میوہ
حجر	پتھر
جبل	پہاڑ
مدر	ڈھیلہ
حطب	لکڑی جلانے والی
عصا	لکڑی ہاتھ کی
رمل	ریت
طین	کیچڑ مٹی
حبل	رسی
آلت	ہتھیار کسی کام کا
رغیف	روٹی

خبز	روٹی
کعک	״
قرص	״
اکماك	روسی یا بخاری روٹی
تمر	کھجور
زیت	زیتون
اللحم۔ لحم	گوشت
لحم مطبوخ	پکا ہوا گوشت
لحم المشوی	بھنا ہوا گوشت
مرق مرقہ	شوربہ
شائی	چائے
قھوۃ	قہوہ خانہ
قھواجی	مالک دکان قہوہ خانہ

ایضاً اسباب خانہ داری

عربی	اردو
دار۔ بیت	گھر
دخرف	الماری
شباك	کھڑکی
غرفہ	بالا خانہ
مغسل	غسل خانہ
مطبخ	باورچی خانہ
بیت الخلاء	پاخانہ
طاولہ	میز
فوتی	آرام کرسی
ساعت	گھڑی
ساعت الکبیرۃ	کلاک
ناموسیہ	پلنگ
شبلیہ	چارپائی
لاق۔ قفل	تالا۔ جندرا
مفتاح	چابی۔ کنجی
دلو	ڈول
فرن	تنور
مدخنہ	دھواں کش
بالی عد	چھجہ
سلم	سیڑھی
قندیل	لالٹین
عتبہ	دہلیز
کبریت	ماچس یعنے دبلی
علبۃ شخاطات	ماچس کا بکس
شخاطات	تیلیاں
مکنسہ	جھاڑو
سلّہ	ٹوکری
بترول	مٹی کا تیل
سیرق	ہاون دستہ
مبصقہ	اگالدان

برمیل	پیپا
حصیر	چٹائی
سجادہ	دری
مخدہ	تکیہ
وسادہ	گاؤ تکیہ
مدخنہ	چمنی
قدر	ہنڈیا
غطا	ڈھکنا
کانون	چولہا
طابق	توا
ملقطہ	دست پناہ
طنجرہ	کڑچھا
مقلی	کڑھائی
غلایہ	دیگچی
دمجن	لگن
برادہ	چائے دانی
فنجان	پیالی
منفخ	پھونکنی
کبابہ	گلاس
صحن الفنجان	پرچ
صینی	سینی
قلہ	صراحی
مملحہ	نمکدان

مبھرہ	مصالحہ دان
شربہ	آبخورہ
غربال	چھلنی پرونی
مطہرہ یا ابریق	لوٹا یا استاوہ
شرطوطیہ	دسترخوان
سکین	چھری
طشت	چلمچی
منسف	چھج
جاطہ	رکابی
مغرفہ	ڈوئی
طاحن	اپلی
فحم	کوئلا
نار	آگ
حطب	لکڑی
جرہ	گھڑا
قازوزہ	بوتل

غلے اور سبزیاں

عربی	اردو
رز یا ارز	چاول
عدس	مسور
حب۔ حنطہ قمح	گیہوں
حمص	بونٹ یا چنا
شعیر	جو

سمسم	تل
دخن	چینا
جاورس یا جاورا	باجرا
خردل	رائی
ذرة	جوارکی
فول	سیم
زوان	موٹھ
درہ اسمالی	جنورا
درہ احبشی	مکئی
کشری	دال مونگ
عدس مصلای	ماش کی دال
درجع	ارہر
کسرسنہ	مٹر

سبزیاں

بطاطہ	آلو
بامیاء	بھنڈی
بصل	پیاز
بادنجان	بینگن
ثوم	لہسن
طماطم	ولائتی بینگن یا ٹماٹر
فجل	مولی
کزبرۃ	دھنیا

نعناع	پودینہ
لفت	شلغم
ملوخیا	ساگ
سلک	پالک کا ساگ
کزبرۃ اخضر	سبز دھنیا
شغلہ بغلہ	ساگ
بقل	رر
رجلہ کبیر	خرفہ کا ساگ
بقلۃ الحمقا	خرفہ یا لونک کا ساگ
رجلہ صغیر	لونیا ساگ
کلم شامی	کرمکلہ
کراث	گندنا
دبہ - قرع	کدو
دبہ حبشی	پیٹھا
دبہ رومی	کونھڑا
قثاء	ککڑی
قثد	کھیرا
بطیخ	خربوزہ
حب حب	تربوز یا ہندوانہ
جزار یا جزر	گاجر
سلق	چقندر
طماطم	ولائتی بینگن
خطی	کعب

ترنقطین	کدو	توت	شہتوت
قثاء الحمار یا کثاالحمار	کریلا	عنب	انگور
قلقاس یا گاگاس	اروی	رمان	انار
اجاص	آلو بخارا	لوز	بادام
اجلسہ	خرفہ	سفرجل	بہی
غلاق البقول	سیم	زبیب	منقی
ملفوف	بندگوبی	تمر	کھجور
شلجم	شلغم	رطب	ترکھجور
بطیخ	تربوزہ	بلح	گدری کھجور
ادام	سالن	مشمش	خوبانی
زنجبیل رطب	ادرک	موز	کیلا
یقطین	کدو	فستق	پستہ
قرنبیط	پھول گوبھی	تین	انجیر
سابج	پالک	لیمون	نیبو
شمراۃ	سویا	برتقان	سنگترہ
خمامی	شکرقند	رفاس	بھٹا
بطیخ اخضر	تربوز یا متیرا	خوخ	آڑو
کرنب	کرم کلہ	کمثری	ناسپاتی
		نبق	بیر
میوہ جات کے نام		فرسک	شفتالو
انبج	آم	نارجیل	نارجیل یا گری
تفاح	سیب	جمیز	گولا
تمر ہندی	املی	ذبانج	مالک

جوز	اکھروٹ یا اخروٹ
کمثری	امرود
نارنج	چکوترا
امل	خرما
بذر	بیج
جذع	تنہ
حشیش	سوکھی گھاس
ساق	ڈنٹھل
سنبلہ یا سنبلہ	خوشہ
عشب	ہری گھاس
شجر	درخت
غصن	ٹہنی
قشر	چھلکا
ورق	پتہ
قصب السکر	گنا

کھانے پکانے کے الفاظ یعنی خورد و نوش کا سامان وغیرہ و مصالحہ

عربی	اردو
ادام	سالن - ترکاری
بیضہ	انڈا
بیضہ مقلی	تلا ہوا انڈا
بیض مسلوف یا مسلوق	ابلا ہوا انڈا

صفار البیض	انڈے کی زردی
حلیب	دودھ
لبن	دہی
جبن	پنیر
عسل	شہد
زبد یا زبدہ	مکھن
سمن	گھی
سکر	شکر
دقیق	آٹا
خبز	روٹی
خبز جاف	سوکھی روٹی
خبز بلدی	دیسی روٹی
عیش افرنجی	ڈبل روٹی
خبز فطیر	چپاتی روٹی
خبز طری	تازہ روٹی
خبز فرنی	تنوری روٹی
رغیف	پھلکا
فطیر	پراٹھا
لحم	گوشت
لحم ابلی	گوشت دنبہ
لحم نعجہ	گوشت دنبہ سادہ
لحم غنم	گوشت بکری
لحم جمل	گوشت اونٹ

لحم بقر	گوشت گائے	تبغ	تمباکو
لحم ذبیح	گوشت مرغی	ثمر۔ ثمرہ	پھل
لحم دجاجہ	گوشت مرغ	حلویٰ	حلوا
لحم مفروم یا مفرومید	قیمہ	خمیر	خمیر
ارز	چاول	خضر	سبزی
معدوس	کھچری	حلو	میٹھا
ارز مفلفل	نمکین پلاؤ	مر	کڑوا تلخ
ارز مسکر	میٹھا پلاؤ	فاکھۃ	میوہ
ارز مسلوق	ابالے ہوئے چاول	فطیر	پیتل
ارز مزعفر	زردہ پلاؤ	مخلل	آچار
لحم کستلاند	پسلی کا گوشت	مخلل لیمون	لیموں کا اچار
مشوی یا مشوی	بھنا ہوا	مربی	مربہ
مخلل	سرکہ	مشبک	جلیبی
تشطہ یا نشطہ	ملائی	حلاوہ	مٹھائی
مجدرۃ	کھچڑی	دہن مگ الراس	سر میں لگانے کا تیل
دقیق	آٹا	نارجیلہ	حقہ
مویہ بارد	ٹھنڈا پانی	قرنفل	لونگ
حمیم	گرم پانی	ھرد	ہلدی
طحین	آٹا	ھیل	الائچی
فتات	روٹی کے ٹکڑے	تنبول	پان
عجین	گوندھا ہوا آٹا	نورۃ	چونہ
حلبلہ	برف	فوفل	سپاری
البوظہ	ملائی کی برف	کاد	کتھا

كمون	زیرہ
سکر کند	گنہ
ملح	نمک
نخالہ	بھوسی
مالح	نمکین
حامض	کھٹا
مسیخ یا مسلیخ	پھیکا
مر	کڑوا
دسم	چرب
تفہ	سلونا
ماء حلو	میٹھا پانی
ماء ملح	پانی کھاری
شائے	چائے
عیش	روٹی خمیری
خل	سرکہ
تبغ	تمباکو خشک
دخان	سگار کا تمباکو
بکسمات	بسکٹ
سیجارہ	سگریٹ
قہوہ	کافی
سمسم	
ماء الورد	عرق گلاب
بزر قطونا	اسبغول

فلفل احمر	سرخ مرچ
فلفل اسود	سیاہ مرچ

رشتہ داروں کے نام

عربی	اردو
اب ۔ والد	باپ
ام ۔ والدۃ	ماں
اخ	بھائی
بکر	کنوارہ
عم ۔ عم	چچا
عمۃ	پھوپھی
خال	ماموں
خالۃ	خالہ ۔ ماسی
عریس	دولہا
عروس	دلہن
دختن	داماد
جد	دادا
جدۃ	دادی
جدان سدا	نانا
جدۃ فاسدۃ	نانی
صہر	خسر
حماۃ	ساس
عزب	رنڈوا

عربی	اردو	عربی	اردو
عائلة	خاندان	بدن انسان کے حصے	
ابن نجل	بیٹا	ابط	بغل
بنت کریمہ	بیٹی	اذن	کان
خطبة	منگنی۔ سگائی	اصبع	انگلی
زواج۔ اقتران	نکاح	انف	ناک
طلاق	طلاق	بطن	پیٹ
ولادة	پیدائش	ترقوة	ہنسلی یا گلے کی ہڈی
حیاة	زندگی۔ حیات	جبهه	ماتھا
موت	موت	جفن	پپوٹا
اخت	بہن	حاجب	بھوں۔ بھربھیٹے
خالو	ماموں۔ ماشر	حلق	گلا۔ حلق
ابن الاخ	بھتیجا	حنک	تالو
سلطان	بادشاہ	دماغ	بھیجا۔ دماغ
سبفانی	باغبان	ذراع۔ ید	ہاتھ
بواب	دربان	ذقن	ٹھوڑی
حارس	چوکیدار	راس	سر
خادم	نوکر	رجل	پاؤں
خادمه	لونڈی	رسغ	پونچا
عسکری	سپاہی	رقبة۔ عنق	گردن
محامی	وکیل	ساعد۔ عصا	کلائی۔ گٹی
ستنین	طرفین	سن۔ سنان	دانت۔
حاکمه	حاکم	شعر	بال
		شفة	ہونٹ یا لب

صدر	چھاتی۔ سینہ
صماخ	کان کا سوراخ
ضرس	ڈاڑھ
ضلع	پسلی
طحال	تلی
ظفر	ناخن
ظہر	پیٹھ
عین	آنکھ
فک	جبڑا
فم۔ فمہ	منہ
قلب	دل
کتف	کندھا۔ مونڈھا
کعب	ٹخنہ
کف	ہتھیلی
کلیۃ	گردہ
لثۃ	مسوڑھ
لحیۃ	ڈاڑھی
لسان	زبان
وجہ	چہرہ
عضد	بازو
جمجمہ	کھوپڑی
خد	رخسار
شارب	مونچھ

ثدی	پستان
ناف	ڈُنی
قضیب	(ل و ن)
فخذ	ستھلی
است	چوتڑی
رکبہ	گھٹنہ
ساق	پنڈلی یا پنی
انامل	انگلیاں

جسم انسان کے متعلقات

دم۔ دم	خون
بلغم	بلغم
صفرا	صفرا
سودا	سودا
ریق	تھوک
دمع	آنسو
عرق	پسینہ

جسم کے افعال

نفس	سانس
صوت	آواز
کلام	گفتگو
نطق	بولنا

صراخ	چلانا
انين	رونا
تثاوب	جمائی لینا
نعس	اونگھنا
نام	سونا
حلم	خواب
سهر	جاگنا

جسم کے خاصیات

جمال	خوبصورتی
بشاعة	بدصورتی
صحة	تندرستی
مرض	بیماری
سمن	موٹاپا
نحافة	دبلاپن
مشية	رفتار
حركة	حرکت

حواس خمسه

النظر	دیکھنا
السمع	سننا
الشم	سونگھنا
الذوق	چکھنا
اللمس	چھونا

اہل حرفہ یعنے پیشہ ور لوگ

طبيب	حکیم
دكتور	ڈاکٹر
صيدلي	عطار
عطار	عطری
محام	بیرسٹر
مدير جريدة	ایڈیٹر
بائع بالمفرق	خوردہ فروش
بزاز . قماش	پارچہ فروش
حلوانی	مٹھائی فروش
خياط	درزی
قصار	دھوبی
مهائيٌّ	مٹھائی بنانیوالا
سمسار	دلال
ساعاتي . ساعتي	گھڑی ساز
اجير	مزدور
خباز	نانبائی
نساج . حائك	جولاہہ
حائك	جولاہہ
قطّان	روئی فروش
سمان	گھی والا

اسکاف	موچی	ازان یا ازاد	تہ بند
حبال	رسی بنانیوالا	قمیض قمص	کرتہ
حداد	لوہار	عمامۃ	پگڑی
حلاق	نائی	کم	آستین
للصار	تیلی	کن فید	گلوبند
فخار	کمہار	یاقلہ	ترکی ٹوپی
فلاح	کسان	علاوا	کاج
قصاب	قصائی	ذیل	دامن
مراکبی	کشتیبان	جیب	گریبان
فحام	کوئلہ فروش	ثوب	کپڑا
فاکہانی	میوہ فروش	ابرۃ	سوئی
صباغ	رنگریز	خیط	دھاگہ
صائغ	سنار	خاتم	انگوٹھی
شحاذ	گداگر	ساعت	گھڑی
سماک	مچھلی فروش	سلسلہ	زنجیر
سرجی	زین فروش	مراۃ	شیشہ
حمال شبنیان	کلی یا کلی	مشط	کنگھی
بقال	دوکاندار	نظارہ	عینک

عربی میں لباس کے نام		اشیا سعدی	
جبہ	پیراہن	قصر	اٹری
سروالی	پائجامہ	سقف	چھت
یکہ	ازار بند	باب	دروازہ

حائط	دیوار	مشمع	پارسل
بیت	گھر	طلبیم	
دھلیز	حویلی	سالون	برآمدہ
سطح	فرش	بوایہ ۔ بریہ	ڈاک خانہ
عود	ستون	مکتوب	خط
میزاب	پرنالہ	دخل	رسید
حمام	غسلخانہ	صندوق	لیٹربکس
مستراح	پاخانہ	عربجی	گاڑیاں
مطبخ	باورچی خانہ	قطار	ٹرین
مکتب	مدرسہ	قطار الرکاب	مسافرگاڑی
ابریق	لوٹا	اکیرلیس	ڈاک گاڑی
بی میل	پیالہ	محل استراحت	مسافرخانہ
حصیر ۔ حصیر	چٹائی	تذکرہ	ٹکٹ
سریر	چارپائی	اجرت	کرایہ
فتیلہ	بتی	وابور	انجن
قندیل	لالٹین	سکۃ الحدید	لائن ریلوے
جنت	باغ	کسارى	ٹکٹ کلکٹر
جبانہ ۔ جبانہ	قبرستان	عفش	اسباب
سجن	قید خانہ	بابور	اگنبوٹ
برسطۃ	ڈاک خانہ		
فناع	براہنچ	عربی میں خورد نوش کے ظروف اور کھانے پکانے کے برتن	
تسجیر	رجسٹری کرنا		
طراد	بے ٹکٹ	صحن	رکابی ۔ تھالی

قدح	پیالہ
فنجان	پیالی
قلہ شربہ	صراحی
کبابہ	گلاس
ملعقۃ	چمچہ
برادہ	چائدان
جرہ	گھڑا
شیشہ	حقہ
ابریق	لوٹا
سیجارہ	سگرٹ
زیر	مٹکا
مائدہ سفرہ	دسترخوان
سکین	چھری
فحم	کوئلہ
منشف	تولیہ
قداح کاوس	پیالہ
قدر	ہانڈی
کانون	چولھا
کوزہ	آبخورہ
مجمرہ	انگیٹھی
منجن	
منقلی	کڑھائی
ملقط	دست پناہ

مملحہ	نمکدان
هاون	اوکھلی
ید الهاون	دستہ
نار	آگ
کبریت	دیا سلائی

معدنیات اور رنگوں کے اسماء عربی معہ

تنک	ٹین
حدید	لوہا
ذهب	سونا
ذهب ابیض	پلاٹینم
رصاص	سیسہ
فضة	چاندی
فولاد	فولاد
نحاس احمر	تانبا
نحاس اصفر	پیتل
الماس	ہیرا
ملور	بلور
قتانیا	سرمہ
توتیا	جست
زراد	مینا
زئبق	پارہ
عقیق	عقیق

بریت	گندھک	ماعز	بکرا
اقونی	یاقوت	جدی	بکری کا بچہ
زدی	گلابی	شاۃ	بکری
مخطط	دھاریدار	کبش	مینڈھا۔ دنبہ
مذہب	سنہرا	ضان	بھیڑ
بیض	اجلا۔ سفید	حمل	بھیڑ کا بچہ
تو ان	رنگ	ثور	بیل
سود	کالا۔ سیاہ	بقرۃ	گائے
خضر	سبز	عجل	بچھڑا
صفر	پیلا	حصان	گھوڑا
حمر	لال۔ سرخ	فرس	گھوڑی
زرق	نیلا	مہر	بچھیرا
ازرق سماوی	آسمانی رنگ	حمار	گدھا
مائل الی ابیاض	سفیدی مائل	اتان۔ حمارۃ	گدھی
ضارب الی السواد	سیاہی مائل	جحش	گدھے کا بچہ
اخضر	ہرا	بغل۔ بغلہ	خچر
اسمر	بھورا	جمل	اونٹ
رمادی	خاکی	ناقۃ	اونٹنی
لون غامق	گہرا رنگ	حوار	اونٹ کا بچہ
لون فاتح	ہلکا رنگ	زرافۃ۔	شتر گاؤ۔ پلنگ
لون معتم	شوخ رنگ	بقر وحشی	نیل گائے
حیوانات کا بیان یعنی اون کے اسماء عربی معہ ترجمہ		جاموس	بھینسا۔ بھینس
تیس	نر بکرا	کلبۃ	کتا

كلبة	کتیا
فارة	چوہا
اسد	شیر
لبوة	شیرنی
شبل	شیر کا بچہ
فیل	ہاتھی
فیلة	ہتھنی
دغفل	ہاتھی کا بچہ
ذئب	بھیڑیا
فھد	چیتا
نمیر۔ نمر	تیندوا
سنوہ	بلی
خنزیر	خنگلی
دب	ریچھ
ابن ادی	گیدڑ
ثعلب	لومڑی
قرد۔ قرادہ	بندر۔ باندر
ضبع	بجو یا وجو
ظبی۔ غزال	ہرن
ظبیة۔ غزالة	ہرنی
ارنب	خرگوش
ایل۔ وعل	بارہ سنگا

حیوانات بریہ کے نام

تناس	بن باس
جرذ	چوہا
خلد	چھچھوندر
ابن العرس	نیولا
فرقدان	گلہری
قنفذ	سیہ
تنن۔ تنین	اژدہا
مرمیس	گینڈا
حافر	سم
خرطوم	سونڈ
ذنب	دم
روث	لید
ظلف	کھر
عرف	ایال
قطیع	گلہ
قرن	سینگ
ماشیة	چوپایہ
[illegible]	دانت

حشرات الارض

حیہ۔ افعی	سانپ
تنین۔ ثعبان	اژدہا

تمساح	مگرمچھ
جراد	ٹڈی
حرباء	گرگٹ
حرزون	چھپکلی
برغوث ۔ براغیث	پسو
بق ۔ بعوضہ	مچھر
حوت	وہیل مچھلی
خنفا	گبریلا
دود ۔ دیدان	کیڑا
دود القز	ریشم کا کیڑا
ذباب ۔ ذبابہ ۔ ذلقطہ	مکھی
زنبور	بھڑ ۔ ڈینبو
سراج اللیل	جگنو
سرطان	کیکڑا
سمک	مچھلی
سوس القمح	سرسری
ضفدع	مینڈک
عقرب	بچھو
علقہ	جونک
عنکبوت	مکڑی
فراشہ	تیتری
سیم	نمکین مچھلی
قدید	کاڈ

قمل ۔ قملہ	جوں
کلب الماء	اود بلاؤ
نحلۃ	شہد کی مکھی
نملۃ	چیونٹی
جعل	ٹنڈن

مختلف اشیاء کے نام

امضاء	دستخط
المان (جرمنی نام ہے)	سلطنت جرمن
اجزاخانہ (ترکی لفظ ہے)	دواخانہ
اسطول	جنگی جہاز یا جہازوں کا بیڑہ
اوضہ یا اودہ	کمرہ (مکان کا)
آغا جمع اغوات	خواجہ سرا
امتیاز	لائسنس
عنزاضی	سبابہ
ادب خانہ	پاخانہ
انتکہ خانہ	قدیم اشیاء کا عجائب خانہ
اشتراک الجریدۃ	اخبار کی خریداری اور اخبار کی قیمت کو اشتراک کہتے ہیں۔
برطلہ جمع براطیل	رشوت
بلدیۃ	میونسپلٹی
باخرہ	دخانی جہاز

برنامج (فارسی لفظ ہے)	فہرست	خان	سرائے یا ہوٹل
بیت الماء	پاخانہ	دلیجانس (عربی نہیں ہے)	شکرم
بدامای	سویرا	دائرہ	محکمہ صیغہ
بکیر	"	ربان	کپتان
باش کاتب (ترکی ہے)	ہیڈ منشی	راویۃ	ناول۔ قصہ
ترعہ	بڑا تالاب	رومان (انگریزی لفظ ہے)	ناول قصہ
تعلیمات عسکریہ	قواعد (فوجی)	ریش	نب انگریزی قلم زبان
تشخیص	تھیٹر میں	ربطۃ الرقبۃ	نکٹائی
تمرینات جمبازیہ	ورزش	رصاص	بندوق کی گولی
تذکرہ	پروانہ ٹکٹ سند	رسم	تصویر۔ نقشہ
ثورۃ	بغاوت	زنار	پیٹی
ثریا	جھاڑ (روشنی کا)	سکورتہ (انگریزی سے ماخوذ ہے)	بیمہ کرنا
ثوب	لمبا کرتہ		
جریدہ جمع جرائد	اخبار		
جنائن	باغات	سجادہ	قالین۔ دری
جمعیۃ	انجمن	سیاسیہ	پالٹیکس
جہادیہ یا عسکری (ترکی ہے)	جنگی	سریر	چارپائی
جنینۃ	باغ	شرکۃ	کمپنی
حوائج	میلے کپڑے جو دھونے کو دیئے جاتے ہیں	شوکۃ	کانٹا جس سے انگریزی کھانا کھاتے ہیں
حراقہ	تارپیڈو کشتی	شمسیہ	چھتر
حزب الاحرار	لبرل پارٹی	شنطہ	پوسٹ منٹو بڑا صندوق
خریطہ	نقشہ جغرافیہ کا	شختورہ	چھوٹی کشتی

صیدلیة	عطار کی دکان	قائمه	فہرست کتب
صهاریج	تالاب	قائمقام	قائمقام ایک عہدہ کا نام
صوت	ووٹ		ہے جو ہمارے ہاں ڈپٹی
ضو	چراغ		کلکٹر کے قریب ہے
ضریبة	ٹکس	قرینة	زوجہ۔ بیگم
ضبطیه	پولیس	کفیه	ٹوپی
ضابط۔ جمع ضباط	افسر پولیس	کندارة۔ ترکی ہے غالباً	بوٹ
طبسی	سینی	کرادسه	شکرم
ظرف	لفافہ	کاك یا کعك	بسکٹ
علبه	ڈبیہ	لائحة	فہرست
عمارة	بیڑہ جہازات	مالباش۔ حکم۔ لفه	عمامہ جو ٹوپی کے اوپر
عربة	گاڑی	ایک عہدہ کا نام ہے	باندھتے ہیں
عجلہ	"	جو ہمارے ہاں ڈپٹی	
عمد	اخبار کا کالم	کلکٹر	
عضو۔ جمع اعضا	ممبر (کمیٹی)	لیبرہ	پونڈ۔ اشرفی
غسیل	کپڑے کی دھلائی	لوکاندة۔ عربی نہیں ہے	ہوٹل
فراطه	ریزگاری روپیہ کا خردہ	لجنة	کمیٹی
فلوکه	ڈونگی۔ چھوٹی کشتی	لحظة	سیکنڈ (منٹ کا ساٹھواں
فطرة یا فطور	ناشتہ صبح کا کھانا		حصہ)
فابریقه (انگریزی لفظ ہے)	مل وغیرہ کا کارخانہ	لیلی	بورڈ را بشرطیکہ یہ لفظ
فرجة	سیر۔ تفریح		لالیب العلوں کے معنے
فراجه	ترکش عورتوں کا ترجمہ		استعمال کیا جائے
فندق	ہوٹل	لباس	پاجامہ

مصاری	فلوس۔ پیسے	مقلمة	قلم تراش۔ چاقو
مستشفیٰ	اسپتال	مظلة	چھتری
مرفأ	گھاٹ۔ بندرگاہ	محرمة	رومال
مومسات	رنڈیاں۔ کسبیاں	مرکوب	جوتا
مقص	قینچی	مداس	سلیپر۔ گھر میں پہننے کے جوتے
مزین	حجام		
مؤتمر	کانفرنس	محطہ	ریل کا اسٹیشن
مندوب	ڈیلیگیٹ۔ سفیر۔ وکیل	مجلہ	میگزین۔ علمی رسالہ
محجر	قرنطینہ	مدرعہ	آہن پوش جہاز
ماموریہ	نوکری	محکمہ	عدالت
مدفع	توپ	محکمة الحقوق	عدالت دیوانی
مضبطة	میموریل۔ عرضداشت	محکمة الجزا	عدالت فوجداری
معمل	کارخانہ	محکمة الاستیناف	عدالت اپیل
معرض	نمائشگاہ	محکمة التمییز	ہائیکورٹ
متصرف	ایک عہدہ کا نام ہے	محامی	وکیل
مفتش	انسپکٹر	مینا	گھاٹ
محفظة	نوٹ بک یادداشت کی کتاب	مرکب	جہاز
		ممثل	ایکٹر
متحف	عجائب خانہ	مسوکرہ (انگریزی سے ماخوذ ہے)	رجسٹری شدہ خط یا پارسل وغیرہ
مشمع	موم جامہ		
مسکوب	سلطنت روس	میزانیہ	بجٹ
مرکن	گلدان	مصلحة	محکمہ۔ صیغہ۔ جیسے مصلحة البوسطہ یعنی ڈاک خانہ
نمسا	سلطنت روسانیہ		

معاش	پنشن	دسلم	تمغہ
مجاور	قدیم مدارس کے طالب العلم	وابور (یا فابور)	
محلل الادب	پاخانہ	عربی نہیں ہے	جبانہ
پیکارہ	چرغی	ورقة الزیارة	ملاقات کا کارڈ
مادہ	دفعہ (قانونی وغیرہ کی کتاب)	وصول	رسید
معارف	سررشتہ تعلیم یشجور بورے قند کی مورت	دیدکو (عربی نہیں ہے۔)	شمس
مزائدہ	نیلام	ورق	کاغذ
نمارسے	غیر بورڈ طالب العلم انکو خارجیہ بھی کہتے ہیں	ناریہ	آتشبازی
		نظارہ	دوربین
نیشان جمع نشانات	تمغہ		

پہلے اس کے میں دو بارہ لغت عربی الفاظ کا بیان شروع کروں اس سے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ علامہ شبلی مرحوم مولف سفرنامہ روم و شام و مصر کی تحقیقات مندرج کردوں جو سب سے واضح اور مدلل فیصلہ شدہ امر ہے وہ فرماتے ہیں،

حال کی عربی زبان

چونکہ سفرنامہ کے لوازم میں ایک یہ بھی ہے کہ جس ملک کے حالات لکھے جائیں وہاں زبان کی مروجہ سے بھی بحث کی جائے۔ اسی لئے حال کی عربی زبان کی نسبت جو تمام اضلاع شام اور مصر کی زبان ہے کچھ لکھنا ضرور ہے اس سے ہمارے ہم وطنوں کو بھی فائدہ پہونچے گا۔ جو مصر و شام کے اخبارات نکے نہایت شائق ہیں لیکن مروجہ عربی نہ جاننے کی وجہ سے ان سے متمتع نہیں ہو سکتے۔ موجودہ عربی قدیم عربی سے اس قدر مختلف ہے کہ ہمارے ملک کا کوئی بڑا عالم اگر مصر و شام کا سفر کرے تو اس کو وہاں کی زبان سمجھنے میں قریباً وہی وقت ہوگی جو ایک عامی کو ہو سکتی ہے۔ زبان موجودہ کی وہ خصوصیتیں جن کی وجہ سے وہ قدیم زبان سے مختلف ہوگئی ہے۔ مختصر طور پر ذیل

میں درج ہیں

(۱) بہت سے الفاظ اس قدر مختلف کر لئے گئے ہیں کہ جب تک کوئی شخص نہ بتائے اصلی الفاظ کی طرف ذہن منتقل نہیں ہو سکتا۔ اس قسم کے چند الفاظ یہ ہیں۔

لفظ تبدیل شدہ	اصل	معنے
شو	ای شیٔ	کلمۂ استفہام
مو ش	ماھو۔ شیٔ	حرف نفی کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے
ماعلیش	ما علیہ شیٔ	کچھ حرج نہیں۔ کچھ مضائقہ نہیں
بلاش	بلا شیٔ	مفت اور پہلے لفظ کے معنوں میں ہی مستعمل ہوتا ہے یعنی کچھ حرج نہیں
ھیک	ھٰکذا	اس طرح
ھادول	ھٰذاہ۔ ھٰؤلاء	یہ لوگ
قدلیش	قدر ای شیٔ	کس قدر

(۲) الفاظ کے اول یا آخر میں بعض حرف زیادہ کر لئے ہیں جس کے لفظ کی صورت بالکل بدل جاتی ہے۔ مثلاً شام میں تمام افعال مضارع کے اول ب زائد کر دیتے ہیں۔ ان الفاظ کو ما اقول۔ ما اعرف یوں کہتے ہیں۔ ما باقول۔ ما باعرف۔ مصر میں الفاظ کے اخیر میں ش بڑھاتے ہیں مثلاً یاخذ کے بجائے یاخذش۔

(۳) حروف کا تلفظ نہایت خراب ہو گیا ہے۔ بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ عربی تلفظ کی تمام خصوصیتیں مٹ گئیں قاف کے بجائے ہمزہ بولتے ہیں اور جیم کے بجائے گاف ذال کے بجائے دال عین کے بجائے ہمزہ بولتے ہیں۔ اور نہ صرف جاہل اور عامیوں کا یہ تلفظ ہے بلکہ علماء اور اشراف بھی ان حرفوں کو اسی طرح ادا کرتے ہیں۔ ایکدفعہ مصر میں میں نے ایک طالب العلم سے پوچھا آپ کہاں سے آرہے ہیں۔ بولے۔ آگائی من نگنگہ اجاء من جمعۃ، یعنے میں جمعہ مسجد سے آرہا ہوں۔

(۴) بہت سے قدیم الفاظ ہیں جن کا طرز استعمال بدل گیا ہے۔ مثلاً جب کسی شخص کی تعریف یا اس کا شکریہ ادا کیا جائے تو وہ جواب میں کہے گا استغفر اللہ یعنے میں کس قابل ہوں۔ یا کوئی تعجب انگیز بات کسی کے سامنے بیان کی جائے تو وہ کہے گا امان یا مثلاً یہہ کہنا ہو کہ تمکو اس سے کیا غرض تو کہیں گے شو بدلک۔ شو۔ ای شیٔ کا مخفف ہے اور بدا وہی لفظ ہے۔ جس کو ہم لابد کے ساتھ استعمال کرتے ہیں۔

(۵) یورپ کے الفاظ نہایت کثرت سے استعمال میں آگئے ہیں۔ اور چونکہ کسی قدر ان میں تغیر کر لیا گیا ہے۔ عربی دان اور انگریزی خواں دونوں کے سمجھنے میں دقت ہوتی ہے۔ اس قسم کے چند الفاظ مثالاً درج ہیں:

الفاظ معربہ	الفاظ اصلی	الفاظ معربہ	الفاظ اصلی
تلغراف	ٹیلیگراف	افوکاتو	ایڈوکیٹ
بروجرام	پروگرام	شلین	شلنگ
قوماندان	کمانڈر	غاز	گیس
قوماسیون	کمیشن	باسابورت	پاسپورٹ
میکانک	مشین۔ کل	اوروبا	یورپ
فوتوغراف	فوٹوگراف	انکلترا	انگلستان
بوستہ	پوسٹ۔ ڈاک	امبراطور	امپیر
باریز	پیرس (دار السلطنت)	لوندرہ	لندن
سیغارہ	سگریٹ	ژورنال یا جرنال	جرنل
		جمباز	جمناسٹک

حضرات ناظرین کرام حسب تحقیقات علامہ صاحب مرحوم مغفور۔ یعنی تمام خطۂ عرب کی زبان وہ اصلی نہیں بلکہ اب کچھ مسخ ہو گئی ہے۔ خاصکر حصہ دوم میں ہی اس کی مثال گذر چکی

ہیں اور اب بھی زبان حال کے الفاظ کی ایک مختصر سی فرہنگ درج ہو چکی ہے اور بقیہ کی آئندہ ورقوں میں پوری کردیجا دیگی۔ بلکہ انشاء اللہ ثابت گفتگو کا محاورہ معہ معنے کے بیان کیا جاویگا۔ دراصل سیاح ممالک اسلامیہ اور مسافر حرمین الشریفین کے لئے ان تلفظ عام مروجہ کی واقفیت ضروری ورنہ جاننے پر حسب تحریر علامہ مرحوم اگرچہ شمس العلماء و فضلاً کیوں نہو بھی بغیر زباندانی مروجہ کے مثل عامی وجاہل کے منہ تکتا رہ جائے گا۔ اس لئے ان الفاظ کا جاننا ضروری ہے۔ امید ہے کہ انشاء اللہ یہ میری فہرست الفاظ مروجہ زبان عرب مندرجہ سفرنامہ ہذا ہر ایک سیاح ممالک اسلامیہ یعنے ماسوائے حرمین مقدس، عراق، شام، فلسطین، مصر وغیرہ کے لئے بھی گائڈ یعنے رہبر کا کام دیگی لہذا آمدم بر سر مطلب۔

پرندوں کے نام

عربی	اردو		
		خفاش وطواط	چمگادڑ
		دراج	تیتر
اوز	راج ہنس	دیك	مرغ
بازی	باز	دجاجہ	مرغی
باشق	باشہ	ذاغ	کوا
ببغاء۔ ببغیطا	طوطا	غراب	پہاڑی کوا
بط۔ بطخ	بطخ	ذر۔ زرزور	مینا
بوم	الو	سمانی سمنا یا	بٹیرا
حجل	چکور	اسمانی سمنا	
حداء۔ حداود	چیل یعنے ہل	شحرور	کستورا
حمام	کبوتر	صفر	جرہ
قامة	فاختہ	صعوة	ممولا
خطاف	ابابیل	طاؤس	مور
ابابیل	”	عصفور	چڑیا

عقیق	دیسی کوا
عندلیب	بلبل
قمری	قمری
قنبرة ۔ قسبرة	چنڈول ۔ چنڈوڑہ
کرکی	کونج
لقلق	سارس
نسر	عقاب
نعامه	شتر مرغ
هداهد	ہد ہد یعنی دو کھان پکھی
نبسر	گدھ یا گدھ
ریش	پر
عرف الدیک	کلغی
جناح	بازو
منقار	چونچ

سکجات کے اسما یعنی رقومات عربی

رقم عربی	رقم اردو
جنی فرنجی	انگریزی گنی ۱۵ عہ
جنی مصری یعنی اشرفی	تحنیۂ ۱۵ عہ
جنی عثمانی یا استنبولی	ترکی گنی یا پونڈ للعہ کی
جنی فرنساوی	فرنچ پونڈ ۱۲ عہ
ریال مصری	٭ الریا مصری سکہ کے
مجیدی	ترکی نقرئی سکہ ۱۲

قرش صاغ استنبولی	سلطانی دونی ۲ر
نصف مجیدی	۱۰ گطعہ
ربع مجیدی	½۵ گطعہ
قرش صاغ مصری	مصری نقرئی سکہ ایک ساورن
یا قطعہ یا هندی	مبلغ ۹۷ عہ کے برابر
	½۹۷ سکہ ہذا
قرش مصری	نقرئی سکہ فی ۲ر ۲ہ مصری مساوی
غرش	چھٹانہ ـ ۲ر
تعرایفه	نصف قرش ار
ملیم	مصری سکہ ۳ پائی
علیله متلك	استنبولی مسی سکہ نصف آنہ
بشلك	۱۰ متلک یا ۵ر
شلنگ یا شلیم	انگریزی نقرئی سکہ مساوی ار
فرانك	فرنساوی نقرئی سکہ مساوی
	۱۰ار کلدار
روبیه هندستانی	روپیہ عہ
نصف روبیه	اٹھ آنہ ۸ر
قرشین	چار آنہ ۴ر
صلالتین	ایک آنہ ار
حلاله	دو پیسہ ۲ر
نصف حلیله	پائیسہ ۲ پائی
مجیدی یا ریال یا	بقیمت ہندوستانی
امیری نجدی	بہ سکہ نقرئی

نصف ریال یا نصف	سکہ نقرئی قیمتی ۱ از	نصف قرش مسعودی	سکہ ایم بقیمت ہندوستانی ۳ر
مجیدای سعودی		هلیله سعودی	ر ر ر ر
ربع مجیدای سعودی	سکۂ نقرئی ۵ ر	وزن اوقیہ	تقریباً ۵ پاؤ
قرش سعودی	سکہ مثیم بقیمت ہندوستانی ار		

حضرات فہرست ہذا ت چلن سکہ جات آپکو سنادی گئی ہے کیونکہ ہر اطراف کے حجاج اور وہاں کا سکہ یہاں چلتا ہے۔ البتہ ذہم اشرفی وغیرہ تک کم وبیش ہوئی رہتی ہے جیسی بانگ دیسا چلن خاصکر ایسی بحثیں تاریخ میں گذر چکی ہیں۔ صرف رقومات مدترجمہ بتائی گئیں

فصل دوم الفاظ مرکبہ کا بیان گفتگو عربیہ معہ ترجمہ اُردو

لہذا مفردات فہرست کے فصل سے فارغ ہو کر اب مرکبات کی فہرست پیش خدمت ہے :۔

عربی	اردو	عربی	اردو
اکلمك	میں آپکو کہتا ہوں	اوکد اء	بیٹھ جا
اناکف	ٹھہر جا	کم کم	اونٹھ اونٹھ
اصبر اصبر	صبر کر صبر کر	انا مسکین وانت غنی	میں مسکین ہوں اور تو غنی ہے
لس شیلوا	ابھی چلو	رجال کثیر	جوان بہت
دحین نم	اسوقت سو جا	والله کبیر	لڑکا بڑا
بنت صغیر	لڑکی چھوٹی	کام شمل	کتنا اشل
ماجایا سیدائی	اچھا اے سردار میرا	مو کید عندك فی	پانی تمہارے پاس ہے
اتنغی هذا	کیا یہ تو ملیتا ہے	تعل تعل	دوڑ دوڑ
اتسکل	کیا کہتے	لا	نہیں نہیں

بعدین اوکلا	پھر سو جاؤنگا	موبد حیلی او الارض	پانی میٹھا ہے یا کڑوا
والله العظیم	قسم ہے خدا بزرگی	لا تتخبر	نہ دیر کرو
حرمه قلیل	عورتیں تھوڑی	حی ضا	اچھا لو
حبیبی حبیبی فطور	دوست لاؤ ناشتہ	اربط حبل	باندھ رسی
کال نادر	کیا نادر	هي شيلوا	اچھا اور ملو
الی الشراب	آبو پیو	ارکبنی	سوار کر مجھے
بکم گمبد	شکیزہ کی کیا قیمت ہے	طریق بطال	راستہ خراب ہے
انا اشتری	میں خریدونگا	عطشان شدیدا	پیاس سخت
اسیئ یا حسن	کیوں اے حسن	اهل الیمن	یمن والے
ارکب	سوار ہو	اهل المدینه خلیق	مدینے والے خلیق
کدام حبین	آگے سامنے ادھر	منه	کون ہے
متی یروح الکافلہ	کب جائیگا قافلہ	کمایة	بستی اوس کی
انزلنی	اتار مجھے	شی دیا کلیل	تھوڑا تھوڑا
خوف فی	خوف ہے	کم کروة الجمل	کیا کرایہ ہے اونٹ کا
الوجع	درد	حرامی کثیر	چور بہت
فصیح	ستھری زبان نہیں	الجوع شدید	بھوک تھوڑی
سفر العرب	سفر عرب	بحر محیط	دریا گہرا
غلام یسین	غلام یسین ہے	اهل المکة کرایم	مکہ والے سخی ہیں
فی لنجاب	پنجاب میں ہے	عظیم	بڑا ہے
ابیع بجلالتین	بیچنے لگا ساتھ ایک آنہ	موبی بیته	کیا لڑکا ہے گھر اوس کا
شف خوالی	دیکھو ادھر	طریق طریق	راہ دو نزدوسے
هذی ت حکلنش	یہ تمہارا ہے		
انزل	اتر جا		

(ب) ایضاً دو عربیوں کی باہم کلام سوالاً اور جواباً غلط محاورہ سے جو استعمال ہوتی ہے

جواب	سوال
وعلیکم السلام اھلاً و سھلا اور اوپر تمہارے بھی ہو۔ گھر خیر ہے اور آسودگی ہے	(۱) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ سلام ہو تم پہ اور رحمت ہو خدا کی اور برکت
صبحکم اللہ بالخیر والسعادۃ صبح خدا تعالیٰ تمہاری خیر اور سعادت سے	(۲) کیف اصبحتم کس حال میں صبح کی ہے تم نے
انا رایح بلد الفلان میں جاتا ہوں فلانے شہر میں	(۳) فین رایح ومن این جے کہاں جاتے ہو اور کہاں سے آئے ہو
الی اسافر المکۃ للحج انشاء اللہ تعالیٰ آہو سفر کرتا ہوں مکہ کا حج کے کیلئے	(۴) لیش تسافر الی بلد الفلان کیوں سفر کرتے ہو طرف شہر کے
یا سیدی ما فی شغل ولکن سفر اے سردار میرے کچھ نہیں شغل مگر سفر ہے	(۵) اخی شغلک اید فی دیار حکمک بھائی میرا کام تیرا کیا ہے بیچ وطن تمہارے میں
انشاء اللہ بعد ثمانیہ ایام خدا چاہے تو بعد آٹھ روز	(۶) اکلک بعد کم یوم یمشی البابور میں آنکھ کہتا ہوں بعد کتنے دن جہاز جائے گا
انا کمان رایح ھی امشی سوا سوا میں بھی جاتا ہوں۔ چلو چلو۔ برابر۔ برابر	(۷) الیوم شارح الی بلد المکۃ للحج آج دن تو جاتا ہے طرف مکہ کے حج کے لئے
سمی حسن نام میرا حسن ہے	(۸) یا سیدی اشا سمک اے سردار میرا کیا ہے نام تیرا
یا محمد ھینا ہ شفت ابدا اے محمد یہاں نہیں دیکھا میں نے کی	(۹) کلام یا جابر علی ھذا اللہ رابعا حرامی فی الاولاد بات کر لے بابا پر ۔۔۔
لبیک یا سیدی طیب حاضر اے سردار میرا اچھا	(۱۰) شاھی جیبی یا ولد کلام کدام شاہ لا اے بیٹے جلدی جلدی

(۱۱۱) ابوی جمل حق العرب طیب باپ میرا اونٹ عرب والے اچھے ہیں	یا ولد بل کل جمال طیب اے بیٹے بلکہ کل بداوی کی بھی اچھے ہیں

(ج) ایضاً - عربی مروجہ میں سوال وجواب بطور گفتگو

سوال	جواب
السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کیف حالکم کیا حال ہے تمہارا	وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ طیب سیدی اچھا ہوں جناب
بلدك فین تمہارا وطن کہاں ہے	بلدنا صوبہ فنجاب فی الهند ہمارا وطن صوبہ پنجاب ہند میں ہے
معلم حکمك مین معلم تمہارا کون ہے	ما اعرف مین میں نہیں جانتا ہوں
اعطنی بسابورت وانت روح مع هذا الرجل دے مجھے پاسپورٹ اور تو جاشامل ہو اس آدمی کے	خذ بسابورت پاسپورٹ لیجئے
انی عطشان جدا جیب موید میں بہت پیاسا ہوں پانی لاؤ	یاحاج اشرب مایہ اے حاجی پانی پی
هل عندك شئ ممنوع دخوله کیا تمہارے پاس چیز ہے جس کا داخلہ ممنوع ہے	مافش عندنا سوای ما یلزمنا کچھ نہیں ہے ہمارے پاس سوائے ضروریات کے
طیب روح اچھا جا	اللہ یطرح علیکم البرکۃ اللہ تعالیٰ زیادہ کرے تمہیں برکت
یاحمال اشیل عفشنا اے قلی ہمارا اسباب اٹھا	یاحاج کم تعطی کرا حاجی اجرت کیا مزدوری دو گے
انی اعطیك ثلث قروش میں تم کو تین قرش دوں گا	لا یاحاج هذا اکلیل وانا غریب نہیں اے حاجی یہ کم ہے اور ہم غریب ہیں

حليب يا حمال اربعة كرواش
اچھا اے قلی چار گروش
استهر كم نفس
تم کتنے آدمی ہو
طيب يا حاج تعال هنا
اچھا اے حاجی یہاں آ
يا ولد حبيب مو يه اتناكه
اے بدو دو ٹین پانی لا
كم تين لو احدا تناكه مو يه
ایک ٹین پانی کا قیمت کتنا ہے
يا بلاوح خذا اربعة كراوش
اے بدو لے چار گروش
هل يوجد حطب هنا
لکڑی یہاں ملتی ہے
تعالى معي امشي الى سوك
اے میرے ساتھ چل بازار کی طرف
يا بلاوس فين سوگ
اے بدو کہاں ہے بازار
يا شيخ هل عندك حطب اعطيني احداعش
گرش فو حطب وثمانية كراوش فحم
اے شیخ تمہارے پاس لکڑی ہے
يا ولد حبيب حليب واحد كرواش ولبن نفس
دو کم کہ سبعة کرش

هي امشي يا حاج الله يبارك لك
چلو اے حاجی اللہ تمہیں برکت دے
نحن اربعة نفس
ہم چار آدمی ہیں
يا بلاو حبيب مو يه اتنا تناكه
اے بدو دو ٹین پانی لا
خذ يا حاج هذا مو يه حليب حلو
لے اے حاجی یہ پانی اچھا میٹھا ہے
ستة كرواش واحد كلام وكيل
چھ گروش ہے ایک بات اللہ تعالیٰ گواہ ہے
لا يا حاج هذا مو يه حلو لا نكله
اے حاجی یہ پانی میٹھا ہے میں نہیں دیکھتا ہوں
نعم كم تبغي   انى اريد حطب خمسة كرواش
کتنا چاہتے ہو   میں چاہتا ہوں لکڑی پانچ گروش کی
اصبر اخى بيرا نى اجيى
ٹھیر بھائی میں آتا ہوں
يا حاج سوك قريب وكل شي يوجد هناك
اے حاجی بازار قریب ہے اور سب چیزیں ملتی ہیں وہاں
خذ يا حاج واعطني تسعة عش كرواش
لے اے حاجی اور دے مجھکو گیارہ گروش کی لکڑی
آٹھ گروش کا کوئلہ
اے لڑکے لا دودھ ایک گروش کا اور دہی آدھا گروش
اور آٹا سات گروش کا

ت رائح فين

کہاں جاتے ہو

هذا انت اول

تم پہلے

حاج اعطنی اثنا وعشرین ریال کری ده

واحد جمل و ستة ریال کری ده شقدف

اے حاجی دے مجھکو بائیس روپے کرایہ ایک اونٹ کا

اور چھ روپے کرایہ شقدف کا

نف یاولد منحص یکرع الباب

دیکھ اے لڑکے کوئی دروازہ کھٹکھٹاتا ہے

۱۹ یس

فراوش

طیب

بس یہ

جلس

شو یہ

اچھا جناب

بیٹھئے تھوڑا

انا رائح مکہ للحج

میں جاتا ہوں کہ معظمہ حج کیواسطے

الله یجازیك

اللہ تمہیں جزا دے

طیب یا سیدی خد ریال ولکن اعطنی جمل

طیب گوی واجمال طیب

اچھا جناب روپے لیجئے مگر دیجئے مجھکو اونٹ اچھا اور مضبوط اور اونٹبان یعنے جتوال اچھا

شفت یا سیدی جاء بدو مع جمل

دیکھا میں نے اے جناب بدو آیا ہے اونٹ لیکر

یا ولد گل له یجی جوه

اے لڑکے اوس سے کہ اندر آوے

یا بدو تعالی جوه

اے بدو اندر آ

السلام علیکم یا جمال

السلام علیکم اے بدو

یا جمال اول کل فطور بعدین اشرب شائی

اے بدو پہلے ناشتہ کھا پیچھے چاہ پی

یا ولد شیل حوائج وحط کلہم علی الجمل

اے لڑکے اوٹھا اسباب اور رکھ سب کو اونٹ پر

یا جمال انی اعطیك بخشش خل حوائجنا علی الجمل:

اے بدو میں تمکو بخشش دونگا. ہمارا اسباب اونٹ پر لے لے.

طیب یا سیدی

بہت خوب جناب

طیب کل سیدی الیوم قافلہ یروح مکہ فی ساعة اثنا ولش.

اچھا اپنے آقا سے کہہ کہ آج قافلہ جائے گا مکہ معظمہ ڈھائی بجے

وعلیکم السلام یا حاج

وعلیکم سلام اے حاجی

مرحبا اللہ یطرح علیکم البرکۃ

بہت خوب اللہ زیادہ کرے تیری برکت

یا سیدی الا یکیل الجمال حوائج فوق الجمل

اے جناب اسباب اونٹ پر بدو نہیں قبول کرتا ہے

لا لا یا حاج انت تکاری واحد جمل للحوائج

نہیں نہیں اے حاجی تم کرایہ کرو ایک اونٹ اسباب کے لئے

یا جمال انت رجل طیب وحوائجنا قلیل خذ اربع ریال بخشش

اے جمال تو اچھا آدمی ہے اور ہمارا اسباب تھوڑا ہے چار روپے بخشش لے

طیب خذ ثمانیہ دباب یا جمال

اچھا اے بدو آٹھ روپے لے لے

یا حاج اراکب واجلس فوق الشقدف

اے حاجی سوار ہو اور بیٹھ شقدف پر

انتی به فین تسافر

اے بھائی کہاں جاتے ہو

مرحبا نحن نروح مکان

بہت خوب ہم بھی جانتے ہیں

یا جمال هذا ای طریق فین یروح

اے بدو یہ راستہ کہاں جاتا ہے

کم یا حاج ومہلت بحیرہ منزل

یا حاج انا لا نکدر حبیب نسعہ

نہیں اے حاجی میں نہیں سگ نکالا نو روپے

طیب یا جمال حبیب سلم

اچھا اے جمال سیر حق لا

انا ماشی مکہ المکرمہ

میں مکہ شریف جاتا ہوں

الی المدینہ

مدینہ کو جاتا ہوں

مرحبا یا جمال اول نزل حوائجنا

اے حاجی اول تمہ بحیرہ منزل پہنچ گئے

کم ساعت یوقف قافلہ هنا

یہاں قافلہ کتنی دیر ٹھہرے گا

یا ولد انت اشتری عیش ولحم ونحن نشوی شائی

اے لڑکے تو خرید کر روٹی اور گوشت اور ہم بنا لیں چائے

هی الربع الربع

شقدف اٹھاؤ شقدف اٹھاؤ

یا حاج یصیر کیف ما یصیر

اے حاجی ہوگا کیسے نہیں ہوگا

السلام علیکم

مرحبا بلادك فين
بہت خوب وطن تمہارا کہاں ہے

بلادنا صوبہ پنجاب فی الهند
وطن ہمارا صوبہ پنجاب ہند میں ہے

طيب تعال يا حاج انا معلمك
اچھا اے حاجی میں تیرا معلم ہوں

اسمك ايه
تمہارا نام کیا ہے

اسمی محمد غوث سهروردی چشتی
میرا نام محمد غوث سہروردی چشتی ہے

طيب اجلس على العربيه
اچھا گھوڑا گاڑی پر بیٹھو

لا يا سيدی نحن بروح ماشيا
نہیں جناب چلونگا پیدل

يا حاج بيت الله بعيد من هنا
اے حاجی کعبہ شریف دور ہے یہاں سے

ما عليه انا اروح ماشيا
کچھ مضائقہ نہیں میں پیدل چلونگا

لا يا حاج انت غشيم اركب على العربيه
نہیں اے حاجی تم اجنبی ہو عربیہ پر سوار ہو جاؤ

طيب يا سيدی
اچھا جناب

هل انت جئت فی المكه قبل هذا
کیا تم آئے تھے مکہ پہلے اس کے

لا سيدی عمرے ما جئت قبل هذا
نہیں جناب میں عمر بھر نہیں آیا اس کے پہلے

يا حاج كف فی هذا البيت وان تروح برا
سك الباب
اے حاجی اس مکان میں ٹھہرو اگر جاؤ باہر تو بند کرو
دروازہ

طيب
يا سيدی
اچھا جناب

يا حاج كل طعام قليل وان اكلت كثيرا لا
يضرك
اے حاجی کھانا کھا تھوڑا اور اگر کھاؤ گے تھوڑا نہیں
نقصان کریگا تمکو

لا يا سيدی
انا شبعان
نہیں جناب
میں آسودہ ہوں

يا حاج كم بقيت فی جده

بقينا فی جده ثلاث يوم

اے حاجی کتنا ہے تم جدہ میں
متی وصلت فی مکہ
کب پہونچے تم بیچ مکہ کے
انشاء اللہ شای یا ولد
پی جائے اے لڑکے
ھنا فین منزلك
یہاں کہاں ہے مقام تمہارا
انت تعرف عرابی
تم جانتے ہو عربی
ھل یوجد ھنا ابزار
کیا پایا جاتا ہے یہاں مصالحہ
مع المویہ فی ذو حط الفھم فی کانون و تعال نفط
پانی چاولوں میں اور ڈال کوئلہ چولہے میں اور آنا ساتھ کر
کم مضی من اللیل
کتنی رات گذری
اخی یہ راوح برہ و سال من المعلم متی یروح کا فلہ الی المنیٰ
بھائی جا باہر اور پوچھ معلم سے کب جاتا ہے قافلہ طرف منیٰ کے
تم تشاورہ بیقطع بین الجمال والمعلم
تذکرایہ طے ہوتا ہے درمیان بدو اور معلم کے
کف مکانك انی اروح عند معلم و اسئل منہ

رہے ہم بیچ جدہ کے تین دن
بعد الامس جئت فی مکۃ
پرسوں کے دن آیا میں بیچ مکہ معظمہ کے
ابو یہ انا لست متعودا بالشای
جناب میں نہیں عادی چائے کا
فی رباط نواب بھاولفور محلہ شبیکہ
نواب بہاولپور کی رباط میں بیچ محلہ شبیکہ کے
نعم انا اعرف عربی ولیکن گلیل
ہاں میں جانتا ہوں عربی مگر تھوڑی
نعم ان تریدا ابزار لحم راوح فی سوگہ
ہاں اگر چاہتے ہو مصالحہ گوشت کا جاؤ بیچ بازار کے
طیب ولکن اصبر شوی
اچھا مگر ٹھیر تھوڑا
مضی سبعہ ساعت وست عش دگیگات
گذری رات سات گھڑی اور سولہ منٹ
سمعت فی السوگ یروح کافلہ الی المنیٰ فی یوم الاربع
سنا میں نے بیچ بازار کے جائے گا قافلہ منیٰ کی طرف چہارشنبہ کو
لسّا ما بان الکرادۃ الجمل
ابھی نہیں ظاہر ہوا کرایہ اونٹ
طیب

ٹھہرو تم اپنی جگہ پر میں جاتا ہوں پاس معلم کے
اور پوچھتا ہوں اس سے

اچھا

یاسیدی کم صار کرادۃ الجمل
اے جناب کس قدر ہوا کرایہ اونٹ کا

اثنا وعشرین ریاب حگ الجمل وستۃ ریاب
حگ الشغدف قطع الکرا من الحکومۃ
بائیس روپیہ اونٹ کا اور چھ روپے شغدف کا فیصل ہوا
حکومت سے کرایہ

انت تریدکم جمل وکم شغادف
تم چاہتے ہو کتنے اونٹ اور کتنے شغدف

انی ارید اثنا جمل مع الشغدف
میں چاہتا ہوں دو اونٹ مع شغدف کے

خذ ستۃ وخمسون ریاب لاثنا جمل مع الشغادف
لے چھپن روپے دو اونٹوں مع شغدف کے

یاحاج خذ وصل
اے حاجی لے رسید

یاحاج جیب خمسۃ عش ریاب حگی احگ
معلم وثلاث ریاب حگ زمزمی واربع
ریاب کرادۃ الخیمہ
اے حاجی لا پندرہ روپے حق میرا (حق معلم) اور تین
روپے زمزمی کا اور چار روپے کرایہ خیمہ کا۔

خذ باسیدی وجیب وصل
لیجئے جناب اور لائیے رسید

یاسیدی انی ارید الجمل واحد بلا شغدف
خذ اثنا وعشرین ریاب
اے جناب میں چاہتا ہوں ایک اونٹ بغیر شغدف کے
لیجئے بائیس روپے

ایش حگی وحگ الزمزمی وکرادۃ الخیمہ
کیوں حق میرا اور حق زمزمی اور کرایہ خیمہ کا

یاسیدی انا ما اکرا سوی کرادۃ الجمل و
انا غریب
اے جناب

کیف یصیر
کیسے ہوگا

یاسیدی یصیر کیف مایصیر
اے جناب ہوگا کیسے نہیں ہوگا
خدیا سیدی اللہ یطرح علیکم البرکۃ
جناب اللہ تعالیٰ زیادہ کرے آپ پر برکت
یاسیدی انی ارید واحد خادم اعطنی رجل طیب
میں چاہتا ہوں ایک ملازم دیجیے مجھکو اچھا آدمی
انی اعطیہ ماانت تگطع و ما انت تگول
میں دونگا اسکو جتنا آپ فیصل کرینگے اور جتنا آپ بولینگے
یاحاج یطلب الخادم اتنا جنیہہ انت کم تعطیہ
اے حاجی مانگتا ہے نوکر دو اشرفی تم اسکو کتنا دوگے
یاحاج اگلك واحد جنیہہ وتلات ریاب مع الاکل والشرب
اے حاجی کہتا ہوں میں تمکو دو ایک اشرفی اور تین روپے مع کھانا پینا کے
شف یاسیدی نحن ما نعرف مین طیب مین بطال
دیکھیے جناب میں نہیں جانتا ہوں کون اچھا ہے اور کون خراب ہے
یاولد جیب تنبول فی نل کات د نوره من السوگ
لے لڑکے لا پان چھالی کتھ اور چونہ بازار سے

طیب جیب کرادۃ الجمل
اچھا لا کرایہ اونٹ کا
طیب ولکن هل انت تعلم حگ الخادم
اچھا مگر کیا تم جانتے ہو اجرت ملازم کی یہاں کے
طیب
بہتر
یاسیدی هذا کثیر
نہیں جناب یہہ بہت ہیں
طیب اعطیہ واحد جنیہہ
میں دونگا اس کو ایک اشرفی
طیب انا راضی
اچھا میں راضی ہوں
صا علیہ انی ملزوم بدِ
کچھ مضائقہ نہیں میں ذمہ دار ہوں اس کا
ایش مین یاکل تنبول
کیوں کون کھائے گا پان
طیب یاسیدی اچھا جناب

یا سیدی انی ارید طواف من فضلك علمنی

اے جناب میں چاہتا ہوں طواف کرنا مہربانی کرکے مجھے بتلایئے

یا حاج هوی امشی بنادیك جمال

اے حاجی اچھا چل بلاتا ہے تجھکو بدو

یا حاج خذ واحد قد ملیان من المویه

اے حاجی لے ایک صراحی بھری ہوئی پانی سے

ناس یربطون الحوائج والطریق ملیان

من الجمل والجمال

لوگ باندھتے ہیں اسباب اور راستہ بھرا ہوا ہے اونٹ

اونٹنی سے

اقل لك واحد نصیحة لا تمش فی الطریق

علیحدة من الکافلہ ولا تاخذ من احد شئی

کہتا ہوں میں تمکو ایک نصیحت مت چل بیچ راہ کے اکیلا

قافلہ سے اور مت لے کسی سے کوئی چیز

اجلس سواسوا

برابر برابر

هتی اجلس گدام

اچھا بیٹھ آگے

یا بدو امسك حوائج تری لا یطیح

اے بدو باندھ اسباب کو نہ کچھ گر نہ جائے

یا حاج انزل جاء منی

اے حاجی اتر منی آگیا

اخو بیه امشی فی مسجد منی لاداء الصلوة

طیب تعال معی و اکرا ذی ما اکول

اچھا میرے ساتھ اور پڑھو مثل پڑھنے میرے کے

اصبر شوی

صبر کر تھوڑا

طیب یا سیدی

اچھا جناب

نحن کمان نروح و نربط حوائج حقنا

و حقکم

ہم بھی جاتے ہیں اسباب اپنا اور تم سب کا

طیب یا سیدی انی ممنون لکم

اچھا جناب میں آپ کا احسان مند ہوں

کیف اجلس اربط شغدف مظبوط

کس طرح بیٹھوں باندھ شغدف کو مضبوط

طیب

اچھا

طیب

اچھا

طیب نزل حوائج اول

اچھا اتار اسباب کو پہلے

طیب

اے بھائی چل مسجد منی میں نماز پڑھنے کو

ما ایکون هرجة الدنیا هذا

مسجد مت کر بات دنیا کی یہ مسجد ہے

گم یا ولد ناس رائحین لی العرفات

بیٹا اے لڑکے لوگ جاتے ہیں طرف عرفات شریف کے

شف یا حاج هذا مزدلفہ حاجی یکنون

هنا فی اللیل عاشر ذی الحجہ

اے حاجی یہ مزدلفہ شریف ہے حاجی لوگ ٹھیرتے ہیں

یہاں پر بیچ رات دسویں ذی الحجہ کے

یا بدو متی ساعۃ نصل عرفات

ای بدو کس وقت پہنچینگے ہم عرفات شریف میں

یا سیدی فی ای خیمہ انزل

اے جناب کس خیمہ میں میں اتروں

کم ساعۃ وقوف لازم فی عرفات

کتنی دیر ٹھہرنا لازم ہے عرفات شریف میں

یا حاج لا تشتغل ولا تهرج هنا هرجة الدنیا

ولکن اذکر ربک واستغفر لذنبک وللمومنین

والمومنات کثیرا کثیرا من الله تعالی

اے حاجی دنیا کی بلکن ذکر کر اللہ پاک کا اور بخشش چاہ اپنے

گناہوں کی اور واسطے مومنین اور مومنات کے بہت بہت اللہ تعالے سے

اچھا

طیب ربنا یتفضل علیک

اچھا اللہ تعالی بزرگی عطا کرے تمکو

طیب یا سیدی ولکن خط رابح حگ فی

شعدف اول

اچھا جناب لیکن ڈالئے اسباب اپنا اوپر شعدف کے پہلے

ایش ۲

ہاں

انشاء اللہ تعالی عشر ونص ساعۃ

انشاء اللہ تعالی ساڑھے دس بجے

شف گدام خیمہ حگک جنب الخیمہ احمر

دیکھ آگے خیمہ تیرا پہلو میں لال خیمہ کے ہے

الموقف فی عرفات لازم الین یغرب الشمس

وقوف

بیچ عرفات شریف کے لازم ہے غروب آفتاب تک

طیب الله یجازیک خیرا

بہت خوب اللہ پاک تمکو جزائے خیر دے

(۷) فصل سوم مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی بول چال اور حرمین کے محاورہ کی مزید تفصیل

جدہ سے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور حرمین کے آس پاس حجاز کی ملکی زبان عربی ہے اور لب ولہجہ سب کا قریب قریب ہے فرق بہت کم ہے کتابی زبان اور محاورہ کی گفتگو میں بہت فرق ہے چنانچہ سطور محررہ بالا سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ رواج محاورہ کا ہے۔ کتابی زبان کرنیوالے نحوی سے تعبیر کرتے ہیں میں اس فصل میں زیادہ تر محاورہ بتاؤنگا۔ اور ضروری ضروری جملے جس سے حاجیوں کو زبان کے سیکھنے میں آسانی ہو۔ خاصکر سفر بیت اللہ وبیت الرسول کے جانے پر جن سواریاں وغیرہ سے سابقہ پڑتا ہے انہی کے پیرایہ میں گفتگو ہے

اول گفتگو ریل کے سفر میں

اردو		عربی	اردو		عربی
اردو	لغت	محاورہ	اردو	لغت	محاورہ
ناشتہ	۔	فطور	تار	۔	تلغراف
خردہ	ایضاً	تفریق	ٹکٹ	بطاقہ	بطاقہ۔ تذکرۃ
دیا سلائی	۔	کبریت	سامان	اثاث	اغراض۔ حوائج
اسٹیشن ماسٹر	۔	کبیر المحطہ	نان پاؤ		عیش افرنجی
ہے	موجود	فی	نہیں	لیس	مافیش
پاخانہ	بیت الخلا	طہارہ	پانی	ماء	موایہ
چھوڑ دے	انزل	خل	اٹھا	حمل	شل
نمک	ایضاً	ملح	کوزہ	”	دوراق
عورت	امرأۃ	حریم	کمرہ	حجرہ	خلوۃ
جلد	۔	بدری	جلد	۔	قوام

یا ولد شمندفر ما فیش فی بلدکم	اے لڑکے کیا تمہارے شہر میں ریل نہیں ہے
کثیر یا سیدی زی البہیم فی العرب	بہت ہیں جیسے جانور ہیں عرب میں
انت لازم من بلدک سافرت فی الرمل	تم نے ضرور ریل میں سفر کیا ہوگا
ایوہ اما یمکن السفر الا بالرمل	بیشک سوائے ریل کے سفر ممکن نہیں ہے
یا سعید ما اخذت التذکرہ للساعة دانت عجائب۔	اے سعید تم نے ابھی تک ٹکٹ نہیں لیا عجیب آدمی
صبر یا سیدی للساعة ما جاء الحاج ولا الحریم	ٹھہریئے حضرت ابتک نہ سامان آیا ہے نہ زنانہ
ماشاء اللہ قوام یا ولد خذ الخبر من جانب الحریم والحاج	جلدی کر اے لڑکے خبر لے کہ آخر زنانہ اور سامان ہے کہاں
تعالی یا سیدی جیب فلوس جاء عمر یا الحاج والحریم	آیئے حضرت پیسے لایئے عمر زنانہ اور سامان کو لاتا ہے۔
طیب خذ یا ولد روح قوام لو شمندفر زی الجمل والحمار۔	اچھا پیسے لیکے جلد جاؤ ریل کا معاملہ اونٹ گدھے کا سا نہیں ہے
یا ابوی صاحب التذکرہ ما یاخذ عثملی یعنی الربابی	ابا جان ٹکٹ کلرک تو عثمانی گنی نہیں لیتا ہے۔ روپے مانگ رہا ہے
استغفر اللہ عمر فین	عمر کہاں ہے
ما فیش صیرفی ہنا	کیا یہاں صراف نہیں ہے
انت راقد یا شیخ عثملی ہذہ ما یمشی فی الہند	تم نیند میں ہو عثملی ہند میں نہیں چلتی
ما یاخذ الحکومۃ ولا الصیرفی حبیب ربابی وقت ما فیش	صراف لیگا نہ سرکار روپے لایئے وقت نہیں رہا
کم من دیرہ نواب الی کراتچی صداس نفر واحد خمسہ ونصف	ڈیرہ نواب سے کراچی کا کیا کرایہ ہے۔ ایک آدمی کیلئے پانچ روپیہ آٹھ آنہ نہیں۔

حسبنا یا والد کم تبغی	اے لڑکے گن لے کتنے چاہیئے
اربعة وثلاثین الانصف	آٹھ آنہ کم چونتیس روپیہ
خذ وارجع قوام مافیش وقت	یہ لے جلد آؤ وقت نہیں ہے
ارکب یا سیدی انا ارکبت الحریم علی حالها	آپ سوار ہوجائیے میں نے زنانہ کو علیحدہ سوار کردیا ہے
شوف یا عمر احفظ تذکرة واکتب الحساب من حق الرمل وحق الاجیر وحق العربیه الی المحطه کل هذا لازم ان تضبط فی محفظه	دیکھ عمر ٹکٹ خبرداری سے رکھ اور نوٹ بک میں حساب مثلاً ریل کا کرایہ اور مزدوروں کی مزدوری اسٹیشن تک گاڑی کا کرایہ سب لکھ کے رکھنا
یا عمر انا ما اکلتُ الفطور جیب عیش افرنجی للذیذ وخفیف	اے عمر میں نے ناشتہ نہیں کیا ہے نان پاؤ دے لذیذ بھی ہے ہاضم بھی ہے
نسیت یا سیدی ما اخذت عیش افرنجی لکن جبن والاحرز هنا ای	میں تو بھول گیا نان پاؤ نہیں لی پنیر یا نا ریل موجود ہے
خل یا عمر هذا ثقیل جیب کبریت اشرب سگایت	چھوڑ دے یہ تو بہت ثقیل ہے۔ دیا سلائی لا سگریٹ پیوں
عابه ما فیش فی زنبیل ترکت فی البیت	دیا سلائی کی ڈبیہ زنبیل میں نہیں ہے گھر میں چھوڑ دی ہے
استغفر الله ما شفت زیك بطال جاء المنزل یا سیدی سوی الحی ایهم کلام کثیر ما تفید جاء المنزل هذا اصدر قریبه بندر کیا ما ری کی انجی.	استغفر اللہ میں نے تجھسا اہل نہیں دیکھا ہے حضور اسٹیشن آگیا ہے۔ اسباب درست کیجئے بہت باتوں سے کیا فائدہ منزل آگئی ہے۔ کیا یہ صدر (یعنی چھاؤنی) اور اس کے قریب ہی کیاماری بندر ہے
ایوا هذا کراچی خلفه بحر الحمد لله کراچی باب مکه اذا وصلنا مکة	یہی کراچی ہے ہاں کراچی ہے۔ پیچھے سمندر ہے۔ الحمد للہ کراچی مکہ کا دروازہ ہے۔ کراچی کیا پہنچے گویا مکہ پہنچ گئے ::

دوم۔ گفتگو جہاز کے سفر میں

محاورہ	لغت	اردو	محاورہ	لغت	اردو
باخرۃ۔ مرکب	•	جہاز	فندق	•	ہوٹل
بابور	•		فابریقہ	•	کارخانہ۔ ورکشاپ
بحریہ۔ اسطول	•	جہازات کا بیڑہ	مصاری	•	فلوس۔ خردہ
امتیاز	•	لائسنس	مزین	حلاق	نائی۔ حجام
جراقہ	•	بارید وکشتی	شوی	شیئا	تھوڑا
ربان	•	کپتان	براد	برد	ٹھنڈا
سانبوک	•	چھوٹی کشتی	دلیل المرکب	•	ارکاٹی

قوام یا عمر باخرۃ علی الرحیل
جلدی کر اے عمر۔ جہاز جانے پر ہے

ایش سوی ماحصل امتیاز للساعۃ علی شان الیش
کیا کیا جائے ابتک لائسنس نہیں ملا یہ کس لئے

رئیس الجہت غائب الحوائج مطاوح
جنگی کا افسر غائب ہے اور سامان میدان میں پڑا ہے

مرحمک اللہ یا عمر ما فیش اوادم غیر الرئیس
اللہ رحم کرے کیا رئیس کے سوا کوئی دوسرے آدمی نہیں ہیں

عجائب او ادم من الحدام ولکن یمکن یکتب خادم امتیاز بنفسہ ابدا ما لہ میر۔
عجب بات ہے آدمی تو بہت ہیں لیکن بے حکم افسر کے کوئی خادم اپنی ذات سے لائسنس دے سکتا ہے۔

ھذا فی حکومتہ البرطانیہ
برٹش سرکار میں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا

شوف یا عمر جا الرئیس سامح اقوام۔
عمر جاؤ دیکھو اب رئیس آگیا ہوگا۔ جلد جا لانیے جنگی محصول دیکھے۔

نعم ما فیں عندی مصاریف ولا
التفاریق الا قلیل
اصبر یا سیدی عندی تفاریق اجدینا
اخذ منك
ارکب یا سیدی امتیاز ما حصر
حریم فین یا عمر
حریم فی الباپور
نعم الرفیق انت یا ولد
انا ما قدرت علی هذ السفر البعید الا
بعونك
ونعم ما قال الصادق المصدوق ملکان
العبد فی عون اخیه
کان اللہ فی عونه
خذ الخبر
من شان ایش
من شان المویه
ما تشرب یا سیدی المویه والحطب
یجیبون اهل الباپور من عندهم
یا ولد برد کثیر سوی لنا اللبن
الآن یا سیدی ما فیه طیب سوای
الشاهی ولکن اسود ولا کن بلا حلیب
عندی یا سیدی بلا حلیب احسن من
حلیب. لا سیما اذا کان الحلیب حلیب الانجی هذا صحیح
یا ولد ولکن تمدن الافرنجی غالب علی الناس

سن اے عمر میرے پاس پیسے ہیں نہ تھوڑے
صرف عثمانی گنی ہے
ٹھہریئے حضور میرے پاس جو کچھ ہے نقد
کر کے پھر آپ سے لونگا
جب سوار ہو جائیے ٹکٹ لے لیا
اے عمر زنانہ کہاں ہے
زنانہ جہاز میں ہے
اے عمر تو اچھا رفیق ہے
میں تو اس دور دراز سفر کو طے نہیں کر سکتا تھا
مگر تیری کمک سے طے ہوا
حضور انور کا قول کیا ہی اچھا اور سچا ہے
جو شخص اپنے بھائی کی کمک کرتا ہے
اللہ بھی اس کی کمک کرتا ہے
ذرا خبر تو لے
کس چیز کی
پانی کی
جناب کوئی تشویش کا مقام نہیں ہے جہاز والے
خود پانی اور لکڑی اپنے پاس سے دیتے ہیں
اے لڑکے چائے تیار کر جاڑا اور ٹھنڈ بہت ہے
حضور معاف فرمائیں کوئی چیز تیار ہوئی ہے اچھا
چائے تیار ہے مگر کالی اور بے دودھ ہے
حضرت میرے نزدیک بے دودھ کی چائے دودھ
والی سے بہتر ہے خاص کر جب کہ دودھ ... ہو
انگریزی تمدن لوگوں پر غالب ہے۔ ہند عرب۔

فی الھند فی العرب فی الترک فی کل اقطار الارض الا ماشاء اللہ	ترکستان اور کل دنیا میں یہی تمدن ہے الا ماشاء اللہ

سوم ۔ گفتگو اونٹوں کے سفر میں

محاورہ	لغت	اردو	محاورہ	لغت	اردو
جمل	۔	اونٹ	حبل	۔	رسی
شقداف }	۔	اونٹ پر ڈالنے	مخلا	کیسہ	تھیلی
شبری }		کا گہوارہ نما پلنگ	دبارہ	۔	ستلی
جوز	ذوج	جوڑا	مل	۔	بھروسے
سلم	۔	سیڑھی	ندی	۔	شبنم
مدام	۔	آگے	عدیل	شریک	شریک
وراء	۔	پیچھے	بخشش	عطیہ	بخشش
میزان	۔	برابر	سمک	حوت	مچھلی
سوا سوا	۔	برابر	مراوحہ	۔	پنکھا
قانون	۔	چولھا	سفرہ	۔	گول دسترخوان کچھوے کا

شقداف هذا اجی زبکم	اس شغدف کی جوڑی کس قیمت پر ہے
شقداف هذا اجی زبعشرہ	اس جوڑی کی قیمت دس روپیہ ہے
کلام واحد	ایک ہی بات
شبری هذا ابکم	یہ شبری کس قیمت پر ہے
ثلثہ	تین روپے
یاجمال جمل هذا بطال ما یمشی فی القطار	اے ساربان یہ اونٹ خراب ہے برابر قطار میں نہیں چلتا ہے
سوا سوا	

یاجمال سامرفین للحریم ماسینزل الابالسلم	اے ساربان سیڑھی کہاں ہے عورتیں بغیر سیڑھی کے اتر نہیں سکتیں
یاحاجی سلم معقود ماشفتها منذیو مین	اے حاجی سیڑھی کھو گئی ہے دو روز سے میں نے دیکھی نہیں
عجائب انت شدیت امس بالجمل الیش حیله	یہہ عجب بات ہے۔ تو نے تو کل ہی اونٹ سے باندھی تھی اب کیا کیا جائے
خذا خرمن الحاج سرد و بین قانون فین یاولد	کسی حاجی سے لیکر پھر لوٹا دینا چھو کرے چولہا کہاں
اناشوی رز عداس	میں کھچڑی کھانا چاہتا ہوں
یابوی قانون مشدود مع الحوائج	ابا جان چولھا تو اسباب کے ساتھ بندھا ہوا ہے
حل یاولد کمان قل للجمال یاتی بالمویه	اسباب کھولدو اور ویسے ہی ساربان سے کہدو کہ پانی لائے
یاحاجی ندا کثیر	حاجی صاحب شبنم زیادہ ہے
عندک جوخ مافیش	آپکے پاس بانات نہیں ہے
کفایتی لا الفاضل	میرے موافق ہے ضرورت سے زیادہ نہیں ہے
حاجی امیزان شقدف مائل	حاجی صاحب برابر بیٹھئے شغدف جھکتا ہے
قدام یاولد ورا یابی بی	لڑکے تو آگے بڑھ بی بی تم پیچھے ہٹو
حاجی خرج جدیلک اجلسا سواسوا	حاجی صاحب اپنے رفیق کو جگاؤ اور برابر برابر بیٹھو
بزلا یاولد بزه	خبردار سونا نہیں
حرامی کثیراً	چور زائد ہیں

چہارم۔ گفتگو شہر میں

محاوره	لغت	اردو	محاوره	لغت	اردو
بيتا	دار	گھر	باب		دروازہ
بيبان	ابواب	دروازے	مزراب	ميزاب	پرنالہ
مرسمہ	•	قلم سرائی	مقلی	•	توا
مطبخ۔ مداخن	•	باورچیخانہ	مصيد الفار	•	چوہے کی قینچی
حلوة	حجره	کوٹھری	حجر الزناد	•	چقماق
ديوان		دیوانخانہ	حبر	مداد	سیاہی
خصف	حصير	چٹائی بوریا	مكنسہ		جھاڑو
مخدة	•	تکیہ	مقص		قینچی
ستارة	حجاب	پردہ	منفخ		پھونکنی
صحاری	صندوق	صندوق	موس	موسٰی	استرا
مرايہ	مرآة	آئینہ	محرات		ہل بنانگر
صحن	طرف	رکابی	دحين	الآن	اب
مغراب	•	ڈونگا	بعداين	بعد ذلك	بعد ازاں
لامبہ	فانوس	انگریزی قندیل	مدفع	طوب	توپ
مقلميہ	•	قلمتراش	مقعدة	•	چبوترہ دیوانخانہ
درايہ	•	دوات	دكة	زينہ	چبوترہ

محاوره	اردو
البيت هذا اخق من	یہہ گھر کس کا ہے
حق ولد عمی	میرے چچازاد بھائی کا ہے
حقنا ادنم من هذا	ہمارا گھر اس سے بھی بلند ہے
نين بيتكم انتم	تمہارا گھر کہاں ہے

قریب من بیت خالک	تمہارے ماموں کے گھر کے نزدیک ہے
سوی لنا السفرہ	ہمارے واسطے دسترخوان تیار کرو
حاضر یا سیدی	بہت اچھا سرکار
خلصت یا ولد	کیا سب حاضر کر دیا
نعم یا سیدی کلہ خالص	ہاں سب حاضر ہے
تفضل یا سیدی	تشریف لائیے
ما بقی لو شئی	کیا اوس کے واسطے کچھ نہیں
کثیر باقی یا سیدی	بہت کچھ باقی ہے سرکار
هذا مطبق زین ولکن هذا عیش موعو جید	یہہ پراٹھا تو بہت اچھا ہے۔ مگر یہہ روٹی اچھی نہیں ہے
لیش یا سیدی دقیق صافی ذی للبیت ابن هلیلتین	کس لئے سرکار۔ میں تو اچھی روٹی خرید لایا در بلیلہ والی۔ صاف آٹا ہے مثل گھر کی روٹی کے
خل یا ولد فوق سماور طیب سوی لنا شاهی لا اسود بعض اسود لا لا اخضر لا لا اسود طیب	چھوڑ دے سماور کو خوب گرم کر چاء تیار کر بنادے۔ سیاہ چاہ بناؤں یا سبز نہیں کالی چائے بہتر ہے

اشارہ ا۔ قواعد و محاورہ میں حق کا لفظ بہت مروج ہے۔ ملکیت۔ کرایہ اور اجرت کے معنوں میں آتا ہے۔ البیت حقی یہہ گھر میرا ہے۔ الیس حق الہل ریل کا کرایہ کیا ہے۔ الش حقک یا اجیر تیری مزدوری کیا ہے۔ اکثر ضمیر متصل کو منفصل سے موکد کرتے ہیں۔ مثلاً فین بیتک انتم۔ محاورہ میں لفظ تفضل کی جگہ اور بہت کے لایا جاتا ہے اور بہت تعظیمی لفظ ہے اور اس کے کئی ہیں مناسب معنی ہونگے مثلاً گھر میں داخل ہوتے وقت تفضل یا سیدی بسم اللہ کلو الیسم اللہ کہکر نوش جان فرمائے۔ علی هذا القیاس محاورہ میں حبیب کے معنی سرلانا اندر و مثلاً یا ولد جیب حبل سے لڑکے رسی دے یا ولد جیب الزمن اسے لڑکے چراغ لا یا ولد جیب مرایہ اسے لڑکے آئینہ دے یا لا۔ عموماً محاورہ میں ضمیر مجرور کو مرفوع کہیں گے مثلاً من عندکم جاء امر کا ہمزہ عموماً مفتوح ہوتا ہے مثلاً اجلس الف عموماً واو سے بدلیگا مثلاً موبیہ موجود ی کی بجائے ما عندی کے انت

کسرے سے انتا من کو بھی کسرہ سے من کون کے معنی میں :

محاورہ	لغت	اردو	محاورہ	لغت	اردو
شوف	انظر	دیکھ	سوی	اصنع	تیار کر
وری	ارنی	بتلا	مل		بھر دے
خل	اترك	چھوڑ دے	جیعان	جائع	بھوکا
شل	احمل	اٹھا لے	عطشان	عاطش	پیاسا
اندر	رح	چلے جا	غشیم	ظالم	ظالم
جر	رح	ہٹ جا	دخیل	طفیلی	طفیلی

شوف یا سعید اشتری لنا الکعکع	دیکھ اے سعید ہمارے لئے کاک خریدنا
وری لو هذی المرایه	اسکو یہ آئینہ بتلانا
خل یا شیخ انت غشیم	چھوڑ و صاحب تم تو ظالم ہیں
ابوی مل لی هذ القربة	ابا جان مجھے یہ مشک بھر دو
طیب یا ولد	اچھا لڑکے
شل یا غلام اندر من عندی	یہ اٹھا لے اے چھوکرے میرے نزدیک سے چلا جا
بره یا ولد بره	خبردار ہوشیار (یا اسکے معنی ہونگے) باہر جاؤ
جیب المویه یا حاجی انا عطشان	اے حاجی پانی دینا میں بڑا پیاسا ہوں
انا دخیلك یا سیدی لا تغضب	میں عاجز آپکا طفیلی ہوں تجھپر غصہ نہ کرنا۔

کتاب طویل ہو رہی ہے اس لئے گھبراتا ہوں کہ کہیں احباب ملول نہ ہوں اس لئے اس باب کو ختم کیا جاتا ہے:۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الطَّاهِرِيْنَ وَسَلَّمَ اَجْمَعِيْنَ ۵

ضروری انتباہ

حضرات برادران اسلام! قبل اسکے کہ میں اس حصہ اول کو ختم کروں ایک ضروری مسئلہ یاد آنے پر درج کرنا مناسب سمجھا ہے۔ اگرچہ اسکا محل باب ہدایات و آداب سفر ہی تھا۔ مگر اسجگہ بھی بے موقع نہیں۔ تاکہ ہر مسافر حرمین الشریفین کو اسپر کاربند ہونا چاہیئے۔ ذیل میں دیکھیں آئندہ ہر ایک کی اپنی مرضی اور سمجھ۔

مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے تبرکات

لوگ مکہ معظمہ سے زمزم کا پانی لاتے ہیں۔ اور اس کے متبرک ہونے میں شک نہیں ہے۔ ملا علی قاری رح لکھتے ہیں۔ لا باس باخراج ماء زمزم للتبرک

مکہ معظمہ کے دوکاندار اس پانی کو ٹین کی زمزمیوں میں بند کرکے فروخت کرتے ہیں۔ اور حاجیان خرید لاتے ہیں۔ ایسا لانے سے پانی اکثر متغیر ہو جاتا ہے۔ اسلیئے بہتر یہی ہے۔ کہ بڑے بڑے قواریر اور بوتلوں میں لائیے۔ مکہ معظمہ میں ایسے شیشے اور قرابے بید کے غلافوں میں رکھے ہوئے فروخت ہوتے ہیں۔ انہیں لانے سے نہ پانی متغیر ہوتا ہے اور نہ بید کے غلاف والے بوتلوں کے ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔ لوگ وہاں سے سرمہ لاتے ہیں۔ علاوہ وہاں کا تبرک ہونے کے اثمد یعنی جلاء البصر کی خاص خدمت بھی ہے۔ حدیث میں ہے۔ علیکم بالاثمد فانہ یجلو البصر وینبت الشعر یہ حدیث ترمذی شریف میں ہے۔ سرمہ متعدد مقامات میں فروخت ہوتا ہے۔ اور لوگ کثرت سے اسکو خرید لاتے ہیں۔ مگر جو سرمہ زمزم کا پانی ڈال کے اہتمام سے کھرل کیا جاتا ہے گراں اور کمیاب ہوتا ہے۔ جہانتک ہوسکے اسکو خرید کریئے۔ کیونکہ یہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ اور سفید سرمہ بھی مکہ معظمہ میں بہت ملتا ہے۔ ہند کے علاقہ میں بریلی کا سرمہ بہت مشہور ہے اور بریلی میں سرمہ کی دوکانیں کثرت سے ہیں۔ اور وہاں کے سرمہ ساز اس کے بہت مشتاق ہیں۔ لوگ کعبہ کا غلاف لاتے ہیں۔ غلاف کو لوگ کعبہ کے کل دروازوں پر فروخت کرتے ہیں۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ کہ امر کسوۃ الکعبۃ زادھا اللہ کرما و شرفاً الی السلطان ان شاء باعہا و صرف ثمنہا فی مصالح البیت وان شاء فرقہا علی الفقراء ولا باس بالشراء منہم۔ مطلب یہ کہ کعبہ کا غلاف بحکم امیر یا سلطان تقسیم پاسکتا ہے۔ اور فقراء سے

خرید کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کعبہ سے مسواک۔ تسبیاں۔ عمدہ عمدہ پتھر از قسم فیروزہ وغیرہ انواع واقسام کی چیزیں لاتے ہیں۔ یہ سب سوغات اور تحفہ جات ہو سکتے ہیں۔ اکثر چیزیں دیگر بلاد سے آکر مکہ معظمہ میں فروخت ہوتی ہیں۔ جنکا شمار متبرکات میں نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس سرزمین سے آئی ہوئی چیز البتہ ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ مدینہ منورہ کے تبرکات میں کھجور اور خاک شفا جسکو تراب المدینہ کہتے ہیں۔ بیشک بہت برکت کی چیزیں ہیں۔ کھجور جدہ سے خرید لیتے ہیں۔ عرب کا ملک کھجور کا ملک ہے۔ یہ اطمینان نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ کھجور مدینہ ہی کی ہے اس لئے مدینہ ہی سے کھجور خرید کے کسی تاجر کی معرفت جدہ بھجوا دینا مناسب ہے۔ کیونکہ ساتھ رکھنے میں اسباب کے زیادہ ہونے سے تکلیف ہوتی۔ خاصکر سواری موٹر لاری پر تو چنداں اسباب بغیر مایحتاج کے رکھنے بھی نہیں دیتے۔ مسواک بھی خاص مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی لینی ضرور ہے تاکہ وہ تبرک ہو ورنہ وہ سوغات میں داخل ہے۔ موم۔ عطر وغیرہ اشیاء جنکے تبرک ہونے میں شک ہے انکا ترک بہتر ہے۔ کیونکہ فقہا کے ہاں ان کے جواز میں کلام ہے۔ ملا علی قاری لکھتے ہیں۔ ولا یجوز اخذ شیئ من طیب الکعبۃ ولو للتبرک وعلیہ ردہ الیہا (ترجمہ) کعبہ کی خوشبوئی سے کسی چیز کا لینا جائز نہیں ہے۔ اور ابن حجر ہیتمی الجوہر المنظم میں لکھتے ہیں۔ یحرم علیہ ان یحمل شیئا مما عمل من تراب حرم المدینۃ او من احجارہ الی خارج حرمہا ولو الی حرم مکۃ کما یحرم اخراج شیئ من ذالک من حرم مکۃ الی حرم المدینۃ خلافا لمن وہم فیہما فاحفظہ مدینہ کی مٹی یا پتھر کی کسی ساختہ شے کو ساتھ لیجانا حرام ہے۔ جسطرح مکہ کے حرم کی کسی شے کا ساتھ لیجانا حرام ہے۔ مطلب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن اشیاء کا تبرک ثابت ہے۔ وہی بضرورت باہر جا سکتی ہیں۔ اور دوسری اشیاء کا بلا ضرورت حرم کے باہر لیجانا حرام ہے۔ بعض مکروہ لکھتے ہیں۔ اور بعضے حرام۔ تا آنکہ کعبہ کی طیب کا لیجانا بھی جائز نہ رکھا گیا۔ اور اگر ایسی ہی خواہش ہے۔ تو اپنے پاس کی طیب کو کعبہ سے مس کرکے تبرک بنالے۔ چنانچہ ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ والا فالتبرک الی بطیب من عندہ یمسہ بہا ثم اخذہ واللہ اعلم بالصواب

ریل اور جہاز میں نماز

جہاز کے سفر کی حالت میں جہاز متحرک ہو یا ساکن۔ فرض و نفل نماز کا پڑھنا ثابت ہے۔ اسمیں علماء کا اختلاف نہیں۔ البتہ

ریل کا مسئلہ اختلافی ہے۔ دیکھا گیا ہے۔ کہ بہت سے لوگ ریل میں نماز جائز نہ ہونے کے خیال سے نماز کھو دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے گناہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ سابق میں معلوم کرایا گیا ہے۔ کہ شافیہ کے نزدیک نماز میں جمع کا حکم عام ہے۔ حج کے ساتھ اسکی خصوصیت نہیں ریلوے گائڈ کے رو سے اپنے سفر کے مقامات اور گاڑی ٹھہرنے کے اوقات وغیرہ دریافت کر کے جو وقت نماز کیلئے میسر ہو نماز کی تیاری کر لینی چاہیئے۔ مثلاً جب معلوم ہو جائے۔ کہ ظہر کیوقت گاڑی فلاں اسٹیشن پر اتنی دیر ٹھیریگی۔ تو تیار ہو جائے۔ اور وقت کا منتظر ہو کر بیٹھا رہے جب ظہر کا وقت آجائے۔ تو نیت کرے کہ ظہر اور عصر کو جمع کرونگا۔ پھر پہلے ظہر پڑھ لے پھر نیت کرے۔ کہ عصر کو جمع کرتا ہوں۔ پھر بغیر ظہر کی سنت وغیرہ پڑھنے کے اور کلام کرنے کے عصر کی نیت کر کے عصر شروع کر دے یہ جمع تقدیم ہے۔ اگر اوقات ریل کی نامساعدت سے ظہر کا وقت نہیں ملتا ہے۔ بلکہ معلوم ہوا کہ عصر کیوقت گاڑی فلاں اسٹیشن پر ٹھیریگی تو ظہر کیوقت نیت کرے کہ میں عصر کے ساتھ ظہر کو جمع کرونگا۔ جب گاڑی ٹھیر جائے۔ تو پہلے ظہر کو ادا کرے۔ پھر بدستور سابق عصر سے فارغ ہو جائے۔ اگر مصلی شافعی ہے تو اسکو اجازت ہی ہے۔ اور اگر حنفی ہے۔ تو شافعی کی تقلید کی نیت کرے۔ نماز تمام کرے ورنہ بالکل ترک کرنے سے یہی بہتر ہے کہ ریل میں جس طرح ممکن ہو بیٹھے کھڑے نماز پڑھ لیجائے۔ اور یہی طریقہ عمدہ اور اسہل ہے۔ کیونکہ بعض علماء کے نزدیک ریل کا حکم بعینہ جہاز کا یا نماز خوف کا حکم ہے مولانا عبدالحی صاحب مرحوم لکھنوی کے فتاوے میں لکھا ہے۔ کہ ہمہ نماز با در ریل در حالت حرکتش بلا عذر جائز است حسب روایات فقہیہ و تشریحات اکابر حنفیہ و شافعیہ دلائل اصل فتاوے میں ملاحظہ فرماویں۔

لہذا مودبانہ عرض ہے۔ کہ کتاب طویل ہو رہا ہے۔ اور آپ بھی شاید اس حصہ اول کے دیکھتے دیکھتے اکتا نہ جاویں۔ کیونکہ ابھی دلی دور ہے بالفعل ہدایات و آداب سفر اور احکام و مسائل حج معہ لغات زبان عرب محاورہ جدیدہ وغیرہ درج کیا ہے۔ اب حسب اللہ فہرست رفقاء مبارک سفر معہ انکے اخلاق اطوار کے پیش کر کے اسکے خاتمہ پر انشاء اللہ بشرط زندگی حصہ دوم مشتمل بر تواریخ عرب خواص کتہ اللہ پیش نظر ہوگا۔

تنقید نظر بہ تعدد رفیقان سفر حرمین الشریفین معہ اطوار اخلاق و خاتمہ کتاب

برادران اسلام! میں نے اخیر حصہ اول میں وعدہ کیا تھا۔ کہ اپنے احباء کرام طریق سفر حج کا علیحدہ فصل باندھونگا۔ اور اپنے مہربانان کی پوزیشن وسکونت سے کما حقہ مطالعہ کنندگان کو بذریعہ تحریرا حالات خوش آمدید کراؤنگا۔ لہذا درجہ وار بطریق حفظ مراتب خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ اگر کچھ کمی وبیشی پائی جاوے تو یاران طریق اور آپ سے معافی طلب ہوں۔ کیونکہ الانسان مرکب من الخطا والنسیان انمیں نمبر اول ودوم دیرینہ مہربان ہیں۔ اور بقیہ پانچ سے بدوران سفر معقد من قدرے واقفیت حاصل ہوئی۔ نیز ابتداءً کراچی سے واپسی کراچی تک ہمرائیان ذیل ہم پیالہ نوالہ رہے۔ اور میاں محمد علی معہ ملازم خود مقبول احمد چند یوم بعد الحج سفر مدینہ عالیہ میں شریک آب ونان رہا۔ ذیل پیر محمد عالم شاہصاحب۔ فقیر محمد غوث قریشی۔ سردار جان محمد خانصاحب۔ امام بخش خانصاحب جام احمد یار۔ پٹھان خان یہ چھ عدد اور جملہ آٹھ عدد ہوئے لہذا ہر ایک صاحب کے متعلق ذیل میں فرداً فرداً کچھ لکھا جاتا ہے۔ کہ کچھ حق خدمت ادا ہو جائے۔ ورنہ میری زبان سے اونکی احسانمندی کا شکریہ نہیں ہو سکتا۔ الحمد للہ دا لمنۃ

۱۔ اخی المکرم المعظم مزین بہ تمغۂ حج ہفت وحرم نبوی (علیہ التحیۃ والسلام) امیر الحاج پیر سید محمد عالم شاہ صاحب سلمہ اللہ تعالے الی یوم الدین

سید آپ کا موروثی خطاب ہے۔ سادات کرام حسینیہ سے ہیں ؎

زباں پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے میری زباں کیلئے

آپ کے مورث اعلے پیر بہن امام صاحب علیہ الرحمتہ جنکی مزار پر انوار علاقہ شہر سلطان میں ہے۔ اپنے وقت کے مجتہد العصر اور آئمہ دین تھے۔ اس لئے آپ کے نام کے ساتھ امام کا لفظ جزو بن گیا ہے۔ گویا شرافت نسبی کو مزین بہ جیسی کمال کو پہنچا ہوا تھا۔ رحمتہ اللہ علیہ آپ کے والد پیر امام شاہ صاحب علیہ الرحمتہ ملقب بہ میراں اپنے وقت کے بزرگوں میں ممتاز وفیاض گذرے ہیں۔ اون کا لقب مبارک۔ اونکی وجاہت سلوک کی گواہی دیتا ہے ہزارہا مخلوقات اون کے خوانچۂ لنگر سے دینی دنیاوی امورات کیلئے فیضیاب ہو رہی تھی۔ جنمیں

بہت سے انسان انسانیت کو چمکانے والے ابتک زندہ ہیں۔ جو اونکی مجلس کی یاد کو تازہ کرتے ہیں۔ اور وہی سماں آنکھوں کے آگے پھر جاتا ہے۔ رحمہم اللہ تعالےٰ۔

بعد فوتیدگی والد مرحوم علمی مسند کا سہرا آپکے زیب سر ہوا۔ متاہل ہونیکے بعد بیت اللہ اطہر و بیت الرسول انور نے اتنا منظور فرمایا۔ کہ ہر دوسرے سال اس سفر وسیلۃ الظفر کو یعنی حاضری حرمین الشریفین اپنے وجود پر لازمی قرار دے رکھا ہے۔ چنانچہ اسوقت تک ادائیگی ہفت حج وزیارات سید الکونین علیہ التحیۃ والسلام کا تمغہ زیب جسم وجان فرما چکے ہیں ؏

آفریں باد بریں ہمت مردانۂ آں

بقیہ وقت گذران معاش تبلیغ ارشاد مریدان وغیرہ پر لبسر کرتے ہیں۔ حضرت قبلہ عالم و عالمیان سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ برکاتہم کی مریدی اور خلیفہ ہونے کا شرف رکھتے ہیں۔ اسلئے اینجانب کو خاندانی مودت کے ماسوا پیر بھائی ہونیکا بھی فخر حاصل ہے۔ کہانتک تعریف کیجائے۔ آپ پرلے درجہ کے سادہ مزاج۔ متقی۔ شب بیدار۔ پابند صوم وصلوات۔ نوافل مستحبات تک نہ چھوٹیں۔ وظیفہ قرآن شریف معہ بقیہ اوراد کے جاری۔ سفر حرمین الشریفین کا تجربہ کار سیاح ہفت حج نورٌ علےٰ نور۔ باوجود امیر ہونے کے غربا کا کفیل۔ امرا کا وکیل۔ گویا قول انیس الغربا آپ پر صادق ہے۔ خود کو تکلیف دیکر دوسرے کی راحت چاہنے والا مہربان۔ اپنی بے آرامی پر دوسرے کو آرام دینے والا قدردان۔ کل مصائب سفر کا بوجھ اُٹھانیوالا رفیق۔ باپ سے زیادہ شفیق۔ حتیٰ کہ کھلانے پلانے کا نگران۔ ماں سے زیادہ فرحت رساں۔ بستر بچھانے وسلانے روزمرہ امور تک کا ذمہ وار۔ فرزند سے زیادہ اطاعت گذار۔ صادق الوعد۔ فقید المثال۔ عدیم النظیر۔ متعلق سیاحت عرب مہذب وباتدبیر حضرت مولانا اخی المکرم کی ذات ستودہ صفات ہے۔ حجاز شریف کیلئے جناب بالقابہ کیسے رفیق کار و انیس غمخوار دوسرا ملنا مشکل۔ میں تجرباً واللہ باللہ کہتا ہوں کہ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بلکہ ادائیگی محال ہے۔ میرے لئے باعث کامیابی سفر حرمین مقدس آپ ہی ہیں۔ قادر لایزال آپکو جزائے خیر دیوے۔ والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس (سورہ عمران) کا منبع یہی شخص دیکھا ہے۔ میراہی کی خوشی میں خوش شندان اور تکلیف میں پریشان۔ جان نثار کیساں یہی جوان ہے۔ امنّا اگر تقریر نا پذیر کی گئی۔ ذرا شاق نہ گذری۔ جہاں بجیں ہونا کجا۔ یہ شیخ صاحب نواز کے دست گرفتن کا اثر ہے۔

پہ پیرا گزیں اگر پیر ہے اہل سفر — ہست بس پر ز آفت و خوف و خطر

چند برس ہا میرے جیسے کو برکت صحبت سے زیارت حرمین الشریفین نصیب ہوئی۔ گویا آپکے تبلیغی اثر سے ہمارے علاقہ کے بہت سے بھائیوں کو تمغہ حاجی الحرمین کا عطا ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فیض و کرم کا یہ چشمہ جاری رہے۔ ہم جیسے کاہل الوجود اسکی بدولت سیراب ہونے کیلئے چست و چالاک ہو رہے ہیں۔ یہ اللہ عزوجل کی منت و احسان ہے۔

خاتمہ سفر پر اخی المکرم نے پروانہ خوشنودی مزاج و بہتری رفاقت کا بخشکے۔ سفرنامہ میں ضروری درج کرنیکی ہدایت فرمائی۔ انشاء اللہ حصہ چہارم کے اخیر میں تیمناً تبرکاً ضروری درج کرونگا۔ تاکہ سفرنامہ مزین ہوکے سفرنامہ ہی کہلانے کا حق حاصل کرے۔

لہذا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے وجود گرامی کو دیر گاہ سلامت رکھے اور مع صاحبزادگان خوش و خرم شاد کام رہے۔ آمین۔

عمر قریباً ۵۰ سال۔ سکونت اصلیہ بستی مسو شاہ صاحب (جہاں آپ کے والد ماجد کا روضہ شریف نہایت پر انوار موجود ہے۔ سالیانہ عرس بڑی شان سے ہوتا ہے۔ آپ کے برادر کلاں پیر محمد نواز شاہ صاحب دام اقبالہ سجادہ نشین و کفیل کار ننگہ میرے بڑے معزز دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ اونکو خوش رکھے) علاقہ شہر سلطان۔ تحصیل علی پور۔ ضلع مظفر گڑھ۔ حالیہ موجب محبت قوانین اسلام قریب اوچ منزکہ ریاست بہاولپور زیر سایہ سرکار ابد قرار اکثر حصہ توطن پذیر ہوکے شب و روز دعا دے رہے ہیں۔ فقط والسلام

۲۔ رائے صاحب۔ میاں۔ حاجی محمد علی صاحب اقوام چھجڑہ سلمہ ربہ

رائے آپکے خاندانی خطاب کا معزز ثبوت ہے۔ آپ راجپوت ہندوستان کی اصلی بہادر قوم سے ہیں۔ ہمارے علاقہ کے متمول زمینداران سے ہیں۔ بلکہ دنیاوی شوکت موروثی چلی آتی ہے۔ نیز پشت ہا پشت سے آپ کے خاندان کی نیاز ہمارے بزرگان سے بصورت مخلصانہ و ارادت مندانہ رہی ہے (چنانچہ اسوقت بھی آپکے برادر کلاں مجی ام رائے صاحب میاں محمد حسین صاحب چھجڑہ سلمہ اللہ تعالیٰ جو عقیل فہیم شجاع۔ وجیہہ۔ باتدبیر زمیندار ہے۔ گر اپنے سابقین بزرگوں کیطرح اس بے ہیچ بلکہ جمیع برادران خاندانی سے بصورت پیشیان ارادت مندانہ و مخلصانہ روش پر کاربند ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے مہربان کو حوادث زمانہ سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین ثم آمین بختم آمین)

آپ پابند صوم وصلوات۔ بلکہ نماز باجماعت ادا کرنے کے رشیدا۔ چنانچہ اپنے فرزند کی تعلیم کیلئے حافظ صاحب رکھا ہوا ہے۔ جو قرآن شریف حفظ کرا رہا ہے۔ قرآن شریف کا ورد روزانہ شاید دوسرے اوراد بھی ہونگے۔ دینیات کا دلدادہ۔ حج مقدس ات پہلے کچھ تفصیلی صورت تھی۔ اس لئے حالیہ بزرگان وقت سے طبیعت بالکلیہ نفور بلکہ اعتراضی غصہ بعالم شہود و فور۔ پیران صاحب دول کی خدمتگزاری سے اجتناب۔ بلکہ ناجائز ہی فتوی کا از روئے ضمیر خود دیا ہوا۔ قول الفقر فخری پر کاربند ہیں۔ سبحان اللہ ایسے لوگ اعلےٰ سمجھ والے تھوڑے ہیں۔ بزرگان دین میں سے بڑے صاحب کمال رشد ارشاد کے مالک۔ غوث وقت سجادہ نشین موجود تھے۔ مگر چونکہ دنیا اور اہل دنیا اونکے گرد گھیرا ڈالے ہوئے تھے۔ چنانچہ چاند کے گرد ہالہ بس مرید ہونا بجائے خود دیکھنے تک گوارا نہ کیا۔ ہاں ہمجنس اہل دول یا مقدمہ بازی یا حکام وقت پر خرچ کرنا۔ اس کے لئے آپ ماشاءاللہ شیر ہیں۔ پیٹھ نہ دکھائینگے۔ وعدہ کے ایفا کی جھلک معدوم۔ مزاج غیر مستقل۔ نصائح ماننے سے محروم خود ستائی کا پیشہ پسند۔ اپنے سے بڑا ہو یا برابر۔ بہ نگاہ حقیر دیکھنے پر کاربند۔ ہاں میں ہاں ملانے والیکا دلدادہ اپنی دھن میں مست ہوکے دوسرے پر بہتان باندھنے کا سجادہ۔ نقطہ چینی۔ ظن المومنین خیرا سے الگ نشینی۔ اگر کسی پر غصہ آہی جائے۔ تو اس کے درپئے آزار تیار۔ بلکہ پابندی مناسک ثمکت فرار۔ مگر یہ جہالت کی ہے اور اس سے ناچار۔ الحمدللہ اب آپ سے معلوم ہوا۔ کہ میں نے شیخ الدلائل حضرت مولانا سید عبدالفتاح صاحب مدنی غریب نواز کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ مبارک صد مبارک۔

اس سفر میں تجربے کا معلوماتی خزانہ اکثر آپکی بدولت حاصل ہوا ہے۔ اسلئے میں آپکا تہ دلی صورت میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ ادا نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جس شخص کی عادت جاریہ ہو کہ خود اطاعت سے الگ۔ مگر دوسرے کو تابع رکھنا اپنا شعار۔ دوسرے کی رائے و مشورہ سے الگ۔ مگر اپنی رائے پر اصرار۔ ایسے صاحب الرائے مجتہد سے معافی کا خواستگار۔ کیونکہ ایسے انکے سفر تھا اگرچہ میں خدمتگذاری سے الگ رہا۔ مگر آفرین ہے۔ ایسے وجود مسعود کو کہ بالمقابل تکرار و آزار دہی سے مجتنب رہا۔ بلکہ اگر کچھ دوستانہ طریق پر سچ کہا۔ اگرچہ میرا حق بھی نہ تھا۔ مگر بنیچ نگاہ کئے ہوئے عفو سے درگزر فرمایا۔ ایسے محسن سے چاہتے کہ اگر میرے سے کچھ ہوا ہو یا میں نے کچھ نامناسب کہا ہے۔ کیونکہ بیہودہ بیان زبان نہ ہو نہ پر نکلتے۔ درگذر اور عفو فرمادیں۔ بس للہ معافی طلب علیہ جہالات کو

ہن وغیرہ لکھنا مصلحت مشروع ایں دوستاں مورخ کی شان میں ہے۔ دعا ہے کہ ادشانہ تعالےٰ و تقدس۔ آپکو معہ برادر بزرگ و فرزند و برادر زادہ و دوستان تا دیرگاہ سلامت و شادکام رکھے

ع ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

عمر قریباً ۶۵ سال پیشہ زمینداری۔ سکونت بستی مانک والی۔ علاقہ جلال پور پیر والہ تحصیل شجاع آباد۔ ضلع ملتان شریف۔ فقط والسلام

۴۳۔ خانصاحب حاجی سردار جان محمدؐ خانصاحب بلوچ بختیاری زاد عنایتہٗ

خان آپکا موروثی خطاب ہے۔ آپ حلیم الطبع متقی۔ بڑے متمول زمینداروں سے ہیں۔ (آپ کا برادر کلاں سردار اللہ دسایا خانصاحب ذیلدار بڑا متدین صوفی فقراء کا دلدادہ خاطر کرنے کیلئے تیار۔ واپسی کراچی میں ایکدو گھنٹہ فقیر سے بھی ملاقی رہا) پابند نماز مگر مصلحت پر درود شریف اور قرآن مجید کا بھی دلدادہ۔ نیک مصلحت پر کمربستہ۔ امیر الحاج کا کماحقہٗ خدمتگزار۔ امرِ مشورہ کا اطاعت کار۔ البتہ اگر رفیق سے فرمان قبول کرنے پر قصور ہو تو واپسی بدلہ لینے پر تیار۔ رنج بازی و استہزاء نعائز کا مجلس میں طومار۔ مگر یہ سب جہالت کی ہے مار۔ پھر بھی مجموعی حیثیت میں نیک نہاد ہے۔ سادہ مزاجی اوس کے تن میں ہے۔ میرے اخی المکرم کا بڑا دوست ہے۔ اور میرا ہم پیالہ و ہم نوالہ رفیق کار رہا۔ میرے پر شکریہ لازمی ہے۔ اگرچہ ادا ہونا مشکل ہے۔ اس فقیر سے بصورت تحریر وغیرہ کچھ خلاف مزاج صادر ہوا ہو۔ تو للہ معافی کا خواستگار ہوں۔ دعا ہے۔ کہ حضرت ایزد متعال میرے محب کو معہ برادر مکرم و فرزند مہمی بہ گھنڈہ نماں کہ با وجود نوسنی و تعلیم انگریزی کے بڑا لائق فائق ہے۔ اور کراچی آمد و رفت پر فقیر کا خدمت گزار رہا۔ و دوستاں خوش و خرم و شادکام رکھے۔ آمین۔

عمر تخمیناً ۵۰ سال وجیہہ باریش سفید سکونت موضع بختیاری قریب اوچ متبرکہ ریاست بہاولپور پیشہ زمینداری دکھیکہ کھدائی نہر پنجند زیر سایہ حضور سرکار عالی دام اقبالہٗ وملکہٗ خوش و خرم ہیں۔

(۴۴) خانصاحب رفیق طریق حاجی امام بخش خانصاحب بلوچ متکہ انی مسلمہٗ

خان آپ کا موروثی خطاب ہے آپ بڑے خلیق۔ ملنسار۔ سفر کے نشاط پر مسافرت کے واقف

رقیق القلب - پابند نماز سخت پردہ دار۔ قرآن شریف کیلئے شب و روز تیار۔ اپنی ضرورت کا شی ہے حساب کتاب دنیاوی کا طرار۔ میرے اخی المکرم کا بڑا دوست بدرجۂ محبوب۔ مگر اطاعت گزاری و مشورہ پر کار بند ہونے کا تابعدار۔ استہزا اور اپنی آرام طلبی کا خواہاں۔ دوسرے کی قدر کا بے دھیان۔ مگر یہ جوانگی اور نوشی کی سب شان۔ مجموعی حیثیت میں شکیل و وجیہہ صاحب لیاقت و مروت ہے۔ بہتر مصلحت کے ماننے کیلئے ایثار پر تیار۔ شاورھم فی الامر کا متبع اور اطاعت گذار۔ پھر بھی تنبیہاً اگر کچھ کہا جاوے۔ تو لطور ندامت ماننے کیلئے ذلدار۔ ہمارے سواری جہاز پر کمربستہ پانی وغیرہ لانے کا ذمہ دار۔ بلکہ میرا مزاجیہ خوش تقریر رفیق رہا ہے۔ اسلئے میں آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ اگر کچھ سراہیت یا تحریر سفرنامہ میں خلاف شان کلمہ سرزد ہوا ہو۔ تو للہ معافی کا خواستگار ہوں دعا ہے کہ اللہ عزوجل میرے معزز دوست کو معہ عیال و اطفال دیرگاہ شاد و خرم رکھے آمین عمر تخیناً للعہ سال سکونت بیٹ شکرانی سرحد ریاست و مظفر گڑھ پیشہ زمینداری ٹھیکیدار نہر پنجند ریاست بہاولپور۔ فقط والسلام

۵ - رفیق طریق خدمت گزار حاجی جام احمد یار صاحب ڈمر سلمہ اللہ تعالیٰ

جام آپ کا موروثی خطاب ہے۔ آپ ریاست کے متوسط زمینداروں سے ہیں۔ نماز کے پابند قرآن شریف کا ورد جاری حضرت اخی امیر الحاج کے معتقد دوست۔ دست بستہ خدمت گزار۔ اشارہ پر چلنے کیلئے تیار۔ یار شاطر۔ سفر عرب میں آب و نان کا باورچی و مشک بردار۔ بس کہنے پر کھانا تیار۔ گویا ہر ایک کو بوجہ میرے اخی المکرم کے ہونا چاہئے۔ شکرگزار۔ ہاں البتہ بے نالہ بعض رفیقان سے کسی نہ کسی وقت جنگ۔ اپنے سے بڑے کی حفظ مراتب کا خیال نہ کرکے کرنا دل تنگ۔ مگر یہ سفر کی ہے شان۔ ادہر بباعث مزاج صفراوی سوداوی کے کام کرتے تھک کر جہالت عیاں۔ ثابت ہو چکا سوداگراں نیک مصلحت و ندامت قبول کرنے پر دھیان۔ رفقاء سے خواستگار معافی بر لو یاں۔ یہ بھی بخشش رب العزت کا نشان ہے۔ سفر مقامات مقدسہ میں کمال رفاقت کا حق ادا کیا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ ادا ہونا مشکل۔ ہمراہیت میں اگر کوئی قصور

سرزد ہوا ہو یا تحریر میں خلاف شان پایا جاوے۔ تو للہ عفو فرمایا جائے۔ لہٰذا دعا ہے کہ اوشانہ تعالےٰ آپکو معہ عیال اطفال دیرگاہ سلامت خوش رکھے معہ دوستان شاد وکام رہے۔ آمین
عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ زراعت کاری سکونت قریب اوچمتر کہ ریاست بہاولپور۔ فقط والسلام

۶۔ مہربان بہ سفر راحت رسان خانصاحب حاجی پٹھان خاں بلوچ سلمہ الرحمٰن

خان آپ کا موروثی خطاب ہے۔ اوسط گزران کا زمیندار۔ سادہ لوح نمازی۔ اخی المکرم کا معتقد واقف کار کمربستہ خاطر کرنے کیلئے تیار۔ لکڑی پانی لانے کیلئے ٹھیکیدار۔ چولھا گرم کرنے کیلئے مستعد وہوشیار۔ توفیق سے بڑھکر کام کرنے پر لاچار اسلئے قدرے بیمار۔ سلامتی پر پھر بھی پانچوں سواروں میں شمار۔ ہوائے سفری سے یہ ہم جلیس قدرے تند وطرار۔ شان بلوچی نمودار۔ اپنے وزن سے بڑھکر تقریر مزاحیہ کا حصہ دار۔ یہ سب جہالت کی بھرمار۔ پھر بھی نیکوکار۔ بطفیل کرم دوست کے ہمارا بھی رہا خدمتگذار۔ اسلئے میرے پر واجب ہے شکریہ اوسکا بے شمار۔ پھر بھی ادائیگی سے لاچار۔ اگر قدرے غلطی بر رفاقت یا بہ تحریر سفرنامہ اینجانب سے عائد ہوئی ہو تو للہ معافی کا خواستگار۔ دعا ہے کہ اوشانہ تعالےٰ تقدس میرے عزیز دوست کو معہ عیال واطفال بہ فراغت شاد کام رکھے۔ آمین
عمر قریباً ۶۰ سال پیشہ زمینداری زراعت کار سکونت قریب تحصیل علی پور گھلواں ضلع مظفرگڑھ فقط والسلام

۷۔ رفیق سفر بیت الحرم حاجی میاں مقبول احمد گاذر سلمہ اللہ تعالےٰ

آپ کا قدیم پیشہ دھوبیانہ ہے۔ رائے محمد علی صاحب کے منظور نظر ملازم دمختار۔ مگر اختیار سے لاچار۔ نوسنی کے باعث امانت رفقاء کا طرحدار۔ بوجہ بے تدبیری شفقت سردار۔ پانچوں سواروں میں شمار۔ مقابلتاً تقریر میں تیار۔ بہ سبب نوسنی و بے تجربگی کی مار بے رلیتی کے اطوار بعض وقت سردار سے بھی پڑی سمجھانے کی بوچھاڑ۔ اسی طرح زیادہ وقت گزار۔ پھر بھی زائر حرم مقدس ہو کے ہمارا تو ہے دلدار۔ بہ مجموعی حیثیت نیکوکار تا ہم سفر ہو نیکے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ میرے سے بباعث بے تعلقی کسی وقت چین بجبیں نہ ہوئے۔ مگر اپنی بابت سفر کے درست لینے پر میں شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اگر کوئی کلمہ میری طرف سے بباعث سچ کہنے کے یا تحریر سفرنامہ کے ناگوار گزرے یا گزرا ہو تو للہ خواستگار معافی ہوں دعا ہے کہ اوشانہ تعالےٰ آپکو خوش وخرم رکھے۔ آمین

عمر ۶۵ سال پیشہ قدیم دھوبی یا زراعت کاری حال ملازم سکونت مانک والی فقط والسلام

۸ - خادم الفقرا والعلما فقیر **محمد غوث** قریشی عفی عنہ از اولاد غوث الملک ثانی رحمتہ اللہ۔ پیشہ زمینداری و آوارہ گردی بدروازہ قدیم معتقد خاندانی پیر بھائی - دوسرے کی خدمتگزاری بدنی سے معرا۔ البتہ کوئی دوسرا آرام دینے کی تکلیف اوٹھائے تو حاضر۔ نامۂ اعمال کی یہ حالت کہ پار پہونچنا منزل سے دشوار۔ ہاں البتہ ایک واسطہ ہے۔ اُسکی برکت سے اوشانہ تعالےٰ مقصود تک پہونچا دیوے دیر نہیں ؎ بر کریما کارہا دشوار نیست

یعنی حضرت قبلہ عالم غوثنا وہادینا و مرشدنا حضرت غریب نواز قبلہ پیر **مہر علی شاہ** صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ادام اللہ برکاتہم کے مرید ہونے اور بیعت و خلافت کا شرف حاصل رکھتا ہوں۔ یہی وسیلہ نجات کافی ہوویگا۔ ورنہ دوسری کوئی لیاقت قابل تحریر نہیں۔ لاچار ہوں۔ اپنے بوجھ میں غرق دوسرے کے اُٹھانے سے کم طاقت۔ اگر کسی معزز کو حقارت کی نظر سے دیکھتا پاؤں تو بس بباعث نگہداشت حفظ مراتب سلام کلام سے متنفر ہو کے رزاق مطلق کو کافی سمجھ لیا۔ اکثر بیجا خوشامد کا بھی عادی نہیں ہوں۔ کسی کو کچھ کہنا پڑے تو کہدیا۔ بعدہٗ اوسکے درپے آزار یا بدلہ لینے کا خواستگار نہ رہا۔ ہاں امورات دنیاوی بھی مختصر رکھے ہوئے ہیں۔ لوٹا پھوٹا سجدہ بھی مولے پاک کو کریا منظور فرماوے۔ اوراد حضور مرشدنا معہ وظیفہ قرآن شریف اگرچہ قابل ادائیگی نہیں ہوں۔ مگر پھر بھی نام گنوا لیا۔ صاحبان دول کی نگہ میں بھی چنداں قابل قبول نہیں ہوں۔ کیونکہ وہ چیز میرے میں نہیں ہے۔ یعنی ناز برداری۔ صاحب رشد و ارشاد بھی نہیں ہوں۔ کہ مقبول بن جاؤں ؎ آنکس کہ خود گم است کرا رہبری کند۔

دنیاوی سرانجام دہی سے نفور۔ دینی معاملات کی ادائیگی سے معذور۔ بس ایک تیلہ بغرور نفس شیطان سر پر سوار۔ اسلئے لاچار۔ ہمیشہ اوشانہ تعالیٰ کی مہربانی لطف و کرم عفو بخشش کا خواستگار۔ اوسی ذات بے ہمتا کی مدد سے سرانجام ہورہے ہیں کلی کاروبار ؎

اوسے فضل کرتے نہیں لگتی بار

نہ ہو اوس سے مایوس امیدوار

کم ہمت۔ کاہل سست الوجود۔ دوسرے پہ بار خاطر نہ یار شاطر۔ خلاصہ منفی اقسام بدی سارے میرے وجود میں موجود۔ مگر نیکی مفقود۔ بباعث دینی کمزوری کے علائق دنیاوی میں پھنسکر۔

صحبت خواہش پرستی میں جمکر ہوا و ہوس کے پھندے میں حیران و سرگردان۔ اس لئے خدمت آستانہ اہل اللہ سے گریزان۔ اولاد نرینہ سے تہی خالی خاندان ہوں۔

میں کیا کہوں کہ کون ہوں سودا بقول فرد: جو کچھ کہ ہوں سو ہوں غرض آفت رسیدہ ہوں

بس یہ میرے موافق حال ہے۔ اس وقت عمر چہل سے متجاوز۔ مگر نیکی میں تجاوز نہیں کیا۔ سکونت کیچ ضلع ملتان۔ گویا مثل پنوں کیچی تھل بار دنیا میں خواہش نفسانی کیلئے فدا کرنے والا بیابان سرگردان۔ بس واہب العطایا بچہ نیوالا ہر آن۔ لہٰذا دوبارہ رفیقان سفر و مہربان مطالعہ کنندگان سے خواستگار ہوں۔ کہ اگر کوئی غلطی ملاحظہ سے گزرے تو قلم عفو سے درگذر فرماویں نیز اس بے ہیچ کے لئے دست بدعا ہوویں کہ ستار العیوب۔ غفار الذنوب۔ قابل التوب واہب العطایا دافع البلیات بطفیل مفخر موجودات قبلۂ مرادات سید الکونین رسول الثقلین برگزیدۂ عرب و عجم۔ رحمۃ للعالمین امیر المرسلین۔ امام المسلین فخر الملائکۃ و المقربین حضرت محمد المصطفےٰ و رسولہ المجتبیٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و علیٰ آلہٖ و اصحابہٖ و ازواجہٖ و اہلبیتہٖ و اولیاء الدد رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے جنت الفردوس عطا فرماوے۔ میرے اعمال سیئہ کو مبدل بہ حسنات الخیر فرماوے۔ نیز اولاد نرینہ صالح عمر دراز والے عطا فرماوے۔ تاکہ اجڑے گھر کا چراغ بنے۔ اور پیچھے سے نام لیوا رہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالےٰ اس بے ہیچ کو اور آپکو بلکہ جملہ مسلمین و مسلمات کو زیر نظر رحمت رکھے۔ ہمیشہ اوسکا فضل نزول رہے۔

وآخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین۔ الصلوات والسلام علیٰ رسولہ الکریم

خادم الفقراء محمد غوث عفی عنہ

تمت — تمام شد حصہ اول سفر نامہ

(محمد امین کاتب تحریر نمود)

تشریح ابواب



اعلان

سفرنامہ حجاز جلد اول آپکے ہاتھ میں ہے۔ یہ سفرنامہ مشتاق دیار نبوی کیلئے کسقدر مفید ہے۔ یہ آپ اس سفرنامہ کے پڑھنے کیبعد خود اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اس سفرنامہ کا دوسرا حصہ بھی ترتیب دیا جاچکا ہے۔ جو عنقریب پریس میں جانیوالا ہے دوسرا حصہ اس سے بھی زیادہ مفید ہوگا۔ اور حجم بھی حصہ اول سے زیادہ ہوگا۔ ناظرین انتظار فرماویں۔ (پبلشر)

کتاب ملنے کا پتہ

خادم الفقراء محمد غوث مخدوم قریشی سجادہ نشین گنج پیران

ڈاک خانہ جلال پور پیر والہ تحصیل شجاعباد ضلع ملتان (پنجاب)



مخدوم محمد غوث قریشی مصنف سفر نامہ ھذا